ساحری، شاہی، صاحب قرانی

داستانِ امیر حمزہ کا مطالعہ

جلد سوم: جہانِ حمزہ

شمس الرحمٰن فاروقی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

ساحری، شاہی، صاحب قرانی: داستان امیر حمزہ کا مطالعہ

جلد سوم

الٰهی غنچۂ امید بکشا

ساحری، شاہی، صاحب قرانی

داستان امیر حمزہ کا مطالعہ

جلد سوم

جہان حمزہ

شمس الرحمٰن فاروقی

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

ویسٹ بلاک -1، آر. کے. پورم، نئی دہلی-110066

Sahiri, Shahi, Sahib Qirani:
Dastan-e-Amir Hamza Ka Muta'la Vol. III (Jahan Hamza)
by
Prof. Shamsur Rahman Faruqi

پہلا ایڈیشن : 550
سنہ اشاعت : 2006

سلسلۂ مطبوعات : 1266

ISBN:81-7587-185-7 (set)
81-7587-187-3

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، ویسٹ بلاک 1، آر۔کے۔پورم، نئی دہلی-110066
فون نمبر: 26103938، 26103381، 26179657، فیکس: 26108159
ای۔میل: urducoun@ndf.vsnl.net.in، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: جے۔کے۔آفسیٹ پرنٹرس، جامع مسجد، دہلی-006 110

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے اُن اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جاسکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدارسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر علم و ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی بولی جانے والی اور پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب

ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہر دلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم و فنون کی جو کتابیں شائع کیں ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے اب ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا پروگرام شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہلِ علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کردی جائے۔

رشمی چودھری
ڈائرکٹر انچارج
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند، نئی دہلی

نوجوان داستان گو، اداکار، انگریزی کے صحافی

محمود فاروقی

کے نام

داستانے نیست در دست جہاں بہ زیں سخن

راستاں جاں بر سر ایں داستاں افشاندہ اند

(حکیم افضل الدین خاقانی شروانی)

صحرا گرہے ست در دل تنگ

دریا

عرقے

ست

چکیدہ

از

سنگ

لختے بدر آز عالم تنگ

یعنی کہ ز کارگاہ نیرنگ

ہر نقش کہ دیدی آں قدر نیست

(میرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی، در ''نکات بیدل''، نکتہ ۱۰)

ہمی خواہم از داور کردگار
کہ چنداں اماں یابم از روزگار
کزیں نامور نامۂ باستاں
بمانم بہ گیتی یکے داستان

(حکیم ابوالقاسم فردوسی طوسی)

دیباچہ

بارگاہ واہب مواہب میں سجدۂ شکر مجھ پر لازم ہے کہ داستان امیر حمزہ کے مطالعے کی تیسری جلد ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ پہلی جلد اور دوسری جلد کے درمیان جو فصل زمانی واقع ہو گیا تھا اس کی تلافی ایک حد تک یوں ہو گئی ہے کہ جلد دوم کے فوراً بعد جلد سوم بھی منظر عام پر آ گئی ہے۔ امید اور دعا ہے کہ جلد چہارم بھی تھوڑے ہی عرصے میں مکمل ہو کر شائقین تک پہنچ سکے گی۔

جیسا کہ جلد اول کے دیباچے میں عرض کیا گیا تھا، میرا خیال تھا کہ تیسری جلد کا عنوان ''اشخاص و مقامات'' رکھوں گا۔ لیکن دوران کار یہ محسوس ہوا کہ اس جلد میں صرف اشخاص و مقامات نہیں مذکور ہیں، بلکہ اس میں داستان کے مختلف عناصر پر کم و بیش سیر حاصل گفتگو اور بہت سی دلچسپ اگرچہ ضمنی تفصیلات (مثلاً داستان میں شاعری، داستان میں جادوگروں کے منتر، وغیرہ) بھی شامل ہوتی جا رہی ہیں۔ لہٰذا اب اس جلد کو ''جہان حمزہ'' کا نام دیا گیا ہے۔ چوتھی جلد کا نام انشاء اللہ وہی رہے گا (''داستان دنیا'') جو پہلے سے مجوزہ تھا۔

زیر نظر جلد کی تکمیل کے دوران میرے پیش نظر میری مطول یادداشتیں رہی ہیں جو میں نے داستان کی جلدوں کی اول قرأت (اور بعض بعض جلدوں کی ایک سے زیادہ قرأت) کے دوران مرتب کی تھیں۔ علاوہ ازیں، میں نے وقتاً فوقتاً داستان کی تمام جلدوں کے اوراق کی سرسری (اور کبھی کبھی بنظر

غائر) ورق گردانی بھی کی ہے۔اس ورق گردانی کے دوران میں نے ہمیشہ محسوس کیا کہ داستان کی کائنات کی وسعت اور رنگارنگی کے بارے میں میرا اولین تاثر حقیقت سے کچھ بعید تھا، اس معنی میں، کہ داستان کی رنگارنگی، بھیڑ بھاڑ، تنوع، وقوعوں کے ابداع، بیانیہ کی قوت، وغیرہ کے بارے میں جو تاثر میں نے پرانی قرأتوں کی روشنی میں قائم کیا تھا، داستان اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے خفیف سی امید ہے کہ اس کتاب کی جلد سوئم اور جلد چہارم کسی حد تک داستان کی تونگری کا احساس آج کے قاری کے ذہن میں پیدا کر سکیں گی۔ تنہا زیر نظر جلد شاید یہ کام نہ کر سکے، لیکن اس جلد سے اتنی خدمت کی امید میں رکھتا ہوں کہ اس کے قاری کو یہ احساس ضرور ہو سکے گا کہ داستان کو نظر انداز کرنے میں ہمارا ادبی اور تہذیبی نقصان ہے۔

میں نے گذشتہ جلد کے دیباچے میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ داستان کو دوبارہ کچھ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ اب لوگوں کو داستان کے بارے میں بہت کم معلوم ہے، لہٰذا اس مقبولیت میں تھوڑے سے خطرے کا بھی امکان ہے۔ اس کی ایک مثال ہمارے زمانے میں غزل کی مقبولیت ہے۔ فی زمانناغزل کے اکثر گانے والے غزل کو قوالی اور فلمی گانے کے بیچ کی کوئی چیز سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اب دنوں جو چیز مقبول ہو رہی ہے وہ غزل کے نام پر فلمی گانا ہے جس میں شین قاف کا خیال رکھا جاتا ہے اور جس کی زیادہ تر لفظیات ''غزل'' جیسی ہے، یعنی عشق، محبوب، واعظ، ہجر، دل شکستگی، وغیرہ۔ دوسری طرف، قوالی کو تھوڑا سا ''ادبی'' رنگ دے کر اور قوالی کی فطری آزادی کو محدود کر کے غزل نما رنگ کی قوالی گانے والے اسے ''صوفی موسیقی'' بلکہ Sufi Music کا نام دے کر غزل/قوالی کو اپنے ڈھنگ کی مقبولیت عطا کر رہے ہیں۔ کچھ اسی قسم کا خطرہ داستان کو بھی لاحق ہے۔ یعنی پہلے زمانے میں لگ داستان کو ناول کی اوائلی بلکہ ''غیر ترقی یافتہ'' شکل سمجھ کر اسے حقیر سمجھتے تھے، تو آج کچھ لوگ داستان کو ''فکشن'' قرار دے کر اس کی ''قدر افزائی'' کرنا چاہتے ہیں۔

اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ لوگ عام طور پر ''بیانیہ'' اور ''فکشن'' کو ایک ہی شے سمجھتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ فکشن کی تکنیک ''بیانیہ'' ہوتی ہے۔ ممتاز شیریں نے بھی یہی خیال ظاہر کیا تھا۔

لفظ ''بیانیہ'' سے ان کی مراد تھی، وہ طریقۂ تحریر جسے کسی واقعے یا وقوعے کی روداد کو بیان کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ تعریف ناقص ہی نہیں، بلکہ بالکل غلط ہے۔ کسی واقعے کی روداد کو بیان کرنے کے لئے ڈراما بھی کام آسکتا ہے اور مجرد مکالمہ بھی کام آسکتا ہے۔ اور اگر تحریر کے منطقے سے باہر نکلیں تو فلم، نقالی (Pantomime)، یا چپ سوانگ بھی بیانیہ اسلوب ہیں۔ لہٰذا جب ہم کہتے ہیں کہ فکشن کی تکنیک ''بیانیہ'' ہوتی ہے تو ''لائف بوائے سوپ صابن'' جیسی بات کہہ رہے ہوتے ہیں۔ ''بیانیہ'' تو اس عظیم، اور تقریباً بے پایاں طرز اظہار کا پھل ہے جسے ہم کسی وقوعے، کسی حالت، کسی کیفیت، حتیٰ کہ کبھی کبھی کسی خیال کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آج کی اصطلاح میں کسی بھی چیز کے بارے میں مربوط اظہار خیال یا تجزیہ بھی ''بیانیہ'' یعنی (Narrative) کہا جاسکتا ہے۔ اس مفہوم کی رو سے تمام تصورات جن پر ہم کسی نظام فکر یا نظام عمل کو قائم کرتے ہیں، بیانیہ کہے جانے کے مستحق ہیں۔

لیکن ظاہر ہے کہ تمام بیانیے ایک ہی نوعیت اور ایک ہی درجے کے نہیں ہوتے۔ داستان جس قسم کا بیانیہ ہے وہ کئی طرح کے بیانیوں، مثلاً فکشن (Fiction) کی نفی کرتی ہے۔ فکشن سے مراد وہ بیانیے ہیں جو پلاٹ، کردار، مقامات، اور ماحول کو پوری طرح پیش نظر رکھتے ہوئے صورت حالات کی تصویر کشی میں واقعیت کو ہر ممکن طرح برتنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فکشن میں کردار کی اہمیت مرکزی ہوتی ہے۔ یعنی فکشن میں کردار کے ذہنی کوائف اور اس کے داخلی تصورات و کیفیات کو بیان کرنے کی بیش از بیش کوشش کی جاتی ہے۔ فکشن میں کردار پیچیدہ ہوتے ہیں، یا پیچیدہ نہیں تو تغیر پذیر یقیناً ہوتے ہیں۔ ان میں اپنی انفرادیت بھی ہوتی ہے۔ فکشن کا کردار ٹائپ (Type) نہیں بلکہ فرد (Individual) ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں، فکشن لکھا جاتا ہے۔ ممکن ہے بعض حالات میں اسے پڑھ کر سنایا بھی جائے، لیکن وہ پڑھ کر سنانے کے لئے نہیں لکھا جاتا۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ داستان اگر فکشن ہے تو وہ کچھ ایسی طرح کا فکشن ہے کہ پھر ہمیں کہنا پڑے گا کہ ناول یا مختصر افسانہ فکشن نہیں ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم داستان اور فکشن دونوں کو بیانیہ تو کہیں، لیکن یہ بھی کہیں کہ داستان ایک طرح کا بیانیہ ہے اور فکشن ایک اور طرح کا بیانیہ ہے۔

داستان اپنی فطرت کے اعتبار سے زبانی بیانیہ ہے (زبانی فکشن نہیں، اگر فکشن بھی ہوتا

ہو)۔اس کی ایک خاص صفت ''تکرار'' ہے۔اس کی دوسری خاص صفت ''افزائیدگی'' ہے، یعنی داستان بڑھتی رہتی ہے۔اس کی تیسری خاص صفت ''ہیشگی'' ہے، یعنی اس میں واقعات اور کردار آتے جاتے رہتے ہیں لیکن اس کا کوئی نقطۂ انقطاع نہیں ہوتا۔اس کا اختتام ہو بھی جائے تو بھی اسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ اب جو واقعات ہم سنا رہے ہیں وہ داستان کے ختم ہونے کے پہلے پیش آئے تھے، لیکن بیان اب ہو رہے ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی کہ داستان کو اکثر زبان سے مماثل قرار دیتے ہیں، اور زبان غیر مختتم ہے۔بھرتری ہری نے تو زبان کو ''بے آغاز'' (Unoriginary) بھی قرار دیا تھا۔

مندرجہ بالا مباحث کسی نہ کسی نوع سے اس کتاب کی جلد اول اور جلد دوم میں بیان ہو چکے ہیں اور آئندہ بھی اپنے موقعے سے زیر گفتگو آئیں گے۔اس جلد میں جو مختلف اندراجات ہیں وہ بھی اسی اصول کی نشان دہی کرتے ہیں کہ داستان میں تکرار، وسعت، روئیدگی، اور ہیشگی ہے۔مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان مباحث کو نظری سطح پر سمیٹنے کے لئے ہم جے۔ہلس ملر (J. Hillis Miller) کا ایک نسبۃً طویل اقتباس پیش کر کے اپنی بات فی الحال ختم کر دیں:

> ہمیں بار بار ایک ہی کہانی کی طلب کیوں لگتی ہے؟اس سوال کے جوابات کا زیادہ تعلق بیانیہ کے مثبت اور تہذیب ساز تفاعل سے ہے۔بیانیہ کے ناقدانہ اور ''باغیانہ'' تفاعل سے اس سوال کے جوابوں کا تعلق کم ہے۔اگر ہمیں بیانیہ کی ضرورت اس لئے ہے کہ ہم اس کی مدد سے دنیا کو بامعنی محسوس کریں، تو اس معنی کی ہیئت دنیا کے معنی کو ہم تک پہنچانے کا کام کرتی ہے۔بچے اس بات کو جانتے ہیں۔اسی وجہ سے ضد کرتے ہیں کہ ہمیں ہماری مانوس کہانیاں بالکل اور بعینہٖ انھیں مانوس شکلوں میں سنائی جائیں، کچھ بھی بدلا نہ جائے۔اگر ہمیں کہانیوں کی ضرورت اس لئے ہے کہ ان کی مدد سے ہم زندگی کے اپنے تجربات میں معنی ڈھونڈ سکتے ہیں، تو معنی سازی کے اس عمل کو مضبوط تر بنانے کے لئے انھیں مانوس کہانیوں کو بار بار سنائے جانے کی ضرورت ہمیں محسوس ہوتی ہے۔اس تکرار کے ذریعہ شاید ہمیں کچھ تشفی سی ہوتی ہے، کیونکہ اس طرح ہم اس معنی سے بار بار دوچار ہوتے ہیں جو بیانیہ کے ذریعہ زندگی

میں محسوس ہوتا ہے۔یا شاید تال اور آہنگ سے بھرے ہوئے کسی بھی نمونے کی تکرار اپنی اصل کے اعتبار سے لطف انگیز ہوتی ہی ہے،نمونہ چاہے جو بھی ہو (یعنی،موسیقی، مصوری، بیانیہ)۔اور اس نمونے کے اندر جو تکراریں ہوتی ہیں، وہ بھی اپنی اصل کے اعتبار سے لطف انگیز ہوتی ہیں اور جب ان کی تکرار کی جاتی ہے تو ان سے لطف حاصل ہوتا ہے۔

...اگر ہم بچوں کی طرح اسی مانوس کہانی کی تکرار بالکل اسی مانوس ہیئت وشکل میں چاہتے ہیں، گویا وہ کہانی نہ ہو کوئی جادو منتر ہو جس کی اثریت ایک لفظ کی بھی تبدیلی سے زائل ہو جائے گی،تو ہمیں بھی ایک ہی کہانی کی بار بار طلب ایک اور معنی میں ہوتی ہے۔ہم تکرار چاہتے ہیں،اس انداز میں، کہ کہانیاں مختلف ہوں لیکن وہ ایک ہی فارمولے کے اندر انحرافات کی حیثیت سے پہچانی جاسکیں...یہ تکرار پذیری کئی بیانیہ ہیئتوں کی داخلی اور اصلی صفت ہے..."وہی ہے لیکن مختلف ہے" کے اس طور کی آفاقیت کے دو مضمرات ہیں۔ایک تو یہ کہ "وہی لیکن مختلف" کا تفاعل انجام دینے والے نہ تو بیانیہ کے کردار ہیں، نہ حقیقی زندگی پر مبنی اس کے مناظر اور ماحول۔بلکہ یہ تفاعل کسی بیانیے کے مرکزی خیال (Theme) یا اس کے "پیغام یا سبق" میں بھی مضمر نہیں۔یہ سارا معاملہ واقعات کو یکے بعد دیگرے ترتیب سے بیان کرنے،یعنی پلاٹ کا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ ارسطو نے جو پلاٹ کو بیانیے میں اول مقام دیا تھا تو اس نے بالکل ٹھیک کیا تھا۔کسی بھی کہانی کا پلاٹ ڈھانچا بظاہر کسی دوسری کہانی کو منتقل ہو سکتا ہے، چاہے اس دوسری کہانی کا منظر و ماحول اور کردار بالکل مختلف ہوں۔یعنی پلاٹ کو الگ کیا جاسکتا ہے،اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے،یا اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے...ماہرین بیانیات نے بیانیہ کے قوانین کو یوں تصور کیا ہے گویا وہ کسی طرح کا کوڈ (code) یا کوئی زبان ہے جس کی اپنی ہی قواعد اور نحو ہوتی ہے کچھ اس طرح کی چیز ہوتی ہے جسے ہم کوئی جملہ فرض کر سکتے ہیں،فرق یہ

''جملہ'' کی نحوی حیثیت کے مقابلے میں بیانیہ کی نحوی حیثیت بہت بڑے پیانے کی ہوتی ہے... لہذا'' بیانیہ'' کو ہم کسی پہلے سے گذرے ہوئے واقعے یا واقعات کو مرتب کرنے، یا دوبارہ مرتب کرنے، یا دوبارہ کہنے، یا دوبارہ بیان کرنے کا عمل کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ دوبارہ خواندگی (Retelling) کچھ مقررہ اور واضح قاعدوں کی پابندی کرتے ہوئے کی جاتی ہے اور ان قاعدوں کو ہم ان قاعدوں کے مشابہ کہہ سکتے ہیں جن کی پابندی کرتے ہوئے ہم کسی زبان میں جملے بناتے ہیں۔

ہمیں زیادہ، اور پھر اور زیادہ کہانیوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟... [اس کی ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ] ہر کہانی، اور اس کی ہر تکرار، یا اس کا ہر انحراف، کچھ نہ کچھ غیر قطعیت یا کوئی ادھوری بات چھوڑ دیتا ہے جس کے باعث کہانی کا مجموعی تاثر یا اثر، بکھر جاتا ہے۔ یہ بات کسی قانون کے زیر اثر وجود میں آتی ہے اور یہ قانون، جو کبھی بھی نرم نہیں پڑتا، نفسیاتی یا سماجی سے زیادہ لسانیاتی نوعیت کا ہے۔

اس کتاب کو درجۂ تکمیل تک لانے میں جن دوستوں کا تعاون رہا ہے ان میں سے کچھ کا شکریہ گذشتہ جلدوں میں ادا ہو چکا ہے، لیکن تکرار کے طور پر سب سے پہلے تو ترقی اردو کونسل کے پہلے وائس چیئر مین اور اردو کے مشہور ادیب ڈاکٹر راج بہادر گوڑ اور اس وقت کے ڈائرکٹر ڈاکٹر حمید اللہ بھٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، پھر کونسل کے موجودہ کارکنان میں قائم مقام ڈائرکٹر محترمہ رشمی چودھری اور ان کے پہلے کے قائم مقام ڈائرکٹر جناب ایس۔ موہن، پرنسپل پبلیکیشنز آفیسر ڈاکٹر روپ کشن بھٹ، اور دیگر کارکنان و افسران میں ڈاکٹر کلیم اللہ، جناب انتخاب احمد، اور جناب محمد عصیم کا شکریہ واجب الادا ہے کہ ان لوگوں کے تعاون کے بغیر کتاب منظر عام پر نہ آسکتی تھی۔

دوستوں اور عزیزوں میں اسلم محمود، نیر مسعود، اور عزیزی خلیل الرحمن دہلوی کا شکریہ اس لئے ضروری ہے کہ انھوں نے، اور خاص کر اسلم محمود نے اصرار میں کبھی کمی نہ چھوڑی کہ داستان پر آپ کی تصنیف بہت جلد مکمل ہونی چاہیئے۔ اسلم محمود تو یہاں تک کہتے تھے کہ آپ سب کام چھوڑ دیجئے، داستان پر

کتاب پوری کر دیجئے۔اب جب کہ کتاب ختم کے قریب ہے، یعنی اس کی تین جلدیں تیار ہیں اور چوتھی پر کام شروع ہونے والا ہے، تو میں دعا کرتا ہوں کہ ان جیسے دوست اور بہی خواہ تمام مصنفوں کو نصیب ہوں۔

الٰہ آباد، اگست ۲۰۰۶ شمس الرحمٰن فاروقی

جہان حمزہ

تمہید

اس جلد میں ہم داستان امیر حمزہ (طویل) کے بعض اہم واقعات، کردار، اور خصوصیات ادبیہ وبیانیہ کی مختصر تفصیل فرہنگ کی شکل میں پیش کریں گے۔ اگرچہ اس فرہنگ میں بعض معاملات ونکات پر نسبۃً لمبی بیانیہ گفتگو بھی ہے، لیکن اس فرہنگ کا مقصد یہ نہیں ہے کہ داستان کا خلاصہ لکھ دیا جائے، اور یہ تو ہرگز نہیں کہ اس کو پڑھ کر ہمیں اصل داستان کو پڑھنے کی ضرورت نہ رہے۔ اس فرہنگ کا مقصد یہ بھی نہیں ہے کہ اس میں تمام اہم وقوعے، یا، یا تمام اہم کردار کسی خاص داستان یا طلسم کے تمام مراحل، اشاروں (داستان گوئی کی اصطلاح میں "پتوں") کی شکل میں بیان کر دیئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ داستان میں وقوعوں، مناظر، اور کرداروں کی اس قدر کثرت ہے اور منظر اکثر اس قدر تیزی سے بدلتے اور نئے کردار اس افراط سے سامنے آتے ہیں کہ داستان کی تلخیص ممکن نہیں، چہ جائے کہ اس کے تمام اہم وقوعوں، مناظر، اور کرداروں کو فرہنگ کی شکل میں مرتب کر دیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ داستان میں جو چہل پہل ہے، زندگی کا جو وفور ہے، الفاظ واسالیب کا جو بے مثال اور تقریباً غیر مختتم خزانہ ہے، اس کے ساتھ انصاف اسی وقت ممکن ہے جب داستان کو پورا پڑھا جائے۔ لہٰذا اختصار کو اطناب پر اور ایجاز کو تطویل پر فوقیت دیتے ہوئے ذیل کے صفحات میں صرف اتنی کوشش کی گئی ہے کہ:

(۱) داستان کے اکثر بڑے کرداروں، اور بعض اہم بالشان مناظر اور وقوعوں میں سے اکثر کے بارے میں مختلف عنوانات کے تحت اشارہ درج کر دیا جائے۔ اسی طرح، داستان کے وہ متون جو تحریری یا زبانی بیانیہ کے اصولوں کے مطابق ممتاز تر نظر آتے ہیں، ان کی طرف بھی مختلف عنوانات کے تحت اشارہ درج کر دیا جائے۔ یہ ملحوظ رکھئے کہ کسی کردار یا کسی وقوعے یا منظر یا کسی متن کے بارے میں جو کچھ یہاں درج ہے اسے مکمل ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً اگر کسی کردار کے بارے میں کچھ باتیں یہاں لکھی گئی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کردار کے بارے میں داستان میں کچھ اور نہ ملے گا، یا جو کچھ یہاں درج کیا گیا ہے اسے اس کردار کی مختصر سوانح حیات کہہ سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ یہاں لکھا گیا ہے وہ محض اشارے ہیں۔

(۲) داستان میں زبانی بیانیہ کے اسالیب اور ادبی نثر کے طرزوں کی جو کثرت ہے اس کا کچھ اندازہ آپ کو کرایا جا سکے۔

(۳) داستان میں تخیل کی جو علویت، وسعت، بلند پروازی، اور قوت نظر آتی ہے، اور خاص کر کے اس طرز کی جو رنگا رنگی نظر آتی ہے جسے زویتان ٹاڈاراف (Tzvetan Todorov) نے "محیر العقول" (The Fantastic) کا نام دیا ہے، اس کا کچھ اندازہ ہو سکے، خواہ وہ دھندلا سا کیوں نہ ہو۔

(۴) وہ تصور کائنات، اصول حیات، انسانی اقدار، سیاسی اور مذہبی خیالات و محرکات وغیرہ جو داستان میں جگہ جگہ نمایاں، یا مضمر ہیں، ان کا کچھ احاطہ ہو سکے۔

(۵) تہذیبی مظاہر اور معلومات، تاریخی شعور، اور انسانی تعلقات کی صورت کشی کے نقطۂ نظر سے داستان کے اہم عناصر کی ہلکی سی نشان دہی کی جا سکے۔

(۶) داستان کی شعریات، اس کے قوانین و قواعد، خود داستانی کرداروں کے اوپر جو داستان کی قواعد (The Grammar of the Dastan) کارفرما ہے اور جو کرداروں کے افعال و عوامل کو معنی عطا کرتی ہے، ان سے کچھ تقاضے کرتی

ہے، ان سب کا مختصر ذکر ہو جائے۔

(۷) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ داستان کا کچھ ذائقہ آپ تک پہنچ سکے، اس کے حسن، قوت، پیچیدگی، اور اس کی ادبی قدر و قیمت کے شعور سے آپ کم سے کم اس حد تک بہرہ مند ہو سکیں کہ آپ کا سوال یہ نہ ہو کہ "داستان پڑھنے سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟"، بلکہ آپ کا سوال یہ ہو کہ "داستان نہ پڑھنے سے ہمارا کس قدر نقصان ہوا اور اب ہم لوگ اس کی تلافی کس طرح کر سکتے ہیں؟"

داستان کی جلدوں کے مخفف نام جو اس فرہنگ میں بکار آئے ہیں اور جن ایڈیشنوں سے صفحات کے نمبر کے حوالے دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ملحوظ رہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایڈیشن میں صفحات کی گنتی اور حوالے کا نمبر وہی ہو جو ان ایڈیشنوں میں ہے جن پر میں نے اس فرہنگ کی بنیاد رکھی ہے۔ کبھی کبھی یہ فرق بہت زیادہ ہو سکتا ہے اور کبھی بہت کم۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوگا کہ بعد کا کوئی ایڈیشن پہلے یا پچھلے ایڈیشن کے پرانے ہی پتھروں سے چھاپ لیا گیا ہوگا۔ ایسی صورت میں صفحات کے نمبر بالکل متحد بھی ہو سکتے ہیں۔ بہر حال، کسی داستان کے کسی صفحے کے حوالے سے میں نے کوئی بات یہاں درج کی ہو اور وہ آپ کے مملوکہ ایڈیشن میں اسی صفحے پر نہ ملے تو آپ کو تھوڑی تلاش کی زحمت ضرور اٹھانی ہوگی۔

اس کا امکان ہے، مگر خفیف، کہ میں نے ہی صفحہ نمبر نقل کرنے میں غلطی کر دی ہو۔ میں نے کوشش تو بہت کی ہے اور ہر ممکن احتیاط رکھی ہے کہ صفحہ نمبر بالکل درست لکھا جائے لیکن اگر پھر بھی کہیں غلطی ہو گئی ہے اور اس کے باعث آپ کو الجھن اور زحمت ہوئی ہے تو میں معذرت خواہ ہوں، لیکن امید بھی رکھتا ہوں کہ تھوڑی بہت تلاش کے بعد آپ صحیح صفحے تک پہنچ سکیں گے۔

جن داستانوں کے نام پر پھول کا نشان (*) بنا ہے وہ داستان امیر حمزہ (طویل) نولکشوری، میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن ان میں کئی روایتیں ایسی ہیں جو ہمیں داستان (طویل) کے تسلسل اور کچھ دوسرے معاملات کا اندازہ کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں۔ لہٰذا حسب ضرورت ان کا حوالہ دیا گیا ہے۔

داستان کا نام	مخفف نام	ایڈیشن
آفتاب شجاعت، جلد اول	[آفتاب، اول]	۱۹۰۳، لکھنؤ
آفتاب شجاعت، جلد دوم	[آفتاب، دوم]	۱۹۰۳، لکھنؤ
آفتاب شجاعت، جلد سوم	[آفتاب، سوم]	۱۹۰۴، لکھنؤ،
آفتاب شجاعت، جلد چہارم	[آفتاب، چہارم]	۱۹۰۵، لکھنؤ
آفتاب شجاعت، جلد پنجم، حصۂ اول	[آفتاب، پنجم، اول]	۱۹۰۸، لکھنؤ
آفتاب شجاعت، جلد پنجم، حصۂ دوم	[آفتاب، پنجم، دوم]	۱۹۰۸، لکھنؤ
ایرج نامہ، جلد اول	[ایرج، اول]	۱۸۹۳، لکھنؤ
ایرج نامہ، جلد دوم	[ایرج، دوم]	۱۹۱۳، لکھنؤ
بالا باختر	[بالا]	۱۹۰۰، کانپور
بقیۂ طلسم ہوشربا، جلد اول	[بقیہ، اول]	۱۹۱۱، لکھنؤ
بقیۂ طلسم ہوش ربا، جلد دوم	[بقیہ، دوم]	۱۹۱۱، لکھنؤ
تورج نامہ، جلد اول	[تورج، اول]	۱۹۰۶، لکھنؤ
تورج نامہ، جلد دوم	[تورج، دوم]	۱۹۲۷، لکھنؤ
داستان امیر حمزہ از خلیل علی اشک	[اشک]*	؟، دہلی
داستان امیر حمزہ از عبداللہ بلگرامی	[بلگرامی]*	۱۸۷۱، لکھنؤ
داستان امیر حمزہ از غالب لکھنوی	[غالب]*	۱۸۵۵، کولکتہ
رموز حمزہ	[رموز]*	۱۹۰۹، ممبئی
زبدۃ الرموز از ملا حسین ہمدانی	[زبدۃ]*	مخطوطۂ خدا بخش لائبریری
صندلی نامہ	[صندلی]	۱۹۰۱، لکھنؤ
طلسم خیال سکندری، جلد اول	[سکندری، اول]	؟، لکھنؤ؟

طلسم خیال سکندری، جلد دوم	[سکندری، دوم]	؟ لکھنؤ؟
طلسم خیال سکندری، جلد سوم	[سکندری، سوم]	؟ لکھنؤ؟
طلسم زعفران زار سلیمانی، جلد اول	[سلیمانی، اول]	۱۹۰۵، لکھنؤ
طلسم زعفران زار سلیمانی، جلد دوم	[سلیمانی، دوم]	۱۹۰۵، لکھنؤ
طلسم فتنۂ نور افشاں، جلد اول	[نور افشاں، اول]	۱۸۹۶، لکھنؤ
طلسم فتنۂ نور افشاں، جلد دوم	[نور افشاں، دوم]	۱۸۹۶، لکھنؤ
طلسم فتنۂ نور افشاں، جلد سوم	[نور افشاں، سوم]	۱۸۹۶، لکھنؤ
طلسم فصاحت	[فصاحت]	۱۸۸۱، لکھنؤ
طلسم نارنج	[نارنج]*	۱۹۰۱، لکھنؤ
طلسم نوخیز جمشیدی، جلد اول	[جمشیدی، اول]	۱۹۰۱، لکھنؤ
طلسم نوخیز جمشیدی، جلد دوم	[جمشیدی، دوم]	۱۹۰۲، لکھنؤ
طلسم نوخیز جمشیدی، جلد سوم	[جمشیدی، سوم]	۱۹۰۲، لکھنؤ
طلسم ہفت پیکر، جلد اول	[ہفت پیکر، اول]	۱۹۰۹، لکھنؤ
طلسم ہفت پیکر، جلد دوم	[ہفت پیکر، دوم]	۱۹۱۵، لکھنؤ
طلسم ہفت پیکر، جلد سوم	[ہفت پیکر، سوم]	۱۹۱۳، لکھنؤ
طلسم ہوش ربا، جلد اول	[ہوش ربا، اول]	۱۸۸۳؟ لکھنؤ؟
طلسم ہوش ربا، جلد دوم	[ہوش ربا، دوم]	۱۹۱۲، کانپور
طلسم ہوش ربا، جلد سوم	[ہوش ربا، سوم]	۱۸۹۲، لکھنؤ
طلسم ہوش ربا، جلد چہارم	[ہوش ربا، چہارم]	۱۸۹۰، لکھنؤ
طلسم ہوش ربا، جلد پنجم، حصہ اول	[ہوشربا، پنجم، اول]	۱۸۹۳، لکھنؤ
طلسم ہوش ربا، جلد پنجم، حصہ دوم	[ہوشربا، پنجم، دوم]	۱۸۹۳، لکھنؤ
طلسم ہوش ربا، جلد ششم	[ہوشربا، ششم]	۱۸۹۳، کانپور

طلسم ہوش ربا، جلد ہفتم	[ہوش ربا، ہفتم]	۱۹۱۵، کانپور
کوچک باختر	[کوچک]	۱۹۰۱، لکھنؤ
گلستان باختر، جلد اول	[گلستان، اول]	۱۹۰۹، لکھنؤ
گلستان باختر، جلد دوم	[گلستان، دوم]	۱۹۰۹، لکھنؤ
گلستان باختر، جلد سوم	[گلستان، سوم]	۱۹۱۷، لکھنؤ
لعل نامہ، جلد اول	[لعل، اول]	۱۹۱۳، لکھنؤ
لعل نامہ، جلد دوم	[لعل، دوم]	۱۹۱۷، لکھنؤ
نوشیرواں نامہ، جلد اول	[نوشیرواں، اول]	۱۸۹۳، لکھنؤ
نوشیرواں نامہ، جلد دوم	[نوشیرواں، دوم]	۱۹۱۵، لکھنؤ
ہرمز نامہ	[ہرمز]	۱۹۰۰، لکھنؤ
ہومان نامہ	[ہومان]	۱۹۰۱، لکھنؤ

داستانوں کے حوالے داستانوں کی زمانی ترتیب کے اعتبار سے ہیں۔ (زمانی ترتیب کے لئے ملاحظہ ہو اس کتاب کی جلد دوم کا باب موسوم بہ "ترتیب داستان"۔) لیکن کہیں کہیں داستانوں کے نام کی الف بائی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مثلاً جن اندراجات میں فہرستیں ہیں، وہاں عموماً فہرستوں کو الفبائی ترتیب سے لکھا گیا ہے اور جہاں وقوعوں اور واقعات کا بیان ہے وہاں زمانی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے۔

اب فرہنگ موسوم بہ "جہان حمزہ" ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہان حمزہ

آبی مخلوق

یہ لوگ انسان ہیں لیکن پانی میں رہتے ہیں، یعنی ان کی شکل صورت جل پریوں اور جل مانسوں جیسی نہیں ہے بلکہ سراسر انسانوں جیسی ہے۔ نہنگ بچۂ دریانشین ان کا بادشاہ ہے، گلستان، دوم، ۱۹۱، ۲۷۵؛ مزید دیکھئے، ''امیرالبحر''؛ ''نہنگ بچۂ دریانشین'' ☆

آدم خوری

امیر حمزہ کی خاطر عمرو عیار آدم خوری کرتا ہے، ہرمز، ۶۷۶؛ بدیع الزماں ایک شہر میں پہنچتا ہے جہاں ہر نو وارد کو انسان کا گوشت کھلاتے ہیں، ہرمز، ۶۷۴ ومابعد؛ امیر حمزہ کی فوج میں آدم خور سپاہی بھی ہیں، ایرج، دوم، ۲۳؛ لحم انسان کے حریص دیو اس افراط سے آدم خوری کرتے ہیں کہ انھیں درد شکم ہو جاتا ہے، ایرج، دوم، ۴۵۴؛ ایک آدم خور ساحر ضرغام اور برق کو پکڑ لیتا ہے اور انھیں شدید اذیتیں دیتا ہے۔ چالاک انھیں رہا کراتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۳۶؛ بلاشور عیار آدم خوری کرتا ہے، صندلی، ۱۸۹؛ اسد کا بیٹا اکبر برق رو ایک بادشاہ کو مشرف باسلام کرتا ہے۔ وہ بادشاہ اس سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ جب اکبر برق رو وطن واپس جانا چاہتا ہے تو بادشاہ اسے قتل کر کے اس کا گوشت برکت کے لئے کھالیتا ہے، تورج،

دوم، ۱۲۰۳: آدم خوری کا زبردست اور ڈراؤنا اور گھناؤنا منظر، حمزۂ ثانی اپنے ایک پہلوان کا بدلہ لینے کے لئے نکلتے ہیں، جس بادشاہ نے اسے مروایا ہے اسے پچھتاوا تو ہے، لیکن حمزۂ ثانی کے بدلے کے خوف سے وہ انھیں قید کرا دیتا ہے اور انھیں قتل کرانے کی سبیل کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۲۰۳ تا ۱۲۰۶ و مابعد؛ جنات کے لئے آدم خوری کار ثواب ہے، آفتاب، اول، ۳۳۵؛ آفتاب جادو کے ملازموں کا خیال ہے کہ اسلامی عیاروں کا گوشت کھانا کار ثواب ہے، آفتاب، اول، ۴۰۱؛ مردہ خوار آدم خور اسلام قبول کرتے ہیں لیکن آدم خوری نہیں ترک کرتے۔ اب وہ صرف مرے ہوئے غیر اسلامیوں کا گوشت کھاتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۲۸۳؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں حرمان آدم خوار بہت سے سرداروں کو کھا لیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۷۸؛ زمرد ثانی کی افواج کے آدم خور لندھور کو زندہ کھا جاتے ہیں، لعل، اول، ۱۹☆

آسمان پری، بنت شہپال، ابن شاہ رخ

اشک میں اس کا نام "اسما پری" اور کہیں کہیں "ارضع پری" ملتا ہے۔ پیدائش، اور عبد الرحمٰن جنی کی پیشین گوئیوں کے پیش نظر نو مولود امیر حمزہ کے ساتھ فوری طور پر اس کا نکاح، نوشیرواں، اول، ۸۰ تا ۸۳؛ پردۂ قاف میں امیر حمزہ اور آسمان پری کی دوبارہ ملاقات اور باہمی عشق، نوشیرواں، اول، ۶۴۳؛ امیر حمزہ اور آسمان پری کا نکاح پڑھانے کے لئے عمرو کو بلایا جاتا ہے۔ نکاح ہوتا ہے اور ہفت اقلیم کے خراج کا مہر بندھتا ہے۔ نوشیرواں، اول، ۶۹۱ تا ۶۹۶؛ قریشیہ کی پیدائش، امیر حمزہ کو روکنے کے لئے آسمان پری انھیں حیرت کدۂ سلیمانی میں دھوکے سے تنہا چھڑوا دیتی ہے۔ امیر حمزہ بہزار دقت شہپال کے قلعے پر واپس آتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۱۰؛ امیر حمزہ کو قاف میں روکے رکھنے کے لئے آسمان پری کی تدبیریں، عمدہ تحریر، نوشیرواں، اول، ۷۵۸؛ آخر کار وہ خود پردۂ دنیا پر جا کر امیر حمزہ اور مہر نگار کی شادی کا انتظام کرتی ہے لیکن فتنہ کا حسن دیکھ کر اسے غلطی سے مہر نگار سمجھ بیٹھتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۲ تا ۱۵؛ امیر حمزہ کو بارگاہ سلیمانی تحفۃً پیش کرتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۷؛ مہر نگار کے جہیز کے لئے بارگاہ سلیمانی، نقار خانۂ سلیمانی، اور چار بازار بلقیس تحفے میں پیش کرتی ہے، غالب، ۳۸۴؛ حسد، نوشیرواں، دوم، ۳۱۳؛ گردیہ بانو (جو اس وقت حمل سے ہے) پر خفا ہو کر اسے پردۂ قاف پر اٹھوا منگواتی ہے، راستے میں جیسے

تیسے وضع حمل کے بعد گرد یہ بانو اپنے نومولود کو صحرا میں چھوڑ دیتی ہے۔ قریشیہ کو جب معلوم ہوتا ہے تو ماں پر بگڑتی ہے اور بچے کو اٹھوا کر ایک صندوق میں بند کرا کے دریاے اردبیل میں ڈلوا دیتی ہے۔ ایک دھوبی کو وہ بچہ ملتا ہے، وہ اس کا نام بدیع الزماں رکھتا اور اس کی پرورش کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۱۳، و مابعد؛ جب گرد یہ دوبارہ پیٹ سے ہو جاتی ہے لیکن آسمان پری کو استقرار حمل نہیں ہوتا تو آسمان پری ناراض ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۹۴؛ آسمان پری برے برے خواب دیکھنے کے باعث عبدالرحمن جنی کو بلواتی ہے اور خوابوں کی تعبیر پوچھتی ہے۔ عبدالرحمن جنی بتاتا ہے کہ امیر حمزہ اس وقت عقابین پر قید ہیں اور سخت اذیت میں ہیں۔ آسمان پری فوراً امیر حمزہ کو عقابین کے اندر سے اٹھوا منگواتی ہے اور انھیں گائے کی کھال سے بحفاظت نکلوانے کے لئے بزرجمہر کو بلواتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۹۲ تا ۴۹۳؛ قریشیہ اور آسمان پری صحرا میں راہ بھٹک جاتی ہیں۔ آسمان پری کو گھبرایا ہوا دیکھ کر قریشیہ کہتی ہے کہ نہ بھولئے میرے باپ اور آپ کے شوہر صاحب قران زماں انھیں صحراؤں میں بھٹکتے پھرے تھے۔ اس چبھتی ہوئی بات پر آسمان پری خفا ہو کر قریشیہ کو اپنے سامنے سے نکال دیتی ہے، لیکن بالآخر قریشیہ ہی اسے اس بیابان سے زندہ نکال لاتی ہے، ہومان، ۹۷؛ شاید جواہر پری نامی ایک اور بیٹی کی ماں بنتی ہے، بالا، ۵۶۶؛ زندگی بھر میں شاید ایک کام عقلمندی کا کرتی ہے۔ امیر حمزہ متفکر ہیں کہ صاحبقرانی سے دستبرداری کے بعد دنگل صاحب قرانی (صندلی) کس کو عطا کیا جائے۔ آسمان پری کہتی ہے کہ صندلی کو طلسم آصف بن برخیا میں دلوا دیجئے۔ جو یہ طلسم فتح کرے، وہ صندلی کا بھی مالک ہو۔ امیر حمزہ اس مشورے کو قبول کرتے ہیں، صندلی، ۲۱۶؛ امیر حمزہ کے سرداروں کو اپنے مخصوص رعونت بھرے انداز میں بلا بھیجتی ہے تو سب چلے آتے ہیں، تورج، دوم، ۱۴۱؛ امیر حمزہ "پیرانہ سالی" کے سبب جانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حمزۂ ثانی کو بلالو، لیکن حمزۂ ثانی بھی جانے سے انکاری ہیں، بالآخر عمرو یونانی ابن امیر حمزہ اپنی خدمات پیش کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۴۱ تا ۱۴۷؛ کہتی ہے کہ مجھے امیر حمزہ کی تمام اولادوں سے یکساں محبت ہے، آفتاب، چہارم، ۴۷۲؛ صاحب قران قاف کو، جو امیر حمزہ کے اخلاف میں ہے، دیو عفریت ابن عفریت، اٹھا لے جاتا ہے۔ اس صدمے سے آسمان پری جاں بحق ہو جاتی ہے، آفتاب، چہارم، ۴۷۲ ☆

آسمان پری سے معاملات، امیر حمزہ کے

دیکھیے، ''امیر حمزہ، آسمان پری سے معاملات'' ☆

آصف انجم طلعت

ایرج بن قاسم بن رستم علم شاہ کا بیٹا، طلسم نہ طاق میں قید تھا، عادل کیواں شکوہ نے فتاحی طلسم کی تو وہ رہا ہوا اور نقاب دار بن کر لشکر اسلامی میں ظاہر ہوا، گلستان، اول، ۵۳۰؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کی بحث میں اپنی رائے دیتا ہے۔ عادل کیواں شکوہ کے صاحبقراں ہو جانے پر بدیع الملک اسے قاسم کے دنگل پر بٹھاتے ہیں، گلستان، اول، ۵۳۹ ☆

آصفہ باصفا، بی بی

حضرت خضر اور حضرت الیاس کی ماں، غالب، ۳۵۱، بلگرامی، ۵۳۵؛ آسمان پری کی سرزنش کرتی ہیں کہ تیرا سلوک حمزہ کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ امیر حمزہ کے ذریعہ عمرو عیار کے لئے کمند بھیجتی ہیں، غالب، ۳۵۱ تا ۳۵۲، بلگرامی، ۵۳۵ تا ۵۳۶، نوشیرواں، اول، ۷۶۴؛ عمرو اس کمند کا جگہ جگہ استعمال کر کے دشمن پر غالب آتا ہے، مثلاً سلیمانی، دوم، ۳۶۷ ☆

آفات چاردست/ چہاردست

افراسیاب (شہنشاہ ساحراں اور بادشاہ طلسم ہوش ربا) کی دادی اور بہت بڑی ساحرہ۔ بران تیغ زن بنت کوکب اور حیرت (افراسیاب کی بیگم) کے درمیان جھگڑے کا انفصال کرتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۹۶؛ آفت چہاردست اور افراسیاب کو عمرو نے گرفتار کر لیا تھا، ماہیان زمرد پوش/ زمرد رنگ انھیں آزاد کراتی ہے، بقیہ، اول، ۱۰۳؛ آفات چہاردست اور ماہیان زمرد پوش کی جنگ میں کوکب، برہمن، اور نور افشاں ان کے مقابل ہیں، لیکن داستان گو نے موقعے کا پورا فائدہ نہیں اٹھایا، بقیہ، دوم، ۸۰۰؛ اس کے قبضے میں چار سو (۴۰۰) خون آشام پتلیاں ہیں جو اسے ماضی، حال، اور مستقبل کا حال بتاتی ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۶۷ تا ۱۶۸؛ تاریک شکل کش کی موت پر افراسیاب برہم ہو کر پتلیوں کو جلا کر خاک کر دیتا

ہے، ہوش ربا، ۴۹۸؛ برق کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۴۶☆

آفاق شاہ/آفاق جادو

بادشاہ، جو نہ اسلامی ہے نہ مخالف اسلامیان ہے، خضران[عمرو ثالث] اور اس کے ساتھی اسے گرفتار کر لیتے ہیں۔ وعدہ کرتا ہے کہ کسی فریق کا ساتھ نہ دے گا، اس کی پاداش میں سمندر شاہ اسے جلا کر مروا ڈالنے کا حکم دیتا ہے، آفتاب، دوم، ۸۹۴؛ نہایت عمدہ بیان، آفاق شاہ اپنے ہمزاد کو مروا کر اپنی ملکہ اور دوسرے ساتھیوں کی جان بچاتا ہے اور خونریز بدمست کو مار ڈالتا ہے، آفتاب، سوم، ۸۷؛ نوعمر لیکن مشاق ساحرہ منور/منورہ جادو اس کی بیوی ہے۔ وہ بڑے کارنامے انجام دیتی ہے، آفتاب، سوم، ۱۲۶۹ و مابعد☆

آفتاب/خداوند آفتاب

ایک ساحر جو بدر سیم تن نامی حسینہ کو دھوکا دے کر اسے حاملہ کر دیتا ہے، اس کے نتیجے میں برجیس کی پیدائش ہوتی ہے۔ آفتاب دعوائے خدائی کر بیٹھتا ہے اور برجیس کے لئے ایک باغ سحر ترتیب دیتا ہے، آفتاب، دوم ۵ تا ۲۸؛ برجیس کی توقیر بڑھانے کے مفصل اور طویل سحر قائم کرتا ہے، آفتاب، دوم، ۴۷؛ معاملات میں مداخلت اسی وقت کرتا ہے جب اس سے درخواست کی جائے۔ ایک موقعے پر وہ برجیس کی طرف سے ارژنگ اور چترنگ پر زبردست ساحرانہ حملہ کرتا ہے۔ اس حملے کے باعث ہر طرف آگ لگ جاتی ہے اور جدید محاورے میں Carpet Bombing کا سماں پیدا ہو جاتا ہے، آفتاب، سوم، ۳۷۲؛ درویش قطب اپنی کرامت کے ذریعہ اسے ہلاک کرتے ہیں، گلستان، اول، ۱۴۸؛ دیکھئے ''برجیس ابن خداوند آفتاب''☆

آفتاب شجاعت، جلد اول، میں شاعری

دیکھئے، ''شاعری، آفتاب شجاعت، اول، میں''☆

آفتاب گوہر دنداں

نور افشاں جادو کی بیٹی، اسلامیوں کی حمایت میں جنگ آزما ہوتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۵۴،

ومابعد ☆

آلا گرد فرنگی

''گرد''، بضم اول، بمعنی ''پہلوان''، قوم انگریز کا سردار، ہومان، ۴۳۱ تا ۴۳۲؛ لندھور سے اس کی کشتی دو دن چلتی ہے مگر فیصل نہیں ہوتی، پھر امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں، ان کے ہاتھ پر وہ اسلام لاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۶۱؛ رستم علم شاہ کا ساتھی قرار پاتا ہے، ہومان، ۳۹۵؛ اس کی بیٹی سمینۂ ماہ پیکر کی شادی رستم علم شاہ سے ہوتی ہے، عمرو بن رستم اس شادی کی اولاد ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۸۹ ☆

آئین جنگ، امیر حمزہ

دیکھئے، ''امیر حمزہ، آئین جنگ'' ☆

آئین جواں مردی

دیکھئے، ''اخلاق بہادرانہ''؛ مزید دیکھئے، ''جواں مردی'' ☆

آئین دلاوری

امیر حمزہ کے اخلاف کے لئے بالکل روا ہے کہ وہ صاحب قرانی حاصل کرنے کے لئے امیر حمزہ، یا صاحبقران وقت، یا کسی اور اولاد حمزہ سے مبارز طلب ہوں۔ یہی آئین دلاوری ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۳۱؛ امیر حمزہ کے خلاف اگر امیر حمزہ سے، یا کسی اور اولاد حمزہ سے مبارز طلب ہوں یا امیر سے یا ان کے کسی جانشین سے صاحب قرانی طلب کریں تو مناسب ہی ہے۔ جب شیرویہ اور شیر افگن نقاب دار کے روپ میں امیر حمزہ کو چنوتی دیتے ہیں اور نیچا دیکھتے ہیں۔ امیر ان سے کہتے ہیں کہ یہ تو آئین دلاوری کے عین مطابق تھا کہ تم مجھے چنوتی دو، نوشیرواں، دوم، ۳۳۱؛ اولاد امیر حمزہ کا بلند کوش اور جاہ پرست ہونا اور ان سے مبارز طلب ہو کر خود صاحب قرانی کا دعویٰ کرنا، یہ آئین دلاوری ہے۔ امیر حمزہ اور ان کے اخلاف تاج بخش ہیں، تاج گیر نہیں ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۹۹۱ ☆

آئین وقوانین، امیر حمزہ

دیکھئے، ''امیر حمزہ، آئین وقوانین'' ☆

آئین وقوانین سحر وطلسم

ساحر اپنی شکل بدل کر طائر وغیرہ کا روپ اختیار کر سکتا ہے، لیکن اس سے اس کا وزن نہیں بدلتا، ہومان، ۲۰۱؛ اسم اعظم سے نہ طلسم فتح ہو سکتا ہے اور نہ اس کی مدد سے کسی طلسم بند شخص پر فتح پائی جا سکتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۴۳۶؛ دریا کی سطح پر یا دریا کے اندر سحر بیکار ہے۔ سحر آسمان میں بھی نہیں جا سکتا، ہوش ربا، سوم، ۶۲۰؛ افراسیاب خالق بلا سبب ہونے یعنی خدا کی طرح خالق وباری ہونے کا دعوے دار ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۹۷؛ مجرم کو گرفتار کرنے کے بعد فوراً قتل نہیں کرتے، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۱؛ قتل کرنے کے پہلے مجرم کو چالیس دن قید رکھنا چاہیے، ہوش ربا، چہارم، ۸۸۸؛ طلسم بے لوح نہیں ہوتا، ہوش ربا، چہارم، ۲۲۰؛ طلسم اور پردۂ دنیا الگ الگ شے ہیں۔ کوکب جو طلسم نور افشاں کا بادشاہ ہے، ایک دنیاوی ملک کا بھی حاکم ہے۔ اس کے برخلاف، ہوش ربا ایک ملک بھی ہے اور ایک طلسم بھی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۶۸۳؛ تمام ساحراؤں کے منھ سے بوے بد آتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۳۲؛ عیاروں کا کام ہی ہے دھوکے سے قتل کرنا، ہوش ربا، چہارم، ۹۰۱؛ سحر کی بنا نہایت معمولی اشیا پر ہو سکتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۵۶، ۱۱۷۲؛ مکان سحر بنانے کے لئے لکڑی کے لٹھوں کا استعمال ہوتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۷۲؛ سحر کی وہ قسم جسے انگریزی میں sypmpathetic magic کہتے ہیں، یعنی کسی دشمن کا پتلا بنا کر سحر پڑھا جائے اور پتلے پر کوئی عمل کیا جائے، مثلاً اس کی آنکھیں پھوڑ دی جائیں تو وہی اثر اصل دشمن پر بھی ہو گا، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۰۷ تا ۱۲۰۸؛ کشتۂ سحر دراصل کشتہ نہیں ہوتا۔ سحر زائل کرنے، یا ساحر کشندہ کو قتل کرنے کے بعد کشتۂ سحر دوبارہ جی اٹھتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۲۶، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۲۷؛ افراسیاب اپنے ہاتھ سے کسی کو قتل نہیں کرتا، کہ اس سے اس کا خون گھٹتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۶۷؛ بادشاہ ساحراں کے مزاج میں استحصال بالجبر اور تعدی بھی ہو سکتی ہے، نور افشاں، دوم، ۵۷۱؛ ہر طلسم کی ایک علامت بھی ہوتی ہے جو طلسم کے باہر ہوتی ہے، مثلاً کوئی پھاٹک، یا عمارت، یا چہار دیواری، نور افشاں،

سوم، ۳۴۳؛طلسم کے راستے میں ''مرحلے'' ہو سکتے ہیں، طلسم کے اندر ''دربند'' ہو سکتے ہیں، اور طلسم کے آس پاس کی جگہیں ''منسوبات طلسم'' کہی جاتی ہیں، ہفت پیکر، اول، ۶۰۴، ۶۰۹؛''پری'' اور دیوزاد میں مباشرت ممکن ہے، ہفت پیکر، سوم، ۳۲۵؛سرداروں کے گلے میں آہنی زنجیریں بطور زیور ہوتی ہیں، ساحروں کے گلے میں طلائی، ہفت پیکر، سوم، ۴۴۳؛سحر کے قواعد، سلیمانی، اول، ۱۳۴؛طلسم کا ایک قاعدہ، سلیمانی، اول، ۸۵۷؛لوح طلسم اسی کے کام آسکتی ہے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہو، یعنی اس کے لئے جو طلسم کشا ہو، سلیمانی، دوم، ۳۷۳؛لوح کو استعمال میں لانے کے پہلے کچھ شرطیں پوری ہونا لازمی ہے، سلیمانی، دوم، ۴۳۱؛ خانۂ کعبہ اور اس کے محاذ میں سحر اثر نہیں کرتا، آفتاب، اول، ۳۵؛ ہمزاد کے بارے میں معلومات، آفتاب، سوم، ۸۲۵؛آدمی کا ہمزاد اس کی موت کے ساتھ مر نہیں جاتا۔ مردہ کے ہمزاد کو طلب کر کے مردے کے جسم میں ڈال کر کے اس کی موت کا حال معلوم کر سکتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۳۵۸؛ سحر کی بنا نہایت معمولی اشیا پر ہو سکتی ہے، گلستان، اول، ۳۲۵؛بانیان طلسم کا کچھ بھی رجحان ساحروں کی طرف ہوتا تو وہ لوح طلسم (جس کی مدد سے طلسم کو شکست کر سکتے ہیں) کی رسم نہ قائم کرتے، گلستان، ۳۷۳؛طلسم سازی کے قواعد، لعل، دوم، ۶۶۹ ☆

آئین وقوانین سے انحراف، امیر حمزہ

دیکھئے ''امیر حمزہ، آئین وقوانین سے انحراف'' ☆

آئین وقوانین، عمومی

بہادروں میں غیرت بھی ہونا لازم ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۲۵؛امیر حمزہ کے اخلاف کے لئے بالکل روا ہے کہ وہ صاحبقرانی حاصل کرنے کے لئے امیر حمزہ، یا صاحبقران وقت، یا کسی اور اولاد حمزہ سے مبارز طلب ہوں۔ یہی آئین دلاوری ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۳۱؛سختگان کا قول ہے کہ اسلامی مرد عورت دونوں حسین ہوتے ہیں۔ لیکن کافروں کی عورتیں حسین اور مرد بدصورت ہوتے ہیں، آفتاب، دوم، ۱۹۵؛ سختگان یہ بھی کہتا ہے کہ اسلامیوں میں رجولیت بے حد ہوتی ہے اور ان کا آلۂ تناسل نہایت سخت ہوتا ہے، آفتاب، سوم، ۳۴۵؛خدا کی مرضی کے آگے چارہ نہیں۔ سہراب کی معشوقہ کو فریب دے کر عجوزہ نامی دائی

نے ایک نہایت زبردست ہتھیار (جو جدید لیسر Laser جیسا کام کرتا ہے) چرالیا، لیکن بعد میں اسے کھو دیا، کہ مرضی الٰہی یہی تھی، آفتاب، دوم، ۱۲۲۴؛ داستان گو کا بیان ہے کہ خضران کی عیاری اس لئے کامیاب ہوئی کہ خدا کی مرضی یہی تھی۔ خضران بھی یہی کہتا ہے، آفتاب، سوم، ۲۰۸ تا ۲۰۹؛ ساحر اسی وقت سحر استعمال کرتا ہے جب دوسرے حربے ناکام ہوں، آفتاب، سوم، ۴۷۷؛ اسلامیوں کی دعا اس لئے قبول نہیں ہوئی کہ ستارے خلاف تھے، آفتاب، سوم، ۴۸۷، ۴۸۳؛ مردوں کا کام نہیں کہ عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھیں۔ ان کا کام جہاد اور ملک گیری ہے، آفتاب، سوم، ۶۲۶؛ شادی کے پہلے غیر اسلامی معشوقہ سے ''اختلاط ظاہری'' روا ہے۔ شادی اسی وقت روا ہے جب معشوقہ کا باپ اسلام قبول کرلے یا جنگ میں اس کی موت ہو جائے، آفتاب، سوم، ۶۷۸؛ شداد نے زمرد شاہ کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس کی دعا خدائے نادیدہ نے قبول کی، کیونکہ اللہ تو سب کی سنتا ہے، آفتاب سوم، ۹۴۴؛ بانہ ہائے صاحبقرانی مثل وقف ہیں، وراثت میں نہیں مل سکتے۔ اگر صاحبقراں کی زندگی میں کوئی بانہ ہائے صاحبقرانی لینا چاہے تو صاحبقراں کو پہلے اپنا مطیع کرے، آفتاب، سوم، ۱۱۱۳؛ صاحبقراں ماموراور منتخب من اللہ ہوتا ہے، گلستان، اول، ۱۹۸؛ درویشوں کا کام تبلیغ اسلام نہیں۔ یہ کام غازیوں اور مجاہدوں کا ہے، آفتاب، سوم، ۱۳۰۶؛ بادشاہوں کی اولاد ان کی افواج ہیں، آفتاب، پنجم، اول، ۲۱۲ ☆

آئینہ اندام جادو

طلسم نہ طاق کا ممتاز ترین ساحر۔ بدیع الملک (صاحب قران ثالث) اس سے جنگ کرنے نکلتے ہیں، آفتاب، اول، ۳۳؛ تورج کے لئے طلسم تیار کرتا ہے، لعل، دوم، ۶۶۸؛ اس پر برا وقت پڑتا ہے۔ وہ حکیم اشراق اور زمرد شاہ ثانی کا ساتھ چھوڑ کر نہ طاق کو بھاگ جاتا ہے جہاں اکوان اور ایوان اسے اس کی اوقات پر لے آتے ہیں، لعل، دوم، ۸۰۶ تا ۸۴۷؛ نہ طاق پہنچ کر سارا سحر فراموش کر بیٹھتا ہے، اس کو دوبارہ سحر سکھانے کے لئے اتالیق مقرر ہوتے ہیں، لعل، دوم، ۸۵۶ ☆

ابراہیم، بن مالک اژدر

پیدائش، بالا، ۴۷ ☆

ابرش سکندری

دیکھئے ''اشقر دیوزاد، ابن ارنائیس، از بطن نجم پری/ لاعیسہ'' ☆

ابرش گل اندام دریائی

شیران شیر سوار ابن امیر حمزہ کا گھوڑا، اس کی دستیابی، ہومان، ۲۳۶ ☆

ابرش گل اندام سکندری

رستم علم شاہ بن امیر حمزہ کا گھوڑا، ہومان، ۵۳ ☆

ابریق کوہ شگاف

افراسیاب کے چار وزیروں میں چوتھے نمبر کا وزیر، ہوش ربا، اول، ۲۰۷؛ ایک اسلامی حسینہ پر عاشق ہوتا ہے، بقیہ، دوم، ۲۸۲؛ افراسیاب کی طرف سے اسلامیوں سے لڑتا ہے اور مشعل جادو کے لئے لڑکے فراہم کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۴۰ تا ۱۵۹ ☆

ابوالفتح اصفہانی

عیار امیر حمزہ، عمرو عیار کا بھانجا، عمرو کی بہن سمینہ بانو اس کی ماں ہے اور اخی سعید اس کے باپ کا نام ہے۔ عمرو عیار کی انگوٹھی چرا لیتا ہے۔ خود عمرو نے خواجہ عبدالمطلب کی انگوٹھی بزمانۂ شیر خواری چرائی تھی، نوشیرواں، دوم، ۱۰۹؛ لطیف اور باریک عیاری، نوشیرواں، دوم، ۱۱۲؛ عمرو کو دھوکا دے کر اسے اپنا شاگرد بنا لیتا ہے، نوشیرواں دوم، ۱۲۲؛ نہایت عمدہ عیاری کر کے صعوہ کوگلباد کے پنجے سے چھڑا لاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۲۵؛ ۱۳۴ فرامرز عاد مغربی کے عیار گلیم گوش کے کان کاٹ لاتا ہے، نوشیرواں، دوم؛ عمرو انتہائی چالاکی کر کے اسے نیچا دکھاتا ہے اور گلیم گوش کے کانوں کا حق دار خود کو ظاہر کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۲۵؛ ذہانت سے بھر پور عیاری کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۵۶ ☆

ابوالمعجن گرد

''گرد'' بضم اول، ابوالمعدن گرد کا ایک اور نام، نوشیرواں، دوم، ۷۷ ☆

ابوالمعدن گرد

امیر حمزہ کا علم بردار، اس کو کہیں کہیں ابوالمعجن گرد بھی لکھا گیا ہے۔ وہ اور طوق حراں گرد بعد میں رستم علم شاہ کے بھی علم بردار بنتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۷۷؛ نعرہ، ہوشربا، چہارم، ۹۶۸، ہومان، ۳۸ ☆

ابوسعید لنگری

نوشیرواں کا ایک نوکر، اس کا ایک نام ابوشہاب خرقہ پوش اور ایک نام ابوشہاب لنگری بھی ہے۔ عمرو کے ہاتھوں اس کی گرفتاری، نوشیرواں، اول، ۱۶۵؛ امیر حمزہ مہر نگار سے خفیہ ملاقات کر کے واپس آ رہے ہوتے ہیں، ابوسعید ان کے ساتھ ہے، نوشیرواں کے پولیس والے ابوسعید کو پکڑ کر طرح طرح کی اذیتیں دیتے ہیں لیکن وہ امیر حمزہ کا راز افشا نہیں کرتا، نوشیرواں، اول، ۲۸۲؛ امیر حمزہ کا پیغام رساں، خبر رساں اور جاسوس بن جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۲۴؛ ہفت پیکر، سوم، ۴۴۴ ☆

ابوشہاب خرقہ پوش

ابوسعید لنگری کا ایک اور نام، نوشیرواں، اول، ۷۲۴ ☆

ابوشہاب لنگری

ابوسعید لنگری، ابوشہاب خرقہ پوش، ابوشہاب لنگری، یہ سب ایک ہی شخص ہیں۔ دیکھیے ''ابو سعید لنگری'' ☆

ابوطاہر خونریز

امیر حمزہ کا جاسوس، ہوش ربا پنجم، اول، ۶۱۲، ہفت پیکر، سوم، ۴۴۴ ☆

اخلاق بہادرانہ (Gallantry)

دیکھیے، ''جواں مردی''؛ فرامرز عاد مغربی جنگ کئے بغیر اطاعت قبول کرنے کو تیار ہے لیکن امیر حمزہ اس کی پیشکش قبول نہیں کرتے، ہومان، ۵۵۵؛ فرامرز کو امیر حمزہ زیر کر لیتے ہیں لیکن وہ اسلام نہیں قبول کرتا، امیر پھر بھی اس کی جان بخشی کر کے قید کر دیتے ہیں، ہومان، ۵۵۶؛ فرامرز عاد مغربی کے دو عیار، سہیل مغربی اور گلیم گوش، فرامرز کو چھڑا لیتے ہیں لیکن وہ بزور عیاری آزاد ہونا پسند نہیں کرتا اور قید میں واپس چلا جاتا ہے، ہومان، ۵۸۴ تا ۵۸۸؛ بدیع الزماں کے اخلاق بہادرانہ، کوچک، ۴۷۱؛ قاسم کے اخلاق بہادرانہ، کوچک، ۴۷۸؛ قاسم کا مدمقابل زخمی ہو جاتا ہے، قاسم اسے چھوڑ دیتا ہے، کوچک، ۶۶۲، ۶۸۰، ۶۸۱؛ ایرج کے اخلاق بہادرانہ، ایرج دوم، ۶۱۸؛ تورج اپنے مدمقابل کو مرہم سلیمانی بھیجتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۵۱۴؛ نور الدہر کے ساتھ سہراب زنگی (غیر اسلامی سردار) کا اخلاق بہادرانہ، نورافشاں، اول، ۳۴۵؛ قاسم اور بدیع الزماں کو امیر حمزہ سرزنش کرتے ہیں کہ تم دست چپی اور دست راستی ہر وقت جھگڑتے ہو۔ اس سرزنش کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ سب متحد ہو کر مشترک دشمن کے خلاف بہادرانہ لڑتے ہیں اور اخلاق بہادرانہ کا مظاہرہ کرتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۶۸۲؛ سنجاب شاہ مغربی (غیر اسلامی سردار) کا عمدہ اخلاق بہادرانہ، گلستان، دوم، ۶۱۹؛ محبوب شیر چشم (غیر اسلامی) بھی بے حد عمدہ اخلاق بہادرانہ کا مالک ہے، گلستان، دوم، ۵۰؛ تیمور کا غیر معمولی اخلاق بہادرانہ، گلستان، دوم، ۲۷۵ ☆

اخلاق بہادرانہ سے انحراف، امیر حمزہ

دیکھیے، ''امیر حمزہ، اخلاق بہادرانہ سے انحراف'' ☆

ارباب نشاط

داستان میں ارباب نشاط (طوائف، ناچنے والی، رنڈی، جو بھی کہیں) جگہ جگہ نظر آتے ہیں، لیکن ان کی حیثیت عموماً زیب داستان کی ہے۔ وہ کوئی کردار نہیں ادا کرتے، بلکہ فوجی/ درباری/شہری زندگی کے ایک لازمے کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی، داستان میں کہیں کہیں ایسے بیانات

ملتے ہیں جن سے طوائفوں کی زندگی اور طرز معاشرت پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ ''طلسم ہوش ربا'' میں ایسے مناظر زیادہ ہیں۔ مثلاً ہوش ربا، سوم، ۶۴۶ و مابعد، ۸۹۱ و مابعد؛ ہوش ربا، پنجم، اول، ۹۴ تا ۹۵؛ طوائف ریل سے سفر کرتی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۳۷؛ گاتے وقت ''بتانے'' کا بہت عمدہ بیان، ہفت پیکر، اول، ۵۶۵، سکندری، اول، ۴۰۳ ☆

ارتداد

امیر حمزہ یا ان کے سرداروں، یا ان کی اولادوں کے ہاتھ زیر ہو کر غیر اسلامی ساحر، سردار، شہزادے یا بادشاہوں کا جھوٹا قبول اسلام کرنا (''طوطے کی طرح کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا'')، اور پھر اسلام سے روگردانی ،داستان میں عام وقوعے ہیں۔ بعض اوقات روگردانی کے بعد شکست یابی اور پھر صدق دل سے قبول اسلام بھی واقع ہوتا ہے۔ بسا اوقات اسلام ترک کرنے والا دوبارہ زیر ہو کر مارا جاتا ہے۔ لیکن ارتداد کی سزا کے طور پر عموماً کسی کو قتل نہیں کیا جاتا۔ ذیل میں ارتداد کے کچھ اہم اور دلچسپ واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قلعۂ سنگ حصار کے حاکم بہمن کو امیر حمزہ زیر کرتے ہیں اور اسے اپنا ولی وجانشین قرار دیتے ہیں۔ لیکن مہر نگار کی ایک جھلک دیکھ کر بہمن اس پر عاشق ہو جاتا ہے اور اسلام بھی ترک کر دیتا ہے۔ امیر حمزہ اسے ایک سال کی مہلت دیتے ہیں۔ مہلت کے بعد بھی وہ باغی رہتا ہے اور نوشیرواں سے مل جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۴ و مابعد؛ ترک توسن یلطاقی کے قبول اسلام کے بعد امیر حمزہ کہیں چلے جاتے ہیں۔ ترک توسن یلطاقی ترک اسلام کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۳۸؛ قاف کی شہزادی سے نسبت نہ ٹھہرنے کے باعث ہامان دیو ترک اسلام کر کے ابلیس پرستی شروع کر دیتا ہے اور شاہ قاف پر حملہ کر کے اسے شکست دیتا ہے، آفتاب، اول، ۲۶۶ تا ۲۹۸؛ حکیم طرطوس بیابانی قبول اسلام کے بعد مذہب سے پھر جاتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۴۸۰؛ حکیم اسقلینوس مذہب اسلام سے روگرداں ہوتا ہے، سلیمانی، اول، ۲۶۶۷۹۶ ☆

ارژنگ شاہ ابن زمرد شاہ

دیکھیے، ''آفتاب/خداوند آفتاب''؛ ''برجیس ابن خداوند آفتاب'' ☆

ارشیون پری زاد، ابن لندھور، از بطن بہار پری

مہران فیل زور کی خاطر لندھور اور اسلامیان کے درمیان آویزش میں اپنے باپ کا ساتھ نہیں دیتا، بلکہ اس کے خلاف نبرد آرا ہوتا ہے، ہومان، ۲۷۵؛ اپنے بھائی فرہاد خاں یک ضربی کے خلاف اپنے باپ کے شانہ بہ شانہ جنگ کرتا ہے، اس کی گرفتاری اور نقاب دار قلندر کے ہاتھوں اس کی رہائی، نوشیرواں، دوم، ۴۱۴، ۴۲۳؛ میدان عمل میں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ پردۂ قاف میں سلیمان اعظم کی فوج میں شریک ہوتا ہے، لیکن دیو شب خون لاتے ہیں اور اسے قتل کر ڈالتے ہیں، آفتاب، پنجم، اول، ۲۷۵☆

ارنائیس

پردۂ قاف کا ایک دیو، نجم پری [داستان مختصر میں اس کی بیوی کا نام لاعیسہ ہے، غالب، ۳۰۷ تا ۳۰۸، بلگرامی، ۴۶۶] سے شادی کرتا ہے، لیکن دونوں کی جفتی اس وقت ہوتی ہے جب ارنائیس گھوڑے کی شکل میں ہے۔ لہٰذا اس ملاپ سے اشقر دیوزاد (امیر حمزہ کا ایک گھوڑا) پیدا ہوتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۳۴؛ آسمان پری برہم ہو کر ارنائیس اور نجم پری کو مار ڈالتی ہے، نوشیرواں، اول، ۷۶۳ ☆

اژدر خان

صلصال بن دال کا بیٹا، اسلامیوں کی طرف سے لڑتا ہوا قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں قتل ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۷۴ تا ۶۷۷ ☆

استر مالا گرد کبود

رستم علم شاہ بن حمزہ کا گھوڑا، کبھی کبھی اسے استر مالا کبود بھی کہا گیا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۸۷۹☆

اسد، ابن کرب، از بطن زبیدہ شیر دل، بنت امیر حمزہ

پیدائش، کوچک، ۳۳۳؛ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر استاد کا خون کر ڈالتا ہے، پھر کافروں

کے ساتھ جنگ کے لئے گھر سے بھاگ نکلتا ہے، بالا، ۵۰۷؛ نمرود شاہ کے ہاتھوں زیر ہوتا ہے، لیکن لقا کو اس پر رشک آتا ہے، بالا، ۵۵۷؛ نورالدہر سے مقابلہ اور اسد کا حسن اخلاق، ایرج، اول، ۱۲۶؛ ایرج کے ساتھ بدکلامی کرتا ہے، ایرج، دوم، ۲۴۳؛ حضرت علی اسے نظر کردہ کرتے ہیں، حضرت علی اسے تنبیہ کرتے ہیں کہ ایرج کو نہ مار ڈالنا، ایرج، دوم، ۲۴۵ تا ۲۴۶؛ افراسیاب کی بھانجی مہ جبیں سے اس کا عشق، ہوش ربا، اول، ۷۸؛ اسد کی موت کے اہتمام میں افراسیاب ایک زبردست میلہ قائم کرتا ہے، احمد حسین قمر کے اسلوب کا اچھا نمونہ، تیز رفتار بیانیہ، لیکن کوئی خاص حسن نہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۵۹، و مابعد؛ قید افراسیاب سے رہا ہوتا ہے، ہوش ربا پنجم، اول، ۵۰۱ تا ۵۰۲؛ مٹر کے دانے میں تبدیل ہو جاتا ہے، اسے چوہیا کھالیتی ہے، ظریفانہ بیان، لیکن پاس مراتب کے خلاف، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۴؛ عمرو عیار کے ساتھ دریاے نیل پر پہنچتا ہے جہاں ساتویں بلا کا حجرہ ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۱۸ تا ۴۳۵؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد اس کا نکاح (۱) مہ جبیں بنت افراسیاب [یہ داستان گو کا سہو ہے۔ مہ جبیں دراصل افراسیاب کی بھانجی ہے] (۲) لالان خوں قبا بنت شہنشاہ داؤد (۳) ناہید بنت شہنشاہ توسن اور (۴) خورشید روشن تن بنت حکیم روشن رائے سے ہوتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷؛ بے رحم قزاق بھی ہے اور اچھا جرنیل بھی، آفتاب، چہارم، ۵۵۹؛ دشمن کے طبل جنگ کے پہلے ہی طبل جنگ بجواتا ہے، دیوؤں کو اسلام لانے کا موقع دیئے بغیر انھیں قتل کر ڈالتا ہے۔ یہ دونوں باتیں آئین حمزہ کے خلاف ہیں، آفتاب، چہارم، ۵۹۱ تا ۵۹۶؛ امیر حمزہ کے ساتھیوں کی جان بچانے کے لئے وہ اور اسد ثانی قلعۂ ذوالامان پر دھاوا کرتے ہیں، لیکن دیر میں پہنچتے ہیں اور امیر حمزہ کے ساتھیوں کی جان نہیں بچتی، آفتاب، چہارم، ۴۴۷؛ طلسم نہ طاق کے راستے میں، آفتاب، پنجم، اول، ۲۱۳؛ اثناے راہ میں ایک دلچسپ طلسم میں اس کا داخلہ ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۳۷۸؛ بدیع الملک (صاحب قران ثالث) کی مدح میں قصیدہ لکھتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۳۲؛ اپنے بیٹے اور ساتھیوں کی موت کے غم میں فقیری اختیار کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۶۰؛ نعرہ، تورج، اول، ۴۵۰؛ نعرہ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۵۰؛ ☆

اسد ثانی

اسد دیوانہ کے روپ میں، آفتاب، پنجم، اول، ۵۳۵؛ نقاب دار سبز پوش کے آدمیوں سے بارگاہ چھین لیتا ہے، پھر خود نقاب دار سے شکست کھا کر بارگاہ سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، آفتاب، دوم، ۵۴۰؛ اپنی معشوقہ طوفان سبز پوش، بنت حوت آئینہ پرست کے ساتھ حوت کے حکم کے مطابق آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ اس کی ایک اور معشوقہ سحابیہ دردر گوش بھی خود کو آگ میں گرا دیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۶۴۳ تا ۶۴۵؛ عابد روشن ضمیر کے موکل انھیں بچا کر باغ روشن ضمیر میں لے آتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۸۱ تا ۶۸۲ ☆

اسرار جادو

اسرار جادو اور ماران زمیں کن ہوش ربا کی دو زبردست ساحرائیں ہیں۔ ان کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے، لیکن یہ کہ اسد کی رہائی اسی وقت ہو سکے گی جب وہ اس مہم میں عمرو عیار کی امداد کریں گی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۷ تا ۳۷۵؛ زبردست جادو، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۲۸؛ سمنکال جادو (اسلام مخالف تھا، عمرو کے ہاتھ پر مسلمان ہوا) اسرار جادو کے سحر کو رفع کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۳۰ تا ۴۳۱؛ معلوم ہوتا ہے کہ اسرار اور ماران زمیں کن میں نانی اور نواسی کا رشتہ ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹۴؛ اسرار کا راز افراسیاب پر کھل جاتا ہے اور وہ اسرار اور ماران پر قیامت برپا کرتا ہے لیکن آخر کار دونوں بچ نکلتی ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۰۱ و مابعد ☆

اسفندیار، بن حمزہ

طلسم زعفران زار سلیمانی میں کارہائے نمایاں انجام دیتا ہے۔ نقاب دار بنفشہ پوش کے روپ میں ظہور کرتا ہے، کبریٰ بنت عالی جاہ اس کا راز فاش کرتی ہے کہ وہ امیر حمزہ کا بیٹا ہے۔ کیلک بچہ بن عمرو عیار اس کا عیار ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۹۳ ☆

اسفندیار گیلانی

سعد بن قباد کے سرداروں میں ایک، اس کا نعرہ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹ ☆

اسلم، ابن تورج، ابن ایرج

غیر اسلامی پیدا ہوا اور آخری وقت تک غیر اسلامی رہتا ہے۔ رفیع البخت کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، گلستان، اول، ۲۹ ☆

اسلم شیطان بچہ

نہایت دلچسپ اور سحر و ساحری میں ماہر نوعمر لڑکا، نسلاً حبشی ہے۔ عمرو عیار بالآخر اسے گرفتار کر کے زنبیل میں ڈال لیتا ہے۔ زنبیل میں اس پر انواع و اقسام کے معاملے گذرتے ہیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ایک بڑھیا ہے جس کے منھ میں دانت نہ پیٹ میں آنت، شیطان بچہ کو اس کے ساتھ روز ہم بستر ہونا پڑتا ہے، سلیمانی، اول، ۱۱۴، و مابعد ☆

اسم اعظم

حضرت خضر نے امیر حمزہ کو سکھایا، نوشیرواں، اول، ۴۰۵؛ باطل السحر ہے لیکن فتاحی طلسم میں معاون نہیں ہو سکتا، یا طلسم بند شے یا شخص کی تسخیر میں مدد نہیں کر سکتا، ہوش ربا، سوم، ۴۳۶؛ اسم اعظم کو "بند" کرنے کا نیا دلچسپ طریقہ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۱؛ نقاب دار زرین پوش بھی صاحب اسم اعظم ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۶، نور افشاں، دوم، ۴۴؛ امیر حمزہ تھوڑی ہی مدت میں چار بار اپنا اسم اعظم "بند" ہو جانے دیتے ہیں۔ اسم اعظم ایک لیسر (Laser) نما حربے کے خلاف بے اثر ہے، آفتاب، دوم، ۱۱۱۱؛ اسم اعظم کی نوعیت پر شیخ تصدق حسین کی لمبی گفتگو۔ وہ "موجودہ اور گذشتہ اساتذہ" کے خلاف جا کر کہنا چاہتے ہیں کہ اسم اعظم دراصل ایک قرآنی آیت ہے، اور اسے "بند" یا گرفتار نہیں کیا جا سکتا، ہوتا یہ ہے کہ صاحب قراں کے حافظے سے اسم اعظم محو ہو جاتا ہے، آفتاب، سوم، ۴۳؛ عادل کیواں شکوہ کو اسم اعظم سکھایا جاتا ہے تو اس کے چہرے پر نیا نور پیدا ہو جاتا ہے، گلستان، دوم، ۷۶ ☆

اسمٰعیل اثر، سید

لکھنوی داستان گو اور "صندلی نامہ" کے "مصنف" یا داستان گو۔ منشی پراگ نرائن بھار گو کی

مدح میں نہایت استادانہ قصیدہ بطور چہرہ، صندلی، ۲۳۷؛ قلعۂ جنی کے سانپوں کے بارے میں عمدہ تحریر، صندلی، ۲۴؛ قلعۂ مینا حصار کا عمدہ بیان، صندلی، ۵۶؛ عمرو کی ایک پرانی عیاری کو نئے ڈھنگ سے بیان کیا ہے، صندلی، ۱۸۷؛ عمدہ تحریر، صندلی، ۳۰۸ تا ۳۱۰؛ شیخ تصدق حسین نے انھیں "صندلی نامہ"، "تورج نامہ" اور "لعل نامہ" کی تکمیل کا مہتمم بتایا ہے، تورج، اول، ۴؛ پبلشر کا بیان ہے کہ "آفتاب شجاعت"، جلد دوم، کی "ترتیب و تصحیح" کا کام اسمٰعیل اثر نے انجام دیا، آفتاب، دوم، ۳۲۶؛ "آفتاب شجاعت"، جلد سوم، از شیخ تصدق حسین، "باعانت اثر" لکھی گئی، آفتاب، سوم، سرورق؛ "طلسم زعفران زار سلیمانی" کا آغاز احمد حسین قمر نے کیا، اس کی تکمیل تصدق حسین نے کی، اسمٰعیل اثر نے "ترتیب بعبارت شائستہ وطرز بائستہ" انجام دی، سلیمانی، اول، ۹۱۶؛ مزید دیکھئے، "داستان کا طریقۂ تحریر"، اور اس کتاب کی جلد دوم کا باب پنجم، "ذکر داستان گویاں" ☆

اسود تیز پا

تمثال آئینہ رو کا عیار، انسٹھ (۵۹) اسلامیوں کو قتل اور خضران کو گرفتار کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۱۳۰؛ تمثال آئینہ رو کے لئے مزید دیکھئے، "جھوٹے خدا" ☆

اشقر دیوزاد، ابن ارنائیس، از بطن لائیسہ/انجم پری

امیر حمزہ کا مخصوص گھوڑا، داستان (مختصر) میں اس کی ماں کا نام لائیسہ ہے۔ اس کی ماں عبد الرحمٰن جنی کے بھائی لاہوت شاہ کی بیٹی ہے اور اس کا نام انجم پری یا نارنج پری بتایا گیا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۴۷ تا ۳۵۷؛ پیدائش کی پیش آمد، نوشیرواں، اول، ۳۶۷؛ اشقر کی پیدائش کا حال، غالب، ۳۰۷ تا ۳۰۸، بلگرامی، ۴۶۶؛ اس کی پیدائش کا حال اشک کے یہاں دوسرے داستان گویوں سے مختلف ہے، اور وہاں اس کے باپ ماں کا نام بھی درج نہیں ہے، اشک، دوم، ۵۸؛ امیر حمزہ کی امداد کرنے کی پاداش میں آسمان پری والدین اشقر کے مستقر کو تباہ کر دیتی ہے، عبد الرحمٰن جنی ان کی جان بچاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۳۷؛ لیکن آسمان پری بالآخر انھیں مار ڈالتی ہے، نوشیرواں، اول، ۷۶۳؛ امیر حمزہ اشقر کو اپنی سواری میں لے لیتے ہیں۔ اس کی رفتار ہزار فرسخ فی روز ہے، غالب، ۳۴۹؛ خواجہ خضر اشقر

کے پر کاٹ کر انھیں پروں کو اس کے پاؤں میں نعل کی طرح ٹھونک دیتے ہیں۔ یہ نعل جب گریں گے تو اشقر کی موت ہو جائے گی، بلگرامی، ۵۳۴؛ اشقر سہ چشمی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۰ تا ۱۱؛ امیر حمزہ سے بزبان جنی گفتگو کرتا ہے کہ آپ کو تیزی رفتار درکار تھی تو میرے پر کیوں کٹوا دیئے، نوشیرواں، دوم، ۶۸؛ یلغار کرنے والے دشمنوں کے سر چبا ڈالتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول ۶۲۴؛ دوران جنگ دریا میں گر جاتا ہے، وہاں اسے اپنی جوڑی کی مادین ملتی ہے، اس سے جفتی کھا کر بیہوش ہو جاتا ہے۔ ہوش میں آ کر دوبارہ دشمنوں سے تن تنہا جنگ میں منہمک ہوتا ہے، بہت عمدہ اور تازہ کار بیان، سکندری، دوم، ۷۸۲؛ ایک اور جنگ میں دشمنوں کے سروں کو چبا ڈالتا ہے۔ لیکن امیر حمزہ کو ایک نیا گھوڑا ملتا ہے تو جوش جنگ میں اسے وہ سواری میں لے لیتے ہیں۔ اشقر ناراض ہو کر لشکر سے چلا جاتا ہے اور ایک دریا میں کود پڑتا ہے، سکندری، سوم، ۵۷۵ تا ۵۷۶؛ امیر حمزہ کے مشکل وقت میں واپس آ جاتا ہے۔ دونوں طرف سے محبت اور رنج کا اظہار ہوتا ہے۔ نئے گھوڑے کو (اس نام ابرش سکندری ہے) نور الدہر لے جاتا ہے، سکندری، سوم، ۵۷۸؛ مزید دیکھئے، ''ارنائیس'' ☆

اصطلاحات، مختلف علوم وفنون کی

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، داستان گو کو ادب وشعر وانشا کے علاوہ بھی علوم مختلفہ کی اچھی، یا کم از کم واجبی، معلومات ہوتی ہے۔ جن علوم سے اس کی واقفیت گہری ہوتی ہے ان میں کشتی گیری، فنون حرب، موسیقی، وغیرہ خاص ہیں۔ داستان میں یہ اصطلاحات کہاں کہاں وارد ہوئی ہیں، ان کا مختصر بیان ہر فن کے تحت درج کر دیا گیا ہے۔

دیکھئے: ''چوسر کی اصطلاحات''؛ ''حرب وضرب کی اصطلاحات''؛ ''کشتی گیری کی اصطلاحات''؛ گنجفہ کی اصطلاحات''؛ ''مصوری کی اصطلاحات''؛ ''منشیات کی اصطلاحات''؛ ''موسیقی کی اصطلاحات'' ☆

اطلس گلگوں پوش

قطع جمشید کا بادشاہ، اسے آفتاب قطع جمشید کہتے ہیں۔ دو سو برس بعد زمین سے برآمد ہوا ہے،

عمرو بڑی کوشش کر کے اسے اسلامیوں کا حامی بناتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۳۸ تا ۳۵۹؛ افراسیاب ایک منظوم خط لکھ کر اسے اپنی طرف کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۵۸؛ کوہ ہفت زنگ جا کر قلعۂ ہفت رنگ اور کوہ ہفت رنگ کو تباہ کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۷۵ تا ۳۷۷؛ افراسیاب سے جنگ کے دوران زخمی ہوتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۸۳؛ تاریک شکل کش اسے اندھا کرتی اور پھر قتل کرتی ہے، نہایت عمدہ تحریر، ہوش ربا، ششم، ۴۸۶ ☆

اغلاط کتابت اور داستان کی تحریر

یہ بات اکثر کہی گئی ہے کہ داستان گویوں نے داستان لکھی نہیں، بلکہ فی البدیہہ املا کرائی۔ اس کا کوئی ثبوت اب تک نہیں مل سکا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ داستان میں بعض اغلاط کتابت ایسے ہیں جو سہو قلم کے بجائے سہو سمع کا امکان زیادہ رکھتے ہیں۔ یعنی ایسا لگتا ہے کہ یہ سہو اس صورت میں زیادہ قرین قیاس تھا کہ داستان املا کرائی جا رہی ہو اور کاتب نے غلط سن لیا ہو۔ بعض مثالیں اس کتاب کی جلد اول میں ہیں۔ بعض مزید مثالوں کے لئے دیکھئے ''داستان کا طریقۂ تحریر'' ☆

افراسیاب

امیر حمزہ اور عمرو عیار کے بعد داستان کا سب سے زیادہ یاد رہ جانے کے قابل کردار، شاہ جادواں اور شاہ طلسم ہوش ربا، ہوش ربا، اول، ۱۴ تا ۱۷؛ افراسیاب طلسم باطن میں، ہوش ربا، اول، ۱۵۳؛ اس کا جاہ و جلال، ہوش ربا، اول، ۱۹۰؛ چادر جمشیدی حاصل کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۹۰؛ افراسیاب اور حیرت کی موت تبھی ممکن ہے جب ان کے ہم شبیہ مار ڈالے جائیں، ہوش ربا، اول، ۲۰۸؛ اس کے متعدد ہم شبیہ ہیں، ہوش ربا، اول، ۲۰۶، ۴۴۳؛ افراسیاب اور حیرت کی شان و شوکت، ہوش ربا، اول، ۳۹۵، و مابعد؛ دھوکا کھا جاتا ہے کہ عمرو کی موت ہو گئی اور بڑا زبردست جشن مناتا ہے، ہوش ربا، اول، ۵۴۹؛ چاہ زمرد پر میلے کے لئے نقارہ بجواتا ہے، نقارے کی آواز سارے طلسم میں گونجتی ہے، جو بھی اسے سنتا ہے کشاں کشاں میلے میں چلا آتا ہے۔ یہ انگشتری جمشید کا کرشمہ ہے، ہوش ربا، اول، ۹۳۶؛ دوسروں کے ذریعہ عمدہ سحر و ساحری کا مظاہرہ کرتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۲۰۵؛ مہرخ کے جادو کو بڑی خوبی سے رفع کرتا

ہے، ہوش ربا دوم، ۴۲۲؛ غیر معمولی باتیں اس سے سرزد ہوتی ہیں، لیکن یوں گویا کوئی بات ہی نہ ہو، ہوش ربا، دوم، ۶۳۸؛ قران حبشی پرلطف انداز میں افرسیاب کو تختۂ مشق بناتا ہے۔ ایک گھسیارے کے بارے میں افراسیاب گمان کرتا ہے کہ وہ اس کی سالی ملکہ بہار ہے (جس سے وہ خفیہ عشق کرتا ہے)، اور گھسیارا اپنی جگہ یہ سمجھتا ہے کہ افراسیاب امرد ہے اور اسے کام میں لانا چاہتا ہے۔ نہایت درجہ ظریفانہ تحریر، ہوش ربا، دوم، ۶۵۹؛ چوسر کا کھیل کھیل کر بہار اور مہرخ کے جادو کو رفع کرتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۰؛ اس کا جاہ و جلال، ہوش ربا، سوم، ۶۳، و مابعد؛ اس کا سحر اس کو بتاتا ہے کہ امیر حمزہ کو نیچا دکھانے کے لئے اسے امیر حمزہ کے ایک گمنام اور روپوش بیٹے کا پتہ لگا کر اس سے استمداد کرنا چاہیئے (یہ بیٹا جہاں گیر بن حمزہ ہے)، ہوش ربا، سوم، ۲۶۴؛ اس کا ایک ساحر سیماب کا بنا ہوا ہے، ہوش ربا، سوم، ۳۸۷؛ حیرت کا رشک و حسد، افراسیاب اور حیرت بھٹیارے بھٹیارن کی طرح جھگڑتے ہیں، ہوشربا، سوم، ۵۰۷؛ حنائے گلگوں پوش کے ہاتھوں اپنی معشوقہ ظلمات چہار چشم کے قتل پر ماتم کناں ہوتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۳۶؛ عظیم الشان شاہانہ جلوس، ہوش ربا، سوم، ۶۶۷ تا ۶۶۹؛ فیصلہ کرتا ہے کہ عمرو کو مار ڈالوں، دیکھوں وہ مر سکتا ہے یا واقعی عمرو کو موت نہیں ہے جب تک کہ وہ تین بار خود نہ چاہے، ہوش ربا، سوم، ۶۹۷؛ عمرو کے ہاتھوں اس کی گرفتاری اور ماہیان زمرد پوش کے ذریعہ اس کی رہائی، بقیہ، اول، ۱۰۳؛ اس کے جادو کا کمال، بقیہ، اول، ۶۲۴؛ امیر حمزہ اور ان کے ساتھیوں سے لاچار ہو کر رونے لگتا ہے، بقیہ، دوم، ۶۲؛ کوہ ریگستان کو جاتا ہے، بقیہ، دوم، ۶۷؛ مخمور اور بہار کے دلوں کو خوف سے لرزا دیتا ہے، بقیہ، دوم، ۱۶۸، ۱۸۱؛ گل عذار کو نہایت بے دردی سے باغ سیب میں قتل کرتا ہے، بقیہ، دوم، ۳۵۱؛ نور افشاں جادو کے عمدہ سحر میں گرفتار ہوتا ہے، آفات چہار دست اسے چھڑالاتی ہے، بقیہ، دوم، ۸۰۰؛ کہتا ہے کہ ہر چند خداوند لقا میرے نقصان و ضرر کا سبب ہے، لیکن اگر میں لقا کی فرماں برداری نہ کروں تو اپنا ایمان کھو بیٹھوں گا، ہوش ربا، چہارم، ۱۰؛ ایک سحر پڑھ کر ایک پوری فوج کو گرفتار کر لیتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۶؛ افراسیاب خود امرد رہ چکا ہے، وہ بارہ سال تک اپنے استاد ملک اطلس کا معشوق رہا تھا، ہوش ربا، چہارم، ۲۱۸؛ احمد حسین قمر کا بیان ہے کہ افراسیاب خود بھی امرد پرست ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۱۳؛ کوکب روشن ضمیر (بادشاہ طلسم نور افشاں) کے ساتھ اس کی زبردست جادوئی جنگ بے نتیجہ رہتی ہے، دونوں بے ہوش ہو کر گر جاتے ہیں، ماہیان

زمرد رنگ [زمرد پوش] افراسیاب کو بچا لے جاتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۳۵ تا ۹۳۸؛ بران شمشیر زن سے اس کی جنگ، ہوش ربا چہارم، ۶۵۲؛ چوبیس سال سے وہ خود نہیں، بلکہ اس کا ہم شبیہ طلسم ہوش ربا پر حکم رانی کرتا رہا ہے، ہم شبیہ کی نہایت دھوم دھامی اور تماشا انگیز موت، ہوش ربا، چہارم، ۸۴۹؛ اس کے غیر معمولی کمالات سحر، ہوش ربا، چہارم، ۹۲۲، ۹۳۷ تا ۹۳۸؛ اس کی زبردست ساحرانہ قوت، ہوش ربا، چہارم، ۹۲۱ تا ۹۲۵؛ بران کو گرفتار کرتا ہے، پھر عمرو کو گرفتار کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۳۶ تا ۹۳۸، ۹۴۸؛ شان وشوکت سے عاری نظر آتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۵۹؛ اس کے پانچ دہشت انگیز اور کریہہ المنظر ساحر، ہوشربا، چہارم، ۱۲۰۴؛ اپنا سحر مکمل کرنے میں ناکام رہتا ہے تو غائب ہو جاتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۵۳؛ اس کے غیر معمولی ساحروں کا جرگہ، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۸۴ تا ۱۲۸۷؛ عمرو کو گرفتار کرنے کے لئے اژدہے کی شکل اختیار کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۷۴؛ اس کی برہمی اور سحر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۸۹؛ گذشتہ زمانے میں کبھی بنگلہ اور کانورو [کامروپ] کے بادشاہوں نے ہوش ربا پر فوج کشی کی تھی، افراسیاب نے انھیں شکست دے دی لیکن ان کی حکومت پر قبضہ نہ کیا اور کہا کہ وہ نہایت حقیر ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۴۰؛ اس کا زبردست سحر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۱۳، و مابعد؛ اس کا نعرہ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۲۵؛ احمد حسین قمر کے ہاتھوں افراسیاب اور صورت نگار کا حفظ مراتب باقی نہیں رہتا، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۸۴ تا ۸۶؛ لقا کے بارے میں توہین آمیز اور استہزائیہ جملے کہتا ہے۔ افراسیاب کہتا ہے کہ لقا اچھا خدا ہے کہ اسلامیوں سے بھاگا بھاگا پھرتا ہے، اور ایک خدا وہ بھی تھا (خداوند داؤد) جو مسلمان ہو کر ساحروں کے ہاتھ سے مارا گیا، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۰۸ تا ۲۰۹؛ بران، چالاک، حیرت، اور افراسیاب کے مابین دلچسپ معاملات، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۹۷ تا ۲۰۳؛ بران کی گرفتاری کے لئے اپنے استاد سے مدد لیتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۳۷، و مابعد؛ اپنے معشوق لڑکے کو قتل کر کے اس کا خون مشعل جادو کو پلاتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۰، و مابعد؛ اس کے چالیس ناقابل تسخیر ساحروں کی موت، برق فرنگی کے ہاتھوں، ہوش ربا، ہفتم، ۴۴۶؛ امیر حمزہ کی پوری فوج کے خلاف زبردست سحر کرتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۶۰؛ اس کے ہم شبیہ ایک ایک کر کے مرتے جاتے ہیں اور اس کی قوت گھٹتی جاتی ہے، طلسم ہوش ربا، ہفتم، ۵۰۸؛ اسد، نور الدہر، کوکب، اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھوں اس کی موت، ہوش ربا، ہفتم،

۶۷۴☆

افراسیاب کی پانچ ممتاز عیارنیاں

(۱) صرصر شمشیر زن [کہیں کہیں اس کا نام صرصر تیغ زن بھی ملتا ہے] (ملکۂ شہر نگارستان، ان سب کی سردار)، (۲) صبا رفتار (صرصر کی وزیرزادی)، (۳) شمیمۂ نقب زن، (۴) صنوبر کمند انداز، (۵) تیز نگاہ خنجر زن۔ ان کا تعارف، ہوش ربا، اول، ۱۷۶؛ لیکن احمد حسین قمر نے کہیں کہیں حسب ذیل نام لکھے ہیں: صرصر شمشیر زن، یا صبا رفتار کمند انداز، شرارہ نقب زن، شمیمہ سنگ انداز، تیز نگاہ خنجر زن۔ ان کے جوڑی داروں کے نام یہ ہیں: عمرو عیار، قران حبشی، برق فرنگی، جانسوز بن قران، ضرغام بن عمرو، ہوش ربا، ششم، ۱۳۲۷، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۳۱ و مابعد؛ ایک جگہ قمر نے تیز نگاہ خنجر زن کی جگہ شاہین چنگل کشا لکھا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۳۱؛ یہ سب ہم سن و کم سن اور نہایت خوبرو ہیں سحر و ساحری سے ان کو نفرت ہے اور عیارۂ بے بدل ہیں، ہوش ربا، اول، ۱۷۷؛ اسلامی عیاروں سے ان کی دلچسپ جنگیں اور چھیڑ چھاڑ۔ ایک ایک کر کے پانچ اہم عیار ایک ایک عیارہ کو اپنی معشوقہ اور جوڑی دار بنا لیتے ہیں: صرصر اور عمرو عیار، صبا رفتار اور قران، شمیمہ اور برق فرنگی، جانسوز اور صنوبر، ضرغام اور تیز نگاہ۔ یہ بھی طے پاتا ہے کہ کوئی انھیں قتل نہ کرے گا اور بعد تسخیر طلسم انھیں مطیع اسلام ہونے کو کہا جائے گا، ہوش ربا، اول، ۱۸۰؛ پانچوں عیارنیوں اور عیاروں کے دلچسپ مقابلے، ہوش ربا، اول، ۱۹۲ و مابعد؛ فتح ہوش ربا کے بعد یہ اپنے اپنے جوڑی دار سے منعقد ہوتی ہیں۔ امیر حمزہ ان کے نکاح پڑھاتے ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ و مابعد☆

افراسیاب کی سات بجلیاں

سات نہایت خوبصورت عورتیں جو بجلی کی شکل میں ہیں۔ جب وہ انسانی شکل اختیار کرتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جسم سنہرے ہیں اور وہ ازسر تا پا جواہر میں غرق ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں: برق محشر، برق لامع، برق خاطف، برق شعلہ بار، برق چشمک زن، برق ساطع النور، اور برق صاعقہ بیز، ہوش ربا، اول، ۲۶۰؛ برق محشر کو عمرو گرفتار کر لیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۷۳ تا ۲۷۵؛ برق لامع کو عمرو اور اسلامیان کے ہاتھوں زک ہوتی ہے اور وہ واپس چلی جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۲۷۸؛ برق خاطف

بھی مقابلے سے واپس ہو جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۲۷۹ ☆

افراسیاب کے وزیر

افراسیاب کے چار خاص وزیر ہیں۔ اول نمبر پر ایک عورت صنعت سحر ساز ہے جو زبردست ساحرہ ہے۔ دوسرے نمبر پر سرمایے برف انداز ہے۔ (کہیں کہیں اس کا نام 'سرمایہ برف انداز' بھی آیا ہے۔) تیسرے نمبر پر باغبان قدرت ہے جس کا سحر پھولوں اور درختوں سے متعلق ہے۔ چوتھا وزیر ابریق کوہ شگاف ہے جو عمومی طور پر بہت سرگرم عمل رہتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۰۶ تا ۲۰۷ ☆

افراسیابی شاہوں اور پہلوانوں کی فہرست

ہوش ربا، سوم، ۷۴۷ تا ۷۴۸ ☆

افواج کا اجتماع، کسی اہم جنگ کے پہلے

کسی اہم جنگ کے پہلے دور نزدیک کی افواج اور ان کے سرداروں کا اجتماع، اور فرداً فرداً ان سرداروں کا تعارف یا حال، یہ فردوسی کی ایجاد ہے۔ داستان میں بھی کہیں کہیں اس کا التزام کیا گیا ہے۔ بعض اہم مثالیں حسب ذیل ہیں:

ہوش ربا، سوم، ۲۷۷؛ ہوش ربا، چہارم، ۹۶، و مابعد؛ ہفت پیکر، سوم، ۳۷۵، ۴۳۲؛ تورج، دوم، ۴۹۷؛ آفتاب، دوم، ۵۵۵؛ گلستان، دوم، ۱۹۹ و مابعد ☆

افواج کا عمومی بیان

نوشیرواں کی فوج کی تعداد ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۵۰ تا ۱۵۱؛ گنجاب اور بدیع الزماں کی فوجیں، کوچک، ۶۰۴، و مابعد؛ اسلامی سپاہیوں کی صورتیں اور لباس حضرت سید احمد شہید کے فوجیوں کی صورتوں سے مشابہ ہیں، ہوش ربا، دوم، ۵۴۴، ۹۰۶؛ اسلامی افواج کی جاہ و حشمت کا نظارہ، ملکہ بہار کی آنکھوں سے، ہوش ربا، دوم، ۵۹۱؛ اردوے فوج کا بیان، ظرافت سے بھرا ہوا، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۷۹؛ میدان جنگ میں افواج کا عمدہ بیان، آفتاب، دوم، ۵۵۵؛ ارژنگ اور برجیس کی

متحدہ فوج کی تعداد ایک کروڑ چوالیس لاکھ بیس ہزار ہے، آفتاب، سوم، ۴۶۱؛ افواج اسلامی کا بیان، گلستان، دوم، ۷۰؛ عادل کیواں شکوہ، صاحب قران چہارم، کی فوجیں، گلستان، دوم، ۲۰۰ ☆

اکبر برق رو، ابن اسد

ایک بادشاہ اسے اس درجہ پسند کرتا ہے کہ اسے قتل کر کے اس کا گوشت کھالیتا ہے تا کہ اپنے ممدوح کی صفات اپنے اندر جذب کر لے، تورج، دوم، ۱۲۰۳ ☆

اکمن

مکمن کا بھائی اور طلسم دار الضیا کا بادشاہ، اپنی مرضی سے اسلام قبول کرتا ہے لیکن کہتا ہے کہ میں اسلامیوں کا ساتھ دینے کے لئے مناسب وقت پر خروج کروں گا، آفتاب، پنجم، اول، ۹۰۱ ☆

اکوان تاجدار

طلسم نہ طاق کے ''خدا'' ایوان تاجدار کا بھائی، اس کے پرستش کنندگاں کو تصویر پرست کہا جاتا ہے، وہ اس کی جڑاؤ تصویر گلے میں لٹکائے پھرتے ہیں، آفتاب، اول، ۳۶؛ اس کی حکومت ہواؤں پر ہے، اس طرح اسے دور دراز کے ملکوں کی خبریں معلوم ہوتی رہتی ہیں، آفتاب، چہارم، ۲۵۱؛ ایوان کے علاوہ اس کا ایک بھائی کیوان بھی ہے، آفتاب، اول، ۳۶، آفتاب، چہارم، ۵۱۳؛ اپنی موت کی پیشین گوئی بڑے پر اثر انداز میں کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۰۰؛ تسلیم کرتا ہے کہ وہ ناحق پر ہے، لیکن پھر بھی وہ ہزاروں اسلامیوں کی جان لے کر ہی جان دے گا، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۱۳؛ مرتا ہے، پھر جی اٹھتا ہے، اور بار بار قتل عام کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۳۲ و ما بعد؛ اس کی تماشا انگیز اور حیرت افزا موت، گلستان، اول، ۳۳۶ ☆

اکوان چاردست

اکوان تاجدار اور اکوان دیو سے مختلف شخص۔ ایرج کے خلاف اس کی جنگ، صندلی، ۳۲۰؛ نقاب دار گوہر پوش کے روپ میں بدیع الملک اس کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالتے ہیں، صندلی،

۳۷۹: پھر نقاب دار سبز پوش اسے بڑی بیدردی سے قتل کرتا ہے، صندلی، ۳۸۱ ☆

اکوان دیو

آسمان پری کا ملازم، آسمان پری اسے امیر حمزہ کا راستہ بھٹکانے اور قاف سے باہر نہ جانے دینے کے لئے بار بار استعمال کرتی ہے، نوشیرواں، اول، ۴۸۷ ☆

الچوب خاں شش گزی

عجیب الہیئت پہلوان، اس کے گھوڑے پر ایک بڑا بکس رکھا جاتا ہے، الچوب خاں اسی بکس میں سفر کرتا ہے، اور اسی عالم میں جنگ کرتا ہوا وہ پہلوان عادی وغیرہ کو زیر کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۴۳؛ عمرو اور الچوب خاں کے درمیان کئی دلچسپ جھڑپوں کے بعد امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۳۴۷؛ اس کی مزید تفصیلات، اس کے پاس ایک حربہ ہے جس میں گھومتے ہوئے آئینے لگے ہوئے ہیں۔ فرامرز بن قارن عدنی بالآخر اسے زیر کرتا ہے اور وہ نوشیرواں کے حکم سے قفس میں بند کر کے امیر حمزہ کے ساتھ عقابین پر لٹکا دیا جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۷۵ تا ۴۸۱؛ دلچسپ طریقۂ جنگ، لیکن بختیارک کا منصوبۂ جنگ بہتر ٹھہرتا ہے، بالا، ۵۵۰؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸ ☆

الچہ

جمہور جہاں سوز تبرزن کا بیٹا، پیدائش کا حال، بالا، ۴۷ ☆

القش، وزیر قباد، بادشاہ مدائن

داستان کے بالکل آغاز میں وہ نوشیرواں کے باپ اور مدائن کے بادشاہ قباد کا وزیر ہے، نوشیرواں، اول، ۵؛ اس کی فریب دہی کھل جاتی ہے تو قباد اسے قتل کرا دیتا ہے اور اس کی بیٹی کو اپنے حبشی جلاد سے بیاہ دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۰ ☆

الماس، ابن لندھور

متوقع پیدائش، نوشیرواں، دوم، ۲۶۳؛ ثمرات جادو اس پر عاشق ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم،

۵۶۲☆

الماس جادوگر

ہفت پیکر کا ساتھی، ایک موقعے پر بڑا عمدہ جادو کرتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۵۸☆

امیر البحر

عادل کیواں شکوہ، صاحب قران رابع، کا ایک بیٹا، اس کی ماں آبی مخلوق میں سے ہے، اس کے حالات، گلستان، دوم، ۲۷۵☆

امیر الزماں

اس کا ایک نام سکندر فرخ لقا بھی ہے، دیکھیے، ''سکندر فرخ لقا''؛ میدان عمل میں، آفتاب، پنجم، اول، ۶۱۳؛ طلسم حیرت افزا کے حوالی میں پہنچتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۷۳۴؛ ایک مقامی پہلوان سے اس کا مقابلہ، ذرا مختلف حالات میں، دلچسپ انحراف، آفتاب، پنجم، اول، ۷۳۸؛ جنگ میں دیووں کا بے دریغ استعمال کرتا ہے [یہ اصول حمزہ کے خلاف ہے] لعل، دوم، ۴۲۱؛ اس کی معشوقہ جو ملکہ طلسم ہے، اسے قتل کرانا چاہتی ہے، لیکن غلطی سے کوئی اور مارا جاتا ہے، لعل، دوم، ۴۲۵☆

امیر حمزہ، آسمان پری سے معاملات

مہر نگار کے حسن کو امیر حمزہ دل فریب اور ملیح کہتے ہیں، اور آسمان پری سے کہتے ہیں کہ تمھاری گوری صورت اس کے مقابلے میں کچھ نہیں، نوشیرواں، اول، ۷۱۲؛ مہر نگار کی ثنا آسمان پری کو بری لگتی ہے، وہ امیر پر تلوار اٹھا لیتی ہے۔ امیر بھی اس پر تلوار اٹھا لیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۲۸؛ امیر حمزہ عازم پردۂ دنیا ہوتے ہیں، آسمان پری ایسا انتظام کرتی ہے انھیں راہ میں اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہ بیابان سرگردان سلیمانی اور طلسم اسپان سلیمانی میں بھٹکتے پھرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۲۹ تا ۷۳۲؛ ارنائیس اور اس کی بیوی لانیسہ پر آسمان پری کے مظالم سن کر آسمان پری کا نام زمین پر لکھ کر اسے جوتے مارتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۳۷؛ پردۂ دنیا کو واپسی کے معاملے پر پھر جھگڑا ہوتا ہے اور امیر تلوار نکال

کر آسمان پری کو قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۴۲؛ آسمان پری اور امیر ایک دوسرے پر پھر تلوار کھینچ لیتے ہیں۔ امیر بالآخر اس کی بدمزاجیوں سے اس قدر تنگ آجاتے ہیں کہ اسے طلاق دے دیتے ہیں۔ شہپال بن شاہرخ، آسمان پری کا باپ بر بنائے شرم تخت چھوڑ دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۵۱ تا ۷۵۲؛ آسمان پری چاہتی ہے کہ مہر نگار کو دیکھے کہ آیا وہ سچ میں بہت خوبصورت ہے، وہ دیوؤں کو بھیجتی ہے کہ جاؤ مہر نگار کو اٹھالاؤ۔ دیوؤں کی نگاہ زہرۂ مصری پر پڑتی ہے تو وہ اسی کو مہر نگار سمجھ کر اٹھالاتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۵۴؛ امیر حمزہ اور آسمان پری کا عقد ثانی، نوشیرواں، اول، ۷۵۷، کوچک، ۵۷۶ و مابعد؛ آسمان پری اچانک امیر حمزہ کو دنیا سے اٹھوا منگاتی ہے، امیر خفا ہوتے ہیں تو آسمان پری شرمندہ ہوتی ہے (یہ اس کی شرمندگی کا پہلا موقع ہے)، نوشیرواں، دوم، ۱۰۷؛ آسمان پری انھیں دوبارہ اٹھوا منگاتی ہے کہ دیو کریت سے مقابلہ کرنا ہے۔ جب کچھ دن گذر جاتے ہیں اور جنگ نہیں ہوتی تو امیر کہتے ہیں کہ نوشیرواں، بختک، لندھور وغیرہ سب کو قاف بلوا لیا جائے۔ اس پر عمل درآمد ہوتا ہے، ہومان، ۶۷؛ آسمان پری گمان کرتی ہے کہ امیر حمزہ کو دیوؤں کی امداد درکار ہوگی۔ امیر اس پر خفا ہوتے ہیں، ہومان، ۶۸ تا ۷۰؛ بار دگر ایسا ہوتا ہے کہ امیر اٹھوا بلائے جاتے ہیں، کہ دیو کریت نے قریشیہ سلطان کو زخمی کردیا ہے، تمھاری امداد درکار ہے، ہومان، ۵۲۲؛ آسمان پری امیر پر گرجتی برستی ہے کہ تم پے بہ پے عورتیں کئے جاتے ہو، تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔ امیر قسم کھا کر اسے اپنی لازوال محبت کا یقین دلاتے ہیں تو اس کا غصہ کم ہوتا ہے، ہومان، ۵۴۵ تا ۵۴۶؛ اس بار امیر اٹھوا بلائے جاتے ہیں تو امیر خفا ہوتے ہیں، لیکن آسمان پری کے کسی ردعمل کا ذکر داستان گو اس بار نہیں کرتا، بقیہ، دوم، ۶۶۱؛ اسلامیوں پر دنیا میں گاڑھا وقت ہے، لیکن آسمان پری حسب معمول امیر کو اپنی مشکلیں حل کرنے کے لئے اٹھوا منگواتی ہے اور امیر کو دیر تک رو کے رکھتی ہے، نور افشاں، اول، ۸۶۶؛ پھر ایسا ہوتا ہے، امیر کو پردۂ قاف جا کر ایک طلسم کی فتاحی کرنی پڑتی ہے، سکندری، دوم، ۹۶۷؛ پھر ایسا ہوتا ہے، اس بار امیر کچھ گرمی دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بہت جھگڑالو ہو، میں تمھاری جنگیں کب تک لڑتا رہوں، تورج، دوم، ۱۲۸ ☆

امیر حمزہ، آئین جنگ

ملک سراندیپ میں حضرت آدم کی طرف سے امیر حمزہ کو کچھ تحفہ جات اور کئی احکام حاصل

ہوتے ہیں۔ احکام حسب ذیل ہیں: بے ضرورت نعرہ نہ کرنا، حملے میں پیش دستی نہ کرنا، حریف تین بار حملہ کر لے تب ہی تم حملہ کرنا، بھاگے ہوئے کا پیچھا نہ کرنا، جو امان مانگے اس کو امان دینا، نیک نیت کو روز بد نہ دکھانا، غالب، ۱۲۲، بلگرامی میں ایک حکم مزید درج ہے: کمزوروں اور خاکساروں کو تکلیف نہ دینا، بلگرامی، ۱۹۱، ''نوشیرواں نامہ'' میں پیچھا نہ کرنے کے بارے میں ہے کہ ''بکثرت'' پیچھا نہ کرنا۔ پھر مزید احکام ہیں: طبل جنگ پر پہلے چوب نہ لگانا، نیک نیتی سے رہنا، سائل سے منھ نہ موڑنا، غرور نہ کرنا، ناتوانوں اور بے کسوں کو تکلیف نہ دینا، اور اپنے تئیں ہمیشہ خاکسار اور بے مقدار تصور کرنا، نوشیرواں، اول، ۳۵۳ تا ۳۵۴؛ توپ کا استعمال امیر حمزہ کے یہاں ممنوع ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۶۸، ؛ زنبیل کی امداد سے رہائی منظور نہیں کرتے، نوشیرواں، دوم، ۴۷۴؛ لیکن ایک موقعے پر اسلامی فوج کی طرف سے پھٹنے والے گولے استعمال کئے جاتے ہیں، ہرمز، ۷۱۹؛ زنبیل میں چھپنے سے انکار کرتے ہیں، ایرج، دوم، ۱۵۷؛ جنگ اگر دو اسلامیوں میں ہو تو یہ تصفیہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ پہلا وار کون کرے، بالا، ۱۳۲؛ عورتوں پر جہاد حرام ہے، بالا، ۵۲۸؛ عیاروں کی مدد سے دشمن کو گرفتار کرا لینا، یا اس کی جاسوسی کرنا، ٹھیک ہے، بالا، ۶۶۸؛ اسم اعظم دافع السحر ہے، لیکن اس سے فتاحی طلسم ممکن نہیں۔ نہ یہ ممکن ہے کہ اس سے کسی طلسم بند شخص یا شے کو رہا کرا سکیں، ہوش ربا، سوم، ۴۳۶؛ دیووں سے جنگ کے قوانین، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۶۳؛ میدان میں اترنے سے پہلے (بادشاہ سے، یا سردار لشکر سے) اجازت لینا ضروری ہے، آفتاب، سوم، ۷۶۴ ☆

امیر حمزہ، آئین و قوانین

پہلے حملہ نہ کریں گے، نہ طبل جنگ بجوانے میں پہل کریں گے، نوشیرواں، اول، ۴۹۱؛ سردار کے لئے نامناسب ہے کہ وہ عیار کو قتل کرے، ہومان، ۳۵۵؛ عیاروں کو اجازت نہیں کہ غیر ساحر کو دھوکے سے مار لیں، نوشیرواں، دوم، ۱۶۱ و مابعد، ایرج، اول، ۶۹ و مابعد؛ ہارے ہوئے غنیم کا تعاقب نہ کریں گے، بزرگوں کی قبریں پامال نہ ہونے دیں گے، عشاق کے راز افشا نہ کریں گے، کوچک، ۴۰۵؛ لندھور ''دغاباز'' ہے کیونکہ اس نے حریف کے حلق پر مکا مار کر اسے زیر کیا ہے۔ لندھور کو دربار بدر کر دیا جاتا ہے،

بہت سے سے سرداراس کی معیت میں دربار سے نکل جاتے ہیں، بالا، ۳۰۲ تا ۳۱۴؛ جب تک کسی کے ذریعہ اطلاع یا خبر نہ ملے، کوئی نیا اقدام نہیں کرنا ہے، نورافشاں، اول، ۴۵۷؛ امیر اور ان کی اولادیں ایک عورت پر قناعت نہیں کر سکتے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۴۲؛ اسلامی ساحر غیر اسلامی کی مدد نہ کرے گا، چاہے وہ غیر اسلامی شخص مظلوم ہی کیوں نہ ہو، ہفت پیکر، اول، ۳۸۵؛ امیر حمزہ کہتے ہیں کہ اگر جبریل بھی کہیں تو میں سامری کی پرستش نہ کروں گا، سلیمانی، اول، ۸۱۶؛ طور طریق زندگی و حرب وضرب، سلیمانی، اول، ۲۷۶؛ امیر حمزہ صرف ماء اللحم پیتے ہیں لیکن اپنی معشوق کو شراب پینے دیتے ہیں، سلیمانی، دوم، ۳۲۵؛ حکومت اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک رعایا شاد ہے، آفتاب، اول، ۹۹ تا ۱۰۰؛ رستم ثانی کا بیٹا سہراب ایک نوکر کو بے وجہ مار ڈالتا ہے، داستان گو اس واقعے کا ذکر یوں کرتا ہے گویا یہ کوئی بات نہ ہو۔ یعنی امیر اور اولاد امیر کے لئے سفا کی اور سنگ دلی کوئی معنی نہیں رکھتی، آفتاب، اول، ۱۱۰۳؛ امیر حمزہ اور ان کی اولاد معاملات دل کے بارے میں بہت سنجیدہ نہیں ہو سکتے، گلستان، اول، ۳۵۶☆

امیر حمزہ، آئین وقوانین سے انحراف

انفرادی جنگ کے التوا کی تجویز منظور کر لیتے ہیں۔ عمومی قاعدہ یہ ہے کہ اسلامیان جب انفرادی جنگ کر رہے ہوں تو جنگ کا التوا منظور نہیں کرتے، کیونکہ التوا کے بعد جنگ جب دوبارہ شروع ہوگی اور حریف کو شکست ہوگی تو کہے گا کہ مجھے دھوکے سے زیر کیا ہے کہ میں ابھی آرام کر کے پوری طرح چاق و چوبند نہ ہو سکا تھا، ایرج، اول، ۹۳؛ ساحروں کی امداد لینے پر معترض نہیں ہوتے، بقیہ، اول، ۲۶۳؛ پوری طرح سچائی سے کام نہیں لیتے، تھوڑا بہت فریب کرتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۲۵؛ مزید دیکھئے: ''امیر حمزہ، اخلاق بہادرانہ (Gallantry) سے انحراف'' ☆

امیر حمزہ، اخلاف واولاد میں آپسی آویزشیں

امیر حمزہ کے بیٹوں، اور ان کے بیٹوں کے درمیان آپس میں اکثر رقابت، آویزش، رشک کا عالم رہتا ہے جو بعض اوقات جھگڑوں۔ یعنی تو تو میں میں، اور کبھی کبھی تیغ و تبر کی بھی جنگ کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ عرب (یا اسلامی، یا خدا پرست) سرداروں کے کردار کا یہ پہلو داستان میں کسی خاص لطف یا بیانیہ زور

اور تناؤ کا باعث نہیں بنتا۔ عام طور پر تو پڑھنے والا (اور شاید سامع بھی) ایسے معاملات سے ایک طرح کی اکتاہٹ ہی محسوس کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود داستان میں آویزش اور چپقلش کے وقوعات کا واضح وجود شاید یہ ظاہر کرتا ہے کہ داستان گو کی نظر میں یہ بھی ملک گیری، جہانبانی، اور تسلط دنیاوی کا ایک ناگزیر پہلو ہے کہ سرداروں میں آپسی ہم آہنگی کم ہو، اور کم و بیش سب کو ہی یہ گمان ہو کہ میں، اور میرے ساتھی، سب سے بہتر ہیں۔ دست چپی، دست راستی، کا ادارہ بھی غالباً یہی ظاہر کرتا ہے کہ آپس میں رشک (بلکہ کبھی کبھی تو حسد)، پاس غیرت، اور دوسروں کے مقابلے میں خود کو سرداری اور صاحبقرانی کے لئے موزوں تر سمجھنا جہانبانی کا ایک شعبہ ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ داستان گو کی نظر میں مغل بادشاہوں کی عمومی تاریخ رہی ہو۔ مغلوں میں تخت کے لئے صحیح معنی میں کوئی جانشین نہیں ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ "ولی عہد" کا بھی استحقاق (اگر ولی عہد کوئی ہو) قطعی اور آخری نہیں تھا۔ ہر بادشاہ کی موت کے بعد اس کے جانشین کو تلوار کے زور پر بادشاہی حاصل کرنی ہوتی تھی۔ دوسری بات یہ کہ مغل دربار میں ایرانی، تورانی، پٹھان، ہندی، راجپوت، وغیرہ سردار اور امرا کے درمیان بھی آویزشیں تھیں، اور ہر گروہ اپنے طور پر یہ سمجھتا تھا کہ مراعات اور اقتدار میں ہمارا حصہ ہماری حیثیت اور قدر سے کم ہے۔ دست چپی، دست راستی کا ادارہ، اور ان کے علاوہ بھی اولاد حمزہ میں ناچاقیاں اور نا اتفاقیاں غالباً مغل دربار کے نمونے پر فرض کی گئی ہیں۔

اس مفروضے کی روشنی میں یہ بات دلچسپی کی حامل ہے کہ اولاد حمزہ کے سارے آپسی جھگڑے اولاد ذکور تک محدود ہیں۔ خاندان حمزہ میں لڑکیاں یوں بھی بہت کم ہیں، لیکن جو ہیں بھی وہ اولاد حمزہ کے سیاسی اختلافات اور جھگڑوں میں کوئی دخل نہیں دیتیں۔

اس تمہید کے بعد اولاد حمزہ کی آپسی آویزشوں کی کچھ مثالیں درج کی جاتی ہیں:

سعد ابن عمرو یونانی اور رستم علم شاہ ابن حمزہ کے درمیان جھگڑے، نوشیرواں، دوم، ۱۵۳؛ رستم علم شاہ اور کرب کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے۔ امیر حمزہ ایسے موقعوں پر عموماً طرح دے جاتے رہے ہیں لیکن اس بار علم شاہ کو سرچنگ دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۰۲؛ بدیع الزماں، قاسم اور گوہر ملک کے درمیان

آویزشیں، کوچک، ۱۷؛ دوبارہ انھیں لوگوں میں اسی طرح کی چپقلش، کوچک، ۱۰۲ تا ۱۳۹؛ بدیع الزماں ابن حمزہ کہتا ہے، کیا مسلمان آپس میں نہیں لڑتے؟ آؤ جنگ کر کے معاملہ فیصل کرلیں، کوچک، ۱۸۲؛ ایرج اور نورالدہر کے درمیان طلسم قابوسیہ کی لوح کے لئے غیر دلچسپ رقابت، بقیہ، اول، ۴۶۷؛ خار خار کے ہاتھوں اسلامیوں کی شکست، پھر وہ اسلامیوں کو آپس میں لڑا دیتا ہے، بقیہ، دوم، ۴۴۲؛ نور الدہر اور ایرج میں حسب معمول جھگڑا، شاہ سعد انھیں سرزنش بھی نہیں کرتا، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۲۱ تا ۶۲۲؛ قاسم اور بدیع الزماں اس وقت بھی جھگڑتے ہیں جب افراسیاب کے خلاف معرکہ پورے زور پر ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو زخمی کر دیتے ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۴۰۸؛ امیر حمزہ اپنے دست چپی اور دست راستی پہلوانوں اور شہزادوں سے کہتے ہیں کہ اپنی ناچاقیاں ختم کرو، نورافشاں، اول، ۱۰۵؛ جانی دشمن سر پر ہے اور بدیع الزماں اور قاسم خوب چیخ چیخ کر لڑتے اور آپس میں جنگ کرتے ہیں، نورافشاں، دوم، ۱۴۷؛ ضیغم ابن اسد کا شب خون ایرج بن قاسم کی فوجوں پر، نورافشاں، سوم، ۲۴۸؛ اسد کا شب خون، قاسم کی افواج پر، نورافشاں، سوم، ۲۵۱؛ دست چپیوں اور دست راستیوں کے جھگڑوں سے تنگ آکر امیر حمزہ دونوں کی سرزنش کرتے ہیں۔ پھر قاسم اور بدیع الزماں اپنے جھگڑے چھوڑ کر متحد ہو جاتے ہیں اور دشمن کا مقابلہ انتہائی بے جگری سے کرتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۶۸۲؛ قاسم کی کج خلقی بدیع الزماں کے ساتھ، دونوں مصروف جنگ ہوتے ہیں کہ دو نقابدار ظاہر ہوتے ہیں، ایک بدیع الزماں کا طرفدار ہے تو ایک قاسم کا۔ اتنے میں غیر اسلامیوں کا حملہ ہو جاتا ہے، قاسم اور بدیع الزماں اپنے جھگڑے بھول کر دشمن کے خلاف صف آرا ہو جاتے ہیں، جمشیدی، اول، ۴۱۴؛ قاسم بھرے دربار میں بدیع الزماں کے ساتھ گستاخی کرتا ہے۔ امیر حمزہ اس کی سرزنش کرتے ہیں تو وہ امیر حمزہ کا لشکر چھوڑ کر نکل جاتا ہے، جمشیدی، سوم، ۴۳۳؛ امیر حمزہ صاحبقرانی سے دست بردار ہو جاتے ہیں، اسلامیوں کے یہاں خانہ جنگی کی تیاریاں ہونے لگتی ہیں، صندلی، ۲۱۳؛ امیر حمزہ سارے ممالک محروسہ کو اپنی اولادوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، سعد بھی تخت چھوڑ دیتا ہے، حارث بن سعد کو بادشاہ بنایا جاتا ہے، صندلی، ۲۱۴ تا ۲۱۵؛ رستم ثانی کی چھیڑی ہوئی ایک اور خانہ جنگی، رستم ثانی اور بدیع الملک کے درمیان، حمزۂ ثانی اس کا فیصلہ بدیع الملک کے حق میں کرتے ہیں، تورج، اول، ۱۱۴؛ سکندر رستم خو، شہریار، اور سہراب ثانی کو بدیع الملک کا صاحب

قراں ہونا پسند نہیں، لہٰذا وہ لشکر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ رفیع البخت بھی ناخوش ہے، اس کا ارادہ ہے کہ طلسم نہ طاق میں بدیع الملک سے مقابلہ کیا جائے، آفتاب، پنجم، اول، ۲۴۱؛ سکندر رستم خوا ور رفیع البخت قید میں ہیں۔ سکندر کہتا ہے کہ اب مرنا تو ہے ہی، آؤ لڑ کر طے کر لیں کہ کون افضل ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۶۵۵؛ طلسم کشائی کس کے لئے لکھی ہے، یہ معلوم ہے، پھر بھی اولاد حمزہ کے درمیان لوح طلسم کے لئے جنگ ہوتی ہے، گلستان، اول، ۴۱۷ تا ۴۱۹؛ غیر اسلامیان اعلان کر دیتے ہیں کہ زلزال ہمارا صاحبقراں ہے، وہ اس امر کو اسلامیوں کی کمزوری گردانتے ہیں کہ بدیع الملک کے بعد صاحب قراں کون ہو، اس کا فیصلہ وہ نہیں کر سکتے اور آپس میں لڑتے ہیں، گلستان، اول، ۶۰۲؛ مزید دیکھئے ''امیر حمزہ، اولاد واخلاف کے آپسی معاملات''؛ ''دست راستی، دست چپی'' ☆

امیر حمزہ، اخلاق بہادرانہ (Gallantry) اور وقار و تمکین

امیر حمزہ ایک عورت پر عاشق ہوتے ہیں لیکن وہ کسی اور سے عشق کرتی ہے، امیر حمزہ اس سے دست بردار ہو جاتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۸۲؛ بختک کی موت پر رنج کرتے ہیں، کہتے ہیں اس کی وجہ سے سرداروں کو جنگ کی تحریک ملتی تھی، ہومان، ۶۴۵؛ عمرو بن حمزہ اور طور بانو کے درمیان مقابلے میں طور بانو شکست یاب نہیں ہوتی تو امیر حمزہ اسے بیٹی بنا لیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۴۸؛ ان کے دشمن لقا پر بہار نے سحر کر دیا ہے، لیکن امیر اسے نہایت وقار و تمکین کے ساتھ سحر بہار سے رہا کراتے ہیں، ہوش ربا، دوم، ۵۸۵؛ بران اور ایرج میں عشق ہے، لیکن بران کا باپ کوکب اس رشتے کے خلاف ہے۔ امیر حمزہ باپ کا احترام کرتے ہیں اور رشتے کی اجازت نہیں دیتے، اگرچہ کوکب ایک طرح سے ان کا محکوم ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۶۹۴ ☆

امیر حمزہ، اخلاق بہادرانہ (Gallantry) سے انحراف

یوں تو امیر حمزہ کو تمام تحفہ جات، صلاحیتیں، اور مراتب اعلیٰ مرضی الٰہی کے مطابق عطا ہوئے ہیں، اور انھیں ایک طرح سے مکمل اور بہترین انسان کے روپ میں پیش کیا گیا ہے، لیکن ان کے کردار میں کچھ پیچ بھی ہیں۔ داستان میں کردار نگاری کے وہ اصول کارفرما نہیں ہیں جن کو کارفرما دیکھنے کی عادت

ہمیں ناول کے مطالعے نے ڈالی ہے، اور جن کے نہ ہونے کے باعث ہم داستان کو مطعون کرتے نہیں تھکتے، اور داستان کو ناول کے مقابلے میں کمتر، یا کم ارتقایافتہ، یا ناول کی ابتدائی شکل سمجھنے پر مصر رہتے ہیں۔ لیکن اگر داستان میں ناول جیسی کردار نگاری نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ داستان گو، یا داستان کے بیان کنندہ، کو کردار سازی کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خود امیر حمزہ، اور ان کی اولادوں میں دنیاوی عقل کی بہت کمی معلوم ہوتی ہے، لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ داستان کی دنیا توفیق الٰہی اور تائید الٰہی کی دنیا ہے، لہٰذا دنیاوی عقل کی مقدار کے کم ہونے کے معنی صرف یہ ہیں کہ یہاں عمل اسی وقت ممکن ہے جب توفیق ہو۔ اگر اللہ توفیق نہ دے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح، امیر حمزہ کا کردار بھی ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی سب مہربانیاں ہیں، انھیں حضرت خضر اور دیگر بزرگوں، حتیٰ کہ انبیاے کرام کی تائید اور امداد جگہ جگہ حاصل رہتی ہے اور ان کی کامیابی یا حفظ جان کا سبب بنتی ہے۔ انھیں پیغمبروں اور فرشتوں کی طرف سے تحفے ملے ہیں جن کی وجہ سے ان کی قوت او رصلاحیت میں بے انتہا اضافہ ہوتا ہے۔ یہ سب درست، لیکن وہ انسان ہی ہیں، انسان کامل یا معصوم نہیں۔ وہ پیغمبر اسلام کے ماننے والے ہیں اور جب ان کے آخری زمانے میں بعثت نبی آخر الزماںؐ کی خبر ان تک پہنچتی ہے تو وہ فوراً کلمۂ محمدی پڑھ کر دین محمدی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان میں بشری کمزوریاں بھی ہیں۔ آسمان پری اور امیر حمزہ کے مابین معاملات کے بیان میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ وہ آسمان پری سے دبتے اور شاید ڈرتے بھی ہیں، یا اگر ڈرتے نہیں تو اس کی زیادتیوں پر اسے کچھ خاص سرزنش نہیں دیتے۔ یا پھر غصے میں آکر اس پر تلوار ہی اٹھا لیتے ہیں۔ یعنی آسمان پری کے ساتھ ان کا معاملہ کچھ بہت قابل تقلید و تتبع نہیں ہے۔ ایک بار تو وہ آسمان پری سے جھوٹ بھی بول دیتے ہیں۔ آسمان پری امیر پر گرجتی برستی ہے کہ تم پے بہ پے عورتیں کیے جاتے ہو، تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔ اس پر امیر قسم کھا کر اسے اپنی لازوال محبت کا یقین دلاتے ہیں تو اس کا غصہ کم ہوتا ہے (ہومان، ۵۴۵ تا ۵۴۶)۔

مہر نگار پر بھی امیر حمزہ کبھی کبھی بے وجہ خفا ہو جاتے ہیں۔ ایک بار تو ذرا سی بات پر وہ اسے اپنے سامنے آنے سے منع کر دیتے ہیں (نوشیرواں، دوم، ۲۰)۔ پردۂ قاف میں اٹھارہ سال کے قیام کو وہ مہر نگار سے پوشیدہ رکھتے ہیں اور اس مقصد کے لئے اسے ایک بظاہر بے ضرر فریب دیتے ہیں۔ مہر نگار

سے وعدے کے باوجود کہ تم سے شادی کئے بغیر میں کسی عورت کا منھ نہ دیکھوں گا، وہ پوشیدہ طور پر آسمان پری سے پردۂ قاف میں بیاہ رچا لیتے ہیں۔ اور یہ تو ہے ہی کہ وہ شادیوں پر شادیاں کرتے جاتے ہیں اور اکثر تو شادی کر کے بیوی سے وصل حاصل کر کے اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ (اس طرح کی باتیں ہر داستان میں ہیں، مثلاً رستم بھی تہمینہ سے شادی اور ایک رات کی یکجائی کے بعد اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔) امیر میں کچھ اخلاقی کمزوریاں اور بھی ہیں جن کا ذکر نیچے آئے گا۔ ان سب کمزوریوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امیر حمزہ کو برا آدمی ثابت کیا جائے۔ یہ امیر حمزہ کے کردار کی پیچیدگیاں ہیں، اور داستان امیر حمزہ کی حد تک ان پیچیدگیوں کے دو معنی ہیں:

(۱) کئی چیزیں ایسی ہیں جو داستان میں، یا قبل جدید بیانیہ میں اصولاً موجود رہتی ہیں، مثلاً تعدد ازدواج، شادی کے بعد عورت کو اس کے مائکے میں چھوڑ کر آگے بڑھ جانا، نوکروں یا متوسلین کے ساتھ سختی اور بے مروتی، ایسی چیزیں ہیں جو قبل جدید زمانے کے زبانی بیانیے میں اکثر دکھائی دیتی ہیں، یا پھر وہ قبل جدید تہذیب میں باعث عار نہ تھیں یا عیب نہ تھیں۔

(۲) کئی چیزیں ایسی ہیں جو یہ ثابت کرنے کے لئے ڈالی گئی ہیں کہ امیر حمزہ لاکھ صاحب قراں ہوں، پیغمبروں کے نظر کردہ ہوں، ان کے پاس ایسے ایسے حربے ہوں اور ایسی قوت و جرأت ہو کہ کوئی انھیں زیر نہ کر سکے، لیکن وہ افضل البشر نہیں ہیں، بلکہ پیغمبروں کی طرح معصوم عن الخطا بھی نہیں ہیں۔

لہٰذا امیر حمزہ کا کردار اتنا سیدھا اور سپاٹ نہیں ہے جیسا ہم لوگ عام طور پر سمجھتے آئے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ امیر حمزہ میں ایسی برائیاں نہیں ہیں جنھیں ازمنۂ وسطیٰ کی تہذیب میں قبیح و غلیظ سمجھا جاتا ہو۔ اب چند مثالیں ملاحظہ ہوں جہاں امیر کا اخلاق بہادرانہ ذرا معرض شک میں پڑ جاتا ہے۔

پردۂ قاف سے واپسی کے سفر میں گلیم گوش انھیں پکڑ لیتے ہیں اور ان کا بادشاہ جبراً امیر سے اپنی بیٹی بیاہ دیتا ہے۔ امیر موقع پاتے ہی متعدد گلیم گوشوں کو مار کر اور شہزادی گلیم گوش کو وہیں چھوڑ کر اپنی راہ لیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۵۰؛ قاف سے واپسی کے ایک اور سفر میں قوم گاوسراں کا بادشاہ ان کو گرفتار کر کے جبراً اپنی بیٹی سے منعقد کر دیتا ہے۔ امیر حمزہ گاوسر شہزادی کے دانت توڑ ڈالتے ہیں اور اسے وہیں چھوڑ کر چل دیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۵۶؛ ایک عورت پر جنسی دست درازی کرنا چاہتے ہیں،

کوچک، ۵۵۶؛ عمرو عیاران سے خفا ہو کران پر ''نا قدردانی'' کا الزام لگاتا ہے اور لشکر حمزہ چھوڑ دیتا ہے۔ پھر وہ خود اپنی فوج تیار کرتا ہے اور جنگ کے وقت امیر حمزہ کے خلاف اپنے فوجیوں سے نعرے کراتا ہے۔ تمکین سے کام لینے کے بجاے امیر بھی اس کے خلاف نعرے لگواتے ہیں، ایرج، اول، ۱۶۶؛ عمرو عیار کو دھوکے سے پکڑ لانے کے لئے عیار تعینات کرتے ہیں، ایرج، اول، ۱۷۲؛ مزید دیکھئے ''امیر حمزہ، آئین وقوانین سے انحراف'' ☆

امیر حمزہ، افواج

تفصیلی بیان، نوشیرواں، دوم، ۷۲۱؛ فوج میں آدم خور بھی ہیں، ایرج، دوم، ۲۳؛ بارہ سوستر بادشاہ، پانچ سو پچاس سردار، اور امیر حمزہ کے ستائیس اخلاف حمزۂ ثانی کے ساتھ طلسم نارنج میں داخل ہوتے ہیں، تورج، اول، ۵۹؛ افواج کا جلوس، تورج، دوم، ۴۹۷؛ فوج اسلامیان میں دو کروڑ سے زیادہ آدمی ہیں، تورج، دوم، ۵۰۲؛ فوج کے بیان میں ہندوستانیوں پر خفیف سا طنز بھی شامل ہے، ہفت پیکر، سوم، ۳۷۵؛ لشکر گاہ کئی کوس پر محیط ہے، جتنے لشکری ہیں اس سے زیادہ اہالی موالی ہیں، جیسا کہ قبل جدید زمانے کی افواج کا دستور تھا، ہفت پیکر، سوم، ۴۳۲؛ افواج کا مزید بیان، گلستان، دوم، ۷۱ ☆

امیر حمزہ، القاب وخطابات

امیر حمزہ کے جو خطاب اکثر مذکور ہوئے ہیں وہ ''زلزلۂ قاف'' اور ''ثانی سلیمان'' ہیں۔ مفصل القاب وخطاب بیان کنندہ کی حیثیت سے سب سے پہلے خلیل علی اشک نے لکھے ہیں، یعنی یہ القاب کسی کردار کی زبانی نہیں کہلائے گئے ہیں بلکہ داستان گو نے بیان کئے ہیں (جلد دوم، صفحہ ۳۳)۔ وہ حسب ذیل ہیں:

شاہ مرداں و مرد میداں، تاج بخش جہاں و حلقہ فگن گوش گردن کشاں، عم رسول آخر الزماں، یعنی امیر کشور گیر جہاں ستاں۔

خلیل علی اشک نے ایک جگہ (جلد چہارم، صفحہ ۷۴) اردو میں ایک مراسلہ امیر حمزہ کی طرف سے لکھا ہے۔ اس میں امیر کی طرف سے ان کے القاب یوں درج کئے ہیں:

شہنشاہ شہنشاہوں کا، تاج بخشنے والا بادشاہوں کا، حلقہ ڈالنے والا سرکشوں کا اور گردن کشوں کا، اور سیر کرنے والا کوہ قاف کا، اور مارنے والا ببر کا، اور اژدہا کا اور سیمرغ کا، اور مارنے والا اہرمیاں [کذا، اہرمنیاں؟] ناشناختہ دیووں کا، داماد نوشیرواں کا۔

''بالا باختر''، صفحہ ۱۵۰ پر امیر حمزہ کے نام مالک اژدر کی طرف سے ایک عرضی میں امیر حمزہ کے القاب ہیں:

گوہر دریائے شجاعت و لعل بے بہائے معدن ہمت و جرأت، ماہ آسمان دلاوری، خورشید فلک صفدری، امیر با توقیر، صاحب عقل و تدبیر، ملک گیر و کشورستاں، فخر سلاطین جہاں، شاہان شاہان و سلطان سلطان، زلزلۂ قاف، ثانی سلیمان، حمزۂ صاحب قران زماں۔

''کوچک باختر'' صفحہ ۲۹۸ تا ۲۹۹ پر امیر کے القاب ان الفاظ میں ہیں:

سلطان سلطاناں، شاہ شاہاں، حلقہ فگن گوش گردن کشاں، مردم ربائے زین جنگ، شیر بیشۂ جنگ، شکنندۂ کمان رستم دستان، صاحب گرز سام بن نریمان، زلزلۂ قاف، ثانی سلیمان، امیر حمزۂ عالی شان، صاحب قران دوراں۔

مزید حوالوں کے لئے دیکھیں، اشک، دوم، ۱، ۱۷، چہارم، ۲ ☆

امیر حمزہ (اور ان کی اولاد و اخلاف) کی عملی کمزوریاں

امیر حمزہ اور ان کے تمام اخلاف جب صرف اپنی عقل پر بھروسا کرتے ہیں تو عملی دنیا میں اکثر بے اثر ثابت ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ان کو اپنی برکات و افضال سے اس قدر نوازا ہے کہ ان کا سارا دارو مدار برکات و افضال پر ہے۔ خود وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ یا شاید عقل عامہ انھیں ودیعت ہی نہیں ہوئی ہے۔ معمولی معمولی باتوں میں وہ نااہل ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر دربار کے باہر شور ہو رہا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی دشمن نے حملہ کیا ہے، تو بھی وہ کوئی عملی اقدام نہیں کرتے، تھوڑی دیر تک خاموش سنتے رہنے کے بعد ''سر اٹھا کر'' کہتے ہیں کہ کوئی پتہ لگائے یہ شور کیسا ہے۔ اگر کہیں کوئی خطرہ ہے تو وہ معاملے کی باریکیاں نہیں لیا، اس کے بارے میں معمولی باتیں بھی نہیں جانتے، یا اس کے بارے

میں بالکل سطحی باتیں کہتے ہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس، انھیں سخت ہدایت ہوتی ہے کہ لوح طلسم اگر دستیاب ہے تو اسے دیکھے بغیر اور اس کی ہدایت حاصل کیے بغیر کوئی کام نہ کرو۔ لیکن پھر بھی وہ عموماً لوح کو دیکھے بغیر کام کرتے ہیں، نقصان اٹھاتے ہیں، بلکہ اکثر تو لوح بھی گنوا دیتے ہیں۔

ان باتوں پر قاری کو تو الجھن ہوتی ہے، لیکن اغلب ہے کہ سامع کو نہ ہوتی ہو، کیونکہ سامع انھیں ایک طویل سلسلے کا حصہ سمجھتا ہے اور بعض وقوعوں یا صورت حالات کے بار بار ظہور پذیر ہونے کی توقع رکھتا ہے۔ دوسری بات یہ امیر حمزہ اور ان کی اولاد اگر دنیا کے عملی معاملات میں اکثر غیر متاثر کن معلوم ہوتے ہیں تو اس کی دو وجوہ ہیں۔ ایک تو وہی جو اوپر بیان ہوئی، یعنی خداے تعالیٰ اور بزرگوں کے افضال و برکات ان کا اصل سہارا اور حقیقی قوت ہیں۔ یہ قوت انھیں بدرجۂ وافر حاصل ہے، لہٰذا فطری ہے کہ جب وہبی قوتیں اور صلاحیتیں اور لیاقتیں اس قدر زیادہ ہوں (مثلاً امیر حمزہ تمام ذی روحوں کی زبان سمجھتے ہیں، ہزار گز لمبا غنیم بھی ان کی تلوار سے محفوظ نہیں، وغیرہ) تو پھر اکتسابی قوتیں یا تو نہ ہوں گی یا بہت معمولی اور کمزور ہوں گی۔ عقل دنیا (جس کا لازمی نتیجہ تجربہ، اور ماضی و ماحول سے سبق آموزی ہے) ان لوگوں میں اسی لئے کم ہے کہ انھیں اس سے بہتر برکات و فضائل حاصل ہیں۔

دوسری بات توفیق کی ہے۔ اس موضوع پر ایک باب میں نے اس کتاب کی جلد اول میں درج کیا ہے۔ توفیق سے مراد یہ ہے کہ انسان کی صلاحیت اور قوت اسی وقت بکار آتی ہے جب اسے توفیق خداوندی حاصل ہو، ورنہ وہ سب بیکار رہ جائے گی۔ یعنی انسان اپنی صلاحیتوں کو بھی استعمال کرنے اور افضال خداوندی اور برکات بزرگاں سے بھی متمتع اسی وقت ہو سکتا ہے جب اسے اللہ کی طرف سے ظاہر یا مخفی اشارہ، یا صلاحیت ملے۔ گویا صلاحیت کو استعمال کرنے کے لئے بھی صلاحیت درکار ہے۔ جب توفیق ہوتی ہے تو بندہ کام کرتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے۔ جب توفیق نہیں ہوتی تو سب کچھ جانتے ہوئے بھی وہ صحیح کام سے قاصر رہتا ہے۔ ذیل میں کچھ ایسے واقعات کی مثالیں درج کرتا ہوں:

عمرو عیار کی پیشگی تنبیہ کے باوجود امیر حمزہ سے اسم اعظم چھن جاتا ہے، نور افشاں، دوم، ۲۵۰؛ پیشگی تنبیہ کے باوجود امیر حمزہ لوح نہیں دیکھتے، گرفتار ہوتے ہیں۔ عمرو عیار انھیں بڑی لمبی چوڑی عیاری کے ذریعہ رہا کراتا ہے، نور افشاں، سوم، ۶۵۴؛ غیر اسلامی ساحرہ کی چالاکی کے سبب سے امیر حمزہ

کے ہاتھ سے لوح نکل جاتی ہے، نور افشاں، سوم، ۶۷۰؛ شاہ اسلامیان سعد بن قباد کا یہ عالم ہے کہ وہ لوح دیکھ کر بھی اس کے احکام پر عمل کرنے سے قاصر رہتا ہے، جمشیدی، دوم، ۷۰۹؛ پہلے سے متنبہ ہونے کے باوجود سعد بن قباد سے لوح ایک نہیں دو بار چھن جاتی ہے، جمشیدی، سوم، ۱۱؛ لوح کا گنوا دینا کچھ ایسی چیز ہے جس میں سعد کو کچھ چارہ نہیں، جمشیدی، سوم، ۹۸۲؛ بدیع الملک نے لوح کو نہ دیکھا اور نقصان اٹھایا، اب وہ اپنے اوپر خفا ہو رہے ہیں، تورج، اول، ۷۷؛ بدیع الملک کے عیاروں نے ماہیان طوفان کش کو مار ڈالا ہے، لیکن بدیع الملک اب بھی کچھ نہیں سمجھتے اور اپنی تقدیر کو روتے ہیں، آفتاب، اول، ۷۹۰؛ خضران نے بدیع الملک کو یاد دلایا کہ لوح دیکھئے۔ اس ''عقل مندانہ صلاح'' کے لئے خضران داد طلب ہے، آفتاب، اول، ۹۵۰؛ سہراب ثانی کو ایک ہمدرد دیو بار بار مصیبت سے بچاتا ہے کیونکہ سہراب ثانی نے دوران کار کبھی لوح دیکھی ہی نہیں، آفتاب، سوم، ۵۵۱؛ حمزۂ ثانی کو بعض حفاظتی تحفہ جات ملتے ہیں لیکن وہ انھیں قبول نہیں کرتے۔ ہیں تو وہ انھیں کے لئے، لیکن ان کو گمان ہے کہ ان کا استحقاق بدیع الملک کو ہے۔ وہ کہتے ہیں دوسرے کا سامان میں کیوں لوں۔ حمزۂ ثانی کی اس ضد کے باعث انھیں اور ان کے سرداروں کو صحرائے قضا و قدر میں موت کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے، لعل، دوم، ۹۱۵ تا ۹۲۰ ☆

امیر حمزہ اور اہل مکہ

اہل مکہ احسان فراموش ہیں۔ امیر حمزہ نے شداد حبشی کو قتل کر کے مکہ والوں کو راحت دلائی، لیکن شداد کے لڑکے انھیں تنگ کرنے لگے تو اہل مکہ نے ان سے کہا کہ آپ مکہ چھوڑ دیجئے تا کہ ہمیں امن نصیب ہو، تورج، دوم، ۱۰۸؛ لیکن امیر حمزہ ہوں یا دوسرے صاحبقران، اہل مکہ کی مدد کو گاڑھے وقت میں ضرور جاتے ہیں۔ چنانچہ امیر حمزہ کی شہادت ''اہل مکہ'' کی طرف سے جنگ لڑنے کے دوران ہوتی ہے، لعل، دوم، ۹۶۷ تا ۱۰۰۴، رموز ، ۲۳۶ تا ۲۳۷، غالب، ۴۹۲ تا ۴۹۳، بلگرامی، ۷۵۰، اشک، چہارم، ۸۲، وغیرہ۔ حمزۂ ثانی بھی امیر حمزہ کے کہنے پر ''جنگ احد'' میں کفار سے لڑے اور شہید ہوئے، لعل، دوم، ۱۰۰۵، عادل کیواں شکوہ بھی آخر میں اپنے بانہ ہائے صاحبقرانی اپنے جانشین کے لئے چھوڑ کر جنگ احد میں شریک ہونے کے لئے مکہ کے لئے عازم ہوتے ہیں، گلستان، سوم، ۸۴۹ ☆

امیر حمزہ، اولاد و اخلاف کے آپسی معاملات

امیر حمزہ اور رستم علم شاہ کے مابین عمدہ معاملات، دونوں جواں مردی کا اچھا مظاہرہ کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۵۱ و مابعد؛ سلطان سعد اور رستم علم شاہ آپس میں لڑ پڑتے ہیں، تلوار چل جاتی ہے۔ امیر حمزہ بڑے حیص بیص میں ہیں، کہ اگر انھیں الگ کرتے ہیں تو صاحب قرانی میں فرق آتا ہے، اور الگ نہیں کرتے تو نوعمر سلطان سعد کی جان چلی جائے گی، نوشیرواں، دوم، ۱۵۵ و مابعد؛ رستم علم شاہ کا قباد کے ساتھ توہین آمیز برتاؤ، رستم اس کے بعد لشکر حمزہ چھوڑ کر کہیں چلا جاتا ہے۔ امیر حمزہ کو جب یہ معلوم ہوتا ہے تو وہ مہر نگار اور اس کے بیٹے قباد کے علی الرغم رستم علم شاہ کی جنبہ داری کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۸۴ تا ۲۰۰؛ لندھور کہتا ہے کہ امیر کی اولادوں کے درمیان کسی کو نہ بولنا چاہیئے، کیونکہ وہ سب کے سب یکساں مقدس ہیں، ہومان، ۷۹۲؛ بدیع الزماں، قاسم اور گوہر ملک کے درمیان آویزشیں، کوچک، ۱۷؛ دوبارہ انھیں لوگوں میں اسی طرح کی چپقلش، کوچک، ۱۰۲ تا ۱۳۹؛ بدیع الزماں اور قاسم کے جھگڑوں پر قریشیہ انھیں مطعون کرتی ہے اور اصلاح ذات البین کرتی ہے، کوچک، ۱۸۴؛ آسمان پری، قریشیہ، اور امیر حمزہ کے مابین دلچسپ معاملات، کوچک، ۵۷۷؛ امیر حمزہ اپنی اولاوں کو لا پروائی اور عدم توجہی کے لئے سرزنش کرتے ہیں، کوچک، ۵۸۷؛ بدیع الزماں کو ڈانٹتے ہیں، حالانکہ قاسم کی غلطی زیادہ ہے، بدیع الزماں ناراض ہو کر لشکر چھوڑ دیتا ہے، کئی دست چپی اس کے ساتھ ہیں، بالا، ۵۵۷ تا ۵۶۱؛ نورالدہر کا بظاہر قتل ہو جاتا ہے۔ امیر کو قاسم پر شک گذرتا ہے۔ قاسم اور رستم علم شاہ لشکر سے بھاگ نکلتے ہیں، امیر حمزہ کے حواس بالکل مختل ہو جاتے ہیں، ایرج، دوم، ۴۳؛ بارہ سال بعد جب قاسم انھیں ملتا ہے تو اسے پہچان نہیں پاتے، ایرج، دوم، ۱۷۵؛ قاسم، اور امیر کے کچھ فرزند ایرج کو قتل کرنے کی سازش کرتے ہیں، عمرو انھیں چکمہ دے کر سازش کو ناکام بنا دیتا ہے، ایرج، دوم، ۶۲۳؛ داستان گو کہتا ہے کہ امیر حمزہ کے اٹھارہ بیٹے ہیں، ہفت پیکر، سوم، ۷۶۳؛ بدیع الملک کے مقابلے میں حمزۂ ثانی کا رجحان رستم ثانی کی طرف ہے، حالانکہ بدیع الملک کو صاحب قران ہونا ہے، تورج، دوم، ۵۱؛ مزید دیکھئے ''امیر حمزہ، اخلاف و اولاد میں آپسی آویزشیں''؛ ''دست راستی، دست چپی'' ☆

امیر حمزہ، بے مروتی

داستان میں کئی مقام ایسے آتے ہیں جہاں ہم امیر حمزہ کو اپنے بعض بہت خاص ساتھیوں سے بھی سرد مہری سے پیش آتے ہوئے دیکھتے ہیں، یا ان کا برتاؤ بے مروتی اور احسان فراموشی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یہاں کچھ باتیں ذہن نشین کرنے کی ہیں:

(۱) وہ دو اشخاص جنھیں امیر حمزہ [یا صاحب قران وقت] کی بے مروتی کا خاص طور پر شکار ہونا پڑتا ہے، لندھور اور عمرو عیار [یا عمرو ثانی، یا خضران بن عمرو ثانی] ہیں۔ جیسا کہ ہم جلد اول میں دیکھ چکے ہیں، عمرو عیار [یا عمرو ثانی، یا خضران بن عمرو ثانی] کی حیثیت امیر حمزہ [صاحب قران وقت] کے ثانی، یا ہمزاد، یا (Doppelganger) کی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہیں۔ دوسری بات یہ کہ بہت سی باتیں دونوں میں مشترک تو ہیں ہی، لیکن یہ بھی ہے کہ جو صفات عمرو [عمرو ثانی، خضران] میں نہیں ہیں وہ امیر حمزہ [صاحب قران وقت] میں ہیں، اور جو امیر حمزہ [صاحب قران وقت] میں نہیں ہیں، وہ عمرو عیار [عمرو ثانی، خضران] میں ہیں۔ عمرو عیار کی حیثیت بالخصوص توجہ کا تقاضا کرتی ہے، کہ اس کے اور حمزۂ اول کے درمیان بعض باتیں ایسی ہیں جو کسی دوسرے صاحب قران اور عمرو عیار کے کسی بھی جانشین کے درمیان نہیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ دونوں نے ایک ہی دایہ کا دودھ پیا، دونوں کو خواجہ عبدالمطلب کی سرپرستی حاصل ہے، دونوں نے پیغمبروں اور بزرگوں کی برکات سے بہرہ پایا ہے، دونوں کے لئے حکیم بزرجمہر کی حیثیت دنیاوی بزرگ اور رہنما کی ہے۔ عمرو عیار کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک وہ تین بار اس کی تمنا نہ کرے، لیکن ایک بات اور بھی ہے: جب تک حمزۂ اول زندہ ہیں، عمرو بھی زندہ ہے، یعنی امیر حمزۂ اول کی زندگی میں وہ کبھی موت کی تمنا نہ کرے گا۔

(۲) دوسری طرف، امیر حمزہ اور لندھور کا بھی تعلق نہ صرف یہ کہ بہت استوار ہے، بلکہ خاص ہے۔ لندھور پہلا زبردست حریف ہے جس کو امیر حمزہ نے اپنا مطیع کیا۔ پھر یہ کہ اسے "جانشین حمزہ" کا درجہ حاصل ہے۔ امیر حمزہ بار بار لندھور سے مشورہ طلب کرتے ہیں اور اسے بقیہ تمام سرداروں پر افضل قرار دیتے ہیں۔ امیر حمزہ کی اولاد سے بھی اس کے رشتے خرد و بزرگ سے زیادہ مربی اور متوکل کے ہیں،

یعنی امیر حمزہ کے سب اخلاف اس کے مربی ہیں اور وہ ان کا منقاد ہے۔ امیر اور لندھور میں ایک دلچسپ بات یہ مشترک ہے کہ جب امیر حمزہ کو اٹھارہ برس پردۂ قاف میں مجبوراً قیام کرنا، گویا قید رہنا پڑتا ہے تو لندھور بھی سترہ سال تک پردۂ دنیا میں قید رہتا ہے۔

(۳) اس کے باوجود یہی دو شخص، یعنی عمرو عیار اور لندھور، ایسے ہیں جن سے امیر حمزہ کے زبردست جھگڑے اور ناچاقیاں ہوتی ہیں۔

(۴) امیر حمزہ کی کسی اولاد سے امیر حمزہ یا کسی بھی صاحب قران وقت کا کوئی ایسا اختلاف نہیں ہوا کہ آپس میں تلوار چل جانے کی نوبت آجائے۔ مختلف اوقات میں مختلف شہزادے خفا ہو کر دربار چھوڑ دیتے ہیں، یا آپس میں اس طرح جنگ کرتے ہیں کہ ایک فریق کو بظاہر امیر حمزہ [صاحب قران وقت] کی تائید حاصل ہوتی ہے، لیکن ایسا اختلال کبھی واقع نہیں ہوتا کہ تعلقات کے طویل انقطاع کی صورت پیدا ہو جائے۔ صرف لندھور اور عمرو کے ساتھ بار بار یہ ہوتا ہے کہ انقطاع تعلقات کی نوبت آجاتی ہے۔

مندرجہ بالا نکات کی روشنی میں یہ نتیجہ فوراً نکلتا ہے کہ داستان گو ہمیں بتانا چاہتا ہے کہ امیر حمزہ [صاحب قران وقت] کے برابر دراصل کوئی نہیں، اور امیر حمزہ کی بڑائی یا کامیابی کسی شخص پر منحصر نہیں، حتیٰ کہ عمرو عیار یا لندھور پر بھی نہیں۔ جب امیر حمزہ کی بڑائی من جانب اللہ ہے تو خواہ عمرو عیار جیسا شخص ہو جس پر خود بھی اللہ کے افضال اور جس کے پاس انھیں انبیا اور بزرگوں کے تحفہ جات ہیں جنھوں نے امیر حمزہ کو نوازا ہے، اور خواہ وہ لندھور جیسا عظیم المرتبت اور اولوالعزم جانشین ہو، امیر حمزہ کو کسی کی ضرورت نہیں۔ صاحب قرانی بھی امیر حمزہ ہی کے اخلاف میں سے کسی کو ملے گی، لندھور کو نہیں۔ ناچاقی کے ایک طویل وقوعے کے دوران عمرو عیار کہتا ہے کہ حمزہ کیا ہے اور اس کی صاحب قرانی کیا، یہ سب میرا بنایا ہوا کھیل ہے، اور وہ ایک اور ساحر کو مسلمان کر کے اسے "صاحب قراں" بنا کر پیش کرتا ہے (ایرج، اول، ۶۹ تا ۱۶۶)۔ لیکن اس کی ایک نہیں چلتی۔ اس طرح دیکھیے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ امیر حمزہ کی بے مروتیاں اور احسان فراموشیاں منفی صفات کا اظہار نہیں، بلکہ ان کی صاحب قرانی کا تفاعل ہیں۔ ان جھگڑوں کے پردے میں داستان گو ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ عمرو عیار ہو یا لندھور، صاحب قرانی ان سے نہ صرف بلند تر ہے بلکہ بے نیاز بھی ہے۔

اب امیر حمزہ [صاحب قران وقت] کے کردار کے اس پہلو کی بعض مثالیں ملاحظہ ہوں:

امیر حمزہ کو عمرو عیار ''طوطا چشم'' کہتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۱؛ لندھور کے ساتھ امیر حمزہ ایسا برتاؤ کرتے ہیں جو ہرگز مناسب نہیں، بالا، ۳۰۲ تا ۳۲۳؛ اپنے ہر ایک سردار پر کچھ نہ کچھ تعب ڈالنے کے بعد امیر کہتے ہیں کہ لندھور کے لئے میرے دل میں محبت پھر پیدا ہو گئی ہے، بالا، ۳۲۹؛ لندھور کے بارے میں امیر حمزہ کہتے ہیں کہ وہ محض ہمارا نوکر ہے، ایرج، اول، ۹۲؛ امیر حمزہ کے خاص خشک اور بے مہر انداز میں بدیع الملک ایک موقعے پر خضران سے کہتا ہے کہ اکوان تاجدار کو ڈھونڈ نکالو ورنہ میں تمھیں سزائے موت دوں گا، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۳۶ تا ۹۳۸؛ خضران بن عمرو ثانی بن عمرو عیار جب طیفور کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہے تو یہ بھی کہتا ہے کہ حمزہ صاحب قراں سے ہوشیار رہنا، وہ ان کی ساری اولادیں بہت بے مروت ہیں، گلستان، دوم، ۴۲۰ ☆

امیر حمزہ، پردۂ قاف میں

عبدالرحمن جنی کی صلاح پر امیر کو پردۂ قاف میں اٹھوا بلایا جاتا ہے کہ وہ دیو عفریت سے ہم نبرد ہوں۔ ان کا قیام وہاں اٹھارہ دن کا ہوگا، لیکن جاتے وقت وہ انشاء اللہ نہیں کہتے۔ نوشیرواں ان کی غیر حاضری تک جنگ بندی رکھنے کا اعلان کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۵۹۴ و مابعد؛ بزرجمہر کی پیشین گوئی کہ امیر نے انشاء اللہ نہیں کہا، اس لئے اب انھیں پردۂ قاف میں اٹھارہ سال رہنا ہوگا، نوشیرواں، اول، ۶۰۷؛ امیر حمزہ ایسے ملک میں جا نکلتے ہیں جہاں صرف عورتیں ہی عورتیں ہیں۔ وہاں کی عورتیں جب ایک مقدس درخت کے تنے سے لپٹ جائیں تو حاملہ ہو جاتی ہیں، لیکن ہر حمل سے لڑکی ہی پیدا ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۵؛ تیغۂ عقرب سلیمانی انھیں حاصل ہوتا ہے، دیو عفریت کی موت اسی تلوار سے لکھی ہے۔ عام دیکھنے والے کو یہ بچھو نظر آتی ہے، نوشیرواں، اول، ۶۴۷؛ گلیم گوشوں کی قوم امیر حمزہ کو اپنی گرفت میں کر لیتی ہے اور ان کی شہزادی سے انھیں مجبوراً شادی کرنی پڑتی ہے۔ کئی گلیم گوشوں کو قتل کر کے امیر وہاں سے چلے آتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۵۰؛ اپنی عارضی سواری سیمرغ کو اپنا گوشت کھلاتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۴۷؛ زمان و مکان کا دلچسپ فریب انھیں پردۂ دنیا کو واپس جانے سے ایک بار

پھر باز رکھتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۶۳؛ گاوسروں کی قوم کا بادشاہ اپنی بیٹی انھیں بجبر بیاہ دیتا ہے، لیکن اس بے گناہ (اگر چہ بدصورت اور گائے جیسے سروالی) لڑکی کی صورت بگاڑ کر امیر حمزہ وہاں سے فراری ہوجاتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۶۵؛ خواجہ خضر انھیں بزرجمہر کی آنکھیں ٹھیک کرنے لئے آب بقا عطا کرتے ہیں، اور کچھ پتیاں برگ حیات کی بھی عنایت فرماتے ہیں۔ ان پتیوں کے عرق سے ہر زخم اچھا ہو جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۶۷ ☆

امیر حمزہ، پیدائش، بچپن، اور اوائل جوانی

خواجہ عبدالمطلب کے یہاں پیدائش، خواجہ ان کا نام ابوالعلا رکھتے ہیں۔ حکیم بزرجمہر انھیں حمزۂ صاحب قراں لقب دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۶ تا ۶۷؛ بزرجمہر کی پیشین گوئی کہ یہ بچہ فراش دین پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا، رموز، ۱۲؛ پردۂ قاف کا بادشاہ شہپال جو حضرت سلیمان کی اولاد میں سے ہے، امیر حمزہ کو گہوارۂ طفلی سے اٹھوا منگاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۹؛ شہپال کی نوزائیدہ بیٹی آسمان پری سے امیر کی شادی، پھر پردۂ دنیا کو واپسی، نوشیروان، اول، ۸۰ تا ۸۴؛ عمرو اور امیر مل کر بہت سی شرارتیں کرتے ہیں جو نہایت ناپسندیدہ ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۱۷، ۱۴۰، ۱۴۳؛ عالم شیر خواری میں بھی وہ بہت "فربہ، تیار، زور آور، طاقت دار اور لنگر دار" ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۲۵؛ دو پہلوانوں سے مقابلہ، امیر انھیں زیر کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور خودکشی کرنا چاہتے ہیں، لیکن عمرو انھیں باز رکھتا ہے اور جنگ کی ترغیب دیئے جاتا ہے۔ حضرت جبریل نمودار ہو کر امیر کو فنون حرب، اور دنیا کے تمام ذی روحوں کی زبانوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں زبان جنی بھی شامل ہے، نوشیرواں، اول، ۱۳۰؛ طاہر عادی اور مطاہر عادی نامی پہلوانوں کو قتل کرتے ہیں اور شاہ یمن کے باغ کو بے وجہ اجاڑ ڈالتے ہیں، پھر یمن کے بادشاہ منظر شاہ یمنی کی فوج کو شکست دیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۳۵ تا ۱۴۸؛ داستان گو انھیں "مسلمان" کہتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۵۲؛ بختک کے دو ماموں جن کے نام اہمل فرنگ اور مہمل فرنگ ہیں، بختک کی تجویز اور نوشیرواں کے حکم پر امیر کو بزور یا بہ ترغیب مدائن لانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں، لیکن بے نیل مرام واپس آتے ہیں، اس پر طرہ یہ کہ عمرو کے ہاتھوں ذلیل بھی ہوتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۲۱۵ و مابعد؛

بزرجمہر اپنے بیٹے بزرگ امید کے ساتھ بارگاہ دانیالی امیر حمزہ کو تحفۃً بھجوا کر انھیں مدائن آنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ بارگاہ کاغذ کی بنی ہوئی ہے اور اس کی خوبی یہ ہے کہ آدمیوں کی تعداد کے اعتبار سے گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، نوشیرواں، اول، ۲۱۸؛ بختک کی ناکام سازش کہ امیر حمزہ کو زہر دلوا دیا جائے، اس واقعے کے بعد امیر حمزہ کہتے ہیں کہ اب میں نوشیرواں کو بمنزلہ باپ اور بختک کو بمنزلہ بھائی نہ سمجھوں گا، نوشیرواں، اول، ۲۵۳؛ امیر حمزہ ایک عظیم الجثہ اژدہے کو قتل کرتے ہیں، اسد شیر گیر، اسد مار گیر، اسد پنجہ گیر، اسد اسداں، اسد دیوانہ، یہ سب نئے سرداران کے مطیع ہوتے ہیں۔ بزرجمہر اژدہے کی کھال سے علم اژدہا پیکر بناتا ہے۔ جب یہ علم ہوا میں لہراتا ہے تو ''یا صاحب قراں! یا صاحب قراں!'' کی صدا بلند ہوتی ہے، نوشیرواں، اول، ۲۹۲؛ نوشیرواں انھیں گستہم کے خیر مقدم کے لئے بھیجتا ہے۔ گستہم سے ہاتھ ملاتے میں وہ اس کا پنجہ اس زور سے دباتے ہیں کہ اس کا گوز صادر ہو جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۹۶؛ بہرام گرد سے ان کی کشتی تین دن رات چلتی ہے۔ جب بہرام گرد کو شکست ہو جاتی ہے تو نوشیرواں اس کے قتل کا حکم صادر کرتا ہے، لیکن انجام کار بہرام قتل نہیں ہوتا اور امیر کے ساتھیوں میں شامل ہو جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۹۸ تا ۳۱۰؛ بختک کے بہکاوے میں آ کر نوشیرواں حکم دیتا ہے کہ امیر ہندوستان جائیں اور لندھور سے خراج وصول کر لائیں یا اسے زیر کریں۔ امیر اس شرط پر راضی ہوتے ہیں کہ ان کی شادی مہر نگار سے کر دی جائے۔ نوشیرواں راضی ہو جاتا ہے لیکن اس کے دل میں فریب ہے۔ امیر اور مہر نگار کی خفیہ ملاقات، عمرو عیار کا عشق فتانہ (مہر نگار کی وزیرزادی) سے، نوشیرواں، اول، ۳۲۷؛ امیر ہندوستان پہنچ کر لندھور کو سات دن کی کشتی کے بعد زیر کر لیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۴۳۲ ☆

امیر حمزہ، پیغمبری اور خدائی تحفہ جات

حضرت جبریل نے امیر کو تیر اندازی، کشتی گیری، اور تمام ذی روحوں (بشمول جنات) کی زبان سکھائی، نوشیرواں، اول، ۱۳۰؛ کرتیت دیو نے امیر کو زخمدار کر دیا ہے، حضرت ابراہیم ان کے زخموں کو اچھا کر کے حسب ذیل تحائف عطا کرتے ہیں: مرکب، جس کا نام سیاہ قیطاس ہے، تلواریں، جن کے نام صمصام اور قمقام ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۵۹؛ حضرت داؤد کی کمان پہلے ضوس نامی پہلوان کے پاس

تھی۔ اسے یہ کمان حضرت صالح کے مزار پر ملی تھی۔ اب یہ کمان امیر کو مل جاتی ہے، نوشیرواں، اول، ۱۶۹ تا ۱۷۰ ☆ ایک اژدہے کی کھال سے حکیم بزرجمہر علم بناتا ہے، اس کا نام علم اژدہا پیکر قرار دیتا ہے اور اسے امیر کو پیش کرتا ہے۔ علم میں جب ہوا بھر جاتی ہے تو ''یا صاحب قراں! یا صاحب قراں!'' آواز سنائی دیتی ہے۔ حکیم بزرجمہر اس علم کے ساتھ بارگاہ دانیالی بھی امیر حمزہ کو بھجواتا ہے، غالب، ۶۵، بلگرامی، ۱۰۴، نوشیرواں، اول، ۲۷۵ تا ۲۷۸؛ حضرت خضر کوس و نقار خانہ سکندری امیر کے لئے عمرو کے ہاتھ بھجواتے ہیں، غالب، ۱۱۷، بلگرامی، ۱۸۱، نوشیرواں، اول، ۳۳۵؛ حضرت آدم کا بازو بند، جس کو باندھ لیں تو امیر کی تلوار اس قدر بلند ہو سکے گی کہ جس سے ہزار گز لمبا غنیم بھی قتل ہو سکے گا، اور نعرہ لگانے کی قوت بھی حضرت آدم سے ملتی ہے۔ امیر کے نعرے کی آواز چونسٹھ کوس تک جائے گی، لیکن نعرہ بے ضرورت نہ کیا جائے، نوشیرواں، اول، ۳۵۳ تا ۳۵۴؛ دوسرا قول یہ ہے کہ نعرے کی آواز سولہ فرسنگ جائے گی، لیکن بے ضرورت نعرہ کرنے کی بہرحال مناہی ہے، غالب، ۱۲۳، بلگرامی، ۱۹۱؛ قاف کی راہ میں انھیں حسب ذیل تحفہ جات حاصل ہوتے ہیں: سام پہلوان کا گرز، سہراب کا نیچہ، رستم کی کمان، نوشیرواں، اول، ۴۶۱؛ دیو عفریت کے قتل کے لئے عقرب سلیمانی نامی تلوار جو دوسروں کو بچھو دکھائی دیتی ہے۔ عفریت کے قتل کے بعد یہ تلوار ہمیشہ امیر کے اسلحہ میں شامل رہتی ہے، نوشیرواں، اول، ۶۴۷؛ عفریت کے قتل کے بعد عبدالرحمٰن جنی اس کے کھوپڑی سے جام کلۂ عفریت بنا کر امیر کو پیش کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۸۳ تا ۶۸۷؛ خواجہ خضر انھیں برگ حیات کی کچھ پتیاں عطا کرتے ہیں۔ ان پتیوں کا عرق ہر زخم کو مندمل کر دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۶۷؛ آسمان پری انھیں بارگاہ سلیمانی پیش کرتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۷؛ مسجد کرپاس، جسے بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۶۴۷ ☆

امیر حمزہ، جوانی اور وسط الحیوٰۃ

مہر نگار سے امیر حمزہ کی شادی، آسمان پری انتظامات کی نگرانی کی سربراہ ہے، شان و شکوہ اور رونق کا یہ عالم ہے کہ وہ سارا صحرا بہتر از آبادی سابق شہر لکھنؤ ہو گیا، نوشیرواں، دوم، ۱۵ تا ۱۷؛ رابعہ اطلس

پوش سے شادی، اس کے بطن سے رستم علم شاہ پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۳۲؛ طول زنگی اور طال زنگی دو سگے بھائی اور نہایت زبردست پہلوان نوشیرواں کی امداد کو آتے ہیں مگر اس بات پر خفا ہو جاتے ہیں کہ نوشیرواں نے طبل جنگ بجانے سے پہلے ان کا انتظار نہیں کیا۔ امیر حمزہ ان دونوں کو، اور ان کے ایک اور بھائی طلوع زنگی کو زیر کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۴۷؛ قارن شاہ عدنی کو شکست دے کر اس کے بیٹے فرامرز بن قارن شاہ کو اس کی جگہ بٹھاتے ہیں، لیکن فرامرز بن قارن کو دیکھتے ہی ان پر ایک بے نام خوف طاری ہو جاتا ہے (آگے چل کر یہ شخص انھیں عقابین پر قید رکھنے والوں میں پیش پیش ہوگا)، نوشیرواں، دوم، ۱۷۷؛ خواب میں انھیں ملک فرنگ جانے کی ہدایت ملتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۰۸؛ مہر نگار کی موت پر ترک دنیا کرتے ہیں، فرامرز بن قارن کا عیار کہنگ انھیں گرفتار کر لاتا ہے، فرامرز انھیں عقابین پر چڑھا کر محبوس کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۵۲؛ اس درجہ مجبوری اور مصیبت کے باوجود امیر حمزہ پر اس طرح کے افضال الٰہی بھی ہیں کہ انھیں ایسا کھانا ملتا ہے جسے کھانے سے قوت برقرار رہتی ہے لیکن حوائج ضروری سے بے نیازی رہتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۵۹ و مابعد؛ عقابین پر انھیں بے حد کلفت ہے۔ بختک پھر دھوکا دیتا ہے اور اپنے قول سے منحرف ہو کر فرامرز بن قارن اور امیر حمزہ کا آپسی تبادلہ نہیں ہونے دیتا، نوشیرواں، دوم، ۳۷۴ تا ۳۷۵، ۳۸۸؛ گائے کی کھال جس میں باندھ کر امیر کو عقابین پر رکھا گیا تھا، ان کے بدن سے کھال کی طرح چپک گئی ہے۔ عقابین سے چھٹکارے کے بعد انھیں براہ راست قاف لے جایا جاتا ہے جہاں عبدالرحمن جنی اور بزرجمہر بڑی مشکل سے اسے اتارتے ہیں، امیر حمزہ درد کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو جاتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۴۹۳ تا ۴۹۴؛ دخمۂ جمشید پر ایک صندوق انھیں ملتا ہے، ممانعت کے باوجود وہ اسے کھولتے ہیں تو اس میں سے دھواں نکلتا ہے۔ امیر حمزہ اور سب سرداران دھوئیں کے اثر سے اندھے ہو جاتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۶۴۸؛ قران حبشی کی کوششوں کے نتیجے میں سب کی بصارت واپس آتی ہے، لیکن امیر حمزہ حکم دیتے ہیں کہ فرامرز عاد مغربی کی آنکھیں سب سے پہلے ٹھیک کی جائیں، نوشیرواں، دوم، ۶۶۸ تا ۶۷۰ ☆

امیر حمزہ، چہرے کے خاص نقوش

داستان (طویل یا مختصر) میں امیر حمزہ کی شکل وصورت پوری طرح کہیں نہیں بیان ہوئی ہے،

جب کہ عمرو عیار کا سراپا اکثر دکھایا گیا ہے۔ لیکن داستان (طویل) میں اکثر جگہ ان کے چہرے پر تین نشانیاں بتائی گئی ہیں جو حضرت ابراہیم کی اولاد اور آل ہاشم سے مخصوص کہی گئی ہیں۔ یہ نشانیاں جنھیں (۱) رگ ہاشمی، (۲) زلفین خلیلی، اور (۳) خال سبز کہا گیا ہے، امیر حمزہ کی ہر صلبی اولاد ذرینہ کے سرو چہرہ پر ہیں۔ امیر حمزہ کی دونوں بیٹیوں، قریشیہ (والدہ، آسمان پری) اور زبیدہ شیر دل (والدہ، گردیہ بانو) کے سرو چہرہ میں یہ نشانیاں نہیں بیان کی گئی ہیں۔ خود خواجہ عبد المطلب، امیر حمزہ کے والد محترم، کے بارے میں یہ علامات مذکور نہیں ہیں، اگر چہ ایک جگہ رگ ہاشمی کو رگ مطلبی کہا گیا ہے۔

میرے علم واطلاع کی حد تک یہ علامات فارسی کی داستان امیر حمزہ میں مذکور نہیں ہیں۔ لیکن آل ہاشم یا آل ابراہیم کے بارے میں ایسی روایتیں اہل اسلام میں ضرور مذکور ہیں کہ عہد بنوامیہ اور عہد بنو عباس میں مردان سادات کی پہچان یہ تھی کہ وہ لمبے بال رکھتے تھے اور دو چوٹیاں کرتے تھے۔ رگ ہاشمی یا رگ مطلبی اور خال سبز کے بارے میں ایسی کوئی روایت نہیں ہے، لیکن ضد یا غیرت کے موقعے پر ''رگ ہاشمی/رگ مطلبی'' کے پھڑک اٹھنے کے بارے میں کبھی کبھی ضرور سنا گیا ہے۔ لیکن اس محاورے سے کسی خاص رگ کا وجود نہیں ثابت ہوتا۔ سنیوں میں ''رگ فاروقی'' پھڑک اٹھنے کا محاورہ بھی کبھی کبھی سنا گیا ہے۔ لہٰذا ''رگ ہاشمی/مطلبی/ فاروقی'' کو محض استعارے کے طور پر سمجھنا چاہیئے۔ ''خال سبز'' کا مذکور مجھے کسی روایت میں نہیں ملا۔

لہٰذا آل ہاشم کے ذکور لئے یہ نشانیاں (رگ ہاشمی اور خال سبز) صرف ہندوستانی داستان گویوں کی ایجاد ٹھہرائی جائیں تو شاید غلط نہ ہوگا۔ لیکن یہ کہنا ممکن نہیں کہ یہ کس داستان گو کے دماغ کی اپج ہیں۔ ''زلفین خلیلی'' کے بارے میں ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اس کے پیچھے ایک غیر ملکی روایت یا تاریخ ہو سکتی ہے۔ یعنی، یورپ کی تاریخ میں آسٹریا ہنگری کے شاہی خاندان ہیپسبرگ (Hapsburg) کے بارے میں مشہور ہے کہ اس گھرانے کے اکثر ذکور کا نچلا ہونٹ ذرا موٹا اور خاصا آگے کو نکلا ہوا ہوتا تھا۔ اسے ''لب ہیپسبرگی'' (Hapsburg Lip) کہتے ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے یہاں اٹھارویں انیسویں صدی میں یہ بات کتنے لوگوں کو معلوم تھی۔ ایسے لوگ زیادہ تو یقیناً نہ ہوں گے، لیکن دھندلا سا امکان ہے کہ کسی دہلوی یا رامپوری داستان گو نے کہیں Hapsburg Lip کے بارے میں سن لیا ہو، یا کسی ہیپسبرگی

شہزادے کی تصویر میں دیکھا ہو اور اس پر قیاس کر کے ''زلفین خلیلی'' کا تصور ایجاد کر لیا ہو۔ غالب امکان اسی بات کا ہے کہ ''رگ ہاشمی'' بطور رگ، اور ''خال سبز'' بطور خال ، اور زلفین خلیلی بطور گیسو، یہ نشانیاں ہمارے داستان گویوں کی اختراع ہیں۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ ایک موقعے پر امیر حمزہ حکم دیتے ہیں کہ عمرو عیار جائے اور تورج کی زلفین خلیلی اور رگ ہاشمی کاٹ کر الگ کر دے، کیونکہ ان کے ہوتے ہوئے تورج کا زیر ہونا غیر ممکن ہے۔ ظاہر ہے کہ اس بات کی کوئی تاریخی اصل نہیں ہے اور یہ صرف داستان کا معاملہ ہے، لعل، اول، ۵۹۶ تا ۶۰۲؛ نوشیرواں، دوم، ۸۰، ۲۳۲، ۴۳۹؛ مزید دیکھیے، ''رگ ہاشمی اور زلف خلیلی'' ☆

امیر حمزہ، خاص اسلحہ

زرہ حضرت داؤ، کمر بند رستم، بچۂ سہراب، تیغۂ صمصام و قمقام، تیغۂ عقرب ذوی الحجام، تیغۂ عقرب سلیمانی، خود حضرت ہود، دستانہ ہائے حضرت یوسف، حضرت یونس کے راگے (یعنی موزے جورانوں پر چڑھائے جاتے ہیں)، سپر گرشاسپ ، موزہ ہائے حضرت صالح، بازو بند حضرت آدم، کمان حضرت الحق ، نیزۂ حضرت نوح، ایرج، اول، ۲۹؛ مزید دیکھیے، ''امیر حمزہ، پیغمبری اور خدائی تحفہ جات''؛ ''فہرستیں'' ☆

امیر حمزہ، خاص سرداروں کے نام

امیر حمزہ کے مطیعوں میں پانچ سو سے زیادہ ایسے سردار ہیں جنھیں اپنے ملک یا قوم یا قبیلے میں سرداری یا شاہزادگی یا شاہی کا مرتبہ حاصل ہے۔ یہ مختلف اوقات میں لشکر حمزہ میں شامل ہوتے ہیں۔ عموماً انھیں امیر حمزہ، یا ان کی اولاد میں سے کوئی، یا ان کی اولادوں کی اولاد میں سے انھیں مفتوح، یا مسخر کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان سرداروں کا ذکر مختلف داستانوں میں بکھرا ہوا ہے اور کسی ایک جگہ ان سب کے نام، یا اگر سب نہیں تو سر بر آوردہ اور نمایاں ترین سرداروں کے بھی نام، یکجا نہیں ملتے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو صرف ایک داستان، یا ایک داستان کے محض چند وقوعوں میں نظر آتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو محض رسمی طور پر لشکر حمزہ میں شامل ہیں، ورنہ دراصل وہ امیر حمزہ کی اولادوں میں سے کسی کے لشکر، یا

دربار کا حصہ ہیں۔ ایسے سردار امیر حمزہ کے تابع اسی حد تک ہیں جس حد تک ان کا اپنا سردار یا سرگروہ امیر حمزہ کا تابع ہے۔

میں نے اکثر اہم سرداروں کا حال الگ الگ ہر ایک کے نام کے تحت درج کیا ہے، مثلاً الجوب خاں ششش گزی، یا بہرام گرد، یا لندھور، وغیرہ۔ ذیل میں بھی کچھ سرداروں کے نام بطور فہرست درج کیے گئے ہیں اور ہر نام۔ کے آگے داستان کا کم از کم ایک حوالہ لکھ دیا ہے کہ اس صفحے پر اس سردار کا ذکر، یا نام، مل جائے گا۔ یہ بھی صراحت کر دی ہے کہ کوئی سردار امیر حمزہ کے کس بیٹے، یا اولاد، یا بڑے سردار سے منسلک ہے۔ مزید دیکھیے، ''داستانی کرداروں کے نام''۔

آلا گرد فرنگی [رستم علم شاہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ الماس خاں خاوری [رستم علم شاہ]، سلیمانی، اول، ۶۱۹؛ اورنگ [لندھور]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ دویل ہندی [لندھور]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ ساقط شاہ دربندی [رستم علم شاہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ سیف ذوالیدین [سعد بن قباد]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰، سلیمانی، اول، ۶۱۹؛ شہریار عراقی [قاسم]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ عادل شیر دل [لندھور]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ عامر شاہ رودباری (یا دریاباری) [امیر حمزہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ عبدالجبار حلبی [امیر حمزہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ عبدالقہار حلبی [امیر حمزہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ فاضل شیر دل [لندھور] ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ فرامرز عاد مغربی [حمزہ]، ہومان، ۵۹۳؛ قویل ہندی [لندھور]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ قیماس خان خاوری [قاسم]، ہوش ربا، سلیمانی، اول، ۶۱۹؛ کپی ارزال [رستم علم شاہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ کپی زلزال [رستم علم شاہ] ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ کرتمیس سپر گرداں [امیر حمزہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ گوجر ملک دکنی، [لندھور] ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ گورنگ [لندھور]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ مالا گرد فرنگی [رستم علم شاہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ مظفر بن ضیغم خون آشام [قاسم]، سلیمانی، اول، ۶۱۹؛ مندویل اصفہانی [امیر حمزہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ منظر شاہ یمنی [امیر حمزہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ نعمان بن منظر شاہ یمنی [امیر حمزہ] ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ نہنگ بچۂ دریائی [رستم علم شاہ]، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹ ☆

امیر حمزہ، خاص سواریاں

اشقر دیوزاد، دیکھئے ''اشقر دیوزاد، بن ارنائیس از بطن نجم پری''؛ دیکھئے ''سیاہ قیطاس''؛ دیکھئے ''کرہ بن اشقر''؛ امیر حمزہ ایک نایاب گینڈا اپنی سواری کے لئے حاصل کرتے ہیں، ایرج، دوم، ۲۹۴☆

امیر حمزہ، خاص شادیاں اور معاشقے

ایام شیر خوارگی میں پردۂ قاف پر لے جائے جاتے ہیں، وہاں ان کا نکاح شہپال بن شاہرخ کی نوزائیدہ لڑکی آسمان پری سے کر دیا جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۸۴؛ مہر نگار سے باغ مراد میں پہلی ملاقات، دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتے ہیں نوشیرواں، اول، ۲۵۶ تا ۲۶۳؛ مہر نگار سے پہلی باقاعدہ ملاقات، امیر اسے تلقین اسلام کرتے ہیں، مہر نگار اسلام قبول کر لیتی ہے، نوشیرواں، اول، ۲۹۲؛ آسمان پری سے باقاعدہ، اور بڑی دھوم دھام سے شادی، عمرو عیار اس میں شرکت کے لئے بطور خاص پردۂ دنیا سے بلایا جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۸۸ تا ۶۹۶؛ مہر نگار سے بڑی دھوم دھامی شادی، نوشیرواں، دوم، ۱۵ و ما بعد؛ آسمان پری سے شادی کی ایک اور روایت، نورافشاں، سوم، ۴۳؛ رابعہ اطلس پوش سے شادی، اس کے بطن سے رستم علم شاہ پیدا ہوگا اور اس کی وزیر زادی شیوہ کی شادی عمرو سے ہوتی ہے۔ سیارہ بن عمرو اس کے بطن سے پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۳۲؛ مشکبوے کاکل کشا سے شادی، وہ فرخ قلندر شہسوار کی ماں ہوگی، نوشیرواں، دوم، ۱۴۲؛ ہمائے قیصری سے شادی، اس کے بطن سے شیرویۂ شیر افگن پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۲۱۴؛ عمرو عیار کہتا ہے کہ یہ عرب (امیر حمزہ) بڑا خوش نصیب ہے، جہاں جاتا ہے ایک دو معشوق پیدا کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۹۸؛ گردیہ بانو کو جنگ میں زیر کر کے اس سے شادی کرتے ہیں، بدیع الزماں اس کے بطن سے پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۳۱۱؛ یعقوب شاہ ختنی کی بیٹی گل چہرہ سے شادی، گورزاد ختنی اس کے بطن سے تولد ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۶۳۲؛ ہردم بردگی کی بہن مہینہ بانو سے شادی، ہاشم تیغ زن اس کے بطن سے پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۷۹۳؛ آسمان پری سے خوف کھانے کے باوجود پردۂ قاف میں نئی بیوی کرتے ہیں، آسمان پری انھیں اس

بات پر چھیڑتی ہے، کوچک، ۶۔۵۷۵؛ نئی بیوی جذبۂ رشک سے مجبور ہے، فریب دے کر لوح چھین لیتی ہے کہ اس طرح امیر کو قابو میں کر لے گی، لیکن امیر اتنی آسانی سے دبنے والے نہیں، نورافشاں، اول، ۵۶۰ و مابعد؛ غیر اسلامی ساحرہ امیر حمزہ کے تعدد ازدواج اور بے تحاشا معاشقوں پر طنز کرتی ہے اور ان کا مذاق اڑاتی ہے، نورافشاں، سوم، ۹۔۷۴؛ ایک اور معاشقہ، عمرو عیار ان کی عاشق مزاجی کا مذاق اڑاتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۳۴۔۷، سوم، ۴۲۸؛ شروع کے پچاس ہی ساٹھ صفحوں میں کم از کم نصف درجن معاشقے، سکندری، دوم، ۴۴؛ امیر حمزہ جنگ جوئی ترک کرنے اور اپنی ایک عاشق سے شادی نہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں، مہر نگار خواب میں آکر انھیں سرزنش کرتی ہے کہ بھلا یہ کیا بات ہوئی؟ ظاہر ہے کہ امیر حمزہ فوراً اپنا ارادہ بدل دیتے ہیں، سلیمانی، دوم، ۴۹۵؛ عمرو عیار پھر امیر کے معاشقوں اور شادیوں کی کثرت پر ان کا مذاق اڑاتا ہے، سلیمانی، دوم، ۵۴۴؛ ایک ساحرہ جو امیر پر عاشق ہے، انھیں اور عمرو عیار کو طلسم نوخیز میں اٹھالاتی ہے، جمشیدی، اول، ۱۷۲☆

امیر حمزہ، سنگ دلی

گاوسروں کی قوم کا بادشاہ اپنی بیٹی امیر حمزہ کو بجبر بیاہ دیتا ہے، لیکن اس بے گناہ (اگرچہ بد صورت اور گائے جیسے سر والی) لڑکی کے دانت توڑ کر امیر وہاں سے فراری ہو جاتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۶۵؛ اپنے مقتول بیٹے اور شاہ اسلامیان قباد کی حفاظت نہ کرنے کے الزام میں امیر حمزہ ایک نوکر کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۰۳؛ رستم ثانی کا بیٹا سہراب ایک نوکر کو بے وجہ مار ڈالتا ہے، داستان گو اس واقعے کا ذکر یوں کرتا ہے گویا یہ کوئی بات نہ ہو، اور نہ صاحبقران اس وقت اس واقعے پر کسی رد عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ یعنی امیر اور اولاد امیر کے لئے سفا کی اور سنگ دلی کوئی معنی نہیں رکھتی، آفتاب، اول، ۱۱۰۳☆

امیر حمزہ، شجاعت وقوت وہمت

ان کی تلوار کا وار اس قدر زبردست ہے کہ تلوار پتھر میں قبضے تک دھنس جاتی ہے، ایرج، دوم، ۵۴؛ قاسم اور رستم علم شاہ دونوں ہی تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص امیر کو زیر نہیں کر سکتا، جمشیدی، سوم،

۶۳۶؛ نابینا ہو جانے کے باوجود آفات مردار خوار کو زیر کر لیتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۲۷ ☆

امیر حمزہ، لندھور سے آویزشیں

مہران فیل زور بنت سکندر ہیکلان عاد مغربی پر لندھور عاشق ہے اور رسم نکاح کے لئے بارگاہ سلیمانی عاریتاً مانگتا ہے۔ لیکن رستم علم شاہ وغیرہ اس کے ساتھ سفیہانہ اور تنگ دلی کا برتاؤ کرتے ہیں اور اس کے بارے میں تحقیری کلمات کہتے ہیں۔ تنگ آ کر لندھور پچنگ آتا ہے، قباد کو زخمی کر دیتا ہے اور رستم، سعد، وغیرہ کو قید کر لیتا ہے۔ یہ سلسلہ دیر تک چلتا ہے، ہومان، ۱۵ و مابعد، ۶۴ تا ۶۶، ۱۲۸، ۱۳۵؛ لندھور پھر بھی امیر حمزہ کو "صاحب مروت" قرار دیتا ہے، ہومان، ۱۳۵؛ امیر حمزہ کے اٹھارہ سالہ قیام قاف کے دوران لندھور بن سعدان خسرو ہندوستان کو شاہ صفار ترک سترہ سال تک قید رکھتا ہے۔ امیر کو اس کی خبر نہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ لندھور نے ان کے حرم کو بے سہارا چھوڑ دیا ہے۔ ادھر لندھور کو یہ خبر نہیں کہ امیر تو پردۂ قاف میں کم و بیش مقید ہیں، لہٰذا لندھور کو بھی شکایت ہوتی ہے کہ امیر نے میری رہائی کے لئے کچھ نہ کیا۔ لندھور اپنی ہی کوششوں سے آزاد ہوتا ہے لیکن اپنے سامنے امیر حمزہ کا نام نہ لئے جانے کا حکم دیتا ہے۔ ادھر امیر بھی پردۂ دنیا پر واپس آ کر لندھور کے بارے میں یہی حکم دیتے ہیں۔ عمرو عیار بیچ میں پڑ کر ان کی غلط فہمیاں دور کرتا اور اصلاح ذات البین کراتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۹ تا ۶۳؛ امیر حمزہ کے دربار سے لندھور کا بذلت اخراج، بالا ۳۰۲ تا ۳۱۳؛ لندھور قسم کھاتا ہے کہ میں خودکشی کر لوں گا لیکن امیر کے مقابل نہ آؤں گا، بالا، ۳۲۴؛ لندھور مسحور بہ سحر ہو کر امیر سے برگشتہ اور باغی ہو جاتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۳۹۷؛ دوبارہ مسحور بہ سحر ہو کر امیر سے جنگ آزما ہوتا ہے۔ امیر حمزہ "ہندوستانیوں" کے خلاف تحقیری کلمات کہتے ہیں، سکندری، اول، ۱۵۰؛ مزید دیکھئے، "امیر حمزہ، آئین وقوانین" ☆

امیر حمزہ، مدت حیات، اور داستان کا دورانیہ

جیسا کہ ہم گذشتہ جلد میں کئی بار دیکھ چکے ہیں، داستان کبھی ختم نہیں ہوتی۔ لیکن اس بیان کے دو معنی ہیں: ایک تو یہ کہ بیان کنندہ (یا راوی) کے نقطۂ نظر سے داستان کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یعنی بیان کنندہ یا راوی، داستان کو جتنا چاہے طول دے سکتا ہے، اس کے واقعات کو کم یا زیادہ تفصیل سے بیان کر سکتا ہے،

اس میں نئے نئے واقعات جوڑ سکتا ہے۔ اور یہ بھی ہے ہر داستان کے نئے نئے بیان کنندہ پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ہر بیان کنندہ دراصل اپنی داستان کا خالق ہوتا ہے۔ یہی معنی ہیں جن میں داستان غیر مختتم ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ چونکہ یہ داستان امیر حمزہ ہے، لہٰذا اسے امیر حمزہ [اور عمرو عیار] کے مرنے کے بعد ختم ہو جانا چاہیے۔ لہٰذا ''لعل نامہ''، جس میں یہ واقعات پیش آئے ہیں، داستان امیر حمزہ کی آخری داستان ٹھہرتی ہے۔ لیکن امیر حمزہ اور عمرو عیار کے مرنے کے پہلے کیا کیا واقعات رونما ہوئے، اس کی کوئی حد وانتہا نہیں۔ زبانی بیانیہ کی حرکیات اسے ہمیشہ رواں دواں رکھتی ہے۔

داستان کبھی ختم نہیں ہوتی، اس بیان کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ داستان کے کرداروں کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ وہ اکثر بچپن ہی میں بالغ ہو جاتے ہیں اور دیر تک گرم عمل رہتے ہیں۔ بڑھاپا آتا ہے لیکن ان پر حاوی نہیں ہوتا۔ داستان کی دنیا میں وقت کا گذران اس معنی میں عام دنیا سے مختلف ہوتا ہے کہ وقت اس پر وہ اثر نہیں مرتب کرتا جو ہماری دنیا میں مرتب کرتا ہے۔

ایک بات یہ بھی ہے کہ داستان میں مرور وقت کا تعین اس بات سے ہوتا ہے کہ کون سا کردار کس داستان میں سب سے پہلے ظہور کرتا ہے۔ یعنی اگر کوئی کردار مثلاً ''نوشیرواں نامہ'' میں سب سے پہلے نظر آیا تو اس کی عمر لامحالہ اس کردار سے زیادہ ہوگی جو مثلاً ''طلسم ہفت پیکر'' میں سب سے پہلے نمودار ہوا، کیونکہ ''طلسم ہفت پیکر'' کے واقعات ''نوشیرواں نامہ'' کے واقعات کے بہت بعد کے ہیں۔ لہٰذا داستان میں مرور وقت کے ناپنے کا سب سے معتبر ذریعہ یہ ہے کہ ہم اس کے مستقل کرداروں کو دیکھیں کہ وہ پہلی بار کب رونما ہوئے اور کب تک موجود رہے۔

یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھنے کا ہے کہ خلیل علی اشک نے لکھا ہے کہ امیر حمزہ کی عمر ایک سو پچانوے سال اور دو پہر کی ہوگی۔ یعنی امیر حمزہ کا زمانۂ حیات ایک سو پچانوے سال اور دو پہر ہوگا۔ اور داستان میں بھی کبھی کبھی اس طرح کا بیان ملتا ہے کہ فلاں بات کو اتنے سال ہو چکے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ داستان کی شعریات اس بات کی متقاضی ہے کہ داستان کا دورانیہ انسانی وقت کے حساب سے شمار کیا جائے۔ داستان ہماری دنیا کے باہر کی چیز نہیں ہے، عام حالات میں اس پر ہمارے ہی وقت کا اطلاق ہوتا ہے۔ اب کچھ اہم مثالیں ملاحظہ ہوں جن سے داستان کے دورانیے اور اس میں مرور ایام کی نوعیت کا

اندازہ ہوسکتا ہے۔

امیر حمزہ کی عمر ایک سو پچانوے سال اور دو پہر کی ہوگی، اشک، دوم، ۱۹؛ اب وہ بوڑھے اور سفید سر ہو چکے ہیں، ہومان، ۵۱۶، ہرمز، ۱۵۹، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۴۱؛ نوشیرواں نامہ کے واقعات عام الفیل (یعنی ابرہہ کی خانۂ کعبہ پر فوج کشی کا سال) کے پچاس سال بعد کے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۳۳۲؛ امیر حمزہ ساٹھ سال سے مصروف جنگ ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۵۹؛ بہرام گرد اور امیر حمزہ کا ساتھ نصف صدی سے ہے، نور افشاں، دوم، ۱۲؛ عمرو عیار اور امیر حمزہ کا ساتھ ساٹھ سال کا ہے، نور افشاں، دوم، ۳۷؛ امیر حمزہ نے بانہ ہائے صاحب قرانی ساٹھ سال کی مدت میں جمع کیے ہیں، نور افشاں، سوم، ۵۴۹؛ امیر حمزہ کو مخاطب کر کے نقاب دار کہتا ہے کہ میں نے سب پہلے ایرج نامہ میں ظہور کیا تھا اور طلسم تورج میں آپ سے مبارز طلب ہوا تھا، نور افشاں، سوم، ۸۴۶؛ امیر حمزہ اب بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہیں، ہفت پیکر، اول، ۸؛ صلصال کی عمر دو سو برس کی ہے، وہ ''نوشیرواں نامہ''[کے زمانے] سے لڑ رہا ہے، صندلی، ۳۴۱؛ قران حبشی کی عمر اب ایک سو بیس سال کی ہے، تورج، اول، ۴۴۰☆

امیر حمزہ، نعرے

امیر حمزہ کے نعرے کی آواز سولہ فرسنگ (یا فرخ، دونوں ایک ہی شے ہیں) جاتی ہے، غالب، ۱۲۳، بلگرامی، ۱۹۱؛ ایک قول یہ ہے کہ یہ فاصلہ سولہ فرسنگ نہیں بلکہ چونسٹھ کوس ہے، نوشیرواں، اول، ۳۵۳ تا ۳۵۴؛

یہاں یہ وضاحت کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ فرسنگ (فرخ جس کا معرب ہے) تین ایرانی میل کے برابر ہوتا ہے۔ ایران میں میل چار ہزار گز کا، اور ہندوستان میں ایک کوس (یعنی دو انگریزی میل) کے برابر ہوتا ہے۔ لہٰذا فرسنگ (ایرانی) بارہ ہزار گز یا کوئی پونے سات انگریزی میل کے برابر ہے، یا ہندوستانی اعتبار سے چھ انگریزی میل کے برابر ہے:

امیر حمزہ پہلی بار نعرہ بلند کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۸۰؛ نعرے، نوشیرواں، اول، ۱۹۲، ۲۰۱؛ سب لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ کان میں روئی ڈال لیں، صاحب قراں نعرہ کرنے والے ہیں،

نوشیرواں، اول، ۴۳۲؛ مزید نعرے، ہومان، ۷۳، ۷۴؛ بدیع الزماں کے نقاب دار کی شخصیت پر سے پردہ اٹھوانے کے لئے بدیع الزماں کے نام سے نعرہ کرتے ہیں، ہومان، ۸۱، ۱۱۱، ۱۵۹، ۱۷۶، ۱۷۹، ۱۸۹، ۲۰۵، ۳۵۷، ۳۷۸، ۵۲۲، ۵۲۷، ۶۶۷؛ نعرہ، نوشیرواں، دوم، ۵۰، کوچک، ۵۲؛ ''یا علی!'' نعرہ لگاتے ہیں، بالا، ۲۰۵؛ مزید نعرہ زنی، بالا، ۷۲۳؛ ایرج، دوم، ۶۱۸؛ ہوش ربا، اول، ۵۱، ۴۵۱؛ ہوش ربا، سوم، ۳۷۸؛ بقیہ، اول، ۲۱۴، ۳۶۳؛ بقیہ، دوم، ۶۵۳؛ امیر کے نعرے کے پہلے سب لوگ کانوں میں روئی ٹھونستے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۶۴۲؛ مزید نعرہ زنی، ہوش ربا، چہارم، ۸۰۸، ۹۶۸؛ مزید نعرہ زنی، نورافشاں، اول، ۱۰۵، ۱۹۴، ۲۱۴، ۴۰۹، ۵۱۹، ۵۲۳، ۵۸۳، ۶۹۸؛ مزید، نورافشاں، سوم، ۵۳۹، ۶۲۳، ۹۲۳؛ مزید، ہفت پیکر، اول، ۲۱۶؛ سکندری، اول، ۷۰۸؛ سکندری سوم، ۹۷، ۱۰۳، ۱۱۱؛ آفتاب، چہارم، ۷۳۸؛

احمد حسین قمر کہتے ہیں کہ درج ذیل نعرۂ امیر حمزہ میری تصنیف ہے (ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۱۷):

منم سر کن لشکر کافراں
بہ پیشم نگوں شد سر کافراں
منم اختر برج عزو جلال
منم ماہتاب سپہر کمال
سمندوں بہ پیشم فراری شدہ
ہم عفریت از تیغم عاری شدہ
ہمہ قاف از کفر شد پاک وصاف
سلیمان کوچک لقب شد بہ قاف
ہمہ شہر اسلام آباد شد
ز صاحبقراں در جہاں شاد شد

ممکن ہے کہ یہ نعرہ قمر ہی کی تصنیف ہو، لیکن اسے تمام داستان گویوں استعمال کیا ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ چھٹے مصرعے میں عین ساقط ہوا ہے، اور وہ بھی دو بار۔ محمد حسین جاہ کی ایک مثنوی کے

ایک شعر اور غزل کے بھی ایک شعر میں سقوط عین ملتا ہے۔ ممکن ہے داستان گو سقوط عین کا کچھ خیال نہ کرتے ہوں۔ بہر حال پوری مثنوی کی فارسی بہت معمولی ہے۔ لہٰذا اگر یہ نعرہ قمر کی تصنیف ہے تو ان کی فارسی دانی اور قوت شعر گوئی دونوں خاصی مشکوک ہو جاتی ہیں۔ زیادہ ممکن یہ ہے کہ یہ نعرہ قدیم الایام سے رائج ہو اور قمر نے اس میں ایک آدھ شعر بڑھا دیا ہو۔ امیر حمزہ کا لقب ''سلیمان کو چک'' مجھے داستان میں نظر نہیں آیا، امیر حمزہ کو جگہ جگہ ''ثانی سلیمان'' یا ''سلیمان ثانی'' البتہ کہا گیا ہے☆

امیر حمزہ، نوشتۂ تقدیر، اور موت

امیر حمزہ کی تقدیر میں ہے کہ نوشیرواں کو زک پر زک پہنچانے اور نوشیرواں کی طرف سے پے بہ پے دغابازی اور بے عدلی کے باوجود وہ ہمیشہ نوشیرواں ہی کی نوکری اور خدمت کریں، نوشیرواں، اول، ۶۲؛ حضرت ابراہیم خواب میں آکر امیر کو متنبہ کرتے ہیں کہ انھیں عقابین پر اس لئے قید ہونا پڑا ہے کہ انھوں نے اپنا فریضۂ تقدیر یعنی جہاد ترک کر کے فقیری لے لی تھی، نوشیرواں، دوم، ۴۹۳؛ ''شاہ احد'' کے خلاف تین جنگوں میں خانۂ کعبہ کا تحفظ کرتے ہیں۔ تیسری جنگ میں وہ ''شاہ احد'' کی فوج کے قدم اکھاڑ دیتے ہیں اور بھاگتی ہوئی فوج کا تنہا تعاقب کرتے ہیں۔ ''شاہ احد'' کی فوجوں کا ایک دستہ جو جنگ میں شریک ہونے کے لئے تاخیر سے آرہا تھا، امیر کو شہید کر دیتا ہے اور بحکم ''شاہ احد'' ان کے جسم کو گھوڑوں کے سموں تلے پامال کر کے پارہ پارہ کر دیتا ہے، لعل، دوم، ۹۶۷ تا ۱۰۰۴؛ جنگ دراصل ہرمز کے خلاف تھی، باقی تفصیلات وہی ہیں جو عبداللہ بلگرامی نے بیان کی ہیں، غالب، ۴۹۲ تا ۴۹۳؛ امیر کی قاتل ہندہ نامی ایک عورت تھی جس کے بیٹے پور ہندی کو امیر نے قتل کیا تھا، ہندہ نے امیر کا کلیجہ چبا لیا اور ان کے بدن کے ستر ٹکڑا ے کرا ڈالے۔ وجہ یہ تھی کہ حضرت رسالت مآبؐ نے افواج کی آمد سنی تو فرمایا کہ ان کے قتل کے لئے میرا ایک چچا حمزہ ہی کافی ہے۔ یہ کہا، لیکن انشاء اللہ نہ کہا۔ یہ بات غیرت حق کو ناگوار گذری، بلگرامی، ۷۵۰؛ ایک روایت یہ ہے کہ خود امیر نے کہا تھا کہ ان کافروں کے لئے تو میں ہی کافی ہوں، لیکن انشاء اللہ نہ کہا، اشک، چہارم، ۸۲؛ ایک روایت یہ ہے کہ جنگ دراصل کفار مصر و روم و شام کے خلاف تھی، باقی باتیں وہی جو غالب لکھنوی/بلگرامی میں ہیں، بلگرامی، بعد نظر ثانی از تصدق حسین، بعد نظر ثانی از

آسی، ۵۴۰ تا ۵۴۱؛ ایک روایت یہ ہے کہ جنگ، شاہ احد کے خلاف نہیں، بلکہ احد کے مقام پر تھی اور ہرمز کے خلاف تھی۔ ہندہ کے کہنے پر وحشی نے امیر کو شہید کیا، پھر ہندہ نے امیر کا سینہ چاک کر کے ان کا کلیجہ چبالیا، رموز، ۶، ۲۳۶ تا ۲۳۷ ☆

امیہ، بن عمرو عیار

بدیع الزماں کا عیار، گردیہ بانو کی وزیر زادی پری چہرہ اس کی ماں ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۱۱؛ جب وہ ماں کے پیٹ میں آیا تو پری چہرہ پردۂ قاف میں تھی، نوشیرواں، دوم، ۴۹۴؛ اپنے باپ کی طرح لالچی نہیں ہے، ہرمز، ۸۹۴؛ میدان عمل میں، ہومان، ۲۴۳ ☆

انبا پرشاد رسا

مشہور رامپوری/لکھنوی داستان گو۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ آخر عمر میں مسلمان ہو گئے تھے، لیکن ان کا اسلامی نام کہیں ملتا نہیں۔ ان کے بیٹے کا نام منشی غلام رضا البتہ مذکور ہے۔ لہٰذا اغلب ہے کہ خود انبا پرشاد نے اسلام نہ قبول کیا ہو۔ ایک وقوعے کے بارے میں ان کا بیان "صاحب دفتر" کے بیان سے مختلف ہے، ہوش ربا، سوم، ۷۹۵ ومابعد؛ ان کی نظم کا اقتباس، ہوش ربا، سوم، ۸۷۹ ☆

انجان مردار خوار

اس کی روح حیوانی (Life-spirit) کی خاطر رفیع البخت کا ماموں سلیم عمدہ جنگ کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۶۶؛ نور الدہر سے اس کی جنگ، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۱؛ اس کے خلاف لاہور کی عمدہ عیاری، اور پھر ہزلیہ (Bawdy) عیاری، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۶، ۸۶ ☆

انحرافات، وقوعوں کے مانوس نمونوں سے

دیکھئے "داستان کے وقوعوں میں انحرافات" ☆

انفرادی جنگ

دیکھئے، "یک یکی"؛ بہرام گرد اور امیر حمزہ کے درمیان انفرادی جنگ تین دن چلتی ہے، پھر

بہرام کو امیر حمزہ زیر کر لیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۲۹۸ تا ۳۱۰؛ امیر حمزہ اور لندھور کے درمیان کشتی پانچ دن چلتی ہے، نوشیرواں، اول، ۴۳۷؛ امیر حمزہ اور فرامرز عاد مغربی کے مابین چار دن کی کشتی بے نتیجہ رہتی ہے کیونکہ آسمان پری امیر حمزہ کو دیو بھیج کر اٹھوا منگاتی ہے، ہومان، ۵۱۹؛ امیر حمزہ اور فرامرز عاد مغربی کے مابین دوسری کشتی بھی چار دن چلتی ہے۔ فرامرز کو امیر حمزہ زیر کر لیتے ہیں لیکن وہ اسلام نہیں قبول کرتا لیکن امیر حمزہ اسے چھوڑ دیتے ہیں، ہومان، ۵۵۶؛ مالک اژدر اور امیر حمزہ کے درمیان چار دن، اور امیر حمزہ اور مرزبان خراسانی کے درمیان تین دن کی کشتیاں، نوشیرواں، دوم، ۱۵۸ تا ۱۵۹؛ امیر حمزہ نے گردیہ بانو کے ساتھ تین دن کشتی لڑی، کیونکہ اس کے بدن کا لمس انھیں لطف دے رہا تھا، نوشیرواں، دوم، ۳۰۸؛ امیر حمزہ اور تمغاج خان کی کشتی تین دن چلتی ہے۔ امیر حمزہ اسے زیر کر کے اس کا بیاہ بہرام گرد کی ایک بیٹی سے کر دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۶۱۴؛ امیر حمزہ اور بدیع الزماں کی کشتی پردۂ قاف میں سات دن چلتی ہے۔ امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں اور قتل کر دینا چاہتے ہیں کہ دریافت ہوتا ہے کہ وہ تو ان کا اپنا بیٹا ہے۔ اس طرح یہ سانحہ ٹل جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۱۷؛ ساحر اور غیر ساحر کے درمیان انفرادی جنگوں کا طویل سلسلہ، لیکن کچھ خاص دلچسپ نہیں، ہرمز، ۱۰۲۳ و مابعد، ۱۰۴۶ و مابعد؛ بدیع الزماں اور نسطور کے مابین عمدہ کشتی، کوچک، ۵۴ تا ۶۱؛ ایرج کی عمدہ انفرادی جنگ، امیر مزہ سے اس کی کشتی سات دن چلتی ہے، ایرج، دوم، ۶۱۸ تا ۶۲۲؛ تورج کی بہت عمدہ انفرادی جنگ، ہوش ربا، دوم، ۸۷۵، سوم، ۲۶۹؛ امیر حمزہ اور محیط فیل در کے مابین عمدہ کشتی، نورافشاں، دوم، ۹۱؛ نقاب دار (نور الدہر) اور امیر حمزہ کے درمیان انفرادی جنگ چار دن چلتی ہے، نور افشاں، سوم، ۸۵۰؛ بہت عمدہ انفرادی جنگ، ہفت پیکر، اول، ۱۵۲؛ رستم کی عمدہ انفرادی جنگ، سلیمانی، اول، ۲۶۲ و مابعد؛ رستم اور مضراب کے درمیان زبردست انفرادی جنگ، سلیمانی، اول، ۳۰۴ تا ۳۱۰؛ دو دیوانوں اور بدیع الملک کے درمیان انفرادی جنگ ہوتی ہے۔ دونوں دیوانے سترہ سو من کا گرز باندھتے ہیں، آفتاب، اول، ۶۸؛ شبانہ روز کی بہت عمدہ انفرادی جنگ اور رات اور دن کی اچھی منظر کشی، آفتاب، اول، ۶۸۱؛ نقاب دار ابلق پوش اور بدیع الملک کی کشتی آٹھ دن چلتی ہے مگر بے نتیجہ رہتی ہے۔ پھر نقاب دار کو ایک پنجہ اٹھا لے جاتا ہے، گلستان، اول، ۲۳۵؛ عادل کیواں شکوہ امیر حمزہ کا نعرہ کرتا ہے اور "عربی" کشتی لڑتا ہے، گلستان، دوم، ۶۳۳؛ ☆

ایجادات نو بہ نو

دیکھیے، ''سائنس فکشن، اور ایجادات نو بہ نو'' ☆

ایرج، بن قاسم، از بطن گیتی افروز

ایک بیابان میں اس کی پیدائش، اس کی ماں اسے وہیں چھوڑ دیتی ہے، بالا، ۴۲۸؛ نو دس سال کی عمر میں اس کارنامے، بالا، ۴۳۸؛ عمرو کے خزانے لوٹ لیتا ہے، ایرج، دوم، ۳۹؛ اس کا سردار طرماسپ اہل اسلام کا قتل عام کرتا ہے، ایرج، دوم، ۵۷؛ اسکندر ذوالقرنین خواب میں آ کر اسے بشارت دیتے ہیں کہ تم طلسموں کے فاتح نہیں، بلکہ بانی ہو گے، ایرج، دوم، ۹۶؛ آفتاب پرست ہے اور آفتاب پرستوں کا سپہ سالار، ایرج، دوم، ۲۴۱، ۵۷۹؛ لندھور کے دل میں ایرج کے بارے میں غالباً کچھ عشقیہ جذبات ہیں، ایرج، دوم، ۳۷۶؛ انجانے میں اپنی ماں گیتی افروز سے عشق کرنے لگتا ہے، گیتی افروز خفا ہو کر اس کے قاصد کو مروا ڈالتی ہے، لیکن اسے بھی یہ معلوم نہیں کہ یہ ''عاشق'' میرا بیٹا ہے۔ گیتی افروز اسے ذلیل کرتی ہے، ایرج، دوم، ۵۴۴ تا ۵۴۶؛ خزانہ لوٹنے کی پاداش میں عمرو اس کی ٹھکائی کرتا ہے، ایرج، دوم، ۵۷۰؛ اخلاق بہادرانہ اور نعرہ، ایرج، دوم، ۶۱۸ تا ۶۱۹؛ امیر حمزہ کے سامنے اپنی قوت کا مظاہرہ کرتا ہے اور ایک فولادی ہاتھی کو اپنی تلوار کے ایک وار میں دو نیم کر دیتا ہے، ایرج، دوم، ۶۱۹؛ امیر حمزہ اسے سات دن کی کشتی کے بعد زیر کرتے ہیں، ایرج، دوم، ۶۲۰ تا ۶۲۲؛ اس کے قتل کے وقت یہ بات دریافت ہو جاتی ہے کہ وہ قاسم کا بیٹا ہے، ایرج، دوم، ۶۲۸؛ نعرہ، بقیہ، اول، ۴۳۶؛ جب وہ مخمور کو چھڑانے جاتا ہے تو اس کے گھوڑے کے پر نکل آتے ہیں، بقیہ، اول، ۴۳۳؛ بران سے پہلی ملاقات، عشق، اور جدائی، ہوش ربا، دوم، ۲۵۰ و مابعد؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸، ہوشربا، ہفتم، ۶۶۴، نور افشاں، اول، ۳۱، ۳۰۸، ۳۱۴، ۳۲۴، ۳۵۰، ۳۷۱، ہفت پیکر، سوم، ۶۱۳، جمشیدی، اول، ۱۲۰، جمشیدی، دوم، ۲۳۷، جمشیدی سوم، ۶۰۰، سلیمانی، اول، ۶۱۳، آفتاب، سوم، ۵۷۹؛ بھیس بدلنے کی غرض سے زنار پہننے سے انکار کرتا ہے اور عیار کا ساتھ یہ کہہ کر چھوڑ دیتا ہے کہ عیار لوگ جھوٹ اور فریب کا کام کرتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۲۰؛ بے لطف ڈینگیں ہانکتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۰۹؛ کوکب اس

بات پر راضی نہیں کہ براں اور ایرج کی شادی ہو۔ امیر حمزہ اس کے اعتراضات کو قبول کر لیتے ہیں، اس پر ایرج باغی ہو کر نورافشاں پر حملہ کر دیتا ہے اور اسے غیر متوقع امداد ملتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۶۹۶؛ سحر کی طاقت سے خود کو بچانے کے لئے خود کشی کر لیتا ہے، سب لوگ ماتم کرتے ہیں لیکن اس کی موت دراصل واقع نہیں ہوئی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۸۸۷ و مابعد؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد اس کا نکاح براں شمشیرزن بنت کوکب سے ہوتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷؛ مفتوح کا قلعہ فتح کرنے کی اس کی ساری کوششوں پر سحر العجائب ایک معمولی سحر کے ذریعہ پانی پھیر دیتا ہے، نورافشاں، اول، ۳۷۲؛ امیر حمزہ کے خیال میں صاحب قرانی کے لئے ایرج اور نقاب دار میں ایرج کو تفوق ہے، نورافشاں، سوم، ۴۶؛ امیر حمزہ کے نام کا نعرہ لگاتا ہے، نورافشاں، سوم، ۱۷۳؛ طلسم میں چوری چھپے داخل ہونے پر راضی ہوتا ہے اور اس طرح جواں مردی کے خلاف کام کرتا ہے، نورافشاں، سوم، ۱۹۵؛ ایک بادشاہ کی امداد کے لئے پردۂ قاف پر جاتا ہے، حالانکہ نورالدہر وہاں پہلے سے موجود ہے۔ دونوں ایک غیر معمولی دیو کے پنجے میں پھنس جاتے ہیں، جمشیدی، اول، ۱۱۸ تا ۱۳۲؛ اپنے بیٹے عالم افروز اور پرانے حریف نورالدہر کو دشمن کے ہاتھ سے چھڑاتا ہے، جمشیدی، سوم، ۶۰۰؛ تھوڑی ہی دیر بعد وہ نورالدہر سے جنگ پر آمادہ ہو جاتا ہے، امیر حمزہ بیچ بچاؤ کراتے ہیں، جمشیدی، سوم، ۶۱۰؛ ایرج اور شہریار رستم ثانی ایک ہوس پرست ساحرہ کے قبضے میں ہیں، سہراب ثانی انھیں چھڑاتا ہے، آفتاب، سوم، ۵۸۹؛ ٹھگنا اور مضبوط بدن کا ہے، آفتاب، سوم، ۶۰۰؛ قوت کو دو چند کر دینے والا پانی پینے سے انکار کرتا ہے، آفتاب، ۶۰۲؛ بدیع الملک کے لشکر کو خیرباد کہتا ہے، آفتاب، چہارم، ۳۷۸؛ طلسم نخشب کے راستے میں سمنگان سے دلچسپ گفتگو، لعل، اول، ۴۴۶☆

ایرج ثانی

ایرج بن قاسم کا بیٹا، از بطن ملکۂ صنم سرخ پوش، شہزادی طلسم ابلق۔ ایرج ثانی کی شادی صبیحہ خاتون سے ہوئی جو ملکۂ صنم سبز پوش (صنم سرخ پوش کی بہن) کی بیٹی ہے۔ ایرج ثانی جب بڑا ہوتا ہے تو طلسم ابلق کی فاتحی کو نکلتا ہے۔ طلسم فتح تو ہو جاتا ہے لیکن ایرج ثانی کی جان چلی جاتی ہے۔ اس کی موت

کے بعد صبیحہ کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ شوہر کے غم میں صبیحہ کی موت ہو جاتی ہے، لیکن اس کا بیٹا بڑا ہو کر عادل کیواں شکوہ کہلائے گا اور صاحبقران رابع ہوگا۔ اس کی وزیرزادی کا بیٹا طیفور بادیہ گرد کہلائے گا اور زبردست عیار ہوگا، گلستان، اول، ۵۳۱؛ مزید دیکھئے، ''طیفور بادیہ گرد، بن شاپور، بن عمرو عیار'' ☆

ایوان تاجدار

طلسم نہ طاق کا بادشاہ، اکوان تاجدار کا بھائی، آفتاب، اول، ۳۶، ۱۱۰ ☆

ایوان نہ طاقی

زبردست قوتوں کی مالک ساحرہ، خضران [عمرو ثالث] اپنے عیاروں کو اس کے پنجے سے چھڑاتا ہے، آفتاب، دوم، ۱۳۲؛ خضران اسے لمبا لکچر پلا کر مسلمان کر لیتا ہے، آفتاب، سوم، ۱۷؛ ساق برق مزاج ایک نوعمر مگر مشاق ساحرہ اس کی بھتیجی ہے، آفتاب، سوم، ۱۱۶؛ سمندر شاہ کو اس پر شک ہے اس لئے وہ اس کی وفاداری کا امتحان لیتا ہے، اس کی رہائی کے بعد واقعات کا ایک لمبا مگر بے لطف سلسلہ شروع ہوتا ہے، آفتاب، سوم، ۱۲۸ تا ۱۸۲؛ سمندر شاہ کو ایک مزیدار سی گالی دے کر اس کے نائب حیران جادو سے جنگ کو جاتی ہے، آفتاب، سوم، ۱۷ ☆

بارگاہ دانیالی

حکیم بزرجمہر اپنے بیٹے بزرگ امید کے ساتھ بارگاہ دانیالی امیر حمزہ کو تحفۃً بھجوا کر انھیں مدائن آنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ بارگاہ کاغذ کی بنی ہوئی ہے اور اس کی خوبی یہ ہے کہ آدمیوں کی تعداد کے اعتبار سے گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، نوشیرواں، اول، ۲۱۸ ☆

بارگاہ سلیمانی

یہ بارگاہ آسمان پری نے امیر حمزہ کو مہر نگار کے جہیز کے طور پر پیش کی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۷؛ آدھی پردۂ قاف میں ہے اور آدھی پردۂ دنیا میں، ہومان، ۵۲۲؛ کوئی اس میں نقب نہیں لگا سکتا، ہومان، ۶۴۶؛ اس کا آغاز، ہوش ربا، سوم، ۳؛ اس کا بیان، ہوش ربا، چہارم، ۱۷۹ تا ۱۸۰ ☆

بارگاہ منوچہری

یہ بارگاہ اب منوچہر کے کافر بیٹے خورشید کے تصرف میں ہے، آفتاب، اول، ۵۰۶ ☆

باغبان قدرت

طلسم ہوش ربا میں افراسیاب کا وزیر سوئم، ہوش ربا، اول، ۲۰۷؛ مہرخ کے عمدہ سحر کو بڑی خوبی سے رد کرتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۴۳۰؛ قران حبشی کو زیر کرتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۲۰؛ پھر قران بھی اس پر قابو پالیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۲۵؛ اس کی بیوی اس کی جاں بخشی کی سفارش کرتی ہے اور وعدہ کرتی ہے کہ اب سے باغبان قدرت اسلامیوں کی خفیہ حمایت کرے گا، ہوش ربا، سوم ۲۲۵؛ اس کا عمدہ سحر اتفاقاً بے اثر رہ جاتا ہے، بقیہ، دوم، ۲۰۱؛ دلچسپ سحر، ہوش ربا، چہارم، ۹۲۱؛ افراسیاب اسے اندھا کرا دیتا ہے، عمرو اس کی آنکھیں ٹھیک کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۷۶؛ عمدہ سحر، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۹۲؛ افراسیاب اسے دوبارہ گرفتار کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۵۱ تا ۱۲۵۳؛ دوبارہ عمدہ سحر، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۷۲؛ مشعل جادو کے ہاتھوں کشتۂ سحر ہوتا ہے۔ مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نورافشاں تین دن کی محنت کے بعد اس کی روح کو اس کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۲۹ تا ۱۳۲، ۱۷۱☆

بانہ ہائے صاحبقرانی

یعنی وہ تحائف اور کراماتی سامان جو صاحبقراں کو بزرگان دین سے ملے ہیں، دیکھئے "صاحب قرانی کے سامان" ☆

بت خود پسند

زبردست شاہ جادواں، اپنی شوکت و شان کے لحاظ سے افرسیاب کی یاد دلاتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۳۴۰؛ لیکن اس کی موت بڑے معمولی انداز میں ہوتی ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۳۴۵☆

بخت جمال

بزرجمہر کا باپ اور القش کا دوست، خزانے کا راز چھپائے رکھنے، اور خزانے پر آئندہ خود متصرف رہنے کے لالچ سے مغلوب ہو کر القش اسے مار ڈالتا ہے۔ بخت جمال کا بیٹا بزرجمہر پس مرگ پیدا ہوتا ہے، نوشیرواں، اول، ۵ تا ۷☆

بختک ابن القش

مزاج کے سفلہ پن، طبیعت کی کینہ جوئی، اور دوسروں کو برائی کی طرف مائل کرنے میں آپ اپنی نظیر، اور کئی لحاظ سے شیکسپیئر کے ڈرامے ''اوتھیلو'' (Othello) کے شہرۂ آفاق ویلین ایاگو (Iago) سے مشابہت رکھنے والا کردار جس کی طبیعت کا خبث اس کی اولادوں میں بھی جاری ہوتا ہے۔ باپ کی موت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ حکیم بزرجمہر اس کا نام بختک رکھتا ہے، پیدائش کے وقت اس کی صورت شکل، نوشیرواں، اول، ۳۶ تا ۴۰؛ صورت شکل کا مزید بیان، ہومان، ۱۷۰، ۳۸۵؛ چالاکیاں، نوشیرواں، اول، ۵۲؛ اس کی بد طینتی اور لالچ، وہ بزرجمہر کو عہدۂ وزارت سے ہٹوا دیتا ہے اور نوشیرواں کو ظلم و بے انصافی کی طرف مائل کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۵۳ تا ۵۷؛ اس کا نام ''گراز الدین'' بھی ہے، نوشیرواں، اول، ۵۷؛ نوشیرواں اسے علقمہ اور ہشام کی سرکوبی کے لئے تعینات کرتا ہے، علقمہ کی حاملہ بیوی قتل عام میں جان بچا کر نکل آتی ہے، نوشیرواں، اول، ۶۳؛ نوشیرواں کو اکساتا ہے کہ امیر حمزہ کے قتل کے لئے کرتیت سپر گرداں کو بھیجئے، نوشیرواں، اول، ۱۵۳؛ خود کو مسلمان بتاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۵۲؛ اس کی نوعمر بیٹی کے ساتھ عادی کا ظالمانہ زنا بالجبر، اور بے زبان بچی کی موت، نوشیرواں، اول، ۲۳۸، غالب، ۱۹۳؛ امیر حمزہ کو زہر دلوانے کی سازش کرتا ہے، لیکن انجام کار اسے نہ صرف ناکامی ہوتی ہے بلکہ گوہ میں لتھڑنا پڑتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۴۸ تا ۲۵۳؛ بزرجمہر پر الزام لگاتا ہے کہ ان کی پیشین گوئی غلط تھی اور اس کی پاداش میں انھیں اندھا کرا دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۶۰؛ قباد (شاہ اسلامیان) کے نام کا سکہ خود جاری کرتا ہے اور اس طرح نوشیرواں کو اسلامیوں کے خلاف بدظن کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۳؛ مزید بد طینتی، پہلے تو نوشیرواں کو اپنی بیٹی (مہر گوہر تاجدار بنت نوشیرواں) سے شادی کرنے سے

روکتا ہے، پھر اس شادی کے جواز میں طرح طرح کی تاویلیں بھی کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۸۱ تا ۱۸۳؛ اس کی ایک بیوی غولوں کی نسل سے ہے، ان کی اولادیں، صندلی، ۲۱۹؛ ہرمز اور فرامرز کا صلاح کار بن جاتا ہے۔ بختیارک ان کا وزیر ہے، ہومان، ۶۳۶؛ اس کی سواری کا جانور ایک خچری ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۰۲؛ میخ لگے ہوئے بوٹ پہن کر عمرو عیار کو ٹھوکروں سے مارتا ہے، عمرو عیار قسم کھاتا ہے کہ میں اس کی جان لے کر رہوں گا، ہومان، ۶۳۹؛ اسے اپنی موت کی پیش آمد محسوس ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۹۸؛ عمرو کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترنے کے پہلے اس کی گھبراہٹیں، ہومان، ۶۴۱ تا ۶۴۴؛ عمرو عیار اسے مار کر اس کے پورے بدن کا ہریسہ پکا کر نوشیرواں، بختیارک، اور تمام درباریوں کو کھلا دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۹۸ تا ۷۰۲ ☆

بختگان

بختیارک کا بھائی اور بختک کا بیٹا ہے۔ سفلہ پن اور کینہ جوئی میں اپنے باپ اور بھائی کا نمونہ، وہ لاجورد شاہ کی خدمت گذاری میں ہے، تورج، دوم، ۳۴۶؛ اب ساریق بن بقا کی خدمت گذاری میں ہے، امیر حمزہ کے چار اخلاف کو جان سے مار ڈالنے کی ایسی ترکیب بتاتا ہے جو اس کے بقول ہرگز پٹ نہ پڑے گی، لیکن حکیم سودائی اس کی ترکیب کو بے اثر کر دیتے ہیں، گلستان، دوم، ۱۰۱؛ ''گلستان باختر''، سوم میں اسے بختیارک کا بیٹا بتایا گیا ہے، گلستان، سوم، ۵؛ زمرد شاہ ثانی اسے اپنا وزیر مقرر کرتا ہے، لعل، اول، ۱۸؛ بدیع الملک کے ہاتھوں اس کا قتل، لعل، دوم، ۹۰۴ ☆

بختیارک ابن بختک

پیدائش، اشک، اول، ۲۶، بلگرامی، ۴۷، نوشیرواں، دوم، ۱۰۴؛ صورت شکل، کوچک، ۲۵۰، ایرج، اول، ۴، ہوش ربا، پنجم، اول، ۷۲؛ بختک کی موت کے بعد نوشیرواں کا وزیر مقرر ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۰۳، ہومان، ۶۳۶؛ لوتک لوتا، جھوتک جھوتا، لات و منات کو پکارتا ہے، ہومان، ۶۴۲؛ ہرمز اور فرامرز اس کی ترغیب پر نوشیرواں کو بادشاہت سے معزول کر دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۷۹۷؛ لقا اسے اپنا شیطان مقرر کرتا ہے، کوچک، ۶۴۳؛ لقا سے وہ اپنا کوئی راز نہیں پوشیدہ رکھتا، اپنی

دغابازیاں بھی اس سے کہہ دیتا ہے، بالا، ۲۱۷؛ انتہائی چالاکی سے لقا کو راضی کرتا ہے کہ آپ ایرج بن قاسم بن رستم علم شاہ کو اپنے ساتھ رکھ لیجیے، ایرج، اول، ۱۵۵؛ اس کی طبیعت کی رکاکت اور سفاہت، ہوش ربا، چہارم، ۲۹۷؛ اسلام لاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۳؛ لقا کو اکسا کر اسلامی کیمپ سے نکال لاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۳۸؛ عمرو عیار کو زک دیتا ہے اور امیر حمزہ کو خوب پریشان کرتا ہے، صندلی، ۶۲؛ خضران اسے زنبیل میں ڈال لیتا ہے تاکہ وہ اس کی عیاری میں خلل انداز نہ ہو، آفتاب، چہارم، ۱۴۲ ☆

بختیارک ثانی

خضران (عمرو ثالث) کے ہاتھوں اس کی بری گت بنتی ہے، آفتاب، چہارم، ۱۳۲؛ بالآخر خضران اپنی عیاری کے ذریعے اسے شرارہ افگن جادو کے ہاتھ سے قتل کرا دیتا ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میں خضران کو قتل کر رہی ہوں لیکن در حقیقت ■ بختیارک ثانی ہے جسے خضران نے اپنی شکل کا بنا دیا ہے، آفتاب، چہارم، ۱۴۳ تا ۱۴۴ ☆

بدر سیم تن

خورشید نامی ایک ساحر کی بیٹی، خداوند خورشید نامی ساحر پر عاشق ہو جاتی ہے۔ آفتاب نامی ایک ساحر اسے دھوکا دے کر حاملہ کر دیتا ہے، آفتاب، دوم، ۵ تا ۲۵؛ اس حمل سے برجیس نام کا بیٹا پیدا ہوتا ہے، آفتاب، دوم، ۲۸ ☆

بدکلامی اور گالیاں

عمرو عیار کی گالیاں، باغبان قدرت کو، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۶۶؛ عمرو کی بدکلامیاں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۴؛ ایرج کی بدکلامی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۰۱؛ آفتاب، سوم، ۱۷ ☆

بدیع الزماں، ابن امیر حمزہ، از بطن گردیہ بانو، شہزادی اردبیل و بنت آذر چین

غصے اور ضد سے مغلوب ہو کر آسمان پری اس کی ماں گردیہ بانو کو قاف پر اٹھوا منگاتی ہے۔

گردیہ بانو پورے دن سے ہے اور کس مپرسی کے عالم میں اثنائے راہ میں بدیع الزماں کو جنم دیتی ہے اور مجبوراً اسے وہیں صحرا میں چھوڑ آتی ہے۔قریشیہ سلطان اس بات پر اپنی ماں آسمان پری پر خفا ہوتی ہے اور بچے کو منگوا کر ایک صندوق میں بند کر کے دریائے اردبیل میں ڈلوا دیتی ہے۔صندوق ایک دھوبی کے ہاتھ لگتا ہے۔وہ بچے کا نام بدیع الزماں رکھتا ہے اور اسے پالتا پوستا ہے،نوشیرواں، دوم، ۳۱۳، ومابعد؛ بدیع الزماں بڑا ہو کر شہر شہر گھومتا ہے اور ہر جگہ کے مشہور پہلوانوں سے مبارز طلب ہو کر انھیں شکست دیتا ہے، اس طرح اس کا نام ''کشتی گیر'' پڑ جاتا ہے،نوشیرواں، دوم، ۵۸۶؛ گنجاب کی زیادہ طاقتور فوج اور بہتر جنگی چالوں کے سبب شکست کھاتا ہے، کوچک، ۴۰۷؛ مرزبان، اور کرب، اور پھر امیر حمزہ سے اس کے مقابلے،نوشیرواں، دوم، ۷۱۲؛ امیر حمزہ اسے سات شبانہ روز کی کشتی کے بعد زیر کرتے ہیں اور اسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ بروقت حقیقت حال کے کھل جانے کے باعث یہ سانحہ وقوع پذیر نہیں ہوتا،نوشیرواں، دوم، ۷۱۷؛ اس کے سنہرے بالوں کے باعث قریشیہ اسے پہچان لیتی ہے کہ وہ اولاد حمزہ ہے۔گردیہ اسے دیکھتی ہے تو اس کے پستانوں سے دودھ کی بوچھار نکلتی ہے،نوشیرواں، دوم، ۷۲۰؛ شیران شیر سوار سے اس کا مقابلہ بے نتیجہ رہتا ہے، ایک پراسرار مرد پیر دونوں کو الگ کرتے ہیں، ہومان، ۲۴۶؛ طلسم طہمورث کی لوح بآسانی حاصل کرتا ہے، ہرمز، ۶۸۴؛ ایک عجیب وغریب شہر اور اس کے عجیب تر حمام میں، ہرمز، ۷۶۴؛ شادی کی تجویز کو نامنظور کر دیتا ہے، کہتا ہے کہ لڑکی کو شوہر کے انتخاب کا حق ہے، کوچک، ۱۷۴؛ گوہر ملک سے شادی کرتا ہے۔نورالدہر اس کے بطن سے پیدا ہوگا، کوچک، ۶۳۶؛ امیر حمزہ سے خفا ہو کر ان کا ساتھ چھوڑ کر لقا کے پاس جا رہتا ہے اور اس کا ہم پیالہ بن جاتا ہے، بالا، ۲۰۶؛ ایک شہزادی اس پر عاشق ہوتی ہے، لیکن بدیع الزماں باغبان کے بھیس میں ہے، اس لئے شہزادی کہتی ہے کہ ایسی بے جوڑ شادی سے خودکشی بہتر ہے، بالا، ۴۰۰؛ طلسم ہوش ربا میں گرفتار ہوتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲؛ افراسیاب کی ملکہ حیرت کی بھانجی تصویر پر عاشق ہوتا ہے، ہوش ربا، اول، ۹؛ اسے پتہ لگتا ہے کہ اس کے اہل وعیال طلسم نورافشاں میں قید ہیں۔وہ شاہ اسلامیاں کو چھوڑ کر چپکے سے اپنے اہل وعیال کی رہائی کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے، نورافشاں، دوم، ۴۱۱؛ مشترک دشمن کے خلاف سخت ہلاکت آگیں جنگ کے دوران بھی قاسم سے تو تو میں میں کرنے اور اس پر تلوار نکال لینے سے نہیں چوکتا، نورافشاں، دوم،

۷۴۱: امیر حمزہ کے اردو کو چھوڑ کر ذاتی عز و جاہ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے، نور افشاں، سوم، ۲۹: دست راستی اور دست چپی کے مناقشے پر امیر حمزہ خفا ہوتے ہیں اور قاسم اور نور الدہر بن بدیع الزماں دونوں کی سر زنش کرتے ہیں۔ اس کا اچھا اثر پڑتا ہے اور دونوں انتہائی بہادری سے شانہ بہ شانہ لڑتے ہیں، نور افشاں، سوم، ۶۸۲: ساحرہ اسے مسحور کر لیتی ہے، عمدہ تحریر، جمشیدی، اول، ۶۲۱۵: عیاری اور جنگ کے سہارے غیر اسلامیان اس پر بہت دباؤ ڈالتے ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۲۸۰: گھوڑے سے گر کر مرتا ہے، لعل، دوم، ۷۹۵: نعرے، کوچک، ۸۹، ۹۵، ۱۰۱، ۱۰۲، بالا، ۷ ۲۳، ۳۲۸، ۴۰۴: نور افشاں، دوم، ۴۹۹: نور افشاں، سوم، ۶۰۱، ۶۰۷، ۸۰۲: ہفت پیکر، سوم، ۶۱۳: سکندری، اول، ۱۰۰ ☆

بدیع الملک، ابن نور الدہر، ابن بدیع الزماں، ابن امیر حمزہ

نقاب دار گوہر پوش کے طور پر ظہور، صندلی، ۳۷۹: طلسم نارنج کی فتاحی اس کے ہاتھ ہے، تورج، اول، ۶: امیر حمزہ اور ان کے فرزندان و پہلوانان بزرگوں کی ہدایت کے باوجود عموماً لوح نہیں دیکھتے اور مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس کمزوری پر شرمندہ ہوں۔ در اصل یہ سارا معاملہ توفیق خداوندی کا ہے، خدا توفیق دے تو لوح دیکھنے کی طرف دھیان جائے۔ (دیکھئے، ''امیر حمزہ (اور ان کی اولاد) اخلاف) کی عملی کمزوریاں''۔ اس سلسلے میں اس کتاب کی جلد اول کا باب بعنوان ''توفیق'' بھی ملاحظہ ہو۔) ''تورج نامہ'' میں بدیع الملک ایک موقعے پر ہدایت کے لئے لوح کو نہیں دیکھتا، لیکن پھر خود پر خفا بھی ہوتا ہے کہ میں نے کیا حماقت کی، تورج، اول، ۷۷: خود کو سلیمان ثانی بتاتا ہے، لیکن رستم ثانی بھی یہی کرتا ہے، تورج، اول، ۸۰ تا ۸۲: حمزۂ ثانی اپنی صاحب قرانی بدیع الملک کو پیش کرتے ہیں، لیکن بدیع الملک کہتا ہے کہ صاحب قرانی اس کا مقدر ہے جو لاہوتک کو قتل کرے، تورج، اول، ۱۰۲: حمزۂ ثانی کی جانشینی کے لئے بدیع الملک اور رستم ثانی کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔ حمزۂ ثانی معاملے کا تصفیہ یوں کرتے ہیں کہ نقاب دار کے روپ میں آ کر وہ رستم ثانی کا حساب کتاب ٹھیک کر دیتے ہیں۔ تحریر میں ''بالا باختر'' سا مزہ ہے، لیکن ذرا ہلکا، تورج، اول، ۱۱۴: بدیع الملک کی معشوقہ غلطی سے رستم ثانی کو مل جاتی ہے، احتجاج کے طور پر بدیع الملک اردوے حمزۂ ثانی کو چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ بعد

میں رستم ثانی کا جھوٹ کھل جاتا ہے، لیکن بدیع الملک تو کہیں کا کہیں جا چکا ہے، تورج، اول، ۱۸۳ تا ۱۹۳؛ کسی اسلامی سردار کے لئے بزدلی بہت شاذ بات ہے، لیکن فرعون سے ڈر کر رستم ثانی بھاگ کھڑا ہوتا ہے، فرعون کو بدیع الملک گرفتار کرتا ہے، تورج، اول، ۴۰۹؛ یقین خود پرست اسے امتحان آتش یعنی اگنی پریکشا یا ordeal by fire سے گذارتا ہے، آفتاب، اول، ۱۰۲۷؛ ایک اور اگنی پریکشا، آفتاب، دوم، ۴۰۸؛ جھنجلاہٹ، اور بال ہٹ جیسا بیوہار، امیر حمزہ کے یہاں بھی کبھی کبھی یہی انداز ملتا ہے، آفتاب، دوم، ۱۱۵۴؛ بصیر نامی ایک ساحر اسے اندھا کر دیتا ہے، خضران علاج کی تلاش میں، آفتاب، چہارم، ۱۳۵؛ بصیر کی گرفتاری پر اسے اسلام کی دعوت دیتا ہے، حالانکہ بصیر کی موت کے بغیر اس کا اندھا پن دور نہ ہوگا، اور بصیر اسلام لے آئے تو قتل نہ کیا جائے گا، آفتاب، چہارم، ۲۰۸؛ نورالدہر اور بدیع الملک کے غائب ہو جانے پر نورالدہر کی بیوی (یعنی بدیع الملک کی ماں) اس غم کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو جاتی ہے، آفتاب، چہارم، ۵۱۴؛ بیابان ہولناک میں اس پر سخت تعب ہے، عمدہ تحریر، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۹۶؛ مصیبت میں پھر گرفتار، لیکن رہائی کا امکان بڑی خوبی سے نکلتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم ۲۸۲؛ خضران سے امیر حمزہ کے خاص انداز میں کہتا ہے کہ اکوان تاجدار کو ڈھونڈ نکالو ورنہ میں تمھیں سزائے موت دوں گا، اور جب اسے کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خضران کو ناکامی ہوئی ہے تو خود زہر کھا لینے کا ارادہ کرتا ہے اور خضران کو بھی زہر دینا چاہتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۳۶ تا ۹۴۸؛ لیکن اس کے برخلاف یہ بھی ہے اس گمان کے باوجود کہ خضران نے دغا کر کے اسے چھوڑ دیا ہے، خضران پر اپنا اعتماد قائم رکھتا ہے، گلستان، اول، ۶۶؛ انسانی اور حیوانی جرأت مندی کے بارے میں بے لطف اخلاقی تقریر کرتا ہے، گلستان، اول، ۱۳۴؛ چار پر اسرار نقاب دار اس کی سرزنش کرتے ہیں کہ تم ڈینگیں بہت ہانکتے ہو، گلستان، اول، ۱۵۰؛ صاحب قرانی اسے تفویض ہوتی ہے، لیکن یہ واقعہ پہلے کا ہے، یہاں شاید دوبارہ بیان ہوا ہے، لعل، دوم، ۹۰۸؛ زمرد شاہ اور فیروز ستارہ پیشانی کے تعاقب میں حمزۂ ثانی کے شانہ بہ شانہ، لعل، اول، ۷۸۱؛ اپنے گم شدہ ساتھیوں کا پتہ لگانے کی مہم میں عجائبات و اسرار کا سامنا کرتا ہے، لعل، دوم، ۲۶؛ طلسم فیروز (یا فیروزیہ) کی لوح حاصل کرتا ہے، لعل، دوم، ۷۸۱؛ اپنے بعد عادل کیواں شکوہ کو صاحبقراں متعین کرتا ہے لیکن اس کے پہلے عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کی گواہی علم اژدہا پیکر وغیرہ

کے ذریعہ مل چکی ہوتی ہے۔ بدیع الملک اس کے بعد ستر ہمراہیوں کے ساتھ خانہ کعبہ کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ گلستان، اول، ۵۳۴ تا ۵۴۰؛ نعرہ، تورج، اول، ۵۱۷، آفتاب، سوم، ۸۵۱، لعل، دوم، ۸۲۴ ☆

برازیات (گوہ موت کے مضامین، یا Scatology)

تمام داستان گویوں کو برازیات سے کچھ نہ کچھ دلچسپی ہے۔ اس کی دو وجہیں ہیں:

(۱) برازیات کو مزاح، خاص کر موٹے قسم کے مزاح پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ مانا جاتا ہے۔ یہ بات تمام دنیا کی داستانوں میں مشترک ہے۔

(۲) داستان امیر حمزہ میں چونکہ زندگی کے تمام پہلو بے تکلف بیان کئے گئے ہیں، لہٰذا اسے بول و براز کے معاملات سے بھی کوئی عار نہیں۔ عیاروں کا ایک عام طریقۂ عیاری یہ ہے کہ وہ حریف کے محل یا باغ یا محفل میں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ اختیار کرتے ہیں کہ کوئی کنیز یا کوئی اور عورت کہیں پیشاب کرنے بیٹھتی ہے تو وہ اسے بیہوش کر کے اس کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح، پاخانہ بھی عیاری یا کسی ظریفانہ وقوعے کے لئے مناسب جگہ قرار دیا جاتا ہے، یعنی پاخانے میں گئی ہوئی عورت کو عیار بیہوش کرتا ہے اور خود اس کی شکل بنا لیتا ہے۔ چالاک اور برق کی کئی عیاریاں اس مضمون کی ہیں۔

یوں تو داستان امیر حمزہ کے تمام داستان گویوں (یعنی وہ جن کا مطالعہ ہم کر رہے ہیں) کو برازیات سے دلچسپی ہے، لیکن احمد حسین قمر کو یہ مضمون اوروں سے زیادہ سوجھتا ہے۔ انھوں نے طلسم خنزیر جیسے غیر معمولی اور اپنی طرز کے انوکھے طلسم کا حال لکھا ہے۔ اس طلسم میں گوہ موت، مردار جانور، زخم کی پیپ اور کچ لوہو، جانوروں کی بیٹ اور غلاظت، ہر شے کی افراط ہے۔ اس طلسم کے بارے میں سحر العجائب اور مصر الغرائب کا خیال ہے کہ اسلامیان اسے کبھی فتح نہیں کر سکتے، کیونکہ اس کے فتاح کو ہر قدم پر "یا ابلیس" پکارنا اور تمام شعائر اسلامی سے بیگانہ ہونا ضروری ہوگا۔ داستان گو نے یہاں لطف یہ پیدا کیا ہے کہ قہار فیل زور نامی غیر اسلامی سردار کو دو بدہیئت اور بدکار ساحراؤں کی مدد مل جاتی ہے اور وہ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے قہار فیل زور کے ذریعہ اس طلسم کو فتح کراتی ہیں۔ طلسم خنزیر کو داستان گو کے تخیل کی بے باکی اور مزاج کی طباعی کا حیرت انگیز نمونہ کہا جانا چاہیئے ("طلسم فتنۂ نور افشاں"، دوم، ۳۵۴ تا

۳۸۲)۔

ذیل میں برازیات کی کچھ اور مثالیں درج کی جاتی ہیں:

بختک سازش کرتا ہے کہ امیر حمزہ کو زہر دلوا دیا جائے، لیکن انجام کار اسے ناکام ہو کر گوہ میں لتھڑنا پڑتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۴۸ تا ۲۵۵؛ عمرو چالاکی سے بزرگ امید کو جمال گوٹا پلا دیتا ہے تا کہ وہ قباد کا نکاح پڑھانے نہ جا سکے، بزرگ امید کو دست لگ جاتے ہیں۔ عمرو خود اس کا بھیس بدل کر جاتا ہے اور نکاح پڑھا کر انعامات وصول کرتا ہے، ہومان، ۶۸۶؛ نہایت زرق برق قسم کا بیت الخلا اور بیگمات علیا کے اسے استعمال کرنے کا بیان، اس کے ساتھ چالاک اپنی عیاری بھی کر گذرتا ہے، مزاحیہ تحریر، ہوش ربا، سوم، ۶۱۷؛ بہت دلچسپ اور چونچال برازیاتی بیان، ریاح خارج کرتی ہوئی ساحرہ، ہوش ربا، سوم، ۶۴۰ و مابعد؛ چالاک کی بیت الخلائی عیاری کو برق ذرا بدل کر کام میں لاتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۴۰؛ پیشاب کرتی ہوئی عورت کا بیان، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۲۳؛ بہت گندہ برازیاتی بیان، ساحرہ کا مذاق اڑاتے ہوئے، نور افشاں، دوم، ۳۵۵ تا ۳۵۸؛ مزید برازیات، نور افشاں، دوم، ۶۸۱؛ ''دلدار'' کے پیشاب کرنے پر ایک مطلع، آفتاب، اول، ۵۶۳؛ مختصر لیکن دلچسپ مزاحیہ برازیات، آفتاب، اول، ۱۱۱۸؛ خضران کی ظریفانہ برازیاتی باتیں، آفتاب، چہارم، ۴۱۵ ☆

بران تیغ زن/شمشیر زن بنت کوکب روشن ضمیر، از بطن ناہید مرصع پوش

کوکب، شاہ طلسم نور افشاں کی بیٹی، پہلی بار داستان میں آمد۔ اختر مروارید اس کا خاص سحر ہے۔ وہ اس کی لویں کاٹتی رہتی ہے اور غنیم یا اس کے لشکر کو نقصان پہنچا رہتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۲۶؛ ایرج کی تصویر دیکھ کر اس پر عاشق ہو جاتی ہے، ان کی ملاقات اور جدائی، ہوش ربا، دوم، ۲۵۰ و مابعد؛ عمرو اور مخمور کے استقبال میں اس کا خدم و حشم، ہوش ربا، دوم، ۳۲۹؛ اس کی زبردست برہمی، ہوش ربا، دوم، ۷۵۰؛ اس کی افواج، ہوش ربا، سوم، ۱۸۳؛ افراسیاب اسے گرفتار کرتا ہے، کوکب بھی اسے رہا نہیں کرا سکتا، جادوئی جنگ میں خار خار سے مات کھا جاتی ہے، بقیہ، اول، ۴۴۲؛ اس کی حالت پر ناہید گوہر پوش کا دل پسیجتا ہے اور وہ اسے رہا کرا دیتی ہے، بقیہ، اول، ۵۴۸؛ بران اور حیرت کے مابین دلچسپ جادوئی

معرکہ، ہوش ربا، چہارم، ۳۳۶؛ اختر مروارید، اس کے خاص جادو کا عمل، ہوش ربا، چہارم، ۶۹۴؛ افراسیاب سے جنگ کرتی ہے، ہوشربا، چہارم، ۶۹۵؛ دریاے خون رواں اور پل پریزاواں کو تباہ کر دیتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۴۸ تا ۹۵۴؛ اختر مروارید کی اصل، اور افرسیاب سے جنگ، افراسیاب اسے مار ڈالتا ہے، لیکن وہ مری نہیں، کشتۂ سحر ہے ہوش ربا، چہارم، ۶۹۴ تا ۶۹۵؛ عمرو اسے ''زندہ'' کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم ۱۱۴۲؛ افراسیاب سے جنگ کرتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۱۰ تا ۱۳۱۷؛ براں، حیرت، چالاک، اور افرسیاب کے درمیان لڑائی کی عمدہ چھیڑ چھاڑ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۹۷ تا ۲۰۳؛ ایرج کی کثیر الازدواجی اور بے راہروی اسے ناپسند ہے، وہ اسے ''کمینہ پن'' کہتی ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۸۵؛ براں اور دوسروں کے دلچسپ جنگی معرکے، ہوش ربا، پنجم، دوم ۳۲۷ و مابعد؛ براں کی حیا، ہوش ربا، ششم، ۱۵۰؛ مشعل جادو کے ہاتھوں کشتۂ سحر ہوتی ہے اور مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نور افشاں تین دن کی محنت کے بعد اس کی روح کو اس کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۵۰ تا ۱۵۱، ۱۷۱؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد اس کا نکاح ایرج سے ہوتا ہے۔ سکندر زریں تن اس عقد کا ثمرہ ہوگا، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷؛ نعرہ، ہوش ربا، ششم، ۴۹۱، نور افشاں، اول، ۲۱۴، ۲۸۷؛ سحر العجائب اور مصر الغرائب اسے پریشان کر ڈالتے ہیں، وہ بھاگ کر شجر پرستوں کے یہاں پناہ لیتی ہے، چونکہ وہ اسلام قبول کر چکی ہے اس لئے سحر سے تائب ہے، نور افشاں، اول، ۹۰؛ امداد غیبی کے زور پر حیرت کو رہا کراتی ہے لیکن پھر اسے ہاتھ سے نکل جانے دیتی ہے، نور افشاں، اول، ۲۸۲ تا ۲۸۹ ☆

برجیس، ابن اکوان

حیات خوش جمال کے بطن سے اکوان تاجدار کا بیٹا۔ بعد میں وہ آصف انجم طلعت کے ساتھ ہو جاتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ میں چونکہ اب اسلامی ہوں اس لئے میرا نام برجیس بن اکوان کی جگہ برجیس بن آصف ہو۔ اس کی یہ فرمائش قبول ہوتی ہے، گلستان، اول، ۵۳۰ ☆

برجیس، ابن خداوند آفتاب از بطن بدر سیمتن

آفتاب نے دھوکے سے بدر سیمتن کو حاملہ کیا، اس سے برجیس پیدا ہوتا ہے۔ اس کا باپ

اسے مرتبۂ خدائی پر متمکن کرتا ہے، آفتاب، دوم، ۵ تا ۲۸؛ ''آفتاب نما'' نام کا نہایت شاندار شہر، آفتاب، سوم، ۲۹۸؛ جو بھی برجیس کو دیکھتا ہے، بیہوش ہو جاتا ہے اور ہوش میں آکر آفتاب پرست بن جاتا ہے، آفتاب، سوم، ۲۹۹؛ ارژنگ شاہ ابن زمرد شاہ سے اس کی جنگیں، آفتاب، سوم، ۳۲۵ و مابعد؛ برجیس کی حمایت میں آفتاب زبردست سحر کرتا ہے، آفتاب، سوم، ۳۲۷، ۳۳۴؛ آفتاب پرستوں کے ہاتھوں ارژنگ و چترنگ کو شکست فاش، آفتاب، سوم، ۴۰۸؛ اپنے جادو کے ذریعہ اسلامیوں کا قلع قمع کر دیتا ہے، آفتاب، سوم، ۴۰۸؛ نہ طاق کی طرف بڑھتا ہے، راستے میں اسلامیوں کو تسخیر و تباہ کرتا چلتا ہے، آفتاب، سوم، ۴۹۲؛ اس کو پورا یقین ہے کہ خداوند آفتاب واقعی خدا ہے، اس کو یہ نہیں معلوم کہ آفتاب دراصل سحر کرتا ہوا خفیہ طور پر اس کے ساتھ چلتا ہے۔ برجیس کے منھ پر جادوئی غازہ ہے، لہٰذا جو اسے دیکھتا ہے سجدے میں گر جاتا ہے، آفتاب، سوم، ۱۰۶۲؛ اس کی بارگاہ میں سات وسیع و عریض درجے ہیں، آفتاب، سوم، ۱۰۶۳ ☆

بردہ فروشی

داستان میں بردہ فروشی کا ذکر جگہ جگہ ملتا ہے، اور اس انداز سے کہ یہ صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ داستان گو کی نگاہ میں کوئی غیر معمولی بات نہیں، بلکہ شاید بری بات بھی نہیں، کیونکہ عمرو عیار کے بارے میں ہمیں بالکل سرسری طور پر بتایا جاتا ہے کہ وہ عام طور پر لڑکیوں/عورتوں کو اٹھا لاتا ہے اور پھر انھیں بیچ ڈالتا ہے یا ان سے پیشہ کراتا ہے۔

عمرو عیار بردہ فروشی کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۲۳؛ مہر بانو ایک چرواہے کی بیٹی ہے۔ اسے کسی ظالم نے پکڑ لیا ہے۔ مہر بانو کہتی ہے، میری آبرو نہ لے، مجھے کسی کے ہاتھ بیچ ڈال۔ اس کا کہنا ہے کہ سوداگر پیشہ لوگ ایسی خرید و فروخت کرتے ہی رہتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۰۶؛ عمرو عیار بردہ فروش ہونے کا ڈھونگ رچاتا ہے، لیکن اس قدر وثوق انگیزی کے ساتھ، کہ گمان ہوتا ہے وہ سچ مچ کا بردہ فروش ہے، نور افشاں، سوم، ۳۵۴؛ خضران کہتا ہے کہ مسلمان عورتوں کی خرید و فروخت ٹھیک نہیں۔ ہاں غیر مسلم عورتیں البتہ خریدی اور بیچی جا سکتی ہیں، آفتاب، دوم، ۴۲۰ ☆

برق ثالث

عیار، برق ثانی کا بیٹا، عمدہ عیاری کرتا ہے، گلستان، دوم، ۵۱۹ ☆

برق ثانی

عیار، برق فرنگی کا بیٹا۔ عمدہ عیاری، ہفت پیکر، اول، ۴۸۰؛ میدان عمل میں، آفتاب، چہارم، ۳۵۰ و مابعد؛ خضران (فرزند عمرو ثانی) کے ساتھ مل کر عمدہ عیاری کرتا ہے، خضران کو وہ بھائی کہتا ہے، گلستان، اول، ۸۶، ۱۳۰ ☆

برق، دیو

آسمان پری کا نوکر جسے وہ امیر حمزہ کو پردۂ قاف میں طرح طرح سے پریشان کرنے اور دھوکے دینے کے لئے استعمال کرتی ہے، نوشیرواں، اول، ۴۸۷ ☆

برق فرنگی

داستان میں پہلی بار آمد، اس وقت وہ مرزوق شاہ فرنگی کا نوکر ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۲۵؛ نعرے: ہوش ربا، ششم، ۱۲، ۱۱۹، بقیہ، اول، ۱۱۰، بقیہ، دوم، ۶۰۱، نور افشاں دوم، ۸۴، ہفت پیکر، اول، ۵۶۶، ہفت پیکر، سوم، ۶۷۶، جمشیدی، دوم، ۲۱۱؛ کتے والی والی عیاری کے ذریعہ عمرو اسے زیر کرتا ہے۔ برق اسلام لے آتا ہے اور آئندہ چل کر خود بھی کئی بہت عمدہ کتے کی عیاری (اور ایک جگہ آہو کی عیاری) کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۶۶؛ عمرو اور برق مل کر عیاری کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۶۵؛ عمرو اور قران کے ساتھ مل کر عمدہ عیاری، ہوش ربا، اول، ۸۴ تا ۱۰۱؛ صرصر کو زک دیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۱۲؛ عمدہ عیاری، لیکن صرصر پالا مار لے جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۷۵۶؛ پھر عیاری کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۷۵۸؛ عمدہ عیاری، ہوش ربا، دوم، ■۱۴، ۲۷۳؛ قران کے ساتھ مل کر لمبی چوڑی اور ظریفانہ عیاری، ہوش ربا، دوم، ۴۳۸؛ غیر اسلامی ساحر ناقوس کو بڑے ظلم سے قتل کرتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۸۵۰؛ افراسیابی ساحر حسام کو قتل کرتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۳؛ عورت/طوائف کا بہروپ بھی اس کی خاص عیاری ہے، ہوش ربا، سوم،

۲۰۱؛ایک ساحر کو بڑی سفا کی سے قتل کرتا ہے، ہوش ربا،سوم، ۵۷۵؛ کچھ تبدیلیاں کر کے چالاک کی ''بیت الخلا عیاری'' خود انجام دیتا ہے، ہوش ربا،سوم، ۶۴۰؛ ظالمانہ عیاری، بقیہ، اول، ۱۶۲؛اس کی صورت شکل، بقیہ، دوم، ۵۷۰؛ براں کو قید خانے سے چھڑاتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۶۳ تا ۶۸؛صرصر اور افراسیاب کے خلاف طویل عیاریاں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۰، ۶۰ تا ۶۱، ۶۵؛عمرو اسے ''انگریز'' کہہ کر مخاطب کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۴۵؛ عمرو کے ساتھ مل کر افراسیاب کو فریب دیتا ہے اور لوح طلسم کے ساتھ ساتھ کتاب سامری بھی فراسیاب سے لے لیتا ہے۔ بعد میں کتاب سامری کے اوراق کو عمرو دھو کر صاف کر دیتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۷۶ تا ۱۸۳؛ مشعل جادو کے خلاف اس کی نہایت عمدہ اور تقریباً کامیاب عیاری کے بعد صرصر اور صبا رفتار مشعل جادو کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتی ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۲۰؛ آفات چہار دست اور افراسیاب کے چالیس نا قابل تسخیر پتلوں کو مار ڈالتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۴۶؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد شمیمہ نقب زن سے اس کی شادی، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰؛ کوٹ پتلون پہنتا ہے، اونچی ہیٹ (Top hat) لگاتا ہے اور اور پتلون کی پچھلی جیب میں برانڈی کی چپٹی شیشی (Flask) بھی رکھتا ہے، نورافشاں، اول، ۱۳۵؛ عمرو کے ساتھ مل کر عمدہ عیاری کرتا ہے، نورافشاں، سوم، ۷۸۹؛اس کی معشوقہ کو پنجہ اٹھالے جاتا ہے، فرط غم سے اس کے حواس مختل ہو جاتے ہیں، عمرو اسے مسکن دوا کے طور پر دارو ے بیہوشی دیتا ہے، نورافشاں، سوم، ۱۰۲۶ تا ۱۰۳۴؛ زبردست اور ظریفانہ عیاری، ہفت پیکر، سوم، ۵۸۸؛ بتایا جاتا ہے کہ وہ انگریز ہے اور اس کی انگریز بیوی اور بیٹی لندن میں رہتی ہیں، جمشیدی، سوم، ۲۹۴؛اسلام مخالف عیارہ حفیظہ کے ساتھ اس کے مقابلے، جمشیدی، سوم، ۲۷۳؛ لمبی چوڑی عیاری، آفتاب، دوم، ۱۲۹۸؛ اشفاق مردم در کو دھوکے سے مار لیتا ہے اور لندھور کو شب خون مارنے پر بھی راضی کر لیتا ہے۔ امیر حمزہ ناراض ہو کر اسے سزا دیتے ہیں سلیمانی، اول، ۹۲ (ایسا ہی ایک معاملہ عمرو کے ساتھ بھی پیش آیا تھا، ملاحظہ ہو ''سکندر غبار انگیز'')؛ برق، جانسوز، اور دوسرے کئی عیار آخری عیاری کو نکلتے ہیں اور موت کے گھاٹ اترتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۵۰۳ ☆

برہمن

جلیل القدر ساحر جو امیر حمزہ کا حامی ہو گیا ہے۔ مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب

اور نور افشاں تین دن کی محنت کے بعد براں، بہار، مجلس، مخمور، اور باغبان کی روحوں کو ان کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۷۱؛ صرصر اسے گرفتار کرلیتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۲۷۲؛ افراسیاب اسے جنگ کے دوران قتل کرتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۵۳ ☆

بزدلی

سپاہیوں کی بزدلی کے بیان پوری داستان میں عام ہیں۔ بالخصوص کسی بڑی جنگ کے پہلے کی رات کو بزدلی کی باتوں، مثلاً خوف سے بھری ہوئی خود کلامیاں، لشکر چھوڑ کر بھاگ نکلنا، لشکر چھوڑنے کے لئے اپنے آپ میں طرح طرح کے جواز ڈھونڈنا، خود بھاگنا اور دوسروں کو بھی بھاگنے کی تلقین کرنا وغیرہ، ان چیزوں کا بیان داستان گو کے مرغوب موضوعات میں ہے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ بزدل سپاہی دونوں طرف ہیں، یعنی اسلامیوں میں بھی اور غیر اسلامیوں میں بھی۔ تقریباً ہر موقعے پر سپاہیوں کی بزدلی اور تھڑ دلے پن کا بیان مزاح پیدا کرنے کے آزمودہ ذریعے کے طور پر برتا گیا ہے، اور داستان گو ایسے موقعوں پر عموماً مزاح پیدا کرنے میں کامیاب رہتا ہے۔ سپاہیوں کے تھڑ دلے پن کا ایک طویل اور دلچسپ بیان غالب لکھنوی، ۳۵۱، ۳۷۹؛ ''نوشیرواں نامہ'' اول، ۱۵۵ و مابعد، ''صندلی نامہ''، صفحہ ۲۵۰ و مابعد، اور آفتاب، سوم، ۱۳۲۲ پر ملاحظہ کریں۔ اسی پر اوروں کو بھی قیاس کرلیا جائے ☆

بزرجمہر بن بخت جمال

دیکھئے، ''حکیم بزرجمہر، بن بخت جمال'' ☆

بزرجمہر کے بیٹے

دیکھئے، ''بزرگ امید''، ''دریادل''، ''والا گہر''۔

بزرگ امید ابن بزرجمہر

حکیم بزرجمہر اس کے ہاتھ سے امیر حمزہ کے لئے بارگاہ دانیالی اور علم اژدہا پیکر، اور عمرو کے لئے بھی متعدد تحفہ جات بھجواتا ہے، غالب، ٦٦ تا ٦٧؛ عمرو اسے جمال گونا پلا دیتا ہے تا کہ وہ قباد کا نکاح

پڑھانے نہ جا سکے، عمرو خود اس کا بھیس بدل کر جاتا ہے اور خود نکاح پڑھا کر انعامات وصول کرتا ہے، ہومان، ۶۸۶؛ بزرجمہر کے جانشین کی حیثیت سے لشکر حمزہ میں کہانت کرتا ہے۔ رستم علم شاہ کے غائب ہو جانے پر امیر حمزہ کو بتاتا ہے کہ رستم دراصل طلسم زعفران زار سلیمانی میں قید ہے اور امیر حمزہ اس طلسم کے فتاح ہیں، لہٰذا رستم کی رہائی کے لئے کوشش انھیں ہی کرنی چاہیئے، سلیمانی، اول، ۱۱ تا ۱۲؛ جب اسد (مہ جبیں اور دیگر شہزادیاں)، سعد (بہار)، ایرج (براں)، اور نورالدہر (مخمور) کے نکاح پڑھائے جانے والے ہیں تو عمرو عیار دوبارہ بزرگ امید کو جمال گوٹا پلا کر مریض کر دیتا اور خود اس کی شکل بنا کر نکاح خواں بن بیٹھتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۸ تا ۱۰۱۹ ☆

بزرگ امید ثانی، ابن بزرگ امید

بزرگ امید کا جانشین، آفتاب، چہارم، ۴۰۷ ☆

بصیر جادو

بدیع الملک اور ان کے ساتھیوں کو اندھا کر دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۱۳۵؛ خضران اسے نہایت ہمت کے ساتھ گرفتار کر لیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۲۷۸؛ وہ اسلام قبول کر لے تو بدیع الملک اور ان کے رفقا کی بینائی بحال نہیں کر سکتا، لیکن بدیع الملک اسے پھر بھی اسلام کی دعوت دیتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۲۸۰ ☆

بقراط ثانی، حکیم

دیکھئے، ''حکیم بقراط ثانی'' ☆

بقراط ثانی، خداوند

طلسم خیال سکندری کا خداے اعظم، وہ سکندر کے مزار اور تابوت کا نگہبان بھی ہے، سکندری، اول، ۱۸؛ سادہ مگر موثر سحر، سکندری، اول، ۶۶؛ عمرو کو گرفتار کرتا ہے، امیر حمزہ کو وہ پہلے ہی پکڑ چکا ہے، دونوں کو یکجا قید کرتا ہے، سکندری، اول، ۱۸۹؛ نورالدہر لوح طلسم کے حصول میں ناکام رہتا ہے۔ بقراط

ثانی اسے اور ایرج کو گرفتار کر لیتا ہے اور نورالدہر کو ابدالآباد تک آوارہ پھرنے کی تعزیر دیتا ہے، سکندری، اول، ۱۴۱۴؛ عمرو اور کچھ ساحرائیں مل کر بقراط ثانی کی بارہ ہزار داشتاؤں کو مار ڈالتے ہیں، اسے پکڑ کر اس کی ڈاڑھی مونچھ مونڈ دیتے ہیں۔ بقراط ثانی بھاگ کر طلسم باطن میں پناہ لیتا ہے، سکندری، اول، ۷۳۶ تا ۷۴۰؛ پہلے اس نے اپنے طلسم کے زوال کی خبر اپنے آپ دی، لیکن پھر مکر گیا، سکندری، اول، ۷۹۴؛ اسلامیوں کے خلاف طویل غیر دلچسپ جادوئی معرکے، سکندری، سوم، ۲۱؛ پیشین گوئی کرتا ہے کہ نورالدہر میرا قاتل ہوگا، سکندری، سوم، ۳۲؛ اس کا محل، سکندری، سوم، ۶۲؛ امیر حمزہ اور ان کے تمام بڑے ساتھیوں کو جادو سے گرفتار کر لیتا ہے، سکندری، سوم، ۶۹ تا ۷۳؛ اس کی شکل و شباہت، سکندری، سوم، ۸۷؛ بقراط ثانی کے خلاد عمرو اور چالاک کی عمدہ عیاریاں، سکندری، سوم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۳؛ جنگوں کے طویل سلسلے کے بعد نورالدہر کے ہاتھ قتل ہوتا ہے، سکندری، سوم، ۱۰۶۴ و مابعد☆

بلاشور

غیر اسلامی عیار، اپنی چالاکیوں سے عمرو عیار کا ناطقہ بند کر دیتا ہے، صندلی، ۱۲۴؛ مردم خوری کرتا ہے، صندلی، ۱۹۵؛ عمرو عیار اس کے سامنے پھر بے دست و پا، صندلی، ۱۹۵؛ عمرو کی اس پر اب بھی ایک نہیں چلتی، لیکن بلاشور کا ایک ہاتھ کٹ جاتا ہے جسے بلاشور خود ہی کڑکڑاتے تیل میں ڈال دیتا ہے، صندلی، ۲۰۷؛ کٹے ہوئے ہاتھ کی جگہ نیا ہاتھ لگا دیا جاتا ہے، صندلی، ۲۳۳؛ بشارت ملتی ہے کہ جو بھی بلا شور کو مارے گا اسی کو عمرو عیار کے بانہ ہائے عیاری ملیں گے، تورج، اول، ۴۴؛ عمرو ثانی اسے مار لیتا ہے، لیکن کاتب یا داستان گو کے سہو کی بنا پر مارنے والے کا نام یہاں برق ثانی درج ہو گیا ہے، تورج، اول، ۵۶☆

بلانوش

غیر اسلامی ساحر، ایک بڑی بھیانک بلا کو اسلامیوں کے خلاف طلب کرتا ہے، گلستان، اول، ۵۰۶؛ دلچسپ سحر، گلستان، اول، ۵۱۱☆

بلبب خان

اول مفتوح، دوم مشدد مفتوح، صلصال بن دال کا بیٹا، اسلامیوں کی طرف سے لڑتا ہوا قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں قتل ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۷۴ تا ۶۷۷ ☆

بلقیس بن قہمور

قہمور دیو پرور کا بیٹا، عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے قہمور کا دنگل بیٹھنے کے لئے عطا کرتے ہیں، گلستان، اول، ۵۳۹ ☆

بلقیس بہار اعجاز

دیکھئے، ''بہار اعجاز'' ☆

بوستان خیال

''کوچک باختر'' پر اس کا اثر، کوچک، ۴۹۷ و ما بعد؛ علم ہیئت و نجوم کی اصطلاحوں کے استعمال میں جاہ شعوری طور پر ''بوستان خیال'' کی نقل کرتے ہیں اور اس طرح یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ چاہیں تو اس طرح بھی لکھ سکتے ہیں، لیکن داستان گوئی کا اصل طرز یہ نہیں ہے، ہوش ربا، اول، ۹۲۸؛ جاہ ایک ذرا نکتہ چینی کے انداز میں ''بوستان خیال'' کا ذکر کرتے ہیں، ہوش ربا، اول، ۹۳۷؛ دوبارہ شعوری طور پر ''بوستان خیال'' کا انداز خوب نبھایا ہے، ہوش ربا، دوم، ۲۶۳ تا ۲۶۷؛ باطنی اور اسراری انداز کا علم نجوم، شاید ''بوستان خیال'' کی نقل میں، ہوش ربا، سوم، ۴۲۲؛ خضران ''بوستان خیال'' پڑھتا ہے کہ عیاری کے نئے طریقے ہاتھ آئیں، لیکن مایوس ہوتا ہے، آفتاب، سوم، ۱۵۳ ☆

بہار

ملکۂ حیرت (افراسیاب کی بیگم) کی بہن اور ہوش ربا کی ایک نہایت دلکش ساحرہ۔ اس کا مستقر کوہ آرام ہے، افراسیاب چپکے چپکے اس پر ہوس کی نگاہ رکھتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۴۶؛ اس کے حسن کا رنگارنگ جلوہ اور شان و شوکت، جب وہ مہرخ سحر چشم کے خلاف جنگ کو نکلتی ہے۔ اس کا خاص سحر یہ ہے کہ

بہار کا عالم پیدا کر کے مدمقابل کو اپنا دیوانہ کر دیتی ہے۔ جب وہ کسی جگہ پر جلوہ فرما ہونے کو ہوتی ہے تو دور تک بہار اور موسیقی اور مسرت کا سا ماحول پیدا ہو جاتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۶۴؛ عمرو عیار کچھ عیاری اور کچھ زور ظلم سے ملکہ بہار کو مطیع اسلام بناتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۶۵ تا ۱۷۹؛ عیاری میں برق کی مدد کرتی ہے، ہوش ربا، دوم، ۳۷۲؛ اپنے مخصوص بہاریہ سحر کے ذریعہ مصور کو گرفتار کر لیتی ہے، ہوش ربا، دوم، ۴۰۲؛ "نوشیرواں نامہ" کا بیان ہے کہ شاہ اسلامیاں سعد بن قباد پر نادیدہ عاشق ہوتی ہے۔ اس وقت وہ طلسم نور افشاں میں براں کی مہمان ہے، ہوش ربا، دوم، ۴۸۳؛ نہایت عمدہ سحر، ہوش ربا، دوم، ۵۸۵؛ اسعد سے اس کی ملاقات کا نہایت عمدہ بیان، ہوش ربا، دوم، ۵۹۱ و مابعد؛ ظلمات چار چشم اسے پکڑ لیتی ہے، عمرو عیار اسے رہا کراتا ہے۔ لیکن پھر خود ظلمات چار چشم کا قیدی بن جاتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۲۱؛ دلچسپ سحر، بقیہ اول، ۶۲۴؛ اسلامیوں کے بادشاہ سعد پر عاشق ہونے اور افراسیاب کو چھوڑ دینے کے باوجود وہ افراسیاب سے ڈرتی بہت ہے، بقیہ، دوم ۱۶۸، ۱۸۱؛ سوفار آتش بار، غیر اسلامی ساحر، اسے (وقتی طور پر) شکست دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے، بقیہ، دوم، ۱۹۰؛ بہار اور گل عذار کے مابین زبردست طلسمی جنگ، بہار کو فتح تو ہوتی ہے، مگر بہت نقصان اٹھا کر، بقیہ، دوم، ۳۴۶؛ خار خار نامی ساحرہ اسے گرفتار کر کے اس کی مت پلٹ دیتی ہے اور اسے اسلامیوں کے خلاف (عارضی طور پر) کر دیتی ہے، بقیہ، دوم، ۳۹۸؛ برہمن جادو (استاد افراسیاب) اس کی جان بچاتا ہے، بقیہ، دوم، ۴۹۶؛ بوٹ پہنتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۰۵؛ مشعل جادو کے ہاتھوں کشتۂ سحر ہوتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۴۷؛ مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نور افشاں تین دن کی محنت کے بعد اس کی روح کو اس کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۷۱؛ تاریک شکل کش سے اس کی عمدہ لیکن ناکام جنگ، ہوش ربا، ششم، ۳۶۲ و مابعد؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد اس کا نکاح سعد بن قباد سے ہوتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷☆

بہار اعجاز

اس کا نام بلقیس بہار اعجاز بھی بتایا ہے اور بعد میں اسے بہار اعجاز بیان بھی لکھا گیا ہے۔ وہ

ایک نوعمر، بلکہ بچہ ساحرہ ہے۔ جمشیدی، دوم، ۱۰۸: اپنی دادی ظلمانہ کو اسلامیوں کے قبضے سے چھڑانے جاتی ہے لیکن سعد پر عاشق ہو کر اسلامیوں سے مل جاتی ہے، جمشیدی، دوم، ۱۴۹: اسلامیوں کی طرف سے کئی مہمیں سر کرتی ہے، جمشیدی، دوم، ۲۵۲ ☆

بہرام خاوری

اسلامی قلعہ دار، ارژنگ کی افواج اسے شکست دیتی ہیں، آفتاب، اول، ۷۴۹: اس کا عیار طمطراق ارژنگ کو گرفتار کر لیتا ہے، آفتاب، اول، ۷۵۹ ☆

بہرام گرد، خاقان چین

نعرے، نوشیرواں، دوم، ۸۳، ۱۶۳، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸: نوشیروانی سردار گستہم اسے سفیہانہ مکر کے ذریعہ پکڑ لیتا ہے۔ گستہم اسے امیر حمزہ سے لڑاتا ہے، تین دن کی کشتی کے بعد امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں، اب وہ مطیع ہو کر امیر کے دربار میں دست راست پر بیٹھتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۰۲ تا ۳۱۴: جواں مردی، نوشیرواں، اول، ۳۰۲ تا ۳۰۳: وہ پہلا شخص ہے جو نقاب دار کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے، نوشیرواں، اول، ۴۴۳: اجر وکیہ کے بادشاہ کی بیٹی مہر افروز سے شادی کرتا ہے، اس کے بطن سے معظم خاں کی پیدائش ہو گی، نوشیرواں، اول، ۶۸۱: مسور بسحر ہو کر لندھور کے خلاف جنگ آزمائی کرتا ہے، چالاک اسے سحر سے رہائی دلاتا ہے، ہومان، ۳۴۱ تا ۳۴۵: شہریار سے نبرد آزما ہوتا ہے، تورج، دوم، ۶۲: دو پراسرار نقابداروں کے ہاتھ بڑے عجیب انداز میں قتل ہوتا ہے، تورج، دوم، ۱۰۹۸ تا ۱۱۰۳ ☆

بہزاد

امیر حمزہ کے قدیمی خادم مقبل ابن قبیل، ملقب بہ "مقبل وفادار" کا بیٹا۔ مہر نگار کے دفاع میں ژوبین کے خلاف مصروف جنگ ہوتا ہے لیکن مہر نگار کی جان نہیں بچا سکتا، ہومان، ۷۸۰ ☆

بیابان بری برہ

طلسم ہوش ربا ے باطن میں ایک دور افتادہ مقام۔ آفاق جادو وہاں کا بادشاہ ہے۔ جہانگیر

ابن حمزہ کو اس بیابان سے گذرنا ہوتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۵۸۲ ☆

بیابان کاج وباج/صحرائے کاج باج

اس بیابان میں اسلامیوں کو ساحر گھیر کر انھیں ہرن بنا دیتے ہیں۔ بہت سے جل کر خاک ہو جاتے ہیں اور بہتوں کو عروس سامری کا عاشق کہا جاتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۱۹۸ تا ۲۰۰؛ وہاں کے واقعات یاد کئے جاتے ہیں، گلستان، سوم، ۷۰؛ حمزۂ ثانی کے تمام اہم ساتھی یہاں جام اجل نوش کرتے ہیں، لعل، دوم، ۹۲۷ ☆

بیان کنندہ/مصنف

بیان کنندہ، راوی، مصنف، وغیرہ مباحث کے لئے اس کتاب کی جلد اول ملاحظہ ہو۔ یہاں صرف اس بات کا اعادہ مقصود ہے کہ داستان گویوں نے کہیں خود کو مترجم کہا ہے تو کہیں قصے کا مخترع بھی قرار دیا ہے، اور کہیں داستان گو بھی کہا ہے۔ یعنی وہ دونوں طرح کے تاثر دینا چاہتے ہیں اور اپنے بیانات میں تضاد کی پروا نہیں کرتے: انھیں داستان تحریری طور پر ملی تھی، یا ورثے میں ملی تھی، یا استاد سے ملی تھی، یا انھوں نے خود سے بنائی/لکھی ہے، اور وہ اسے بیان کر رہے ہیں۔ کہیں کہیں انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس داستان کے لئے فلاں استاد (مثلاً میر احمد علی) نے محض اشارے (اس کے لئے اصطلاحی لفظ ''پتہ'' ہے) چھوڑے تھے، اب میں نے (یا موجودہ داستان گو نے) ان ''پتوں'' کو اپنی قوت بیان کے زور پر از سر نو مفصل کیا ہے۔

شیخ تصدق حسین ایک جگہ خود کو اپنے ہی سے دور رکھتے ہوئے داستان یوں لکھتے ہیں گویا وہ ''مترجم'' نہیں، بلکہ ایک نئے بیان کنندہ، بلکہ اصل راوی ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اب میں اصل فارسی داستان سے انحراف کر کے شیخ تصدق حسین کا بیان کیا ہوا روپ بیان کروں گا (نوشیرواں، دوم، ۴۰۴)۔ کہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ یہ حصہ شیخ تصدق حسین کا بنایا ہوا/بیان کردہ نہیں ہے بلکہ کسی اور نے لکھ کر یہاں داخل کر دیا ہے اور تصدق حسین کو اس تحریف یا اضافے کی خبر نہ ہو سکی کیونکہ وہ نابینا تھے، یا امی تھے، یا دونوں تھے؟ یہ بات کچھ قرین قیاس نہیں لگتی، لیکن جیسا کہ ہم جلد اول (ص ۳۶۴ تا ص ۳۶۹) میں

دیکھ چکے ہیں، تصدق حسین کی بعض داستانوں (آفتاب، پنجم، اول، ۹۰۳، لعل، اول، ۴۹) میں آرزو لکھنوی کا مسلسل حوالہ عجب طرح کا شک پیدا کرتا ہے کہ آیا ان داستانوں کے بعض اجزا آرزو لکھنوی نے شیخ تصدق حسین کے علم و اطلاع میں، یا انھیں بتائے بغیر، ان داستانوں میں شامل کر دیے جواب شیخ تصدق حسین کے نام سے منسوب ہیں؟

بہرحال، ''نوشیرواں نامہ''، جلد دوم، کا حوالہ جو میں نے اوپر درج کیا، وہ ایک طرح کی بیانیہ طرز گذاری (Strategy) ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ امکان ہے کہ داستان گو شیخ تصدق حسین داستان گو (یعنی ایک عینی وجود) کو شیخ تصدق حسین (تاریخی شخصیت) سے دور رکھ رہا ہے اور اس طرز گذاری کے ذریعہ کچھ التباس پیدا کرنا چاہتا ہے، مثلاً:

(۱) اس داستان کی اصل روایت فارسی میں ہے، لیکن شیخ تصدق حسین (تاریخی شخصیت) نے بھی اس کا ایک روپ قائم کیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ غزل کے متکلم کی طرح داستان گو کے بھی دو روپ ہیں: ایک تو داستان کا بیان کنندہ، اور ایک خود شیخ تصدق حسین۔ شاعری کی دنیا سے اس کی ایک مثال حسب ذیل ہے ؎

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے

غزل کے مندرجہ بالا شعر میں بالکل واضح ہے کہ شعر کا مصنف (غالب) اور شعر کا متکلم ایک ہی شخص نہیں ہیں۔

(۲) اس موقعے تک جو داستان سنائی/لکھی گئی وہ فارسی روایت کے اعتبار سے تھی اور

(۳) اس کے آگے جو داستان سنائی/لکھی گئی، اور اب جو سنائی/لکھی جائے گی، وہ شیخ تصدق حسین کی بیان کردہ/ایجاد کردہ ہے۔ لیکن اس کا بیان کنندہ شیخ تصدق حسین نہیں، کوئی اور شخص ہے۔ اگر ''نوشیرواں نامہ''، جلد دوم، ص ۴۰۴ پر مذکور بیان خود شیخ تصدق حسین کا ہے، اور فی الحال ہمیں یہی کہنا ہوگا کہ یہ بیان شیخ تصدق حسین ہی کا ہے، تو اس کا مطلب یہی نکلے گا کہ شیخ تصدق حسین نے کمال ہوشیاری سے داستان کے اصل راوی (جس کا وجود خود ہی زیادہ تر خیالی ہے)، تاریخی بیان کنندہ

شخصیت (شیخ تصدق حسین)، اور موجودہ بیان کنندہ (یعنی بیان کنندۂ دوم، ایک فرضی شخصیت) کے درمیان التباس پیدا کر کے زبانی بیانیہ کی شعریات کے مطابق عمل کیا ہے، کہ یہاں راوی کوئی نہیں، صرف بیان کنندہ ہوتا ہے۔

محمد حسین جاہ کہتے ہیں کہ میں اسد کی رہائی جلد پنجم میں بیان کروں گا (''طلسم ہوش ربا'' چہارم، ۱۲۶۲)۔ لیکن جلد پنجم انھوں نے نول کشور پریس کے لئے لکھی نہیں۔ یہ جلد احمد حسین قمر نے لکھی، اور انھوں نے بھی اسد کی رہائی کا حال اسی جلد پنجم (حصۂ اول) میں لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''طلسم ہوش ربا'' کی داستان کی اہم جزئیات بھی پہلے سے طے شدہ تھیں۔ ایسی صورت میں ہمارے داستان گویوں کو بیان کنندہ کہنا درست ہوگا۔ اور یہ نکتہ نول کشوری داستان امیر حمزہ کی داستان گوئی کا بنیادی نکتہ ہے۔

احمد حسین قمر کبھی کبھی ''واقعیت'' لانے کی کوشش کرتے ہیں (مثلاً ''طلسم ہوش ربا'' پنجم، اول، ۲۱)۔ ایسی کوششیں داستان گویوں نے جب بھی کی ہیں وہ ناکام ہوئے ہیں۔ لیکن ان کوششوں کا مطلب یہی ہے کہ وہ خود کو ''مترجم'' کہنے کے باوجود اپنا ''مصنفانہ'' (یعنی ''مصنف'' کی حیثیت سے داستان کے مخترع کا) وجود بھی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے اصل داستان میں ''واقعیت'' کا کوئی گذر نہیں، بلکہ یوں کہیں کہ اصل داستان کا اصول واقعیت وہ نہیں ہے جو انیسویں صدی کے ناول نگاروں کا تھا اور جس کا کچھ اثر ہمارے داستان گویوں نے قبول کیا اور خود کو داستان گو اور ''مصنف'' دونوں میں پیش کرنا چاہا۔ اس سلسلے میں مزید دیکھیں، ''بیانیہ طرز گذاریاں، داستان میں'' ☆

بیانیہ طرز گذاریاں، داستان میں

''طرز گذاری'' سے مراد وہ طریقے اور ترکیبیں اور ہتھ کنڈے ہیں جنھیں داستان گو اپنی داستان کو ظاہر کرنے کے لئے (یعنی اسے بیان کرنے کے لئے)، اسے دلچسپ بنانے کے لئے، اس میں تنوع اور رنگا رنگیاں لانے کے لئے، اور داستان کو اپنے سامع اور اپنے درمیان ذہنی ہم آہنگی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ انگریزی میں طرز گذاری کو strategy اور بیانیہ طرز گذاری کو narrative strategy کہہ سکتے ہیں۔

یہ خیال کبھی کبھی ظاہر کیا گیا ہے کہ داستانی کردار نگاری میں ناول کی سی باریکی نہیں ہوتی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اسی وجہ سے داستان میں بیانیہ بھی بہت سادہ اور اکہری سطح پر ہمارے سامنے نمایاں ہوتا ہے، یعنی داستانی بیانیہ میں ناول کی سی پیچیدگی نہیں ہوتی۔ یہ غلط بیانیاں اس لئے ہوئی ہیں کہ ناول کو داستان کی ''ارتقایافتہ'' صورت قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ناول زیادہ مرتقی (Evolved) صنف ہے، اور داستان اس کے مقابلے میں غیر ترقی یافتہ اور اوائلی (Primitive) صنف ہے۔ اگر یہ خیال مسترد کر دیا جائے کہ داستان کی ''ارتقایافتہ'' شکل ناول ہے، تو ناول میں کردار اور بیانیہ کے بارے میں یہ غلط فہمیاں نہ واقع ہوتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ داستانی بیانیہ خاص اپنی طرح کی باریکیاں اور نزاکتیں رکھتا ہے اور داستان گو کو زبانی بیانیہ کی تمام قوتوں کو بروے کار لانے کا فن بخوبی آتا ہے۔ داستان کو فکشن (یعنی جدید ناول) کا ایک صیغہ نہ سمجھنا چاہیئے۔

اس تمہید کے بعد داستان میں بیانیہ کی دلچسپ اور غیر معمولی طرز گذاریوں کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

جنگ کا حال ایک کردار کی زبان سے تقریر کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح کی ایک مثال شیکسپیئر کے ڈرامے Macbeth کے پہلے ایکٹ، دوسرے منظر، میں بھی ملتی ہے جہاں دو کرداروں کی زبانی ایک جنگ کا حال بیان ہوا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۹۸؛ عمرو بن شداد حبشی جب نوشیرواں کو گرفتار کرتا ہے تو اس کے لئے سزا تجویز کرتا ہے کہ نوشیرواں اہل مجلس کو داستان امیر حمزہ سنائے! اس طرح داستان کے اندر ہی پوری داستان کی موجودگی کا اشارہ قائم ہو جاتا ہے، اور یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ داستان امیر حمزہ اگرچہ رسمی طور پر ''نوشیرواں نامہ'' سے شروع ہوتی ہے لیکن یہ دراصل اس کے پہلے سے موجود ہے، یعنی داستان ہمیشہ سے ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۱؛ ''ہومان نامہ'' کا ڈھانچا بڑی حد تک ''طلسم ہوش ربا'' کے لئے نمونے کا کام کرتا ہے۔ دونوں کا طریق کار یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے دور دور سے ساحر یا سردار آتے ہیں اور امیر حمزہ کے ہاتھوں شکست کھاتے رہتے ہیں، مثلاً، ہومان، ۴۰۰؛ مہر نگار کے انجام سے پہلے مقبل اور ژوبین میں کئی بار جھڑپیں اور مقابلے ہوتے ہیں، یعنی مہر نگار کا انجام بہت دیر میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ داستان روکنے کا نہایت عمدہ طریقہ ہے، ہومان، ۷۳۰ و مابعد؛ داستان گو کہتا ہے کہ

جہاں تک ممکن ہو واقعات اس طرح بیان ہوں کہ توافق(verisimilitude) کا پورا لحاظ رکھا جائے، ہرمز، ۶۳۹؛ دو شخص دراصل ایک ہیں، یہ بات ایک حاشیے میں بتائی گئی ہے۔ جو بات داستان گو غالباً اپنے کسی نئے سامع کو بتاتا وہ اس نے یہاں حاشیے میں لکھ دی ہے، بالا، ۵۶۸؛ داستان کے جز و لاینفک کے طور پر نظم کا استعمال، یعنی داستان کو منظوم صورت میں بیان کیا گیا ہے، ہوش ربا، اول، ۳۲۵، دوم، ۱۶، سوم، ۵۰۹؛ قران ایک لمبی لایعنی تقریر کر کے خود کو دیوانہ ظاہر کرتا ہے۔ (یہاں بیکیٹ کے ڈرامے Waiting for Godot (ترجمہ از کرشن چندر، بعنوان ''گوڈو کے انتظار میں'') کا کردار Lucky [ترجمے میں اس کا نام سوبھاگا ہے] یاد آتا ہے)، ہوش ربا، اول، ۳۶۶؛ محمد حسین جاہ آئندہ آنے والے واقعات اور ان کے شاخسانوں اور پیچیدگیوں کے لئے سامعین کو تیار کرتے ہیں، اچانک کوئی بات نہیں کہتے، ہوش ربا، دوم، ۲۴۵ و مابعد؛ آنے والے واقعات کی منظوم جھلک، ہوش ربا، سوم، ۳؛ برق کے ہاتھوں حسام کا قتل ہوتا ہے۔ اس وقوعے کو ایک دلچسپ طریقے سے بیان کیا ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۹؛ جاہ کہتے ہیں کہ میں نے اختصار کی خاطر اشعار کم کر دیے ہیں اور استعارے وغیرہ چھانٹ دیے ہیں، ہوش ربا، سوم، ۱۵۹؛ جاہ کے تخیل کی اڑان اور وسعت شیکسپیر جیسی ہے، ہوش ربا، سوم، ۱۶۰ تا ۱۸۰؛ جاہ کہتے ہیں کہ جہانگیر ابن حمزہ کی داستان، اور چابک اور ضرغام کے درمیان عیاری کا بیان دراصل تصدق حسین کا اختراعی ہے، ہوش ربا، سوم، ۴۹۳؛ امیر حمزہ ایک طلسم کی جانب جا رہے ہیں۔ اس کا پورا حال آنکھوں دیکھی روداد یعنی running commentary کے طور پر کوکب بیان کرتا ہے، بقیہ، اول، ۶۴۔ یہی طریقہ قمر نے پھر استعمال کیا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۴۴؛ کردار اپنی روداد احد متکلم میں بیان کرتے ہیں، ہفت پیکر، اول، ۳۴۰؛ مختلف وقت آپس میں گڈ مڈ کر دیئے گئے ہیں، ہفت پیکر، اول، ۳۶۳؛ شب رنگ عیار کے ''خیالات'' بیان ہوئے ہیں، ہر چند کہ داستان میں کسی کے دل کا حال، یا خیالات یعنی mental event، کا بیان نہیں ہوتا۔ شاید یہ ناول کی نقل ہے سکندری، اول، ۶۲؛ اتفاق سے ایک ہی طرح کی دو باتیں یک جا ہو جاتی ہیں، یعنی coincidence واقع ہوتا ہے۔ داستان گو بے تکلف کہتا ہے کہ جی ہاں یہ coincidence ہے! سکندری، دوم، ۲۳۲؛ مکالمے میں جملۂ معترضہ، عربی فقرے کا قوسین میں اندراج، یہ سب شاید ناول کی نقل میں ہیں تورج، اول، ۸۲، ۸۳؛ (غیر عیار)

اسلامی سرداروں اور بڑے کرداروں کے لئے عام طور پر داستان میں صیغۂ جمع غائب استعمال ہوتا ہے، لیکن یہاں صیغۂ واحد غائب استعمال کیا گیا ہے۔ شاید یہ بھی ناول کی نقل میں ہے تورج، اول، ۱۱۰؛ تصدق حسین حاشیہ دیتے ہیں کہ رضوان اور خضران ایک ہی شخص ہیں۔ یعنی جو بات داستان گو غالباً اپنے کسی نئے سامع کو بتاتا وہ اس نے یہاں حاشیے میں لکھ دی ہے، تورج، دوم، ۱۱۳۳؛ تصدق حسین کا ایک کردار اپنی طول بیانی کے بارے میں کہتا ہے، خیر، اس سب درازنفسی کا کچھ حاصل نہیں۔ یقین ہے کہ زبانی بیان کے وقت اس طرح کے جملے کہے جاتے ہوں گے، آفتاب، اول، ۷۳۸؛ تصدق حسین کہتے ہیں، مجھ سے بھول ہوگئی، تومان شاہ اور بہمن خاوری بھائی بھائی نہیں، باپ بیٹے ہیں۔ یہ بھی زبانی بیان کا انداز ہے، آفتاب، اول، ۷۶؛ داستان گو ایک ساحر کے ارادے بیان کرنے سے انکار کرتا ہے، گویا ناول کی طرح کا تجسس پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن دوران بیان کسی کام سے انکار ہی زبانی بیانیہ کا خاصہ ہے، کیونکہ ایک سطح پر بیان کنندہ اور سامع دونوں ایک ہو جاتے ہیں، آفتاب، اول، ۷۸۴؛ دوسرے کردار کی آنکھوں کے ذریعہ بیان، یعنی کسی خاص کردار کے نقطۂ نظر Point of view سے بیان، آفتاب، اول، ۹۶۶؛ سہراب اپنی معشوقہ سے ملنے جارہا ہے۔ اس کا سفر کئی قسطوں میں بیان کیا گیا ہے، گویا داستان جگہ جگہ ''روکی'' گئی ہے، آفتاب، دوم، ۱۱۱۸؛ تجسس کا ماحول پیدا کر کے بات کو ادھورا چھوڑ دیا ہے، گویا تجسس کے اصول کی نفی کی ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۰۶؛ طیفور ایک قصہ سناتا ہے جو داستان میں نہایت خوبی سے کھپایا گیا ہے، اس طرح کہ پوری داستان اس قصے کے لئے فریم بن جاتی ہے۔ اسے بھی ایک طرح سے داستان روکنا کہہ سکتے ہیں، گلستان، سوم، ۱۰۲ تا ۱۱۲؛ داستان روکنے کی ایک اور مثال، گلستان، سوم، ۷۷۴، پھر ۷۷۴ ومابعد ☆

بیر

یائے معروف، بروزن ''تیر''، مرے ہوئے انسانوں کو زندہ کر کے ساحر انھیں اپنا تابع بنالیتا ہے، ایسے نہ زندہ نہ مردہ شخص کو ''بیر'' کہتے ہیں، ساحر کے مرنے پر بیر ''آزاد'' ہو جاتا ہے اور کسی کام کا نہیں رہتا۔ مزید تفصیلات، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۰۷؛ سحران کے پاس تین چار ہزار بیر ہیں جو ''آزاد'' کئے

جانے پر خوش ہوتے ہیں، آفتاب، اول، ۴۴۴؛ ایک بیر کے بارے میں بہت ہی مفصل بیان، سلیمانی، اول، ۷۷۳؛ ایک بیر جو اپنے ساحر سر انجام جادو کی موت کے بعد بھی میدان عمل میں ہے، ہومان، ۱۲۷☆

پردۂ ظلمات

دیکھیے، ''ظلمات''☆

پرند

امیر حمزہ کا ایک ہرکارہ، یا جاسوس، اس کے ساتھی کا نام چرند ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۵☆

پرویز ابن ہرمز ابن نوشیرواں

ہرمز نے اسلام قبول کرلیا تو یہ بات اس کے بیٹے پرویز کو نہ بھائی۔ اس نے اپنے باپ کو دھوکے سے گرفتار کرلیا۔ جب اسلامیان اسے رہا کرانے آئے تو پرویز نے عیار کے ہاتھوں ہرمز کو قتل کرادیا، ایرج، اول، ۵۹۵ تا ۵۹۶☆

پلاٹ اور تحتی پلاٹ(Sub plot)

پلاٹ سے مراد ہے، کسی افسانے یا بیانیے میں جو واقعات بیان ہوئے ہیں ان کا خاکہ، یا ڈھانچا۔ اس خاکے کو کردار نگاری (یعنی کردار کی باریکیوں، اس کے اندرونی کوائف، اور اس کے پوشیدہ مقاصد) کے بیان سے کوئی گہرا ربط نہیں ہوتا۔ لہٰذا پلاٹ ان اہم واقعات کو کہتے ہیں جن کی روشنی میں بیانیہ کھلتا جائے اور بیانیہ کے انجام کی منطق سامنے آسکے۔ پلاٹ کی دوسری صفت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ بیانیہ کے مضمون، یا بیانیہ کس بات یا کن باتوں کے بارے میں ہے، ان سے ہمیں آگاہی ہوتی ہے۔ لہٰذا پلاٹ کے ذریعہ ہم بیانیہ کی Theme کو سمجھ سکتے ہیں۔ واقعات کس طرح مذکور ہوئے ہیں، یعنی انھیں زمانی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے یا کسی اور ترتیب سے، بیان کنندہ واحد متکلم ہے یا کوئی اور، ان باتوں کو

پلاٹ کی نوعیت میں نہیں شمار کرتے۔ لیکن بیانیے کے طرز (تاریخی ناول، روزنامچہ، خودنوشت، مکالمہ، وغیرہ) کے ذریعہ پلاٹ پر اثر ضرور سکتا ہے۔ پلاٹ کو سمجھے بغیر تحریری بیانیہ کی معنویت ہمارے لئے مشکوک ہو سکتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے جدید افسانے آسانی سے سمجھ میں نہیں آتے۔

انیسویں صدی میں ایک جرمن ماہر بیانیات گستاو فریتاگ (Gustav Freytag) نے ڈرامے کے ڈھانچے کا ایک نقشہ بنایا تھا۔ اسے فریتاگ کا ہرم (Freytag's Pyramid) کہتے ہیں۔ غیر ڈرامائی بیانیہ پلاٹ کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس کے وہ بنیادی عناصر جو ایسا ڈھانچا تعمیر کرتے ہوں جنھیں فریتاگ کے ہرم کے اجزا کہا جا سکے، پلاٹ کے بھی عنصر کہلائیں گے۔ فریتاگ کے ہرم کی شکل حسب ذیل ہے:

لحۂ آغاز (وہ لمحہ جو واقعات کو انگیخت کرتا ہے)

اس کے بعد قصہ اٹھنا شروع ہوتا ہے---واقعے کی وضاحت---پیچیدگیاں

ان کے بعد نقطۂ کمال (Climax)

اس کے بعد قصے کا اتار شروع ہوتا ہے---تقلیب حال (Reversal)---آفت، ناگہانی یا متوقع

سب سے آخر میں تجسس اور سنسنی کا آخری لمحہ

ظاہر ہے کہ یہ نقشہ، جو یورپی ڈرامے (اور خاص کر السیاتی ڈرامے) کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے، اس کا مکمل اطلاق ہر بیانیہ، اور بالخصوص زبانی بیانیہ پر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہی بات اس بات کی بھی دلیل ہے کہ داستان میں وہ شے نہیں ہو سکتی جسے جدید معنی میں پلاٹ کہتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ داستان کے ڈھانچے کو سمجھنے کے لئے اس نقشے کے اجزا کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

داستان میں واقعات کی اس قدر فراوانی ہے اور منظر عموماً اتنی جلد جلد بدلتا ہے کہ جدید معنی میں پلاٹ بھی یہاں قائم نہیں ہوتا، پھر تحتی پلاٹ کا کیا مذکور ہو سکتا ہے۔ تحتی پلاٹ کی تعریف یہ ہے کہ کسی بیانیہ میں واقعات کا ایسا سلسلہ جس میں وحدت ہو (یعنی وہ سب واقعات آپس میں مربوط ہوں)، لیکن وہ بیانیہ کے اصل پلاٹ، یا مرکزی پلاٹ کے تابع نہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں، تحتی پلاٹ وہ ہے جسے اگر بیانیہ سے نکال دیا جائے تو بھی بیانیہ کا پلاٹ برقرار رہتا ہے۔ مگر یہاں یہ بات بھی غور کرنے کے لائق ہے کہ

داستان چونکہ بہت سے وقوعوں کا مجموعہ ہے اور ان وقوعوں میں کوئی خاص مضبوط وحدت نہیں ہوتی، لہٰذا داستان میں تحتی پلاٹ بہت سے ہو سکتے ہیں۔ یہ بات صرف اسی حد تک صحیح ہے کہ داستان چونکہ زنجیری یعنی Modular بیانیہ ہے، لہٰذا اس کی کچھ کڑیوں کو کم کرنے، یا اس میں کچھ کڑیاں بڑھانے سے اس کی سالمیت مجروح نہیں ہوتی۔

مندرجہ بالا کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ داستان کو تحتی پلاٹ سے ملتی جلتی اشیا کا مجموعہ نہیں کہہ سکتے۔ داستان کی کڑیاں، یا اکائیاں (Module) اپنی جگہ پر مکمل سہی، لیکن صرف ایک کڑی سے زنجیر نہیں بن سکتی۔ لہٰذا سب کڑیاں اگر نکال دی جائیں (جو تحتی پلاٹ کے لئے ممکن ہے، یعنی تحتی پلاٹ اگر نکال دیا جائے تو پلاٹ پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا) تو بیانیہ غائب ہو جائے گا۔

داستان کی تقریباً کائناتی وسعت کو دیکھتے ہوئے یہ کچھ حیرت کی بات بھی نہ ہوگی اگر اس میں ایسی مثالیں بھی کہیں کہیں مل جائیں جنھیں تحتی پلاٹ نہیں تو تحتی پلاٹ سے مشابہ کہا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ایسی کچھ مثالیں درج ہیں:

نہایت دلچسپ اور انوکھا تحتی پلاٹ، نوشیرواں، دوم، ۲۰۴؛ فرہاد خاں یک ضربی اور اس کے باپ لندھور کے درمیان آویزش پر مبنی عمدہ تحتی پلاٹ، نوشیرواں، دوم، ۴۱۴ تا ۴۲۳؛ تحتی پلاٹ کا ایک مزید نمونہ، نور افشاں، اول، ۵۶۵ تا ۵۷۱؛ ایک اور مثال، گلفام آتش خوار نامی ساحرہ سے دو بھائیوں کو بیک وقت عشق ہو جاتا ہے۔ بعد میں ایک بھائی ''توبہ'' کر لیتا ہے، نور افشاں، اول، ۵۹۶ تا ۶۰۰ ☆

پل پر یزاداں

دیکھیے، ''طلسم باطن'' ☆

پیارے مرزا

ان کے حالات جو کچھ معلوم ہو سکے وہ اس کتاب کی جلد دوم کے باب موسوم بہ ''ذکر داستان گویاں'' میں درج ہیں۔ یہاں صرف یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ یہ بات صاف نہیں ہو سکی ہے کہ بعض

گویاں'' میں درج ہیں۔ یہاں صرف یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ یہ بات صاف نہیں ہو سکی ہے کہ بعض داستانوں میں ان کا حصہ کتنا ہے۔ مثلاً '' تورج نامہ''، اول، کے صفحہ ۴ اور پھر صفحہ ۷۷۶ پر درج ہے کہ وہ اس جلد کے مترجم ہیں اور انھوں نے یہ کام باعانت شیخ تصدق حسین کیا ہے۔ لیکن تصدق حسین نے اسی داستان کے صفحہ ۷۷۵ پر، اور میرن صاحب آبرو نے اسی صفحے پر اپنی تقریظ میں صاف لکھا ہے کہ سارا کام شیخ تصدق حسین کا کیا ہوا ہے۔ دیکھیے '' تصدق حسین، شیخ'' ☆

پیر فرخاری

نوشیرواں اسے اپنی مدد کے لئے بلاتا ہے۔ وہ آنے کے کچھ دن بعد اسلام قبول کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۰۲؛ سکندر ہیکلان مغربی اسے گرفتار لیتا ہے، کرب اسے رہا کراتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۴۷؛ امیر حمزہ عقابین پر قید ہیں۔ بزرجمہر کا کہنا ہے کہ امیر تب ہی رہا ہو سکیں گے جب پیر فرخاری ان کے لشکر میں واپس آئے گا۔ وہ آتا ہے اور صرف ایک عصا ہاتھ میں لے کر جنگ کرتا ہے، امیر حمزہ کو رہا کراتا ہے اور فرامرز ابن نوشیرواں کو قید کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۸۵ تا ۴۹۱؛ اب بھی مصروف جنگ آزمائی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۰۹؛ شاہ اسلامیان حارث بن سعد کا وزیر بنایا جاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۹۴؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں مقتول ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۷۳۷ ☆

پیشہ وران

جیسا کہ ظاہر ہے، ہر فوج کے ساتھ ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہوتی ہے جو کسی نہ کسی پیشے یا خدمت میں اختصاص رکھتے ہیں۔ داستان میں بھی سپاہیوں، عیاروں، ارباب نشاط، وغیرہ کے علاوہ بھی بہت سے اختصاصی پیشہ ور نظر آتے ہیں۔ ایک مختصر فہرست حسب ذیل ہے:

جاسوس، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۱۲؛ سقا، ہومان، ۳۹؛ صف آرا، آفتاب، اول، ۵۱۸ و ما بعد؛ کڑکیت، نوشیرواں، اول، ۴۰۹، ہومان، ۱۰۲، آفتاب، اول، ۷۹۴؛ نقارچی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۱۳؛ نقیب، ہومان، ۱۵۴ آفتاب، اول، ۷۵۰، ۷۹۴؛ ہرکارہ/خبر رساں، ہوش ربا، ششم، ۱۵ ☆

تاریک شکل کش

دیکھئے، ''حجرۂ ہفت بلا'' ☆

تاریک صورت کش

زبردست ساحرہ (''کش'' میں اول مفتوح ہے)۔ نہایت عمدہ تحریر، ہوشربا، دوم، ۴۶؛ افراسیاب اس کی مدد کا طالب ہوتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۴۹۶؛ کوکب کی لوح اور گل حیات کا راز معلوم کرنے کے لئے پتلا بھیجتی ہے لیکن ایک پتلا خود اسے ہی نہایت ڈرامائی انداز میں قتل کر دیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۰۰ ☆

تحتی پلاٹ (Subplot) دیکھئے، ''پلاٹ اور تحتی پلاٹ'' ☆

ترنج جادو

غیر اسلامی ساحرہ، بدمست کو ہی اس کا معشوق ہے۔ دونوں نے مل کر نور الدہر، ایرج، اور طہماس کو بزور سحر قید کر لیا ہے۔، شاپور اور شبرنگ ان سے جنگ آزما ہوتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۰۲ و مابعد؛ ترنج جادو عیاروں پر بھی بزور سحر غلبہ پاتی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۰۷؛ سب قیدیوں کو ترنج اور بدمست کے سامنے لایا جاتا ہے۔ بدمست کے سامنے ہی وہ بیک وقت ایرج، طہماس، اور نور الدہر پر عاشق ہو جاتی ہے اور خفا ہو کر بدمست کو قتل کر دیتی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۰۶ تا ۶۰۷؛ ''جبریل قدرت یاقوت جادو'' کا بھیس بنا کر عمرو عیار تینوں سرداروں اور دونوں عیاروں کو رہا کراتا اور ترنج کو قتل کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۰۸ تا ۶۱۱ ☆

تصدق حسین، شیخ (۱)

حالات وکوائف:

شیخ حامد حسین نے انھیں منشی نول کشور کے سامنے پیش کیا۔ (یہ شیخ حامد حسین علمی دنیا میں حامد شاہ آبادی کے نام سے مشہور ہیں۔) ''گفتگوے بسیار'' کے بعد منشی صاحب نے انھیں حکم دیا کہ

حسب ذیل داستانوں کی ''تالیف وترتیب'' کرو: نوشیرواں نامہ، کوچک باختر، بالا باختر، ایرج نامہ، تورج نامہ، صندلی نامہ اور لعل نامہ، نوشیرواں، اول، ۴؛ خود کو داستان گو بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے شروع ہی سے داستان اور داستان سرائی میں دلچسپی تھی اور میں داستان گوئی کی محفلوں میں جایا کرتا تھا، حتیٰ کہ خود داستان گو بن گیا، نوشیرواں، دوم، ۴؛ خود کو داستان گو بتاتے ہیں، ایرج، دوم، ۲؛ سرورق پر اور داستان کے آخر میں پیارے مرزا کو داستان کا ''مصنف'' بتایا گیا ہے اور شیخ تصدق حسین کی ''اعانت'' بتائی گئی ہے، تورج، اول، ۴، ۷۷۶؛ لیکن شیخ تصدق حسین نے تعارف میں، اور پھر آگے چل کر بھی یہ کہا ہے کہ یہ داستان ان کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ میرن صاحب آبرو کی تقریظ میں بھی یہی لکھا ہے کہ شیخ تصدق حسین اس داستان کے واحد ''مصنف/مترجم'' ہیں۔ داستان کے اختتام پر قطعۂ تاریخ میں شیخ تصدق حسین کو ''قصہ گو'' اور ''مرثیہ خواں'' کہا گیا ہے۔ میرن صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ شیخ تصدق حسین نے داستان کے کچھ اجزا انھیں دکھائے اور پڑھ کر سنائے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا غیر ممکن ہے کہ شیخ تصدق حسین نابینا اور/یا حرف ناآشنا تھے؛ تورج، اول، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶؛ یہی صورت حال تورج، دوم کی ہے۔ اول سرورق پر پیارے مرزا کو ''مصنف'' اور شیخ تصدق حسین کو ''معاون'' کہا گیا ہے۔ لیکن پبلشر کے نوٹ میں شیخ تصدق حسین کو ''مصنف/مرتب'' اور اسمٰعیل اثر کو ''مصحح'' کہا گیا ہے۔ لیکن دوسرے سرورق پر صرف شیخ تصدق حسین کو مصنف قرار دیا گیا ہے، تورج، دوم، ۲، ۱۲۸۸؛ شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ جو دفتر اب بیان کیا جا رہا ہے اس کی داستانیں ''نئی'' ہیں۔ آفتاب، اول، ۸۶۸؛ اپنے بارے میں ''داستان تحریر کرنا'' کا فقرہ صاف صاف لکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ تقریباً ناممکن ہے کہ وہ نابینا اور/یا ناخواندہ رہے ہوں، آفتاب، دوم، ۴؛ داستان کی ''تصنیف'' اور ''تحریر'' کا دعویٰ کرتے ہیں، گلستان، اول، ۳؛ ''طلسم لالہ زار سلیمانی'' لکھنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں، گلستان، اول، ۴؛ ان کے استاد کا نام میر اعظم علی تھا، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۲۷؛ ''گلستان باختر'' ان کی آخری مطبوعہ یادگار، لیکن ان کی بہت سی داستانیں ہنوز غیر مطبوعہ ہیں، پبلشر کا بیان، گلستان، سوم، اندرونی سرورق؛ اپنی پیرانہ سری پر معذرت کرتے ہیں، گلستان، دوم، ۲ ☆

اپنی تعریف اور دوسروں پر طنز:

کہتے ہیں کہ میں ہوش ربا سے بہتر داستان لکھ سکتا ہوں، ہرمز، ۹۳۴؛ لطیف طنز، شاید قمر اس کا

ہدف ہیں، کوچک، ۳؛ قمر کی شکایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوح کو افراسیاب کے خلاف موثر بتادیا، حالانکہ لوح افراسیاب کے نام پر بنی ہی نہ تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ جو ہوگیا وہ ہوگیا، اب کچھ تدارک ممکن نہیں، سلیمانی، دوم، ۴۷۴ تا ۴۷۵؛ حمزۂ ثانی اور طلسم عجائب رنگ کے حالات، شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ اگر میرے ولی نعمت حکم دیں تو میں اس پر ایک پوری داستان لکھ سکتا ہوں جو داستان طلسم ہوش ربا سے بھی بہتر ہوگی، تورج، دوم، ۶۵۷؛ دوبارہ کہتے ہیں کہ اگر موقع دیا جائے تو ہوش ربا سے بہتر داستان لکھ سکتا ہوں، آفتاب، اول، ۸۵۵، ۸۷۰؛ اپنی اور اپنے مربی بابو پراگ نرائن بھارگو کی ثنا کرتے ہیں، آفتاب، اول، ۱۱۹۲؛ بے حد اور بے لطف لفاظی کے دوران بول اٹھتے ہیں کہ مجھے طول کلامی سے نفرت ہے! آفتاب، دوم، ۷۰۴؛ کہتے ہیں کہ مجھے ''بابو صاحب'' [پراگ نرائن بھارگو] نے روک رکھا ہے ورنہ میں تو ایسی داستان لکھ سکتا ہوں جو ہوش ربا سے بہتر ہوگی اور ''بوستان خیال'' کو بھی مات کردے گی، آفتاب، سوم، ۳۴۴؛ صفحات کی تنگی کی شکایت پھر کرتے ہیں، آفتاب، سوم، ۲۷۴؛ قمر پر طنز کرتے ہیں کہ انھوں نے طلسم باطن کا خیال تو بنالیا، لیکن اس خیال کو کچھ کام میں نہ لاسکے۔ اگر مجھے موقع ملے تو میں دکھاؤں گا کہ طلسم باطن میں کیا کیا عجائب ہوتے ہیں، آفتاب، پنجم، اول، ۹۰۳؛ قمر پر طنز کرتے ہیں کہ داستان میں موقع بے موقع اشعار ٹھونستے اور اس بہانے سے داستان کو طویل بناتے ہیں؛ قمر کی طرح ڈینگ مارتے ہیں، سلیمانی، اول، ۱۷☆

دوسری داستانیں:

شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ ''تورج نامہ'' ایک ہی جلد میں ہونا تھا، لیکن زمرد شاہ ثانی کے حالات کے اضافے کی وجہ سے دوسری جلد ضروری ہوگئی۔ بتاتے ہیں کہ ابھی ''طلسم آبگینۂ سلیمانی'' بھی ہے، جس کا نام ''آفتاب شجاعت'' بھی ہے، تورج، دوم، ۱۲۸۷ تا ۱۲۸۸؛ کہتے ہیں کہ ''آفتاب شجاعت'' کے بعد ''طلسم نیرنگ/ نیرنج قاف'' لکھوں گا، آفتاب، سوم، ۶۰۸ تا ۶۱۰؛ طلسم ابلق اور طلسم تحت الارض کا ذکر کرتے ہیں، کہ اول الذکر ہنوز غیر مطبوعہ ہے لیکن اس کا تعلق ''گلستان باختر'' سے ہے، گلستان، اول، ۵۳۲؛ مخلوق آبی اور بحری جنگوں کا ذکر کرتے ہیں کہ یہ داستان بھی لکھوں گا، اگر مطبع کو اس کے لئے فرمائش بھیجی جائے، گلستان، دوم ۱۹۱؛ ایک اور داستان ''اسلام آباد'' کا ذکر کرتے ہیں، کہ ابھی

لکھی نہیں گئی، گلستان، دوم، ۳۱۴☆

تصدق حسین، شیخ (۲)

اسلوب:

رنگین، لیکن روانی سے عاری، نوشیرواں، اول، ۷؛ شادی کی رسوم کا بہت مفصل اور عمدہ بیان، نوشیرواں، اول، ۸۲؛ تحریر بہت کھوکھلی لگتی ہے۔ امکانات کا فائدہ نہیں اٹھایا، نوشیرواں، اول، ۵۷۴؛ قمر کی طرح کا عریانی میں لذت انگیزی کا اسلوب، نوشیرواں، اول، ۵۶۷؛ بے کیف تحریر، نوشیرواں، اول، ۶۵۶ و مابعد؛ مقفیٰ اور فارسیت آمیز اسلوب، نوشیرواں، دوم، ۲۲۳ تا ۲۴۸؛ عورتوں کی زبان کا اچھا استعمال، نوشیرواں، دوم، ۲۴۹، ۲۷۴؛ اسلوب کی بے ربطی، علم شاہ اور سلطان سعد کی مہمات فرنگیہ میں کچھ ٹھیک سے بیان نہیں ہوئیں۔ لیکن اس کے فوراً بعد وقوعوں کی کثرت اور بیانیہ کی روانی اور تحتی پلاٹ بہت خوبی سے بیان ہوئے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۸۵ تا ۲۰۴؛ امیر حمزہ کی فوج کا بیان، اسلوب بدلا ہوا اور مناسب حال، نوشیرواں، دوم، ۲۱۷؛ رواں اور مقفیٰ اسلوب مگر پھر بے لطف اور لفاظی اور تکرار سے بھرا ہوا انداز۔ لگتا ہی نہیں کہ یہ تحریریں ایک ہی شخص کی ہیں، ہرمز، ۷، ۱۳ و مابعد، ۱۵۷؛ اسلوب بہت بہتر ہو جاتا ہے، ہرمز، ۲۶۷؛ فارسی آمیز اور مرصع اسلوب، کوچک، ۱۴؛ اسلوب میں زبانی بیانیہ کا رنگ نمایاں، کوچک، ۵۱۸ و مابعد؛ غیر مربوط بیان، کوچک، ۶۶۶، بالا، ۶۴؛ فارمولائی الفاظ کی کثرت، بالا، ۱۲۲؛ داستان گو خود ہی کہتا ہے کہ یہاں داستان کچھ الجھی ہوئی ہے، بالا، ۵۳۰؛ عدم موافقت کے باعث کمزور تحریر، ایرج، دوم، ۱۷۴؛ سوقیانہ بیان، زنا بالمحرم کا بیان گویا قمر کی تقلید میں ہے، سلیمانی، دوم، ۴۰ تا ۵۷؛ معمولی جزئیات کی بھی مکمل اور مکرر تفصیل، نہایت اکتا دینے والی۔ شاید یہ قمر کا ہاتھ ہے؟ سلیمانی، دوم، ۱۸۰؛ ایک کردار داستان گو کا نام لیتا ہے۔ یہ بھی قمر ہی کا انداز ہے، سلیمانی، ۳۴۹؛ بے وجہ سوقیانہ پن، سلیمانی، ۳۹۷؛ پھر اچانک تحریر کا معیار بلند ہو جاتا ہے، در بند طلسم کا اچھا بیان، پھر تیز رفتار اور انحرافات (variations) سے بھرا ہوا بیانیہ، سلیمانی، دوم، ۴۳۶ و مابعد، ۴۹۵ و مابعد؛ اسلوب میں روانی ہے، لیکن قصوں جیسی سادگی کے ساتھ، داستان کا رنگ نہیں، تورج، اول، ۱۴؛ بہت لمبے لمبے

بے لطف مکالمے، تورج، اول، ۲۲۹، ۲۳۲؛ بے لطف تحریر اور بے مزہ کردار نگاری، تورج، اول، ۳۶۶ تا ۴۰۸؛ بیان میں بے ربطی، تورج، اول، ۵۵۰ و ما بعد، ۶۷۴؛ اسلوب بہت ڈھیلا ڈھالا اور لفاظی سے بھرا ہوا۔ شاید یہ تحریر پیارے مرزا کی ہے؟، تورج، دوم، ۲۶۳ تا ۲۷۲، ۳۰۰ تا ۳۶۰، ۳۸۱؛ فارسی آمیز رواں اسلوب جلد ہی بے لطف اطناب میں بدل جاتا ہے، آفتاب، اول ۷ تا ۲۴؛ بے لطف مزاح، پھر بہت عمدہ بہاریہ نثر، آفتاب، اول، ۱۱۶ تا ۱۲۲؛ تحریر بے لطف اور اطناب اور تکرار سے بھری ہوئی، آفتاب، اول، ۶۳۴ تا ۶۴۹، ۸۰۳، ۸۱۲ تا ۸۱۳، ۸۶۴؛ پھر وہی طول کلامی اور اسراف لفظ، آفتاب، دوم، ۲۹۸؛ بہت عمدہ چہرہ اور تعارف داستان، آفتاب، سوم، ۷؛ مذہب اسلام پر طول طویل اور اکتا دینے والی تقریر، اور طرہ یہ کہ بولنے والا آئینۂ نہ طاق ہے اور سننے والا خضر ان (بھیس بدلے ہوئے) ہے۔ یہ کچھ قمر کا سا انداز ہے، آفتاب، سوم، ۱۸۲؛ رواں اسلوب لیکن لفاظی سے مملو اور اکتاہٹ پیدا کرنے والا۔ شیخ تصدق حسین خود معذرت کرتے ہیں کہ میں اس موقعے پر جگہ جگہ بات کو دہرا رہا ہوں، آفتاب، سوم، ۱۱۶۵ تا ۱۲۲۰؛ نفیس فارسی آمیز اسلوب اور پھر فوراً ہی طول کلامی، اور بے کیفی سے بھرا ہوا اسلوب، آفتاب، پنجم، اول، ۱۰ تا ۳۴؛ تحریر تھوڑی بہت مقفیٰ اور بہت عمدہ، آفتاب، پنجم، اول، ۶۱۰؛ بالکل جاہ جیسا فارسی آمیز اور پیچیدہ اسلوب، آفتاب، پنجم، دوم، ۶۸۰ تا ۷۲۰؛ جدید قصوں کا سا بے رنگ اور روزانہ کی بول چال والا اسلوب، گلستان، اول، ۱۹ تا ۳۰؛ بیانیہ بے حد الجھا ہوا، صاحبقرانی کے کئی دعویدار، اور بظاہر خود داستان گو پر واضح نہیں کہ کون کس کے اخلاف میں ہے، گلستان، اول، ۲۰۰ تا ۲۴۷؛ ''صاحبقران اوسط'' نام کا ایک نیا لیکن بے مقصد اور غیر واضح رتبہ، گلستان، اول، ۲۴۷؛ اسلوب پھر بہت بدمزہ، تکرار اور اطناب سے بھرا ہوا، گلستان، سوم، ۳۰۱ تا ۵۱۷؛ بیانیہ میں بے ربطی اور الجھاوے، طول کلامی اس پر مستزاد۔ داستان گو شاید تفصیلات کو بھولنے لگا ہے، لعل، دوم، ۲۸۸، ۳۳۲، ۳۳۷؛ پھر اسلوب دفعتہً بہت بہتر ہو جاتا ہے، لعل، دوم، ۳۶۰☆

پرشکوہ یا حیرت فزا تحریر:

نور الدہر پردۂ قاف کے ایک طلسم میں، نہایت زرق برق تحریر، بالا، ۵۷۲ تا ۵۷۴؛ عظیم الجثہ مکڑی، بالا، ۵۸۹؛ یک چشموں کا شہر، بالا، ۵۹۳؛ لنگور، جو ساحر بھی ہیں، بالا، ۶۰۰؛ قاسم کی حیرت

فزا اور تماشا آگیں موت، تورج، اول، ۵۴۷؛ ایک بہت بھیانک دیو، تورج، دوم، ۱۹۴؛ دو غیر اسلامی نقابدار، جو انھیں دیکھ لیتا ہے اس کا گوشت گل کر بہ جاتا ہے۔ بہرام گرد اور دیگر سات سو اسلامی ان کے ہاتھوں راہی ملک عدم ہوتے ہیں، تورج، دوم، ۱۰۹۸ تا ۱۱۰۳؛ آدم خوروں کے بادشاہ اور حمزۂ ثانی کے مابین حیرت فزا اور دہشت انگیز معاملات، تورج، دوم، ۱۲۰۳ و مابعد؛ خداوند حجر کا ملک جہاں صرف عورتیں ہیں۔ نہایت شاندار اور دلچسپ، پھر اس کی تباہی بھی اتنی ہی تماشا آگیں اور حیرت فزا، آفتاب، دوم، ۳۳۵ و مابعد؛ اسلامیوں کو مال غنیمت درکار نہیں تو طلسمی طائر سب مال لے جاتے ہیں، بہت خوب، آفتاب، سوم، ۹۵؛ دو قبرستان، نہایت دلچسپ اور حیرت فزا، آفتاب، پنجم، اول، ۸۴۱ تا ۸۸۴؛ ایک عورت جسے دیکھ لیں، یا اس کے پاؤں کی خاک بھی دیکھ لیں تو ساحر سارا سحر بھول جائیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۶۶؛ بت خود پسند کی جاہ و شان بالکل افرسیاب جیسی، آفتاب، پنجم، ۳۴۰؛ ایک صحرا جہاں ستیاں ہی ستیاں ہیں، بہت خوب، گلستان، اول، ۳۱۷؛ ایک لاکھ ہاتھیوں کی فوج، جنگ کا اچھا بیان، گلستان، سوم، ۴۶۴؛ طلسم چنار میں بدیع الملک متعدد خوف ناک عجائب سے دو چار ہوتا ہے لعل، اول، ۶۱۲ تا ۶۱۷؛ تیز رفتار بیانیہ، تحیر خیز وقوعے، اور اختراع و ابداع کا وفور، لعل، دوم، ۵۱۰ و مابعد؛ رستم علم شاہ کا انوکھا وقوعہ، سلیمانی، اول، ۱۳۴ و مابعد☆

جنگ ہائے سحر:

غیر اسلامی ساحرہ زعفران کی عمدہ جادوئی جنگ، آفتاب، دوم، ۱۱۶۰؛ آفتاب اور ارژنگ کے درمیان غیر معمولی معرکہ ہائے سحر، آفتاب، سوم، ۳۲۷ تا ۳۳۴؛ شمود اور جمود ایک طرف ہیں اور آفتاب ان کے مقابل ہے۔ جنگ سحر بے حد عمدہ، جاہ کی بہترین تحریروں سے کسی طرح کم نہیں، آفتاب، سوم، ۳۸۱ تا ۳۹۵؛ بدیع الملک کے خلاف آبشار اور سمندر جادو کی جادوئی جنگوں میں بڑی شان اور چمک دمک ہے، آفتاب، سوم، ۷۳۹؛ سمندر شاہ کے استاد عشاق صحرا نشین اور غزالان کے مابین عمدہ جنگ سحر، آفتاب، سوم، ۷۷۹؛ عمدہ جادوئی جنگیں، آفتاب، چہارم، ۳۵۷، ۴۰۰☆

داستان گوئی کے نکات:

داستان میں ''واقعیت'' پیدا کرنے کی ایک ترکیب: خلاف قیاس وقوعہ بیان کر کے لکھتے ہیں

کہ اگر ایسا ہوا تو تعجب کیا ہے۔ ''انقلاب فلک'' سے سب کچھ ممکن ہے، نوشیرواں، اول، ۲۰۱؛ ''واقعیت'' پیدا کرنے کی کوشش: ہزار گز کا قد رکھنے والا دیو، امیر حمزہ کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ کس طرح اس تک پہنچ سکتے ہیں، اس کی توجیہ، نوشیرواں، اول، ۴۹۱؛ جو بیان کر دیا گیا وہ قائم ہو گیا، یعنی اٹل ہو گیا، چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو۔ بیان کئے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتے۔ تصدق حسین ایک مقام پر قمر کی شکایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوح کو افرسیاب کے خلاف موثر بتا دیا، حالانکہ لوح افراسیاب کے نام پر بنی ہی نہ تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ جو ہو گیا وہ ہو گیا، اب کچھ تدارک ممکن نہیں، سلیمانی، دوم، ۳۷۴ تا ۳۷۵؛ حسن اتفاق (coincidence) کو برتتے ہیں اور ہیں کہ ہاں، یہ حسن اتفاق ہے۔ بہت خوب! سلیمانی، دوم، ۷۲۱؛ شیخ تصدق حسین ایک ساحر کا نام بتانے سے گریز کرتے اور ایک طرح کا ''تجسس'' پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آفتاب، اول، ۷۸۴؛ شیخ تصدق حسین خود معذرت کرتے ہیں کہ میں اس موقعے پر جگہ جگہ بات کو دہرا رہا ہوں، آفتاب، سوم، ۱۱۶۵ تا ۱۲۲۰؛ کچھ جملے قوسین میں درج ہیں۔ کرداروں کے ذہنی کوائف کا کچھ بیان اور اس پر داستان گو کی طرف سے اظہار خیال، بظاہر یہ ناول کا اثر ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۳۹ تا ۴۰؛ ذہنی کوائف بیان کرتے ہیں اور لفظ ''سوچنا'' استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی ناول کا اثر معلوم ہوتا ہے، آفتاب پنجم، اول، ۹۱۴؛ ناول کا ایک اور اثر: داستان گو تجسس پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، لعل، اول، ۷۹۳ تا ۷۰۴؛ ذہنی کوائف وغیرہ کا بیان، ناول کا انداز اور داستان کی شعریات سے انحراف، سلیمان، اول، ۱۸۴، ۴۳۰ ☆

سحر و ساحری:

ثمود و جمود کی جنگ سحر، آفتاب کے خلاف، جاہ بھی اس سے اچھا نہیں لکھ سکتے تھے، آفتاب، سوم، ۳۸۱ تا ۳۹۵؛ گل بصیرت اور اس سے متعلق طلسم کے بارے میں تخیل کی زبردست وسعت اور بلند پروازی، آفتاب، سوم، ۵۹۰ و مابعد؛ طلسم گنجورۂ سلیمانی کے عجائب و غرائب، آفتاب، سوم، ۹۱۹ تا ۹۲۱؛ ضحاک مسند نشین سامری اور مریخ آفتاب علم دو بھائی ہیں۔ اول الذکر غیر اسلامی ہے اور دوسرا حامی اسلام۔ ان دونوں کی زندگیاں ایک ساحرہ محو جادو کے ساتھ گتھی ہوئی ہیں۔ جو اسے قابو میں کر لے وہ اسی کی ہو جائے گی۔ وہ اسلام لاتی ہے اور دونوں بھائیوں کے مابین غیر جانب دار رہتی ہے۔ محو جادو اور

دونوں بھائی سحر وافسوں کے ایک غیر معمولی وقوعے کے دوران موت کے گھاٹ اترتے ہیں، آفتاب، پنجم، اول، ۳۰۹؛ سحر و ساحری کے عمدہ وقوعے، آفتاب، پنجم، اول، ۹۵۶؛ بہت عمدہ جنگ سحر، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۲۶؛ بیابان خزاں بہار میں سحر وساحری بہت خوب ہے اور خوف انگیز مناظر ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۴۵۵، ۴۷۱؛ صحرائے گردباد بھی عجائب سے مملو ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۴؛ فرتوت آتش زبان کی عمدہ جنگ ہائے سحر، گلستان، دوم، ۳۹۵ومابعد؛ طلسم اور عجائب غرائب کا زبردست وفور، رنگینی اور تحیر اور پرکاری اور قوت ابداع میں محمد حسین جاہ کا سا انداز ہے، لعل، دوم، ۲۰ومابعد☆

عشق و عاشقی:

رقیبوں اور عشاق کے درمیان میل کرانے کی اچھی ترکیب۔ ایک سوانگ رچا جاتا ہے جس میں دوستی کے معاملات طے ہوتے ہیں۔ بہت خوب، لعل، ۱۷۰ تا ۱۷۹☆

عمدہ تحریر:

پردۂ قاف اور امیر حمزہ کی شادی کا اچھا بیان، نوشیرواں، اول، ۸۲، ۹۹ تا ۱۰۷؛ بازار کا عمدہ بیان، نوشیرواں، اول، ۳۴۵ومابعد؛ عمدہ تحریر، نوشیرواں، اول، ۵۲۹؛ امیر حمزہ کو پردۂ قاف میں روکے رکھنے کے لئے آسمان پری کی ترکیبیں، نوشیرواں، اول، ۷۵۸؛ زمان و مکان پر مبنی عمدہ فریب نوشیرواں، اول، ۷۶۳؛ لطیف نکتہ: طول زنگی اور طال زنگی نوشیرواں سے منحرف ہوجاتے ہیں جب انھیں معلوم ہوتا ہے کہ نوشیرواں نے ان کا انتظار نہیں کیا اور جنگ شروع کر دی، نوشیرواں، دوم، ۷۴؛ عیاریوں کا عمدہ بیان، نوشیرواں، دوم، ۱۰۵ تا ۱۱۲؛ امیر حمزہ، لندھور اور عمرو کے درمیان معاملات اور عیاریوں کا اچھا بیان، نوشیرواں، دوم، ۱۳۱ومابعد؛ امیر حمزہ ایک دیوانے کے بھیس میں، بہت عمدہ مضمون، نوشیرواں، دوم، ۱۷۱ تا ۱۷۷؛ امیر حمزہ اور گردیہ بانو کے درمیان کشتی، نہایت عمدہ اور اصطلاحات کشتی گیری سے بھرا ہوا بیان، تھوڑی سی جنسی لذت لئے ہوئے، نوشیرواں، دوم، ۳۰۸؛ جنگ کی دھمک سے پل ٹوٹ جاتا ہے، بہت خوب، نوشیرواں، دوم، ۵۴۴ تا ۵۴۵؛ نہایت عمدہ بیان، قاسم کی بیوی گیتی افروز مرد کے بھیس میں ہے، ایک شہزادی اس پر عاشق ہوجاتی ہے، بالا، ۴۳۰؛ ایک حسینہ کا قتل، نہایت عمدہ تحریر، ایرج، دوم، ۳۵۹؛ مزید عمدہ تحریر، ایرج، دوم، ۳۹۰، ۵۵۶؛ ہد ہد عیار کے دلچسپ معاملات،

تورج، اول، ۳۳۳ و مابعد؛ بہت اچھا بیان، ماہ طلعت جادو نامی ساحرہ کا بدیع الملک سے عشق اور اس کا انجام، بہت عمدہ بیان، تورج، دوم، ۳۹۵ و مابعد؛ شہر یار اور حمزہ کی جنگ بہت خوبی سے بیان ہوئی ہے، تورج، دوم، ۲۰۶؛ عوق اور عنق دو زبرست دیوانوں کا اچھا بیان، تورج، دوم، ۱۹۰ و مابعد؛ بہت عمدہ تحریر، شہر شعبدہ کے جنگجویوں کے پاس ایسے ہتھکنڈے ہیں جن کے سامنے اسم اعظم بے اثر ہے، تورج، دوم، ۷۵۲؛ بے لطف مزاح، پھر بہت عمدہ بہاریہ نثر، آفتاب، اول، ۱۱۶ تا ۱۲۲؛ یک بیک پیوستہ عمدہ وقوعوں کا سلسلہ، آفتاب، اول، ۲۲۴ تا ۲۵۳؛ افواج پر طلوع سحر اور غروب شام کا بہت عمدہ بیان، آفتاب، اول، ۹۹۰؛ قرابتوں کا لحاظ، بہت عمدہ، آفتاب، اول، ۱۱۰۰؛ بیان میں دلچسپ پیچیدگی، آفتاب، دوم، ۱۲۰؛ میدان جنگ میں افواج کا نہایت عمدہ بیان، آفتاب، دوم، ۷۰۷؛ دربار اسلامیان کا اچھا نقشہ، آفتاب، دوم، ۷۰۷؛ لوح کو حاصل کرنے کا نہایت دلچسپ طریقہ، آفتاب، سوم، ۵۴۶؛ خسرو شیر دل کا کردار نہایت خوبی سے نمایاں کیا گیا ہے، آفتاب، سوم، ۹۹۵؛ لندھور ثانی کی جان بچاتے وقت عبد الجبار حلبی جنگ میں قتل ہوتا ہے، جنگ کا بہت عمدہ اور طویل بیان، آفتاب، چہارم، ۸۶؛ السیاقی طنز ملیح (Tragic Irony) کی ایک نادر مثال، آفتاب، چہارم، ۱۷۸؛ عشق کی دکھیاری لڑکی کا بہت خوبصورت بیان، آفتاب، ۳۰۵، ۳۲۵؛ فوج اسلامیان تین دور دور افتادہ حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے، اچھی تحریر، آفتاب، چہارم، ۴۳۵؛ اسلامیوں کے خلاف مسلسل جنگوں کا، اور پھر قلعۂ ذوالامان میں ان کے دردناک انجام کا عمدہ بیان، آفتاب، چہارام، ۶۹۶ تا ۷۴۴؛ سکندر رستم خو اور اس کے ساتھی اپنے مقتول ساتھیوں کا کفن دفن کر کے پردۂ دنیا کو جاتے ہیں۔ بے حد موثر تحریر، آفتاب، پنجم، اول، ۴۶۸؛ بیابان خزاں بہار میں سحر و ساحری بہت خوب ہے اور خوف انگیز مناظر ہیں۔ خوب تحریر ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۴۵۵، ۴۷۱؛ صحرائے گرد باد بھی عجائب سے مملو ہے، بہت عمدہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۴؛ سکندر رستم خو کا ایک نہایت تازہ اور انوکھا وقوعہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۶۶۸؛ عادل کیواں شکوہ اور طیمور میں بات اڑ گئی ہے۔ شیخ تصدق حسین معاملے کو بڑی خوش اسلوبی سے سلجھاتے ہیں۔ ایک کو مکرانیہ اور ایک کو طوفانیہ بھیج دیتے ہیں، گلستان، دوم، ۲۶۹؛ سرداروں کے آپسی معاملات صحرائے کاج و باج کے فلیش بیک پر مبنی نہایت خوبصورت بیان، گلستان، سوم، ۷۰؛ امیر حمزہ اور حمزۂ ثانی وغیرہ کی زندگیاں اب

ختم ہونے کو ہیں۔ بیانیہ پر انجام واختتام کی فضا طاری ہے، عمدہ تحریر، لعل، دوم، ۹۵۸ تا ۱۰۰۱ ☆

عیاری:

خضران کی عمدہ اور طویل عیاری، آفتاب، اول، ۴۲۴ و مابعد؛ خضران کی عیاری، ستی کا جلوس، آفاق شاہ کی موت، سب بڑی خوبی سے یکجا کیے گئے ہیں، آفتاب، دوم، ۸۹۴ تا ۹۰۹؛ ہمزاد کے بارے میں تحریر نہایت خوب، آفتاب، سوم، ۸۲۵؛ عشاق کی موت کی پیش آمد اور متعلقات کا اچھا بیان، آفتاب، سوم، ۸۴۲ تا ۸۴۸؛ عیاریاں اور لطیف مزاح نہایت خوب ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۷؛ خضران اور دیگر عیار مل کر بڑی خوبی سے کام کرتے ہیں۔ جاہ کا سا انداز ہے، گلستان، دوم، ۵۱۹؛ بہت طویل اور زبردست عیاری، لعل، دوم، ۱۹؛ ٹھیکے پر لڑائی اور عیاری، خوب، سلیمانی، ۵۹۴ و مابعد؛ لمبی عیاریاں، رواں تحریر، لیکن ضرورت سے زیادہ اطناب لئے ہوئے، سلیمانی، اول، ۱۲۱ ☆

فحاشی:

امرد پرستی اور جسم اسفل پر مبنی پیکر، سلیمانی، اول، ۶۳۶، ۶۴۶ تا ۶۴۷ ☆

مزاح:

فرعون فلسفیانہ انداز میں بتاتا ہے کہ وہ اسلامیوں کے آگے ہمیشہ مغلوب کیوں رہتا ہے۔ لطیف مزاح، تورج، اول، ۵۰۴؛ فرنگیوں کا تالی بجانا اور حمزۂ ثانی کی حقارت بھری مسکراہٹ، تورج، دوم، ۵۹؛ نصرانیوں کے بارے میں لطیف طنز آمیز تحریر، تورج، دوم، ۶۶؛ عمدہ تحریر اور ذرا عریاں لیکن لطیف مزاح، تورج، دوم، ۵۱۵؛ بے لطف مزاح، پھر بہت عمدہ بہاریہ نثر، آفتاب، اول، ۱۱۱۶ تا ۱۱۲۲؛ تھوڑی سی برازیات، لیکن پر لطف مزاح، آفتاب، اول، ۱۱۱۸؛ مدماتی ساحرہ، اس کا عاشق (جو ایک دیو ہے) اور ساحرہ ایک اور دیو پر غش ہے، پھر شہریار پر جان دینے لگتی ہے، بہت عمدہ بیان، آفتاب، اول، ۱۱۲۱؛ عیاری اور لطیف مزاح نہایت خوب ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۷؛ آئینہ اندام سارا سحر بھول جاتا ہے۔ اس کے لئے اتالیق مقرر ہوتا ہے۔ بہت عمدہ مزاحیہ اور ساحرانہ تفصیلات و جزئیات، لعل، دوم، ۸۵۶ تا ۸۶۷؛ حبشی عیار بچہ کے دلچسپ تجربات، زنبیل میں، سلیمانی اول، ۱۱۴ و مابعد ☆

تصوف اور صوفی

داستان میں کئی جگہ مقدس لوگ نظر آتے ہیں۔ یعنی پیغمبران کرام، خواجہ خضر، اور حضرت علی کے سوا بھی کہیں کہیں مقدس بزرگ ہمیں ملتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جنھیں واضح طور پر صوفی کہا گیا ہو۔ اور صوفیانہ مضامین تو یہاں بہت ہی شاذ ہیں اور النادر کالمعدوم کا حکم رکھتے ہیں۔ داستان گویوں کے شیعہ مذہب، اور ان کے سامعین میں شیعہ اکثریت کی بنا پر یہ بات کچھ تعجب انگیز نہیں۔ چند وقوعے جہاں صوفی نظر آتے ہیں، حسب ذیل ہیں:

بدیع الملک کو حکیم اشراق الحکمت کے خلاف ایک صوفی بزرگ کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اشراق الحکمت ستارۂ زہرہ (Venus) کو اپنی مدد کے لئے طلب کر لیتا ہے۔ صوفی بزرگ کو یہ بات کشف سے معلوم ہو جاتی ہے اور صوفی درویش بدیع الملک کی مدد کو آتے ہیں، حکیم اشراق الحکمت کے خلاف بدیع الملک کی اعانت کرتے ہیں۔ پھر خود مر جاتے ہیں، گلستان، سوم، ۶۱ تا ۶۴؛ ایرج ایک طلسم کی فتاحی کے لئے راہ میں ہے۔ ایک بزرگ (وہ غالباً کوئی صوفی ہیں)، ایرج کی رہنمائی کرتے ہیں، لیکن کچھ شرائط بھی عائد کرتے ہیں، لعل، دوم، ۳۱۷☆

تصویر جادو

طلسم ہوش ربا کی نگہبان شرارہ جادو کی بھانجی اور ملکۂ حیرت کی بیٹی، بدیع الزماں ابن امیر حمزہ پر عاشق ہو جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۹؛ دونوں کو افراسیاب کے اژدرِ سحر ہڑپ کر جاتے ہیں، ہوش ربا، اول، ۲۷؛ قلعۂ توسن حصار میں، جہاں وہ قید ہے، عمرو اسے ڈھونڈ نکالتا ہے ہوش ربا، ششم، ۱۱۷۲ تا ۱۱۸۱؛ عمرو کے ہاتھوں اسے آزادی حاصل ہو جاتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۲۲۰ تا ۱۲۲۱؛ صرصر اسے دوبارہ گرفتار کر لیتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۸۶☆

تعدد ازدواج

مہر نگار کہتی ہے کہ تعدد ازدواج تو مردوں کا طریقہ ہی ہے، ''مرد ایسا ہی کرتے ہیں''،

نوشیرواں، دوم، ۱۲۳: آسمان پری اور قریشیہ کو مصیبت سے رہا کرانے کے لئے جاتے ہوئے بھی امیر حمزہ ایک نئی شادی رچانے کا خیال کرتے ہیں، ہومان، ۹۳: امیر حمزہ کا بیٹا شیران شیر سوار پانچ ہی برس کی عمر میں معشوق بنانا شروع کر دیتا ہے، ہومان، ۲۲۲، ۲۵۸، ۲۷۰: آسمان پری جب امیر حمزہ پر ہرجائی پن اور تعدد معشوقاں کا الزام لگا کر ان سے جھگڑتی ہے تو امیر حمزہ وعدہ کر لیتے ہیں کہ بس اب سے تم ہی میری معشوق ہو، ہومان، ۵۴۵ تا ۵۴۶: مقبل ایک نئی شادی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں امیر حمزہ کا نوکر ہوں، امیر کی چال کیوں نہ چلوں، ہومان، ۷۳۶: امیر حمزہ خود کو ایک بیوی تک محدود رکھنے سے انکار کرتے ہیں، کوچک، ۵۱۷: امیر حمزہ کی اولاد ایک بیوی پر محدود نہیں ہو سکتی، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۴۲: ایرج کی کثیر الزدواجی براں کو ناپسند ہے، وہ اسے ''کمینہ پن'' کہتی ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۸۵، ۵۶۰ و مابعد: غیر اسلامی ساحرہ امیر حمزہ کے تعدد ازدواج پر طنز کرتی ہے اور ان کا مذاق اڑاتی ہے، نورافشاں، سوم، ۴۷۹: امیر حمزہ جنگ جوئی ترک کرنے اور اپنی ایک عاشق سے شادی نہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں، مہر نگار خواب میں آ کر انھیں سرزنش کرتی ہے کہ یہ کیا بات ہوئی؟ ظاہر ہے کہ امیر حمزہ فوراً اپنا ارادہ بدل دیتے ہیں، سلیمانی، دوم، ۴۹۵: عمرو عیار پھر امیر کے معاشقوں اور شادیوں کی کثرت پر ان کا مذاق اڑاتا ہے، سلیمانی، دوم، ۵۴۴: ایک ساحرہ جو امیر پر عاشق ہے، انھیں اور عمرو عیار کو طلسم نوخیز میں اٹھا لاتی ہے، جمشیدی، اول، ۱۷۲: رستم ثانی کو بار بار شادی کرتے رہنے میں تکلف ہے لیکن مسرور جنی اس سے کہتا ہے اس میں سنکوچ کی کیا بات ہے، چار نکاح اور بے شمار متعہ جائز ہیں، آفتاب، اول، ۶۵۴: شہزادی لالہ پوش کہتی ہے کہ مردوں کی فطرت ہے کہ ایک عورت پر مطمئن نہیں ہوتے، لیکن عورت کی فطرت یہ ہے کہ ایک مرد اس کے لئے کافی ہے، گلستان، دوم، ۱۶۲: بدیع الملک کو شمیم عنبر مو سے عشق ہے، لیکن وہ فوراً ایک اور عورت کے عشق میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ شمیم عنبر مو کو وہ دوسری عورت اغوا کر لیتی ہے تا کہ بدیع الملک اور شمیم عنبر مو کے درمیان جدائی ہو جائے۔ اب بدیع الملک کو نہایت شرمندگی ہوتی ہے اور شمیم عنبر مو کا سامنا کرنے میں اسے حجاب ہوتا ہے۔ دوسری معشوقہ ایک سوانگ رچ کر تینوں کو ملوا دیتی ہے، لعل، اول، ۷۱۰ تا ۷۱۹: بدیع الملک باردگر عاشق ہوتا ہے اور اس بار وہ ایک پچھلی معشوق کو پہچاننے سے بھی انکار کر دیتا ہے۔ شاداب اور برجیس اس کی تازہ معشوقائیں آپس میں جھگڑتی ہیں لیکن بدیع الملک کچھ نہیں کرتا،

لعل، دوم، ۳۰۵ تا ۳۱۰؛ مزید دیکھئے، ''امیر حمزہ، خاص شادیاں اور معاشقے'' ☆

تقدیر

دیکھئے، ''داستان اور تقدیر'' ☆

تکرار واقعات، داستان میں

دیکھئے، ''داستان میں تکرار واقعات'' ☆

تلبیس

ایک معمولی سا عیار، لیکن وہ عمرو عیار کو بآسانی زک پہنچاتا ہے اور امیر حمزہ کو پکڑ لے جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۶۲ ☆

تجیل بے قال و قیل

افلاک جادو کا وزیر، بیابان فنا تعمیر کرتا ہے، لعل، دوم، ۴۷ ☆

تجیل راز داں

تمثال آئینہ رو کا سردار ساحراں، سب ساحروں کے ساتھ میلے میں جاتا ہے، تورج، دوم، ۵۰۲ ☆

تندک

ایک دیو جسے آسمان پری اکثر مصیبت کے وقت پردۂ دنیا پر بھیجتی ہے کہ جا کر امیر حمزہ (یا ان کے کسی بیٹے) کو ابھی اٹھا لا، نوشیرواں، اول، ۴۸۷، جمشیدی، اول، ۱۶؛ جنگ میں شریک ہوتا ہے، ہومان، ۶۸ تا ۷۲؛ امیر حمزہ کشتی میں مصروف ہیں کہ آسمان پری کے حکم سے تندک اچانک وہاں پہنچ کر کچھ کہے سنے بغیر امیر حمزہ کو اٹھا لے جاتا ہے۔ پھر پردۂ قاف میں دیو کریت کے خلاف جنگوں میں شریک رہتا ہے، ہومان، ۵۱۹ تا ۵۲۲؛ آسمان پری اور امیر حمزہ کا نکاح پڑھوانے کے لئے اچانک عمرو عیار کو اٹھا کر

پردۂ قاف پر لے جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۹۱ ☆

تورج/تورج بدرگ، ابن بدیع الزماں

''تورج نامہ'' اور اس کے بعد کی داستانوں میں اکثر اسے ''تورج بدرگ حرامی'' کہا گیا ہے۔ ''طلسم ہوش ربا'' کے بعد اس کے کرتوت یقیناً بہت برے ہیں، لیکن اس لقب کی وجہ کہیں ظاہر نہیں کی گئی۔ شہر سیقولیہ کے بادشاہ سیقول کی بیٹی طور بانو اس کی ماں ہے، اس کے اوائلی معاملات، بالا، ۷۱۷؛ امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ وہ امیر کا پوتا ہے، ایرج، دوم ۶۱۵؛ بتایا جاتا ہے کہ وہ بدیع الزماں کا بیٹا ہے، ہوش ربا، دوم، ۵۱۱؛ دشمن کے سامنے اخلاق بہادرانہ کا مظاہرہ کرتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۵۱۴؛ اچانک ہم اسے بدلی ہوئی ہیئت میں دیکھتے ہیں۔ اب وہ اسلام مخالف ہے اور تقریباً تمام اسلامی ممالک پر قابض ہو جاتا ہے، تورج، اول ۲۱۹؛ خواجہ زادگان بتاتے ہیں کہ وہ اولاد حمزہ میں سے ہے، تورج، اول، ۲۲۳ دھوکا دے کر قران حبشی کو مار ڈالتا ہے، تورج، اول، ۴۶۸؛ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ رستم ثانی کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گیا، آفتاب، اول، ۱۲۳؛ ثابت ہوتا ہے کہ وہ لقا کی بیٹی جہاں افروز کے بطن سے بدیع الزماں کا بیٹا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۹۴؛ دوبارہ ظاہر ہوتا ہے اور زمرد ثانی کی معاونت کرتا ہے اور داراب بن حمزہ کو مار ڈالتا ہے، لعل، اول، ۵۹۱ تا ۵۹۵؛ امیر حمزہ حکم دیتے ہیں کہ خواجہ عمرو عیار جائیں اور تورج کی زلفین خلیلی اور رگ ہاشمی کاٹ لائیں، کہ تورج کو زیر کرنے کی اور کوئی ترکیب نہیں۔ عمرو عیار اس خدمت کو انجام دیتا ہے، لعل، اول، ۵۹۶ تا ۶۰۲؛ حالت زخمداری میں رستم ثانی کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے۔ بدیع الملک جب اس بات کا طعنہ رستم ثانی کو دیتا ہے تو دونوں لڑ پڑتے ہیں، لعل، دوم، ۹۰۵ ☆

تومیان خیبری

امیر حمزہ کا ہرکارہ اور جاسوس اور نامیان خیبری کا جوڑی دار، ہومان، ۲۷۵؛ ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۱۲؛ ہفت پیکر، سوم، ۴۴۴ ☆

تیز نگاہ خنجر زن

دیکھیے، ''افراسیاب کی پانچ ممتاز عیارنیاں''۔ افراسیاب کی پانچ خاص عیارنیوں میں سے

پانچویں نمبر کی عیارہ، ضرغام اس کا جوڑی دار ہے، ہوش ربا، اول، ۱۷۶، ۱۸۰؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد ضرغام سے اس کی شادی، لیکن داستان گو نے یہاں سہواً اس کا نام شاہین چنگل کشا لکھا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰ ☆

جادوگروں کے خواص، اور جادوگری

عمدہ سحر، نوشیرواں، اول، ۵۴۹، ۵۷۶، ۶۰۴ تا ۶۰۶، ۶۱۱ تا ۶۱۲؛ اپنے میدان کے باہر ساحر خاصے احمق دکھائی دیتے ہیں۔ سمٰوات جادو بیک وقت لندھور اور اس کے بیٹے الماس پر عاشق ہو جاتی ہے۔ اسے باور کرادیا جاتا ہے کہ اسلام میں باپ بیٹے سے بیک وقت شادی کرنے کی اجازت ہے۔ لہٰذا وہ دونوں سے نکاح کرنے پر تیار ہو جاتی ہے، نوشیرواں دوم، ۵۶۲؛ ایک ساحر کی زبان لکنت کرتی ہے، اسے بگل اور bagpipe تحفے میں عطا ہوتا ہے، ہرمز، ۸۷۰؛ جادوئی موتی جسے بومرینگ (boomerang) کی طرح پھینکتے ہیں، وہ اپنا کام کر کے واپس پھینکنے والے کے پاس آ جاتا ہے، ہرمز، ۸۹۱؛ یہاں جادوگروں کے طور طریقے بالکل اہل ہنود جیسے ہیں، ہرمز، ۸۹۴؛ جنسی معاملات میں ان کا بیوہار عموماً خاصا گھناونا ہوتا ہے، کوچک، ۵۲۲، ۵۳۶؛ دمامہ جادو اور اس کا بندر، امیر حمزہ سے اس کی جنگیں اور برق فرنگی، امیر حمزہ اور مکلل خان کے ہاتھوں اس کی موت، ایرج، دوم، ۱۹۱، ۲۰۷، ۲۱۳؛ ایک حیرت انگیز بت، جسے تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے، ایرج، دوم، ۲۹۵؛ انوکھی قوم، وہ ہیرا دے کر لوہا خریدتے ہیں، ایرج، دوم، ۲۹۸؛ شہناز جادو کے دلچسپ کارنامے، ایرج، دوم، ۳۴۷؛ مشمش اگرچہ صرف ساحر ہے، لیکن اس کا رتبہ تمام خداؤں سے بڑھ کر ہے۔ وہ ایک دریا کی تہ میں رہتا ہے، ایرج، دوم، ۴۷۰؛ موسیقار کا عمدہ جادو، ایرج، دوم، ۴۷۹؛ عمرو عیار کے ہاتھوں اس کی ڈرامائی موت، ایرج، دوم، ۵۱۱؛ خداوند فرعون شاہ کو جلا کر خاک کیا جاتا ہے، ایرج، دوم، ۶۳۵؛ عنکبوت دیو پیکر، بالا، ۵۸۹؛ فراسیاب غیر معمولی رفتار سے اڑ کر کوکب کے طلسم میں آتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۸۶؛ براں کا عمدہ جادو، ہوش ربا، اول، ۱۸۶؛ عمرو عیار اور دوسرے اسلامی سرداروں کو افراسیاب ایک وسیع و عریض جادوئی جال میں بند کر لیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۴۷؛ براں اور دیگر سرداروں سے افراسیاب کا مقابلہ بلند پروازی،

ہوش ربا، اول، ۷۲۶؛ مصور جادو تمام حریفوں کو زیر کر لیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۸۴۷؛ افراسیاب کا نقارۂ سحر، ہوش ربا، اول، ۹۳۶؛ افراسیاب کا حیرت خیز جادو، ہوش ربا، اول، ۹۴۳؛ عمرو عیار اور براں کی پہلی ملاقات، نہایت غیر معمولی شان و شوکت کے ساتھ، لیکن جس براں سے عمرو عیار کی ملاقات یہاں ہوئی ہے وہ اصلی براں نہیں، بلکہ براں کی ہم شبیہ ہے، ہوش ربا، دوم، ۳۲۹؛ غیر اسلامی ساحر کا عمدہ سحر، ہوش ربا، دوم، ۳۵۸؛ اکتالیس ساحر، جن کا مسکن اژدہوں کا شکم ہے، گھر سے باہر آتے ہیں اور مخمور سرخ چشم کی فوج میں تباہی مچاتے ہیں، ہوش ربا، دوم، ۳۶۸؛ افراسیاب کے محیر العقول سحر، ہوش ربا، دوم، ۵۶۹، ۶۳۸؛ نحوست جادو کے زبردست سحر کو براں کی مدد سے اختر بن سہیلان رد کرتی ہے، ہوش ربا، دوم، ۷۳۷ تا ۷۴۰؛ نازک چشم، جسے افراسیاب نے اسلامیوں کے خلاف مامور کیا ہے، فوج اسلامیان کو تتر بتر کر دیتی ہے اور امیر حمزہ کو اسم اعظم محو کرا دیتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۹۵؛ افراسیاب ایک خفیہ راستے سے نور افشاں سے مراجعت کرتا ہے۔ یہ راستہ عجائبات و طلسمات سے بھرا ہوا ہے، ہوش ربا، سوم، ۹۵ تا ۱۱۵؛ ماہی پریزاد کے عجائب اور افراسیاب کے ہاتھ اس کا پکڑا جانا، مزید عجائب، ہوش ربا، سوم، ۱۶۰ تا ۱۸۶؛ امیر حمزہ کی فوجیں جادوئی طاقت کے ذریعہ پسپا کی جاتی ہیں، ہوش ربا، سوم، ۳۳۵؛ ساحر جس کا جسم سیماب کا ہے۔ وہ اپنی حسب منشا اپنے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیتا ہے اور پھر جوڑ لیتا ہے، لہٰذا اسے کوئی قتل نہیں کر سکتا، ہوش ربا، سوم، ۳۸۷؛ تاریک شکل کش ایک پتلی کو مامور کرتی ہے کہ جا اور کوکب کے طلسم کی لوح اور اس کے گل حیات کا پتہ معلوم کر لا۔ لیکن کوکب کا ایک پتلا تاریک کی پتلی کو بڑے ڈرامائی انداز میں تباہ کر دیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۰۰؛ ایک ساحرہ اپنا سر کاٹ کر افراسیاب کو نذر میں پیش کرتی ہے، افراسیاب نذر قبول کر لیتا ہے لیکن پھر ساحرہ کا سر اس کی گردن سے جوڑ کر اسے دوبارہ زندگی عطا کر دیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۷۸، کوکب اس ساحرہ کو بڑی دھوم دھام سے مارتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۹۳؛ ایک ساحر، جس کی پیدائش انڈے میں سے ہوئی ہے، امیر حمزہ کی تمام فوجوں کو تہس نہس کر دیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۹۰۸ تا ۹۱۹؛ مہیب فیل تن ببر سوار، اس کی ماں، اور اس کے متعدد ماموں، بھیانک اور مرعوب کن ساحر ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۳۳؛ جاموش فیل زور نامی ساحر بھی کچھ کم نہیں، ہوش ربا، چہارم، ۳۶؛ افراسیاب صرف ایک سحر میں ایک پوری فوج کو تباہ کر دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۶؛ کوکب

اپنی قوت کا مظاہرہ کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۲۱۳؛ مہرخ سحر چشم اور اس کی فوجوں کے تحفظ کے لئے بیابان گلریز کا حاکم معمار قدرت ایک مینار اور قلعہ تعمیر کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۲۷۶؛ صنعت سحر ساز کا جادو، جسے بیضۂ ہفت سحر کہتے ہیں، اسی کے خلاف استعمال ہوتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۴۴۷؛ آدم خور گھوڑا، ہوش ربا، چہارم، ۷۵۴؛ شفاخانۂ ساحراں، ہوش ربا، چہارم، ۷۵۵ تا ۷۵۸؛ اڑنے والا گھوڑا، ہوش ربا، چہارم، ۸۵۱؛ باغبان، کوکب، اور افراسیاب کے زبردست سحر، ہوش ربا، چہارم، ۹۲۱ تا ۹۳۸؛ افراسیاب کے پانچ غیر معمولی ساحر، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۰۴ تا ۱۲۸۴؛ مرآت آئینہ دار کے آئینے میں ایک تاجدار نظر آتا ہے جو تمام سوالوں کا جواب دیتا ہے، بقیہ، دوم، ۶۷، افراسیاب اسے تباہ کردیتا ہے، بقیہ، ۱۳۹؛ باغبان کا عمدہ جادو صرف ایک امر اتفاقی کی بنا پر ضائع جاتا ہے، بقیہ، دوم، ۲۰۱؛ بڑھیا خلخال نہایت زبردست ساحرہ ہے، بقیہ، دوم، ۳۱۳؛ خار خار ایک موثر اور قابل یقین سحر کے ذریعہ براں کو گرفتار کرتی ہے، بقیہ، دوم، ۳۵۸؛ گرفتار ہو کر بہار تارک اسلام ہو جاتی ہے اور مخمور اور اپنی بھانجی مجلس کے خلاف نبرد آزما ہوتی ہے، بقیہ، دوم، ۳۷۴ تا ۳۸۲؛ میمونہ زرد پوش (غیر اسلامی) ساحرہ کے سامان سحر میں ایک نہایت دلچسپ بندریا بھی ہے، بقیہ، دوم، ۴۱۲؛ براں کو شکست دینے کے بعد خار خار اسلامی سرداروں میں تفرقہ پیدا کر دیتی ہے، بقیہ، دوم، ۴۴۲؛ جیحون دریا باری کا لمبا چوڑا سامان وعملۂ سحر، وہ پانچ عیاروں کو گرفتار کر لیتی ہے اور قران کو زک پہنچاتی ہے، بقیہ، دوم، ۵۰۳؛ ساحرہ مردار خوار منھ سے دھواں چھوڑتی رہتی ہے، بقیہ، دوم، ۷۶۹؛ مزید دیکھئے ''جادوئی جنگیں اور دیگر جادوئی کارنامے'' ☆

جادوئی جنگیں اور دیگر جادوئی کارنامے

جادو کی تعریف، بالا، ۱۱، ۱۱۴؛ سادہ مگر دلچسپ جادو، نوشیرواں، دوم، ۲۷۲؛ امیر حمزہ اور عمرو عیار کی گرفتاری کے لئے دلچسپ جادو، نوشیرواں، دوم، ۵۰۶؛ سحر، جس میں خون بہا کر جادو پڑھنے، اور بدیع الزماں کا معاملہ ہے، ہرمز، ۸۴۱؛ نمرود شاہ کے معجزے، بالا، ۵۳۸ تا ۵۳۹؛ آئینۂ سحر جو بات کا جواب دیتا ہے، بالا، ۶۳۶؛ ملائیل سحر بند کا زبردست جادو، بالا، ۷۹۱؛ چاہ الماس کی دلچسپ جادوئی کیفیت، ایرج، دوم، ۱۱۷؛ دمامہ کا لمبا چوڑا جادو، بہت عمدہ، ایرج، دوم، ۱۵۱ و ما بعد؛ بوتیسال جادو

بھاگے ہوئے لوگوں کا پتہ لگانے کے لئے ان کے نقش قدم کی خاک سونگھتی ہے، ایرج، دوم، ۱۷۸؛ دمامہ کا جادو، ایک بندریا کا بچہ، ایرج، دوم، ۱۰۷؛ عالم آرائے جادو دنیا کے اندر ایک دنیا بناتا ہے اور امیر حمزہ کو فریب دیتا ہے، ایرج، دوم، ۳۰۵؛ قتل اسلامیان کا انوکھا طریقہ، ایرج، دوم، ۳۲۶؛ خورشید جادو کی عمدہ جنگ سحر، ایرج، دوم، ۴۲۷؛ اسم اعظم بند کرنے کا انوکھا طریقہ، ایرج، دوم، ۴۷۰؛ موسیقار کا عمدہ سحر، ایرج، دوم، ۴۷۹؛ برہمن جادو اپنے جادوئی پتلے کے منھ میں تھوک دیتا ہے۔ یہ پتلے کا انعام حسن خدمت ہے، بہت خوب، ایرج، دوم، ۵۴۱؛ جادو منتر اور جادو جگانے کے طریقے، ہوش ربا، اول، ۱۸۳؛ ایک ساحر رستم علم شاہ کو مسحور کر کے اسے امیر حمزہ کے قتل پر تیار کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۴۵؛ افراسیاب ایک طلسم کے ذریعہ عمرو عیار کو گرفتار کرتا ہے، غیر معمولی ساحری، ہوش ربا، اول، ۴۴۳، ۴۸۰ و مابعد؛ زبردست جادوئی معرکہ، ہوش ربا، اول، ۷۱۵؛ افراسیاب اور کوکب کے درمیان غیر معمولی جنگ سحر، ہوش ربا، اول، ۷۲۸ تا ۷۳۲؛ جادو کے منتر، لیکن شاید کچھ مزاح کا رنگ لئے ہوئے، ہوش ربا، اول، ۸۴۴؛ شبرنگ تاریکی پیدا کرتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۷۶۲؛ چوسر کا کھیل اور جادو، ہوش ربا، سوم، ۵۴؛ افراسیاب اور کوکب کے درمیان جنگ سحر، یہ اس پوری داستان ہوش ربا کی شاید بہترین جنگ ہے، ہوش ربا، سوم، ۱۱۲ تا ۱۱۵؛ افراسیاب اور کوکب کے مابین طلسم نور افشاں کی لوح کے لئے عمدہ جنگ سحر، ہوش ربا، سوم، ۲۹۰؛ عمرو کو موت کے گھاٹ اتارنے کا ارادہ پورا کرنے کے پہلے افراسیاب اور کوکب کے درمیان جنگ سحر، ہوش ربا، سوم، ۷۷۶ تا ۷۸۰؛ براں اور افراسیاب کے درمیان انفرادی جنگ سحر، ہوش ربا، سوم، ۷۹۳؛ حیرت اور مہرخ سحر چشم کے مابین جنگ سحر، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۱؛ افراسیاب اور کوکب کے درمیان ایک اور جنگ، ماہیان زمرد رنگ بیچ میں آکر افراسیاب کا دفاع کرتی ہے، پھر کوکب اور افراسیاب دونوں بے ہوش ہو جاتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۶۳۵ تا ۶۳۸؛ عمدہ سحر، لیکن عمرو عیار پانسہ پلٹ دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۹۵؛ افراسیاب اور براں کے درمیان ایک اور جنگ، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۱۰ تا ۱۳۱۷؛ براں اور عمرو کو قید افراسیاب سے آزاد کرانے کے لئے قران اور کوکب کی مہمات، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۲۵ تا ۱۳۲۷؛ افراسیاب ایک چٹکی خاک کو دوائے حق گفتار (Truth Drug) کے طور پر استعمال کرتا ہے، یعنی ایسی چیز کے طور پر جس کو کھلائیں یا جس کا انجکشن دیں تو انسان کے دماغ کو اپنے

خیالات پر قابو نہیں رہتا، وہ ہر بات سچ سچ بتا دیتا ہے۔ افراسیاب نے اپنے مد مقابل کو ایک چٹکی خاک کھلا کر یہی کام کیا، بقیہ، اول، ۳۰۷؛ بولتا ہوا سر، بقیہ، اول، ۵۵؛ افراسیاب، بہار، اور مذبوح کے دلچسپ سحر، بقیہ، اول، ۶۲۴ تا ۶۳۳؛ افراسیاب کے گنبد سحر میں براں قید ہو جاتی ہے، بقیہ، اول، ۶۹۳؛ شیطان بچہ کی فوج ساحراں، سب کے سب برہنہ ہیں، بقیہ، اول، ۷۵۶؛ شعلہ خوار آتش خو، جادوئی وجود جو بیک وقت پہلوان اور شیطان دونوں ہے، عمرو عیار کے قبضے میں، بقیہ، دوم، ۶۲ تا ۶۷؛ صدائے گریہ سے افراسیاب کی آمد کی خبر ملتی ہے، گویا صدائے گریہ اس کی نقیب ہے، بہت خوب، بقیہ، دوم، ۲۲۳؛ خلخال نامی ساحرہ افراسیاب کی مدد سے اسلامیوں کے خلاف عمدہ سحر کرتی ہے۔ اس کا گھمنڈ اس کا سر نیچا کراتا ہے، بقیہ، دوم، ۳۱۹ تا ۳۲۵؛ افراسیاب اور کوکب میں جادوئی جنگ، برہمن بھی کوکب کی طرف سے شریک ہوتا ہے، بقیہ، دوم، ۳۳۰؛ ملکہ بہار کو جنگ سحر میں فتح نصیب ہوتی ہے، مگر بہت نقصان کے ساتھ، بقیہ، دوم، ۳۴۶؛ عمدہ جنگ سحر، جیحون جادو کے ہاتھوں مجلس کو شکست ہوتی ہے، لیکن جیحون خود بھی براں سے زک اٹھاتا ہے۔ عمرو عیار کو براں آزاد کرا لیتی ہے، لیکن افراسیاب کے ہاتھوں خود گرفتار ہو جاتی ہے، بقیہ، دوم، ۵۲۸ تا ۵۳۴؛ ماہیان اور افراسیاب مل کر عمرو عیار کو پکڑ لیتے ہیں اور اسے پردۂ ظلمات میں قید کر دیتے ہیں، کوکب اسے آزاد کراتا ہے، بقیہ، دوم، ۵۸۱ تا ۵۹۸؛ نور افشاں کا جادو افراسیاب پر چل جاتا ہے، آفات چہار دست اسے بچاتی ہے، بقیہ، دوم، ۸۰۰؛ نور افشاں اس بار حیرت کو پکڑ لیتا ہے، افراسیاب اسے چھڑا لیتا ہے، بقیہ، دوم، ۸۵۸؛ شیطان بچہ کا سحر، بقیہ، دوم، ۹۰۹؛ ہفت پیکر کی عمدہ جنگ سحر، ہفت پیکر، اول، ۶۴۸؛ عمدہ جادوئی جنگ، لیکن ملکہ بہار اور رعد کی جنگوں کے نمونے پر، کوئی نئی بات نہیں، جمشیدی، سوم، ۲۷ تا ۳۵؛ غیر اسلامی ساحرہ زعفران کی عمدہ جادوئی جنگ، آفتاب، دوم، ۱۱۶۰؛ آفتاب اور ارژنگ کے درمیان غیر معمولی معرکہ ہائے سحر، آفتاب، سوم، ۳۲۷ تا ۳۳۴؛ ثمود اور جمود ایک طرف ہیں اور آفتاب ان کے مقابل ہے۔ جنگ سحر بے حد عمدہ، جاہ کی بہترین تحریروں سے کسی طرح کم نہیں، آفتاب، سوم، ۳۸۱ تا ۳۹۵؛ بدیع الملک کے خلاف آبشار اور سمندر جادو کی جادوئی جنگوں میں بڑی شان اور چمک دمک ہے، آفتاب، سوم، ۷۳۹؛ سمندر شاہ کے استاد عشاق صحرا نشین اور غزالان کے مابین عمدہ جنگ سحر، آفتاب، سوم، ۹۷۷؛ عمدہ جادوئی جنگیں، آفتاب، چہارم، ۳۵۷، ۴۰۰؛ طویل

جادوئی جنگ، اسلامی ساحروں کو شکست اور موت نصیب ہوتی ہے، آفتاب، چہارم، ۶۶۸؛ بیابان کاج و باج میں زبردست جادوئی معرکہ، آفتاب، پنجم، اول، ۲۰۰؛ جنگلی ہاتھیوں کے ساتھ جنگ، نہایت تازہ کار، آفتاب، پنجم، اول، ۲۰۵ تا ۲۰۷؛ آگ اور جادوئی جنگ، گلستان، اول، ۹۳؛ دلچسپ جنگ سحر، گلستان، اول، ۴۰۱؛ جادو اور کرامت پر مبنی جنگیں، گلستان، دوم، ۳۰۴؛ عمدہ جادوئی جنگ، گلستان، سوم، ۶۶۸؛ جوگی جیپال اور تاریک چار چشم کے وزیر بہرام میں عمدہ جادوئی جنگی مقابلہ، لعل، اول، ۲۹۸ تا ۳۱۵☆

جام کلۂ عفریت

امیر حمزہ کا جام جس میں سرداروں کے لئے شراب رکھی جاتی ہے جب کوئی مہم درپیش ہو۔ عفریت کے قتل کے بعد عبدالرحمن جنی اس کے کھوپڑی سے جام کلۂ عفریت بنا کر امیر کو پیش کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۸۳ تا ۶۸۷؛ اس کی اصل، ہومان، ۲۴۷؛ اس کی اصل کے بارے میں ایک اور روایت، تورج، دوم، ۶۴۴ ☆

جانسوز، بن قران، از بطن فتانہ، بنت ارشاد نقب زن

پیدائش کی پیش آمد، کوچک، ۶۳۶؛ اس کی اصل، بالا، ۷۳۰؛ لندھور کی جان بچاتا ہے، ہومان، ۶۶۲؛ صنوبر کمند انداز اس کی جوڑی دار ہے، ہوش ربا، اول، ۱۹۲؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد صنوبر کمند انداز سے اس کی شادی، لیکن داستان گو نے سہواً اس کا نام شرارہ لکھا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰؛ وہ اور برق اور دوسرے بہت سے عیار آخری معرکے کو نکلتے ہیں اور موت کے گھاٹ اترتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۵۰۳☆

جاہ، محمد حسین

مختصر سوانح:

باپ کا نام غلام حسین، رمال، ساکن لکھنؤ، فصاحت، ۷؛ ''طلسم ہوش ربا''، پنجم، اول، اور دوم، کی دوسری اشاعت (۱۸۹۳) میں انھیں ''مرحوم'' لکھا گیا ہے، اور اس داستان کی اشاعت اول

(۱۸۹۱) میں ایسا کوئی ذکر نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ۱۸۹۱ اور ۱۸۹۳ کے درمیان فوت ہوئے ہوں گے؛ جاہ کی ایک منظوم تاریخ جس میں انھیں ''سحر مرحوم'' کا شاگرد بتایا گیا ہے۔ یہ ''سحر'' کون ہیں؟ یہ بحث جلد دوم میں ملاحظہ ہو، ہوش ربا، دوم، ۹۵۷؛ منشی اشرف علی اشرف کی ایک منظوم تاریخ جس میں انھیں ''استاذی'' کہا ہے اور نظم کے بھی ایک مصرعے میں اشرف نے جاہ کو اپنا شاگرد کہا ہے۔ نظم کے عنوان میں اشرف کو مطبع نول کشور کا خوش نویس بتایا گیا ہے، ہوش ربا، دوم، ۹۶۱؛ جاہ کی خودداری اور مالک مطبع کا سرسری ذکر، فصاحت، ۷ و مابعد؛ انتہائی عربی و فارسی زدہ نثر میں احمد حسین قمر کو اپنا استاد بتاتے ہیں اور قمر کی بے حد مبالغہ آمیز تعریف کرتے ہیں، فصاحت، ۲۸۰ و مابعد؛ اپنے بیٹے کی موت کا ماتم کرتے ہیں اور ارباب مطبع منشی نول کشور سے فیاضی کی امید رکھتے ہیں، ہوش ربا، سوم، ۳۸۹ و مابعد؛ ناقدری کی شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاید میں اب اور نہ لکھوں، ہوش ربا، سوم، ۸۰۲؛ ایک کتاب ''طریق نثر خوانی'' سے معلوم ہوتا ہے کہ نثر خوانی یا نثاری میں جاہ کو میر فدا علی فدا سے تلمذ تھا☆

زبان:

عورتوں کی زبان کا خوبصورت استعمال، ہوش ربا، سوم، ۷۶۴ تا ۷۶۴☆

سحر و ساحری:

بالکل نئی طرز کے پتلے اور پتلیاں، ہوش ربا، سوم، ۵۰۰؛ مزید دیکھیے، ''جادوئی جنگیں اور دیگر جادوئی کارنامے''، اور ''سائنس فکشن، ایجادات نو بہ نو''☆

شاعری:

شاعری کا بہت موثر استعمال، ہوش ربا، اول، ۱۷۸؛ جاہ کی استادانہ غزل، ہوش ربا، اول، ۲۱۷ تا ۲۱۸؛ تھوڑا سا مزاحیہ ساقی نامہ، بہت خوب، ہوش ربا، اول، ۲۳۹ تا ۲۴۰؛ وصال اور سراپا کے عمدہ اشعار، ہوش ربا، اول، ۵۹۴ تا ۵۹۵، ۶۶۲ تا ۶۶۳، ۸۸۱ تا ۸۸۲؛ طویل اور عمدہ ساقی نامہ، ہوش ربا، اول، ۷۹۸ تا ۸۰۰؛ اودھی شاعری کا عمدہ استعمال، ہوش ربا، دوم، ۲۴۲؛ عمدہ ساقی نامہ، ہوش ربا، دوم، ۴۹۵ تا ۴۹۶؛ عمدہ منظر نگاری، ہوش ربا، دوم، ۱۶ تا ۱۷، ۳۹۴ تا ۳۰۵، ۵۸۴،

۷۴۵: احمد حسین قمر کی نظم نقل کرتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۷۳۲، ۶۷۶؛ مزید دیکھئے، ''داستان میں شاعری'' ☆

عمدہ تحریر:

کسی کو مسحور بہ سحر کر کے قتل کا مرتکب بنانا، نہایت عمدہ تحریر، ہوش ربا، اول، ۲۴۵؛ منظوم بیانیہ، خاصا کامیاب، ہوش ربا، اول، ۳۲۵؛ ڈرامائی بیان، بہت خوب، ہوش ربا، اول، ۴۴۳؛ بہت عمدہ، پر زور تحریر، ہوش ربا، اول، ۴۸۰ تا ۴۹۱؛ عمدہ عشقیہ منظر، ہوش ربا، اول، ۶۳۰؛ مہرخ سحر چشم مزید سحر حاصل کرنے جاتی ہے، عمدہ تحریر، ۸۶۲؛ افراسیاب کے سحر کا ڈرامائی بیان، ہوش ربا، اول، ۹۴۳؛ اعلیٰ درجے کی نثر اور سحر کی نادرہ کاری، ہوش ربا، دوم، ۵؛ ابداع کی کثرت، ہوش ربا، دوم، ۱۸؛ تاریک صورت کش کے بارے میں عمدہ تحریر، ہوش ربا، دوم، ۴۶؛ رعایت لفظی کا عمدہ استعمال، ہوش ربا، دوم، ۱۴۹؛ نازک چشم کے ہاتھوں اسلامی افواج کی شکست کے بعد معاملات کی کمان عیاران لشکر کے ہاتھ میں آجاتی ہے، نادر نکتہ، ہوش ربا، دوم، ۳۲۹؛ بہت عمدہ تحریر، ہوش ربا، دوم، ۳۳۶ تا ۳۳۹، ۳۸۸ تا ۴۱۲؛ شاہ اسلامیان سے ملاقات کے لئے ملکۂ بہار کے جانے کا اچھا موقع اور بیان، ہوش ربا، دوم، ۵۲۲؛ لشکر اسلامیان کا بہت عمدہ بیان، ہوش ربا، دوم، ۵۹۱؛ مختلف عناصر کو ملا کر غیر معمولی بیانیہ قوت کا اظہار، ہوش ربا، دوم، ۷۳۰ تا ۷۶۲؛ اسلامی لشکر پر ناقوس جادو کی مچائی ہوئی تباہیوں کا عمدہ بیان، ہوش ربا، دوم، ۸۴۰ و مابعد؛ محاکاتی، خوبصورت، اور جامع بیان، ہوش ربا، سوم، ۱۱۸؛ تاریک شکل کش کی امداد لینے کی خاطر افراسیاب اس کی یہ شرط مان لیتا ہے کہ ظلمات چہار چشم کو ملکۂ ہوش ربا بناؤ، بہت خوب تحریر، ہوش ربا، سوم، ۴۹۶؛ پلاٹ میں بہت عمدہ پیچیدگیاں، ہوش ربا، سوم، ۵۲۱؛ تخیل کی غیر معمولی وسعت اور پرواز، ہوش ربا، سوم، ۱۶۰ تا ۱۸۶؛ نہایت عمدہ تحریر، ہوش ربا، چہارم، ۳۳، ۵۸، ۶۳ تا ۶۸؛ براں کے بارے میں نہایت عمدہ تحریر، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۲؛ گنبد سامری کا عمدہ بیان، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۶؛ جاہ اپنی قوت تخیل کے بہترین لمحات میں، ہوش ربا، چہارم، ۱۹۳ تا ۱۹۷، ۲۱۳ تا ۲۱۶؛ بیابان گلریز کا غیر معمولی حسین بیان، ہوش ربا، چہارم، ۲۸۰، ۲۸۶ و مابعد؛ کوکب اور افراسیاب کے درمیان سحر، عیاری اور جان بچانے پر مبنی نہایت عمدہ وقوعہ، ہوش ربا، چہارم، ۶۳۵ تا ۶۳۸؛ نہر حلیموں، بیابان فنا

وغیرہ کا عمدہ بیان، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۳۶ تا ۱۲۴۶ ☆

عیاری:

عیاریوں کا عمدہ بیان، ہوش ربا، اول، ۸۴ تا ۱۰۱؛ عمدہ عیاریاں، ہوش ربا، اول، ۲۰۶؛ عیار مل کر کام کرتے ہیں، نہایت موثر طریقۂ عیاری، ہوش ربا، دوم، ۶۲ تا ۱۴۵؛ عیاریوں اور ان کے توڑ پر بنی عیاریوں کا عمدہ بیان، ہوش ربا، دوم، ۹۲۶ ☆

کمزور تحریر:

کمزور تحریر کا نمونہ، جاہ کے یہاں ایسے نمونے بہت کم ہیں، ہوش ربا، اول، ۹۶۳؛ حیرت اور افراسیاب کی لڑائی میں جاہ نے حفظ مراتب کو ہاتھ سے جانے دیا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۰۷؛ اپنے نفیس و فصیح انداز کو ترک کر کے احمد حسین قمر کا طرز اختیار کر لیتے ہیں، یا کبھی کبھی شیخ تصدق حسین کے کمزور لمحوں جیسا بے کیف اسلوب پکڑ لیتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۸۱۷ تا ۸۵۳، ۸۶۸، ۹۵۹ ☆

جذائل خان ہندی

جیپور ہندی نے لندھور کی بیٹی شیریں دخت کی ایک جھلک دیکھی اور اس پر عاشق ہو گیا۔ عمرو عیار کی سفارش پر لندھور نے دونوں کا نکاح کر دیا۔ اس شادی کے نتیجے میں قمہور بن جیپور پیدا ہوا۔ بعمر چاردہ سالگی وہ سولہ سومن کا گرز باندھتا ہے، صندلی، ۲۱۷؛ ایک مرد پیر جو ابلیس کے بت کی پوجا کرتا ہے، اسے فریب دے کر منحرف اسلام اور بت پرست بنا دیتا ہے۔ اب اس نے اپنا نام جذائل خان/ جذائل شاہ رکھ لیا اور امیر کے خلاف معرکہ آرا ہوا، صندلی، ۲۱۸؛ کہیں کہیں نام جزائل خان بھی ملتا ہے۔ اب وہ لاہوتک کی فوج میں ہے اور اسلامیوں سے اس کی کئی جنگیں ہوتی ہیں۔ وہ اپنے باپ جیپور کو قتل کرتا اور معظم خان اور پھر لندھور کو اندھا کراتا ہے، صندلی، ۲۱۸ و مابعد؛ صلصال بن دال کے ساتھ اہل اسلام کے خلاف نبرد آرا ہے، صندلی، ۳۰۷؛ بالآخر وہ لندھور کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے، صندلی، ۳۴۱ تا ۳۴۲ ☆

جمال الحسن

امیر حمزہ اور عمرو کا دوسرا اتالیق، دونوں اس بچارے پر بہت زیادتیاں کرتے ہیں، نوشیرواں،

اول،۱۰۹ و مابعد؛ مزید دیکھئے، ''عمرو عیار، پیدائش، بچپن، نوجوانی'' ☆

جمشید، بن کوکب

کوکب روشن ضمیر کا بیٹا۔ افراسیاب سے جنگ کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۱۰؛ جنگ میں زخمی ہو جاتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۲۷ ☆

جمشید ثانی

دیکھئے، ''جھوٹے خدا''؛ آسمان پری اور قریشیہ سلطان دیو کریت کے باعث بڑی مصیبت میں ہیں، نورالدہر ان کی مدد کر رہا ہے۔ ایسے موقعے پر جمشید ثانی اچانک نمودار ہوتا ہے اور آسمان پری کے عشق میں گرفتار ہو کر آسمان پری اور قریشیہ کو اٹھا لے جاتا ہے، جمشیدی، اول، ۱۹؛ اس نے اپنے طلسم کی تقدیر، اس کے زوال کی تاریخ اور طریقے کے بارے میں پیشین گوئی کر دی تھی۔ اب وہ اس پیشین گوئی کو منسوخ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ باتیں تو میں نے شراب کے نشے میں کہی تھیں، جمشیدی، اول، ۶۳۵؛ اس کی شکل و شمائل، جمشیدی، دوم، ۱۰۸؛ دعویٰ کرتا ہے کہ میری موت اس جگہ ہونی ہے جہاں کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا اگر طلسم فتح بھی ہو جائے تو میرا کچھ نہ بگڑے گا، جمشیدی، دوم، ۵۳۸؛ سعد کے ہاتھوں اسے شکست فاش نصیب ہوتی ہے۔ حکیم فلسفۂ ثانی اس کا حامی ہے، کہتا ہے کہ میں طلسم زعفران زار سلیمانی میں چلا جاؤں گا، جمشیدی، دوم، ۶۲۱؛ خونریز لیکن بے لطف جنگ میں اس کی موت، اس کا لاشہ طلسم زعفران زار سلیمانی میں لے جایا جاتا ہے، جمشیدی، سوم، ۱۰۱۸ ☆

جمشید خود پرست

ایک ساحر جو غیر اسلامی ہے لیکن اس کی موت شہادت حضرت عثمان کی یاد دلاتی ہے، ہفت پیکر، اول، ۵۴۸ ☆

جمشید روشن جمال، بن کوکب، از بطن ناہید

اس کا ظہور، ہوش ربا، ۹۲۸؛ کوکب اس کی تعلیم کے لئے ایک تالاب بناتا ہے، ہوش ربا،

چہارم، ۹۷۳؛ کوکب پر خفا ہوتا ہے کہ آپ نے میری ماں کی تحقیر کی، ہوش ربا، ہفتم، ۷۸۳ ☆

جمہور جہاں سوز طرطوس تبرزن

دست چپی، نوشیرواں کے خلاف امیر حمزہ کا حمایتی بنتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۸ ۴۴؛ نعرہ، ہومان، ۵۸۳؛ امیر حمزہ اسے ''پسر خواندہ'' کرتے ہیں، ہومان، ۵۹۳؛ ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸ ☆

جواں مردی

مزید دیکھیے، ''اخلاق بہادرانہ''؛ بہرام گرد کی جواں مردی، نوشیرواں، اول، ۳۰۲ تا ۳۰۳؛ امیر حمزہ بے ہوش کیے جانے سے انکار کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۵۴؛ زنبیل کی مدد سے قید سے رہائی قباد کو منظور نہیں، ہومان، ۶۳؛ لندھور جب قباد کے خلاف ہو جاتا ہے تو فرامرز جواں مردی سے کام لیتا ہے، ہومان، ۶۸؛ آسمان پری کو توقع ہے کہ امیر حمزہ کو دیوؤں کی امداد درکار ہوگی۔ وہ امداد پیش کرتی ہے تو امیر خفا ہو کر اسے نامنظور کر دیتے ہیں، ہومان، ۶۸ تا ۷۰؛ مفتاح تاجدار کا عیار کہتا ہے کہ میں امیر حمزہ کو چرا لاؤں گا۔ مفتاح انکار کر دیتا ہے لیکن تھوڑی ہی مدت بعد مفتاح خود امیر حمزہ کے ہاتھوں جام اجل پیتا ہے، ہومان، ۲۰۰ تا ۲۰۵؛ امیر حمزہ کہتے ہیں کہ مدمقابل کی بیہوشی کے عالم میں اسے مارنا درست نہیں، ہومان، ۲۱۴؛ امیر حمزہ کا اصول نہیں ہے کہ کوئی پہلوان یا سردار کسی عیار کو مارے، ہومان، ۳۵۵؛ فرامرز عاد مغربی جنگ کیے بغیر اطاعت قبول کرنے کو تیار ہے لیکن امیر حمزہ اس کی پیشکش قبول نہیں کرتے، ہومان، ۵۵۵؛ فرامرز کو امیر حمزہ زیر کر لیتے ہیں لیکن وہ اسلام نہیں قبول کرتا، امیر پھر بھی اس کی جان بخشی کر کے قید کر دیتے ہیں، ہومان، ۵۵۶؛ سہیل مغربی اور گلیم گوش عیاران فرامرز اسے چھڑا لیتے ہیں لیکن وہ بزور عیاری آزاد ہونا پسند نہیں کرتا اور قید میں واپس چلا جاتا ہے، ہومان، ۵۸۴ تا ۵۸۸؛ امیر حمزہ کی مخصوص بے مروتی اور جواں مردی، نوشیرواں نے عمرو پر الزام قتل لگایا ہے، امیر حمزہ جھٹ الزام کو صحیح سمجھ لیتے ہیں اور عمرو سے کہتے ہیں کہ یا تو اصل قاتل کو ڈھونڈ نکال یا نوشیرواں کے سامنے خود کو سپرد کر۔ لندھور کے سوا سارے لشکر میں کوئی شخص ایسا نہیں جو عمرو کا ضامن بنے، نوشیرواں، دوم، ۱۳۱؛ امیر حمزہ اور رستم علم شاہ کے مابین جوانمردی کے دلچسپ اور عمدہ معاملات، نوشیرواں، دوم، ۱۵۱ و مابعد؛ بزرجمہر کی

تنبیہ کے باوجود کہ اب آپ اصفہان میں نہ ٹھہریں، کیونکہ ستارے اس وقت مخالف ہیں اور آپ سب کی موت ہو سکتی ہے، امیر حمزہ اصفہان نہیں چھوڑتے، نوشیرواں، دوم، ۱۶۶؛ زنبیل کی مدد سے عقابین پر سے چھٹکارا پانے پر امیر حمزہ کی نارضامندی، نوشیرواں، دوم ۴۷۴؛ قیماس خاں خاوری کو امیر حمزہ تین دن کی کشتی کے بعد زیر کرتے ہیں، وہ اسلام نہیں قبول کرتا تو اس کی جرأت و جوانمردی سے متاثر ہو کر امیر اس کی جاں بخشی کر دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۶۱۸؛ امیر حمزہ کی حقانیت کے امتحان کے لئے صلصال انھیں آگ میں ڈلواتا ہے۔ امیر حمزہ کو ایک خاص روغن پیش کیا جاتا ہے کہ اس کو پہلے سے بدن پر مل لیں تو وہ آگ سے محفوظ رہیں گے۔ امیر انکار کر دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۶۱۸؛ دخمۂ جمشید پر بینائی ضائع ہونے کے بعد جب قران ان کی نابینائی کی دوا کہیں سے حاصل کر کے امیر کا علاج کرنا چاہتا ہے تو امیر انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے فرامرز عادی کی آنکھیں روشن کرو، نوشیرواں، دوم، ۶۶۸؛ امیر حمزہ کو زنبیل میں چھپنا منظور نہیں، اور وہ عمرو کو اس بات سے منع کرتے ہیں کہ وہ گلیم اوڑھ کر (اور اس طرح خود کو نظروں سے اوجھل کر کے) دمامہ کا قتل کرے، ایرج، دوم، ۱۵۷؛ دیوؤں سے جنگ میں امیر حمزہ دیوؤں کی امداد کو نامنظور کر دیتے ہیں کہ اس طرح انسان اور دیو کے درمیان مقابلہ نا برابر ہو جائے گا، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۳۰؛ ایرج کو جھوٹ بولنے، بھیس بدلنے، اور عیاروں سے مدد لینے سے انکار ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۲۰؛ امیر حمزہ کی جوانمردی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۳۶ تا ۶۳۷؛ جوانمردی کے خلاف عمل کا ایک نمونہ: ایرج طلسم میں خفیہ طور پر داخل ہوتا ہے، نورافشاں، سوم، ۱۹۵؛ قید خانے سے فرار ہونا جوانمردی کے برخلاف ہے، لیکن ساحر یا عیار کی قید سے نکل بھاگنے میں کوئی عیب نہیں، نورافشاں، سوم، ۲۵۹؛ ایرج کو عورت کا بھیس بدلنا گوارا نہیں، ہفت پیکر، اول، ۶۷؛ رستم علم شاہ شبدیز نامی غیر اسلامی سردار کو زیر کرتا ہے لیکن وہ سردار بربنائے خودداری اسلام قبول نہیں کرتا۔ علم شاہ پھر بھی اس کی جان بخش دیتا ہے، (ملاحظہ ہو قیماس خاں خاوری کا وقوعہ جو اوپر بیان ہوا)، ہفت پیکر، سوم، ۱۰، ۲۲۷؛ مصداق جھوٹا الزام لگاتا ہے کہ رستم علم شاہ نے بزدلی دکھائی ہے۔ امیر حمزہ فوراً یقین کر لیتے ہیں تو رستم خود کشی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھی[1] سے آمادہ کرتے ہیں کہ مصداق ہی کو مار لینا بہتر ہے، ہفت پیکر، سوم، ۸۱۲؛ غیر اسلامی سردار، لیکن وہ سحر کے خلاف ہے، کیونکہ سحر با عزت شے نہیں، سکندری، سوم،

۱۰۰؛ دعاے توبہ پڑھ لینے کے بعد شراب اور عورت سے مکمل اجتناب ضروری ہے، اس کے پہلے بدیع الملک کی طرح گلچھرے اڑانے میں عیب نہیں، تورج، اول، ۱۷۲؛ جب حمزۂ ثانی کو معلوم ہتا ہے کہ عمرو ثانی نے لاجورد شاہ کے میلے میں لوٹ مار کی تھی تو حمزۂ ثانی عمرو ثانی کو فوراً لاجورد شاہ کے حوالے کر دیتے ہیں، تورج، دوم، ۵۲۴؛ بدیع الملک کی سہراب کو ہدایت کہ بے وجہ اور ہر کس و ناکس پر ہتھیار نہ اٹھاؤ، آفتاب، دوم، ۱۱۹۷؛ ایرج اس پانی کو پینے سے انکار کر دیتا ہے جس سے اس کی قوت دو چند ہو جائے گی، آفتاب، سوم، ۶۰۲؛ بدیع الملک اندھے کر دیئے گئے ہیں۔ بصیر جادو، جسے بدیع الملک نے زیر کیا ہے، اس کے ہاتھ میں بینائی واپس لانے کی طاقت ہے۔ بدیع الملک اس سے قبول اسلام کو کہتے ہیں تو وہ بتاتا ہے کہ میں اگر اسلام قبول کر لوں تو آپ کی آنکھیں نہ ٹھیک کر سکوں گا۔ بدیع الملک کہتے ہیں، کوئی بات نہیں، تم اسلام قبول کرو، آفتاب، چہارم، ۲۸۰؛ جوانمردی کے خلاف عمل کی ایک مثال: اسلامی فوج ایک تنہا غنیم پر حملہ کر دیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۵۴۶؛ ایک اور مثال: اسد دشمن کے پہلے ہی طبل جنگ بجوا دیتا ہے اور قیدیوں کو اسلام پیش کئے بغیر انھیں تلوار کے گھاٹ اتار دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۵۹۱ تا ۵۹۶؛ ایک مثال جس میں جواں مردی اور خفیف الحرکتی دونوں ہیں: سکندر رستم خو راہبر کی خدمات سے انکار کر دیتا ہے اور راستہ بھول جاتا ہے، پھر فریب کے ذریعہ سے ایک عورت حاصل کرتا ہے اور غیر اسلامیوں کے شانہ بہ شانہ لڑتا ہے، گلستان، اول، ۶۶ تا ۱۷؛ رفیع البخت اپنے مد مقابل کے پیٹ کے نیچے ضرب لگاتا ہے، گلستان، اول، ۲۸، ۲۲۷؛ عادل کیواں شکوہ حاتم طائی کی طرح اپنا گوشت بھیڑیے کو کھلاتا ہے، گلستان، اول، ۳۶۷؛ رستم ثانی ابن ایرج کے ہاتھوں تورج کا قتل درحالے کہ تورج زخمی تھا۔ بدیع الملک جب اسے اس بات کا طعنہ دیتا ہے تو دونوں لڑ پڑتے ہیں، لعل، دوم، ۹۰۵ ☆

جواہر، بن عمرو عیار

قاسم بن ایرج کا عیار، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ عمدہ عیاری، بقیہ، دوم، ۷۳۶؛ وہ اور جانسوز اور برق وغیرہ ایک آخری معرکے کو نکلتے ہیں اور جان سے ہاتھ دھوتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۵۰۳ ☆

جواہر خنجر زن

شاپور ابن عمرو عیار کا بیٹا،سکندر زریں پوش زریں علم (سلطان زریں پوش) کا عیار، نور افشاں،سوم، ۳؛ اس کی جان بچاتا ہے،نور افشاں، اول، ۳؛نعرہ،نور افشاں، اول، ۲۷۷؛ اس کے کارنامے،نور افشاں،اول، ۳۰۷؛مزید کارنامے،نور افشاں،دوم، ۱۵۶ ومابعد☆

جوگی جیپال

اسلامی لشکر میں ایک ساحر، تاریک چار چشم سے لڑتا ہوا مارا جاتا ہے، لعل، اول، ۲۹۸ تا ۳۱۵☆

جہاں افروز، بنت لقا

بدیع الزماں سے حاملہ ہوتی ہے، اس کے نتیجے میں تورج پیدا ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۹۴☆

جہاں گرد

امیر الزماں کا عیار، اردو میں نعرہ کرتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۶۱۳، ۶۲۳☆

جہاں گیر، ابن حمزہ

اس کی پیدائش کے حالات، ہفت پیکر، سوم، ۸؛ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ خورشید نامی بادشاہ کا بیٹا ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۷۴؛ کوکب چاہتا ہے کہ جہاں گیر کو امیر حمزہ کی حمایت پر آمادہ کر لے، لیکن افراسیاب کے باعث ناکام رہتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۴۷۴، ۴۹۳؛ افراسیاب کے ساتھ مل جاتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۴۸۳؛ اسلام قبول کر لیتا ہے، لیکن پھر بھی کوکب کا مخالف رہتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۳۴؛ کوکب اور براں کو قتل کرتا ہے اور افراسیاب کا مذاق اڑاتا ہے کہ تم سے کچھ نہیں ہوتا، ہوش ربا، سوم، ۶۵۲ تا ۶۵۷؛ امیر حمزہ اسے شکست دیتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۶۴۲، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۳۵؛ جنسی رقابت کی بنا پر اس کی عورتیں آپس میں جھگڑتی ہیں، ہفت پیکر، ۵۳؛ اس کی معشوقہ اپنے

باپ کے قتل پر روتی نہیں، بلکہ جہاں گیر سے شادی کر کے خوش ہوتی ہے، ہفت پیکر، سوم، ٦٦٦؛ بھیس بدل کر میدان عمل میں، سکندری، اول، ٨١؛ نعرہ، جمشیدی، سوم ٩٤٩ ☆

جھوٹے خدا

داستان میں خداؤں کی بہتات ہے۔ بعض ساحر + بادشاہ بھی دعوائے خدائی کرتے ہیں۔ ان سب خداؤں کو احمق اور عموماً داب خدائی، تمکین اور وقار، حسن، یا قوت سے محروم دکھایا گیا ہے۔ بعض داستانوں میں تو نئے نئے خدا کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اکثر خدایان اپنے دعوائے عالم الغیبی، تقدیر سازی، اور ازلیت اور ابدیت کے باوجود وہ عام انسانوں کی طرح اٹھتے بیٹھتے، شہوات انسانیہ کا شکار ہوتے، اور موت کے گھاٹ بھی اترتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ آپس میں بھی لڑ بیٹھتے ہیں (''طلسم نوخیز جمشیدی''، دوم، ١٣) ۔ زیادہ تر خداؤں کا قول و فعل مسخروں کی طرح کا ہے، یا داستان گو نے انھیں اضحوکہ بنا کر پیش کیا ہے۔ بعض نام تو صاف صاف مزاح یا مذاق معلوم ہوتے ہیں (ارمل خرمل، تیتا بیتا، وغیرہ)۔ بعض داستانوں، خاص کر طلسم ہوش ربا میں ''پونے دو سو خداؤں'' کا ذکر جگہ جگہ ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود غیر اسلامیوں کا اپنے اپنے خداؤں پر سے اعتقاد اور ان کی تابع داری کا جذبہ، ہرگز کم نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ داستان گویوں کو واقعیت، یا حقیقت نگاری کا شعور نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ داستان گو اپنے سامعین پر ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ ان جھوٹے خداؤں کی کوئی حقیقت نہیں، اور انسان، خصوصاً غیر اسلامی انسان، خواہ وہ کتنا ہی صاحب قوت کیوں نہ ہو، ضعیف الاعتقاد اور کم عقل ہوتا ہے۔ وہ اپنے عقائد کی بے سر و پائی اور اپنے اعمال کی کمزوری کا کوئی شعور نہیں رکھتا، اور اگر شعور رکھتا ہے تو بھی ہٹ دھرمی سے کام لے کر اپنے مسلک پر قائم رہتا ہے۔ مثلاً افراسیاب لقا کے بارے میں توہین آمیز اور استہزائیہ جملے کہتا ہے۔ افراسیاب کہتا ہے کہ لقا اچھا خدا ہے کہ اسلامیوں سے بھاگا بھاگا پھرتا ہے، اور ایک خدا وہ بھی تھا (خداوند داؤد) جو مسلمان ہو کر ساحروں کے ہاتھ سے مارا گیا، (''طلسم ہوش ربا''، پنجم، دوم، ٢٠٨ تا ٢٠٩) اس کے باوجود وہ لقا پرستی سے باز نہیں آتا۔

دوسری بات یہ کہ اکا دکا، اور بہت کم مدت کے لئے، بالکل برسبیل تذکرہ، کسی ہندو دیوتا

کا اشارہ داستان میں ضرور آجاتا ہے، لیکن بنیادی طور سے، اور اپنی تقریباً تمام جزئیات میں یہ جھوٹے خدا ہندوؤں کے دیوتا نہیں ہیں، اور نہ ان کے ذریعہ ہندو دھرم، یا کسی اور مذہب کے خلاف تعصب پیدا کرنے کا کام لیا گیا ہے۔ مندروں، اور ان میں گھنٹ اور ناقوس بجنے، اور بعض رسوم کا ذکر ضرور ملتا ہے جو خفیف سا ہندو رنگ لئے ہوئے ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ یہ بات فطری ہے کہ "خدائے نادیدہ" (یہ فقرہ داستان میں بہت آتا ہے) کے عبادت گذاروں کی مسجدوں کے مقابل مندروں کا مذکور ہو۔ لیکن اس میں ہندو دھرم کی تحقیر کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔ کسی پنڈت، پروہت وغیرہ کی کہیں کوئی تحقیر نہیں ہے۔

بعض بعض "خدا" کئی داستانوں میں نظر آتے ہیں، یعنی انھیں شکست ہوتی رہتی ہے اور وہ بھاگ بھاگ کر دوسرے "خداؤں" یا پرستاروں کی مملکتوں میں پناہ لیتے رہتے ہیں۔ بعض کے بیٹے، پوتے، بھتیجے، وغیرہ بھی دعوائے خدائی رکھتے ہیں۔ دیر تک قائم رہنے والے خداؤں میں لقا سب سے خاص ہے۔ لقا کی طول العمری (یا اس کے دیر تک میدان عمل میں موجود رہنے) کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس کا ذکر تمام قدیم داستانوں میں ہے۔ اس کی داڑھی کے ہر بال میں موتی پروئے ہوئے ہیں، (یہ بات بہت مشہور ہے، غالب نے اپنے اردو اور فارسی کلام میں اس کا ذکر کیا ہے)۔ اس کے قیطول بہت شاندار اور بلند و بالا ہیں، وغیرہ۔ لیکن پھر بھی وہ انفرادی طور پر، بہت اضحوکہ ہے اور وہ ہمارے اندر کسی طرح کی ہمدردی یا محبت یا خوف کا جذبہ نہیں پیدا کرتا۔ لقا، اور بعض دوسرے خدا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی فارسی میں گفتگو کرتے ہیں۔ یہ بھی داستان گو کا ایک دلچسپ انداز اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ یہ خدا کتنے بے وقوف ہیں کہ معمولی فارسی بھی نہیں بول سکتے۔ (واضح رہے کہ "خدا" کو فارسی بولتے ہوئے دکھانا بھانڈوں اور شہدوں کی نقلوں میں عام رواج تھا، ان کی فارسی صرف ونحو کے اعتبار سے درست ہوتی تھی، چاہے بہت فصیح و بلیغ نہ ہو۔)

"آفتاب شجاعت"، چہارم، ص ۵۰۲ پر "خداؤں" کی ایک دلچسپ فہرست ہے۔ ذیل میں تمام داستان سے اخذ کر کے تقریباً تمام اہم "خداؤں" کا ذکر پیش کیا جاتا ہے۔

آفتاب، عرف خداوند آفتاب

خداوند خورشید کے خلاف دعوائے خدائی کرتا ہے، اگرچہ خداوند خورشید خود بھی جھوٹا خدا ہے،

آفتاب، دوم، ۵ تا ۲۸ ☆

ابلیس، سالوس، اور برادران

ابلیس اور اس کے سارے بھائی دعوائے خدائی رکھتے ہیں۔ ابلیس کی موت امیر حمزہ کے ہاتھوں ہوتی ہے، نور افشاں، دوم، ۶؛ خداؤں کی فہرست میں اس کا نام، آفتاب، چہارم، ۵۰۲ ☆

ابلیس خود پرست

اس کا ایک عیار زود رفت نامی ہے جو سب کی نگاہوں سے ہمیشہ مخفی رہتا ہے، نور افشاں، اول، ۱۵۹ ☆

ادھو بدھو

ہوش ربا، چہارم، ۱۱۸۶ ☆

ارژنگ، ابن زمرد شاہ ثانی، ابن لقا

آفتاب، اول، ۳۳؛ قاسم کی قبر کی بے حرمتی کرتا ہے۔ یہ بات اس کے خاص سرداروں ویلم اور سلیم کو گراں گذرتی ہے کیونکہ وہ ایرج کے توسط سے قاسم کے قرابت دار ہیں، عمدہ تحریر، آفتاب، اول، ۱۱۰۰؛ اس کی شکل شباہت، رکیک اور کراہیت انگیز بیان، آفتاب، دوم، ۲۹۹؛ برجیس کی بیٹی ثریائے سیم تن پر عاشق ہوتا ہے، آفتاب، سوم، ۲۹۷؛ آفتاب پرستوں کے ہاتھوں ارژنگ اور چتر نگ کی شکست، آفتاب، سوم، ۴۰۸؛ قرماسپ بن غرماسپ بن طہماسپ بن طہماس بن عنقویل دیو پرور کو اپنا سپہ سالار مقرر کرتا ہے، آفتاب، چہارم، ۳۸۷؛ برجیس اس کو مسور بہ سحر کرتا ہے، درویش حقائق اگرچہ اسلامی ہے، لیکن اس کی مدد کرتا ہے اور اسے اٹھالے جاتا ہے، گلستان، اول، ۱۱؛ ارژنگ مرتد ہو کر اسلامیوں کے خلاف صف آرا ہوتا ہے، گلستان، اول، ۱۲ ☆

ارل خرل

الف و خ مضموم معروف، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲؛ نور افشاں، اول، ۲۶۰ ☆

افلاک جادو

لعل، اول، ۶۳؛ افلاک، زمرد شاہ ثانی، اور زبرجد نگار مل کر تثلیث خدایان بناتے ہیں، لیکن

حمزۂ ثانی کے ہاتھوں افلاک کا قتل ہو جاتا ہے، لعل، اول، ۱۶۲ تا ۱۶۳ ☆

اکوان تاجدار

ایوان کا بھائی، وہ خدائے نہ طاق کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے ماننے والے تصویر پرست کہلاتے ہیں، آفتاب، اول، ۳۰۶، آفتاب، چہارم، ۱۲۸ ☆

امیر المکان

آفتاب، پنجم، دوم، ۶۳: لاہور اس کے اوپر تھوڑی سی سوقیانہ عیاری کرتا ہے، بچارہ خداوند ہے لیکن بے بس، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۲، ۸۶، ۹۰، ۹۱: اس کے پاؤں اکھڑ جانے کے بعد بھی اس کے سردار اسے خداوند کہتے ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۰۴: ایک پنجہ اسے اٹھا لے جاتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۱۸ ☆

بت زریں تن

اس فہرست میں دیکھیے، ''خداوند ابلیس'' ☆

بقا

لقا کا چھوٹا بھائی، اس نے بھی دعوائے خدائی کیا تھا، لیکن اس کی داستان کہیں براہ راست مذکور نہیں ہے۔ عمرو بن رستم بن علم شاہ کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ امیر حمزہ (صاحب قران اول) نے جس زمانے میں سبائل پر چڑھائی کی تھی، ان دنوں عمرو بن رستم کو ایک قلعے کی تعمیر پر مقرر کیا تھا۔ دوران تعمیر ایک بقا پرست بادشاہ فریطاکوک عقرب چشم کی لڑکی پر عمرو بن رستم عاشق ہو جاتا ہے۔ لیکن بقا سارے معاملے میں غیر متعلق رہتا ہے اور فریطاکوک کی کچھ مدد نہیں کرتا، بلکہ اس پر طنز کرتا ہے کہ تمھاری بیٹی ہی بد کار تھی، اسے تم یہاں کیوں لائے؟ گلستان، سوم، ۵۰۷ و مابعد ☆

بقراط ثانی

سکندر کے تابوت اور مزار کا مجاور بھی ہے۔ امیر حمزہ کو اس نے اپنی قید میں رکھا، سکندری، اول، ۱۸ ☆

بقیاے زریں تن

فرنگیوں کا خدا، نوشیرواں، دوم، ۱۸۹: اس کے بت کو لندھور تباہ کرتا ہے، بقیاے زریں تن مرتا

نہیں، وہ امیر حمزہ کو دھمکاتا ہوا غائب ہو جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۷۳ و مابعد☆

تاریک چارچشم

صورت شکل کے اعتبار سے بڑا مرعوب کن خدا، اس کا وزیر حکیم روشن قیاس بھی خدا مانا جاتا ہے، لعل، اول، ۱۶۹ تا ۱۷۳؛ اس کی خدائی کے عین وسط میں ایک اسلامی شہر ہے، لعل، اول، ۲۱۳؛ شہنشاہ گوہر کلاہ اسے قتل کرتا ہے، لعل، اول، ۳۱۵☆

تمثال آئینہ رو

لاجورد شاہ اس کے سامنے سپر ڈال دیتا ہے، حمزۂ ثانی کے خلاف اس کی صف آرائیاں، تورج، دوم، ۴۹۶؛ اس کا آسمان اور جنت، تورج، دوم، ۵۲۸؛ عمرو ثانی کے ہاتھوں اس کی موت، تورج، دوم، ۱۲۸۰☆

تیتا پیتا

دونوں یائے معروف، ہوش ربا، سوم، ۸۴۴☆

تیتک میتک

خداؤں کی فہرست میں اس کا نام، آفتاب، چہارم، ۵۶۲☆

ثمرات سخن گو

کئی سو من وزنی ٹھوس سونے کا بنا ہوا خدا، نوشیرواں، دوم، ۲۲۱؛ سکندر ہیکلان مغربی (نوشیرواں کا ایک حمایتی) کی امداد کے لئے اسے پکارا جاتا ہے، لقا کی طرح مضحکہ انگیز طرز وطور رکھتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۲۲ و مابعد؛ ہومان، ۱۷۲؛ گرفتار ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۴۰؛ خداؤں کی فہرست میں اس کا نام، آفتاب، چہارم، ۵۶۲☆

ثورہ

اول مفتوح، ہوش ربا، سوم، ۸۴۴☆

جمشید

سامری کا بھائی اور پرہلاد حق گو کا بیٹا، لطف یہ ہے کہ خود پرہلاد کو ایک راکھشس کا بیٹا بتایا گیا

ہے۔ یہ واضح نہیں کیا گیا کہ پرہلاد جیسے متبرک شخص کے دونوں ہی بیٹے خدائی کا جھوٹا دعویٰ کیوں کر بیٹھے، نورافشاں، سوم، ۳۶۲؛ ہوش ربا، سوم، ۸۴۴؛ اس کی چادر مزار اور خاک قبر میں بڑی خاصیتیں ہیں، ہوش ربا، اول، ۱۹۰، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۶؛ براں کوہ زرفشاں پر جا کر جمشید سے بات کرتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۰۳ تا ۷۱۱؛ اس کے مقبرے کے عجائب، وہ اسلامی عیاروں کی موت کی پیشین گوئی کرتا ہے، آفتاب، اول، ۸۵۴ ☆

جمشید ثانی

جمشید کا بیٹا، سامری کا بھتیجا، اس کا بیوہار نہایت سوقیانہ اور مضحکہ انگیز ہے، جمشیدی، اول، ۸؛ اس کی صورت شکل، جمشیدی، دوم، ۱۰۸؛ اس کی موت، جمشیدی، سوم، ۱۰۱۸ ☆

جھوٹم جھوٹا / جھوٹم جھوٹک

ہوش ربا، سوم، ۸۴۴؛ ہوش ربا، چہارم، ۱۲۶۵ (جھوٹم جھوٹک)؛ نورافشاں، اول، ۲۶۰؛ ہفت پیکر، اول، ۶۹۳ (جھوٹم جھوٹا) ☆

چترنگ

زمرد شاہ ثانی بن لقا کا بیٹا، باپ کی موت کے بعد پیدا ہوا۔ اس کے سر پر ایک سینگ ہے اور اس کی سگی خالہ اس کی معشوقہ ہے، آفتاب، دوم، ۲۲۰ تا ۲۴۰؛ اس کی ماں بھی اس کی عنایات کی طلب گار ہے اور اماں خالہ میں رقابت پیدا ہوتی ہے، آفتاب، دوم، ۲۵۴؛ وہ ارژنگ سے مل جاتا ہے جو خود بھی دعوائے خدائی رکھتا ہے۔ دونوں مل کر بڑے اور چھوٹے خدا کا لقب اختیار کرتے ہیں، آفتاب، سوم، ۳۵۰ ☆

حسین الزماں (۱)

طلسم نور آگیں کا خدا، آفتاب، سوم، ۹۷۱ ☆

حسین الزماں (۲)

طلسم صنم کدۂ آزری کا خدا، اس طلسم پر عورتوں کی حکومت ہے، لعل، دوم، ۵۱۰ و مابعد ☆

خداوند آب حیات

پیر زلازل روشن ضمیر اس کا نائب ہے۔ عمرو اسے آسانی سے مار لیتا ہے، ایرج، اول،

۱۷۹ تا ۱۸۴☆

<u>خداوند آئینہ</u>

گلستان، دوم، ۴۴۷☆

<u>خداوند آئینہ اندام</u>

طلسم نہ طاق کا خدا، زمرد شاہ وغیرہ اسے سجدہ کرتے ہیں، بہت مرعوب کن اور موثر خداوند ہے، لعل، دوم، ۲۱۱☆

<u>خداوند ابلیس</u>

درحقیقت وہ شیطان ہی ہے۔ وہ دیو بادبان سے کہہ کر ایک بت بنواتا ہے اور خود اس میں بت زریں سخن گو کے نام سے سما جاتا ہے اور اپنی پرستش کراتا ہے۔ دجال خونخوار اس کا خاص بندہ ہے، آفتاب، چہارم، ۴۱۸ تا ۴۲۵؛ سعد بن قباد اور دوسرے سرداران اسلام مکہ شریف کا قصد کرتے ہیں اور اپنی عورتوں کو قلعۂ ذوالامان پر بھیج دیتے ہیں۔ بت زریں سخن گو کی فوجیں اہل اسلام کی راہ روک لیتی ہیں اور انھیں ابلیس پرستی اختیار کرنے کو کہتی ہیں، آفتاب، چہارم، ۴۳۶ و مابعد☆

<u>خداوند حجر</u>

اس کی مملکت میں صرف عورتیں ہیں۔ اس کے فرشتے انھیں حاملہ کرتے ہیں، آفتاب، دوم، ۳۳۵ و مابعد☆

<u>خداوند خیشہ</u>

بظاہر دم خیشہ سے مختلف کوئی خدا۔ خداؤں کی فہرست میں اس کا نام درج ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۲

<u>خداوند خورشید</u>

آفتاب، دوم، ۵ و مابعد☆

<u>خداوند سہیل</u>

ملک سہیلیہ کا بادشاہ، ماہ عالم افروز بن ایرج کے ہاتھ پر اسلام لاتا اور ''خدائی'' ترک کرتا

ہے، جمشیدی، سوم، ۵۵۹؛ انجام جادو کے ہاتھوں اس کی موت، جمشیدی، سوم، ۵۶۱ ☆

خداوند شجر

خداوند عجائب کا نائب، زمرد شاہ ثانی اس سے امداد طلب ہوتا ہے، لعل، اول، ۳۱۸ ☆

خداوند صنم گویا

حیرت کے قتل کردہ ایک زمیندار کو زندہ کر دیتا ہے، نور افشاں، اول، ۶۱۳ تا ۶۱۴؛ حیرت سے اس کا سخت معرکہ، نور افشاں، اول، ۶۶۳ و مابعد ☆

خداوند طبیعت مجردہ

اس کے ماننے والے خود پرست کہلاتے ہیں، وہ آئینے میں اپنی ہی شبیہ کی پرستش کرتے ہیں، آفتاب، اول، ۸۷۸ ☆

خداوند عجائب

اس کے نائب کا نام خداوند شجر ہے، اس کے ملک پر یاقوت تاجدار بادشاہی کرتا ہے، لعل، اول، ۳۱۸؛ عمرو ثانی اسے قتل کرتا ہے اور اثنائے کار میں ایک چھوٹا سا طلسم بھی شکست کرتا ہے، لعل، اول، ۳۳۸ ☆

خداوند عجائب نگار

طلسم زعفران زار سلیمانی کا بادشاہ اور خداوند ☆

خداوند فانوس

لعل نامہ میں نظر آتا ہے، عمرو عیار اسے گرفتار کرتا ہے اور بدیع الملک کے ہاتھوں وہ قتل ہوتا ہے، لعل، دوم، ۷۲۰ تا ۷۲۲ ☆

خداوند مینار نشیں

یہ خداوند ایک مینار میں رہتا ہے جس کی اونچائی تین سو ساٹھ گز ہے، عمرو عیار اسے گرفتار کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۴۰؛ معاملہ کھلتا ہے تو پتہ لگتا ہے کہ وہ تو شیطان لعین ہے۔ عمرو اسے چھوڑ دیتا ہے لیکن اس شرط پر کہ پہلے تجھے بختک کے ہاتھ بیچوں گا، تو وہاں سے بآسانی چھوٹ کر بھاگ سکے گا،

نوشیرواں، دوم، ۱۴۲ ☆

خداوند مینارہ نشیں

ہوش ربا، چہارم، ۱۱۸۶ ☆

خداوند نخل سرسید

شجر پرستوں کا خدا، کیخت شاہ ان کا سردار ہے، تورج، دوم، ۴۰ و مابعد ☆

خداوند نمرود

صندلی، ۲۳؛ اس کی شکل شباہت، صندلی، ۳۱؛ اس کی حرکتیں لقا سے بھی زیادہ مضحکہ انگیز ہیں، صندلی، ۱۷۶؛ موت، صندلی، ۲۱۱ ☆

خورشید روشن تن

موت کے بعد سارے ''خدا'' اس کے دربار میں زندہ ہوتے اور وہیں رہتے ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۷۲۹ ☆

خیر اژدہا

ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲ ☆

داؤد، عرف خداوند داؤد

مصور کا بھائی اور کتاب سامری کا مدون و مرتب، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۴؛ وہ ساحروں کے تمام پونے دو سو خداؤں سے بلند رتبہ ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۹؛ بقیہ، اول، ۱۲۹؛ عمرو عیار اسے مطیع اسلام کرتا ہے۔ صورت نگار اس سے نبرد آزما ہوتی ہے اور اسے قتل کر ڈالتی ہے، لیکن مرتے مرتے بھی وہ سحر استعمال نہیں کرتا، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۹۵ تا ۹۷ ☆

دم خبیثہ

لہراسپ، اور بہت سے دوسرے، جو عمرو بن حمزۂ یونانی کے مقابل صف آرا ہیں، دم خبیثہ کو خدا مانتے ہیں، اس کا قیام کوہ بوقلموں پر ہے نوشیرواں اول، ۵۱۲ تا ۵۱۶؛ عمرو عیار اسے گرفتار کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۵۴۷؛ دراصل وہ بندریا ہے، ہوش ربا، سوم، ۸۴۴؛ اس کی شکل صورت اور دیگر

تفصیلات، جمشیدی، سوم، ۵۰۰، ۵۳۳؛ عالم افروز کا عیار کاوس اسے بآسانی مار لیتا ہے، جمشیدی، سوم، ۵۳۳؛ خداؤں کی فہرست میں اس کا نام، آفتاب، چہارم، ۵۶۲؛ اس کی شکل صورت، لیکن یہ دراصل خضران ہے جس نے اس کے بھیس میں زلزال اور محیط روشن ضمیر کو لوٹ لیا، گلستان، اول، ۶۵۰ تا ۶۵۱ ☆

دیجور، عرف خداوند دیجور

ساحروں کے ۱۷۵ خداؤں میں سے ایک، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۱۸ ☆

راس الشیاطین

جمشید ثانی کا ہرکارہ اس کو بخدائی مانتا ہے، جمشیدی، دوم، ۸ ☆

زبرجد شاہ

خداؤں کی فہرست میں اس کا نام، آفتاب، چہارم، ۵۶۲؛ گرفتاری کے باوجود خود کو خدا کہلانے پر مصر ہے، ایرج، دوم، ۲۲۷؛ اس کا قیطول ہوا میں اڑتا ہے، تورج، دوم، ۱۲۲، ۱۴۰؛ زمرد شاہ ثانی اور افلاک کے ساتھ مل کر تثلیث قائم کرتا ہے، لعل، اول، ۱۶۲؛ امیر حمزہ کے حکم پر قتل کیا جاتا ہے، ایرج، دوم، ۲۲۸ ☆

زردہشت

بروزن فاعلات، ہائے ہوز مکسور، تمام خداؤں کا خدا، اس کا دارالخلافہ عنطلی آباد کا شاندار اور محیر العقل شہر ہے، لقا وہاں پناہ لینے جاتا ہے، بالا، ۷۸۶ وما بعد ☆

زمرد شاہ

لقا کا ایک نام، دیکھیے، ''لقا عرف زمرد شاہ عرف یاقوت شاہ''؛ خداؤں کی فہرست میں اس کا نام زمرد شاہ باختری ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۲؛ متن کتاب میں بھی یہی عنوان دیکھیے ☆

زمرد شاہ ثانی

لقا کا بیٹا، ارژنگ اسی کا بیٹا ہے، آفتاب، اول، ۷۴۹؛ اسلامیوں کے خلاف گرم جنگ ہے، لعل، اول، ۱۱ تا ۱۳؛ بختگاں اور بختگاں کو وزیر مقرر کرتا ہے، لعل، اول، ۱۸؛ زبرجد شاہ اور افلاک کے ساتھ مل کر تثلیث قائم کرتا ہے، لعل، اول، ۱۶۲؛ بدیع الملک کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، لعل، دوم، ۹۰۴ ☆

زبور شاہ

اس فہرست میں دیکھئے: ''نمرود شاہ'' ☆

سارق، بن بقا

اس کے باپ کا نام بقا ہے جو لقا کا بھائی ہے، گلستان، اول، ۱۷۵؛ خداوند آفتاب کی موت کے بعد دعوائے خدائی کرتا ہے اور برجیس کو اپنا پیغمبر مقرر کرتا ہے، گلستان، اول، ۲۱۸؛ اس کے یہاں کچھ ''ناپیغمبر'' بھی ہیں، گلستان، اول، ۵۷۷؛ سخنگاں کو اپنا شیطان مقرر کرتا ہے، گلستان، دوم ۱۱۴؛ مکرائیوں سے وعدہ کرتا ہے کہ اگر میں تمھاری مشکل نہ حل کر سکا تو موت قبول کرلوں گا۔ ناکام ہوتا ہے، ایک محیر العقل باغ میں پھنس جاتا ہے، گلستان، دوم، ۲۸۳ تا ۲۸۴؛ عادال کیواں شکوہ کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، گلستان، سوم، ۸۴۰ ☆

سالوس

اس فہرست میں دیکھئے، ''ابلیس''؛ نورافشاں، دوم، ۶؛ امیر حمزہ سے جنگ کے لئے آتا ہے، نورافشاں، دوم، ۲۵۸؛ حیرت اسے ایک خونریز جنگ کے بعد قتل کرتی ہے، نورافشاں، دوم، ۸۳۲ ☆

سامری

جمشید کا بھائی اور پرہلا وحق گو کا بیٹا، اس فہرست میں دیکھئے، ''جمشید''؛ ہوش ربا، سوم، ۸۴۴؛ نورافشاں، سوم، ۳۶۲؛ خداؤں کی فہرست میں اس کا نام، آفتاب، چہارم، ۵۶۲؛ ☆

سامری ثانی

سامری کا پوتا، ہفت پیکر، سوم، ۴۴ ☆

سومنات

سکندر ہیکلان مغربی اور دوسرے مغربیوں کا خدا، نوشیرواں، دوم، ۲۱۸ ☆

شب رنگ

ارژنگ کے بالمقابل دعوائے خدائی کرتا ہے، آفتاب، دوم، ۱۴۹ ☆

شدادشاہ

ہوش ربا،سوم، ۸۴۴؛خداؤں کی فہرست میں نام،آفتاب،چہارم، ۵۶۲ ☆

شیطان بچے

بقیہ،اول،۶۷۷،۷۲۲ ☆

صندوق معلق

ہوش ربا،سوم، ۸۴۴ ☆

فرعون

اس کا دعویٰ ہے کہ میں سچا خدا ہوں، باقی سب بشمول لقا اور زر جد (برادر لقا) جھوٹے ہیں۔ لیکن فرعون خود مشمش کا تابع ہے۔ ساحر مشمش ایک دریا کی گہرائیوں میں رہتا ہے، ایرج، اول، ۹۰،ایرج،دوم، ۷۰۴؛اس کے کچھ انداز لقا جیسے ہیں،لیکن بہت نہیں،تورج،اول، ۲۸۲؛رستم ثانی کے پاؤں اس کے سامنے اکھڑ جاتے ہیں،تورج،اول، ۴۰۹؛مقابلے کے دوران اس سے استفسار کیا جاتا ہے کہ اسلامیوں کے ہاتھ سے وہ کیوں ہمیشہ زک اٹھاتا ہے۔ جواب میں وہ فلسفہ طرازی کرتا ہے،تورج، اول، ۵۰۴؛قاسم اسے بآسانی مار لیتا ہے،تورج،اول، ۵۴۱ ☆

فرعون ثانی

اس نے ایک مصنوعی آسمان بنایا ہے جس میں چاند تارے سب کچھ ہیں،صندلی، ۱۵۷؛اس کے خلاف مہم کے دوران فرعون ثانی کے عیار کذاب کے ہاتھوں رستم علم شاہ کی موت ہو جاتی ہے،آفتاب، پنجم،دوم، ۲۳۹ ☆

فرعون شاہ

ہوش ربا کے پونے دوسو خداؤں میں سے ایک، ہوش ربا،سوم، ۸۴۴ ☆

فرعون شاہ

شہر فرعونیہ کا بادشاہ، اسے دعوائے خدائی بھی ہے،ایرج،دوم، ۲۸۳؛اس کے شہر میں سات در بند ہیں،ایرج،دوم، ۳۱۷؛لقا اس کے ساتھ ہو لیتا ہے،ایرج،دوم، ۶۳۰؛امیر حمزہ اسے شکست دیتے

اور آگ میں جلوا دیتے ہیں، ایرج، دوم، ۶۳۵؛ خداؤں کی فہرست میں نام، آفتاب، چہارم، ۵۶۲ ☆

فہم سیمتن

شہر صندل کا خدا، وہ ایک کوہ پر مقیم ہے اور خاموش مثل تصویر ہے، سال میں صرف ایک بار کلام کرتا ہے، تورج، دوم، ۶۴۳ و مابعد ☆

فیروز ستارہ پیشانی

ایک اور خدا، جوز مرد شاہ ثانی کی شکست کے بعد اس کے ساتھ بھاگ نکلتا ہے، لعل، اول، ۶۴۵ ☆

قابیل

ہوش ربا، چہارم، ۱۱۸۴، ۱۲۳۸، ۱۲۶۳ ☆

گائے کا بچہ/گائے کا بچھڑا

ہوش ربا کے پونے دو سو خداؤں میں سے ایک، ہوش ربا، سوم، ۸۴۴؛ ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲ ☆

گوسالۂ سخنور

ہوش ربا کے پونے دو سو خداؤں میں سے ایک، ہوش ربا، سوم، ۸۴۴ ☆

لات/لات اعلیٰ

ہوش ربا، سوم، ۸۴۴؛ ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲؛ نور افشاں، اول، ۱۳ ☆

لات و منات

ہومان نامہ میں جگہ جگہ ان کا ذکر ہے؛ (منات) ہوش ربا، چہارم؛ منات اعلیٰ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲ ☆

لاجورد شاہ

تورج، دوم، ۱۱۵، ۶۴۳؛ تمثال آئینہ رو کے پاس پناہ لیتا ہے، تورج، دوم، ۶۷۶؛ اسی وقوعے کا دوسرا روپ، تورج، دوم، ۶۸۰؛ ایک پرانی معشوقہ اس کی جان بچا کر اسے تمثال آئینہ رو کے

پاس پہنچنے میں مدد کرتی ہے، تورج، دوم، ۸۹۵؛ تمثال آئینہ رو کی برتری بزبان خاموشی تسلیم کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۰۸۲؛ حمزۂ ثانی کے سامنے سپر ڈال دیتا ہے لیکن پھر کچھ دن بعد وہی رفتار بے ڈھنگی چلنے لگتا ہے، تورج، دوم، ۱۰۹۴ ☆

لقا، عرف زمرد شاہ، عرف یاقوت شاہ

متن کتاب میں دیکھیے، ''لقا''؛ ہوش ربا میں یہی سب سے اہم خدا اور افراسیاب کا مسجود ہے؛ موت، صندلی، ۲۱۱ ☆

لقاے کا بچھڑا

ہوش ربا، چہارم، ۱۱۸۶ ☆

لوٹم لوٹا/لوٹم لوٹک/لوٹک لوٹا/لوٹک پوٹک

ہوش ربا، سوم، ۸۴۴؛ ہوش ربا، چہارم، ۱۰۳۷ (لوٹم لوٹک)؛ نورافشاں، اول، ۲۵۸ (لوٹک لوٹا)؛ ہفت پیکر، اول، ۶۹۳ (لوٹک لوٹا جھوٹم جھوٹا)؛ آفتاب، چہارم، ۵۶۲؛ (لوٹک پوٹک)، خداؤں کی فہرست میں نام، آفتاب، چہارم، ۵۶۲ ☆

لونا چماری

عموماً اسے افسانوی شہرت رکھنے والی ساحرہ کہا گیا ہے۔ لیکن خداؤں کی فہرست میں بھی اس کا نام ملتا ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۲ ☆

مبہوت کارگذار

وہ جزیرۂ گوہر بار کا بادشاہ بھی ہے۔ جمشید ثانی اس سے مدد کا طالب ہوتا ہے، جمشیدی، سوم، ۷ ☆

منات/مناتِ اعلیٰ

ہوش ربا، چہارم، ۸۴۴؛ ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲ ☆

میتا تیتا/میتے میتے

ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲ ☆

نمرود شاہ

بالا، ۵۳۸: اس کا بیٹا زیور شاہ بھی خدا ہے، بالا، ۵۳۸ و مابعد: وہ اور اس کا بیٹا زیور شاہ مل کر لقا کو زیر کرنا چاہتے ہیں، بالا، ۵۳۸: نمرود شاہ اور لقا میں کشتی ہوتی ہے، فیصلہ نہیں ہوتا تو یہ طے پاتا ہے کہ جو اسلامیوں کو شکست دے وہی برتر ٹھہرے گا، بالا، ۶۵۵ و مابعد: عمرو عیار اس کے کاغذی قیطول کو جلا کر خاک کر دیتا ہے لیکن نمرود شاہ ہاتھ نہیں آتا، غائب ہو جاتا ہے، بالا، ۶۷۴: ہوش ربا، سوم، ۸۴۴: خداؤں کی فہرست میں اس کا نام نمرود سکانی درج ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۲ ☆

ہفت پیکر، عرف خداوند ہفت پیکر

زبردست ساحر، طلسم ہفت پیکر کا خدا، اس کے سحر کا ایک نمونہ، ہفت پیکر، اول، ۱۴: متن کتاب میں دیکھیے، ''ہفت پیکر'' ☆

یاقوت شاہ

لقا کا ایک نام، اس فہرست میں دیکھیے، ''لقا، عرف زمرد شاہ عرف یاقوت شاہ''؛ متن کتاب میں بھی یہی عنوان دیکھیے ☆

جھوٹے خداؤں کی فہرست

جھوٹے خداؤں کی ایک طویل فہرست، ہوش ربا، سوم، ۸۴۴: ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۲ آفتاب، چہارم، ۵۶۲: مزید ملاحظہ ہو، ملاحظہ ہو ''جھوٹے خدا'' ☆

جے پور ہندی

نشواط ہندی کے ساتھ لندھور کا خاص پہلوان، ہومان، ۲۳: لندھور اپنی بیٹی شیریں دخت کو اس سے منعقد کرتا ہے، صندلی، ۲۱۷: اس شادی سے جو بیٹا پیدا ہوتا ہے اس کا نام قہور عرف جذائل خان رکھا جاتا ہے۔ بعد میں وہ منحرف اسلام ہو کر جیپور ہندی کو قتل کر دیتا ہے، صندلی، ۲۱۸ تا ۲۱۹ ☆

چابک، ابن عمرو عیار

جہانگیر ابن حمزہ کا عیار ہے، عمرو اس پر قابو پاتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۴۸۱: چابک اور ضرغام

کے درمیان عیاریاں، ہوش ربا، سوم، ۴۹۳؛ نعرہ، جمشیدی، سوم، ۹۴۷ ☆

چار بیت/ چہار بیت

محفل میں گائی جاتی ہے، ہفت پیکر، اول، ۴۹۴ ☆

چالاک، ابن عمرو عیار، از بطن فتنہ بانو

وہ فتنہ کا دوسرا بیٹا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۹؛ لیکن شیخ تصدق حسین کو اس خیال سے اتفاق نہیں، وہ کہتے ہیں کہ چالاک ایک زمیندار بچی کے بطن سے ہے، نوشیرواں، ۳۱۲، ۵۱۲؛ عبد الجبار حلبی اور دوسروں کو قید سے رہا کراتا ہے، ہومان، ۳۴۵؛ امیر حمزہ کو عمرو عیار کی قید سے چھڑاتا ہے، ایرج، اول، ۸۴؛ عمرو کی عیاری کو اور بھی باریک کر کے دکھاتا ہے، ایرج، دوم، ۳۵۵؛ یاقوت ملک کی عیارہ شعلہ سے معرکہ، ایرج، دوم، ۴۰۴؛ نعرہ، ہومان، ۳۴۵، ایرج دوم، ۴۳۴، بقیہ، اول، ۷۸، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۲۶، ہوش ربا، ششم، ۶۱۲، نورافشاں، اول، ۲۸۷، ۶۲۷، ۶۳۲، نورافشاں، دوم، ۲۱۳، ہفت پیکر، دوم، ۵۷۸، ہفت پیکر، سوم، ۷۰۰، ۶۸۹، جمشیدی، اول، ۳۴۶؛ عمرو کے ساتھ مل کر دلچسپ عیاری، ہوش ربا، اول، ۴۲؛ عمدہ عیاری، ہوش ربا، دوم، ۸۲؛ عمدہ عیاری جس میں زنانہ بیت الخلا کی عیاری بھی شامل ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۱۷ تا ۶۳۰؛ افراسیاب کے شاہانہ جلوس کے دوران عیاریاں، ہوش ربا، سوم، ۶۶۷ تا ۶۶۹؛ افراسیاب کی عیاراؤں کو چھڑاتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۳۶؛ افراسیاب کے پنجے سے عمرو اور براں کو چھڑاتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۴۸ ومابعد؛ عیارنی اس کی جان بچاتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۱۵؛ عمرو کے ساتھ مل کر عمدہ عیاری، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۱۹ تا ۱۳۹؛ حیرت سے اس کا معاشقہ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹۱؛ براں، حیرت، چالاک، افرسیاب، عمدہ معاملات، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۹۷ تا ۲۰۳؛ چالاک، برق، اور ضرغام سب عمرو کے خلاف صف آرا ہو جاتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۸۳؛ عمدہ عیاری، نورافشاں، اول، ۱۴۸؛ حیرت سے اس کا عشق جاری ہے لیکن حیرت اب بھی اسلام دشمن ہے، نورافشاں، دوم، ۱۳؛ چالاک کی عمدہ معشوقانہ/ عاشقانہ گفتگو، نورافشاں، دوم، ۲۱۵؛ بالآخر حیرت کا دل جیت لیتا ہے، نورافشاں، دوم، ۵۲۹؛ مغرور کا سحر اور چالاک کی عیاری، نورافشاں،

دوم، ۷۸۴ تا ۸۰۰؛ عمرو کے ساتھ معاملات اور نوک جھونک، نورافشاں، دوم، ۸۶۴؛ حیرت کے ساتھ دلچسپ معاملات، نورافشاں، سوم، ۲۸۸ و مابعد؛ حیرت کی طرف سے بہار اس کی منگنی چالاک کے ساتھ قبول کرتی ہے، نورافشاں، سوم، ۷۷۰؛ حیرت کے ساتھ اس کی شادی۔ امیر حمزہ کی طرف سے حیرت کو تین ملک پان کھانے کے لئے اور ملک ہوش ربا بطور جہیز ملتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۹۶۸؛ عمرو کے بیٹوں میں چالاک اور شاپور سب سے اچھے ہیں، ہفت پیکر، سوم، ۹۰۷؛ شمیمہ نامی ساحرہ اور چالاک کے درمیان دلچسپ معاملات، جمشیدی، سوم، ۹۴۳ و مابعد؛ عمرو عیار کے ساتھ مل کر بقراط ثانی کے خلاف عمدہ عیاریاں کرتا ہے، سکندری، سوم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۳؛ شعلہ شمشیر زن نامی عیارہ سے اس کا عشق اور دلچسپ چھیڑ چھاڑ، سکندری، سوم، ۱۰۲۴ تا ۱۰۳۲؛ چالاک ایک نہایت غیر معمولی (آہو کے بھیس کی) عیاری کر کے اسے پکڑ لیتا ہے۔ پھر وہ اسلام قبول کر لیتی ہے، سکندری، سوم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۴۰ ☆

چتر نگ، ابن زمرد شاہ ثانی

زمرد شاہ ثانی ابن لقا کا بیٹا، زمرد شاہ ثانی کی موت کے بعد پیدا ہوتا ہے، اس کے سر پر سینگ ہے اور اس کی سگی خالہ اس کی معشوقہ ہے، آفتاب، دوم، ۲۲۰ تا ۲۴۰؛ اس کی ماں اپنی بہن کی رقیب ہے، آفتاب، دوم، ۲۵۴؛ ملکہ النصرام کی پوشیدہ امداد کے بل پر ارژنگ کے خلاف صف آرا ہوتا ہے، آفتاب سوم، ۳۳۷؛ ارژنگ سے صلح کر لیتا ہے، دونوں میں معاہدہ ہو جاتا ہے کہ ارژنگ بڑا خداوند ہے اور چترنگ چھوٹا خداوند، آفتاب، سوم، ۳۵۰؛ ارژنگ و چترنگ کو آفتاب پرستوں کے ہاتھ شکست فاش ہوتی ہے، آفتاب، سوم، ۴۰۸ ☆

چرند

امیر حمزہ کا مخبر/ ہرکارہ، ہوش ربا، ششم، ۱۵ ☆

چہار بیت

دیکھئے "چار بیت" ☆

چہرہ،داستان کا

دیکھئے،''داستان کا چہرہ''☆

چوسر کی اصطلاحات

نورافشاں،اول،۲۶۶،۳۸۰☆

چہل پیکر

زبردست فوج رکھنے والا غیر اسلامی سردار،لیکن بت خود پسند کی طرح ہلکی موت مرتا ہے،لعل، دوم،۳۵۷☆

حارث،بن سعد

پیدائش،بالا،۴۷۴؛شاہ اسلامیان مقرر ہوتا ہے،تورج،اول،۵۳۰؛نعرہ،آفتاب،اول، ۱۰۰۶،دوم،۵۹۵،سوم،۸۵۱؛قلعۂ ذوالامان کی جنگ کے پہلے پیر فرخاری کو اپنا وزیر مقرر کرتا ہے، آفتاب،چہارم،۹۶۴؛اس کے سارے سردار اور عیار یا تو عیاروں کے ہاتھ یا اسلحہ کی جنگ میں موت کے گھاٹ اترتے ہیں،آفتاب،چہارم،۷۳۰ومابعد؛پھر قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں خود اس کی موت خونخوار بن دجال کے ہاتھوں ہوتی ہے،آفتاب،چہارم،۷۳۵☆

حجرۂ ہفت بلا

طلسم ہوش ربا ے باطن میں ایک پر اسرار مقام جہاں سات بلاؤں کا مسکن ہے۔''یہ مقام[حجرۂ ہفت بلا] علم نیرنج و ہیئت سے حکماے طلسم نے خاص طلسمی بنائے ہیں۔اور طلسم میں رات و دن اور ہوتے ہیں۔اور خط استوا اور قطب بخلاف ان قطبوں افلاک دنیاوی کے اور بنائے جاتے ہیں''(''طلسم ہوش ربا''،جلد اول،ص ۹۲۸)۔

پہلی بلا:اس کا نام مشتعل جادو ہے۔وہ قلعۂ تحت الشعاع کے حوالی میں زمیں دوز رہتا ہے،

انسانی قربانی اس کی غذا ہے۔ کوئی اسے مار نہیں سکتا کیونکہ کوئی اس کے مقابلے میں آئے اور اسے مار ڈالے تو اس کی روح کسی طائر مردہ میں ڈال دی جاتی ہے۔ پھر کسی انسان کو مار کر مشعل کی روح اس طائر مردہ سے نکال کر انسان مردہ کے تن میں داخل کر دی جاتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۷۷ تا ۸۰، ہوش ربا، اول، ۹۲۸ تا ۹۳۴؛ افراسیاب اپنے خاص معشوق امرد (اس کا نام خورشید روشن تن ہے) کو قربان کر دیتا ہے اور اس کا خون مشعل کو بھینٹ چڑھاتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۰ و مابعد؛ مشعل اسے زندہ کر دیتا ہے، اس طرح، کہ خود اپنی روح کو اس کے بدن میں داخل کر لیتا ہے۔ اس طرح وہ خورشید روشن تن کی شکل بن بیٹھتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۳؛ مشعل اپنے مد مقابل کی روح کھینچ کر باہر نکال سکتا ہے اور اسے دوسرے کے بدن میں ڈال سکتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۷، ۹۲، ۱۰۵ تا ۱۰۷؛ وہ آنکھ ملا کر مد مقابل کی روح قبض کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۰۸؛ مشعل بار بار قتل کرتا ہے۔ اس کے شکاروں میں بہار، مخمور، مجلس، اور دوسری بہت سی اسلامی ساحرہ شاہزادیاں اور ساحر شامل ہیں۔ وہ ہر بار قتل ہو کر زندہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے مرتے ہی اس کی روح کسی مردہ جانور کے بدن میں اور پھر کسی مردہ انسان کے بدن میں چلی جاتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۲۷ تا ۱۵۲؛ اسے لڑکوں سے بہت رغبت ہے اور ہزار ہا لڑکے اس کے پاس جا کر موت کے گھاٹ اترتے ہیں۔ ابریق اس کے لئے لڑکوں کی فراہمی کا کام کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۴۰ تا ۱۵۹؛ ایک موقعے پر مشعل کی روح کو افراسیاب ایک نیل کنٹھ کے بدن میں منتقل کر دیتا ہے۔ عمرو نیل کنٹھ کو پکڑ کر زنبیل میں رکھ لیتا ہے اور پھر اسے کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیتا ہے۔ اس طرح مشعل کی موت ہوتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۶۲ تا ۱۷۰ ☆

دوسری بلا: اس کا نام تاریک شکل کش ("کش" مع اول مفتوح) ہے۔ وہ افراسیاب کی مردم خور دایہ ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۸۹، ہوش ربا، ۱۹۱ تا ۱۹۲؛ اس کی بھیانک تفصیلات اور اس کے مظالم، ہوش ربا، ششم، ۱۹۴ تا ۱۹۷، ۲۰۸ تا ۲۱۱، ۲۷۱ تا ۲۷۴؛ کوکب اور نور افشاں اس کی قوت سے خائف ہو کر عمرو کو اس کے پاس مصالحت کے لئے بھیجتے ہیں۔ طے پاتا ہے کہ اسلامیان اسے روزانہ دس انسان فراہم کریں گے جنھیں وہ کھا جائے گا، ہوش ربا، ششم، ۲۷۶؛ صرصر یہ راز معلوم کرتی ہے کہ اسلامیان دراصل غیر اسلامیان کے سپاہیوں کو پکڑ کر تاریک شکل کش کے کھانے کے لئے بھیجتے رہے ہیں، ہوش ربا، ششم،

۲۹۶؛ مزید حالات، ۴۴۵ تا ۴۴۶؛ کئی جادوگروں، خاص کر نور افشاں اور براں کی مدد سے قران اسے قتل کرتا ہے، نہایت عمدہ تحریر، ہوش ربا، ششم، ۴۹۵ ☆

<u>تیسری بلا</u>: اس کا نام اشتقاق جادو ہے۔ افراسیاب کو وہ قلعۂ تخت الشعاع میں ملے گا، ہوش ربا، ششم، ۵۴۹ تا ۵۵۰؛ افراسیاب اسے اپنی ران سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر کھلاتا ہے۔ اشتقاق اس کے زخم اور درد کو فوراً اچھا کر دیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۵۵۶؛ اشتقاق کا جادو یہ ہے کہ اس کے پاس نقارۂ جمشیدی ہے۔ جو اس کی آواز سنتا ہے بیہوش ہو جاتا ہے۔ پھر اشتقاق کے ساحر اس کا سر کاٹ لیتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۵۵۰؛ احول مربع نشیں کے ہاتھوں اس کی بے لطف موت، ہوش ربا، ششم، ۷۱۷ ☆

<u>چوتھی بلا</u>: اس کا نام شہنا نواز جادو ہے۔ افراسیاب اسے اپنے جسم کی بوٹیاں کھلاتا ہے۔ وہ اپنے سپہ سالار پلنگ خونریز کو اپنی شہنا دے دیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۷۳۱؛ پلنگ خونریز کو عمرو عیار گرفتار کر کے مسلمان کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۷۸۶ تا ۷۸۹؛ افراسیاب مجبور ہو جاتا ہے کہ پلنگ خونریز کو قتل کر ڈالے، ہوش ربا، ششم، ۸۳۹؛ شہنا نواز جادو اپنی شہنا کو ضائع کر کے خودکشی کر لیتا ہے، عمدہ تحریر، ہوش ربا، ششم، ۸۵۱ ☆

<u>پانچویں بلا</u>: ملک اخضر گوہر پوش (جو کوکب کا ہم زلف ہے) اور اس کی دو بیٹیاں لعل سخن داں اور یاقوت سخن داں اس حجرے کے مالک ہیں۔ ایک بلا، جو سب کچھ کھا لیتی ہے اور جس کا نام عفریت خوں خوار ہے، ان کی تابع ہے، ہوش ربا، ششم، ۸۵۵؛ حجرۂ پنجم کی راہ میں عجائب و غرائب، ہوش ربا، ششم، ۸۵۹ تا ۸۶۱؛ عمرو عیار کے ہاتھوں اخضر کی گرفتاری، ہوش ربا، ششم ۹۰۸؛ یاقوت اسے چھڑا لاتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۲۰؛ لعل سخن داں کو اسد سے عشق ہو جاتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۲۲؛ عفریت کا ظہور، ہوش ربا، ششم، ۱۰۵۷؛ محبوب ماہ رخسار اپنی قربانی دے کر عفریت کو اس کے مالکوں کے خلاف پلٹ دیتی ہے، وہ مالک اخضر اور یاقوت کو کھا لیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۰۷۳؛ محیط جادو، افراسیاب کا ایک حامی، عفریت کو قتل کرنے پر مجبور ہوتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۰۷۹ ☆

<u>چھٹی بلا</u>: اس کا نام مبہوت فیل زور ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۸؛ اسد اس سے کشتی لڑتا ہے اور اسے مار ڈالتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۳۰ ☆

سات‌ویں بلا: اس کا نام ہفت سر جادو ہے، اس کے سات سر ہیں، انسان، کرگدن، ہاتھی، وغیرہ۔ اس کے سات ہاتھ بھی ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۴۳؛ اسد کے ہاتھوں اس کی بھی موت ہوتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۳۸ ☆

حرب وضرب کی اصطلاحات

گھوڑوں کی قسمیں، بالا، ۲۶؛ ''پٹا''، لکڑی کھیلنے والوں کا ہتھیار، اس کی تفصیل، تورج، دوم، ۱۵۸؛ گھوڑے تگاور زن کس طرح ہوتے ہیں، آفتاب، دوم، ۵۶۶ ☆

حرمان آدم خوار

حوت آئینہ پرست کی فوج میں آدم خوروں کا سردار۔ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں صلصال بن دال اور صعب خان بن صلصال بن دال، اور بہت سے سرداروں کو کھا لیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۷۸ ☆

حرمان اموی

عمرو عیار اور امیر حمزہ کے بے چارہ اتالیقوں میں سے ایک، اس پر یہ دونوں بہت زیادتیاں کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۰۹ و مابعد؛ مزید دیکھئے ''عمرو عیار، پیدائش، بچپن، نوجوانی'' ☆

حفیظہ

غیر اسلامی عیارہ، برق فرنگی سے اس کے معرکے، جمشیدی، سوم، ۲۷۲ ☆

حکما کے کچھ عجائب

تیزاب سے بھرا ہوا تالاب، گلستان، سوم، ۵۶۹؛ طلسم فیروزیہ کے اندر نو طلسم ہیں اور سب حکمت کے عجائب سے بھرے ہوئے ہیں، لعل، دوم، ۱۸۴؛ ایک حکیم، جو ہوا میں اڑنے پر قدرت رکھتا ہے، لعل، دوم، ۲۷۴؛ حکیم بقراط ثانی کا مستقل قیام زیر زمین ہے، سلیمانی، دوم، ۷۷۳ ☆

حکیم ارسطو

سکندر کا وزیر، دارا پر سکندر کی فتح یابی کی پیشین گوئی کرتا ہے، سکندری، اول، ۹؛ سکندر کے مزار پر طلسم خیال سکندری تعمیر کرتا ہے، سکندری، اول، ۱۸ ☆

حکیم اسرار الحکمت

ایک نئے ملک کا خالق، اس ملک پر اب حکیم اشراق الحکمت کی فرماں روائی ہے، اشراق الحکمت نہ کافر ہے نہ اسلامی، بلکہ دہریہ ہے، گلستان، سوم، ۱۸ ☆

حکیم اسقلینوس

اسلامیوں کا حامی ہے، سلیمانی، اول، ۱۰۶ و مابعد؛ مرتد ہو کر اسلامیوں کے خلاف ہو جاتا ہے، سلیمانی، اول، ۷۹۶ ☆

حکیم اشراق

طلسم نہ طاق کے خالق حکیم اشراق کا بھائی، زمرد شاہ کا مطیع ہے، لعل، دوم، ۸۴۷؛ بدیع الملک کے ہاتھوں اس کی موت، لعل، دوم، ۹۰۴ ☆

حکیم اشراق الحکمت

حکیم اسرار الحکمت کا جانشین، گلستان، سوم، ۱۸؛ عقیدے کے اعتبار سے خود پرست ہے، گلستان، سوم، ۱۹ تا ۳۲؛ ایک صوفی بزرگ اس کے خلاف بدیع الملک کی امداد کرتے ہیں، گلستان، سوم، ۶۱؛ اشراق الحکمت اپنی مدد کے لئے ستارۂ زہرہ کو اپنے سامنے حاضر کراتا ہے لیکن صوفی بزرگ کو یہ بات پہلے ہی سے معلوم ہو جاتی ہے اور وہ بدیع الملک کی مدد سے حکیم کو شکست دیتے ہیں، گلستان، سوم، ۶۳ ☆

حکیم اشرف الحکمت (طلسم نور افشاں)

سحر العجائب (شاہ نور افشاں) کی بیٹی امیر حمزہ پر عاشق ہے، اس کی مدد سے اشرف الحکمت

اور اس کی بیٹی امیر حمزہ کو قید سے چھڑا لاتے ہیں۔ اشرف الحکمت کی بیٹی سحر العجائب کے بھائی مصر الغرائب کی بیوی کو مار ڈالتی ہے۔ مصر الغرائب اور اشرف الحکمت کی جنگ میں اشرف الحکمت اور امیر حمزہ کو ایک دوسرے کا تعاون حاصل ہے۔ اشرف الحکمت کی امداد کی بدولت امیر حمزہ کے ہاتھوں سحر العجائب کی موت، اور مصر الغرائب کو شکست ہوتی ہے کیونکہ اشرف الحکمت بہت بڑا عامل ہے اور ساحروں سے زیادہ طاقت رکھتا ہے، نور افشاں، سوم، ۸۳۱ و مابعد ☆

حکیم اشرف الحکمت (طلسم ہوش ربا)

افراسیاب کے ساتھ اور امیر حمزہ کے خلاف ہے، حالانکہ وہ خود بھی اسلامی ہے۔ عمرو عیار اسے قتل کر دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم ۶۲۶ ☆

حکیم اشفاق

طلسم نہ طاق اس حکیم نے ترتیب دیا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۳۴ ☆

حکیم اشفاق حکمت پسند

اسلامی ہے، لیکن تقیہ کر کے بقراط ثانی کی خدمت میں حاضر رہتا تھا، اب اپنا ایمان ظاہر کرتا ہے اور بقراط ثانی اور نور الدہر کو یکجا کر دیتا ہے، سکندری، دوم، ۲۷۳؛ اس کی لڑکی بقراط ثانی سے لوح کا پتہ معلوم کرنے میں کامیاب ہوتی ہے، سکندری، دوم، ۲۷۶ ☆

حکیم بزرجمہر، ابن بخت جمال

بخت جمال کی موت کے بعد پیدا ہوتا ہے، علوم و فنون سیکھتا ہے، القش کی دغابازی پر مطلع ہوتا ہے، بختک ابن القش اسے موت کے گھاٹ اتروانے کی کوشش کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۳ تا ۱۸؛ القش کی سزائے موت کے بعد قباد کا وزیر بنتا ہے اور نوشیرواں کی بادشاہی میں وزارت پر قائم رہتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۲، ۴۳؛ شراب نہیں پیتا، نوشیرواں، اول، ۵۱؛ امیر حمزہ کی پیدائش پر انھیں ''حمزۂ صاحب قراں'' لقب دیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے کہ یہ بچہ ''فراش دین پیغمبر آخر الزماں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' ہوگا، رموز، ۱۲؛ ہشام خیبری کے خروج اور نوشیرواں کے دفاع میں امیر حمزہ کی خدمات کی

پیشین گوئی کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۲؛ بختک مسلسل بادشاہ کو بری صلاح دیتا ہے، بزرجمہر اسے پسند نہیں کرتا، نوشیرواں، اول، ۸۸ تا ۹۰؛ بزرجمہر کے مشورے کو مسترد کر کے زرانگیز سے شادی کے لئے نوشیرواں ملک مرجانیہ کو جاتا ہے۔ مشکلیں پیدا ہوتی ہیں تو بزرجمہر معاملات کی درستی کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۹۹؛ داستان گو اسے ''مسلمان'' بتاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۵۲؛ بزرجمہر اور امیر حمزہ کو نوشیرواں زہر دلوانا چاہتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۵۵؛ امیر حمزہ کی جان آئندہ زہر خورانی سے بچانے کے لئے وہ ان کے بازو میں شگاف کر کے اس میں زہر مہرہ رکھ دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۲۸؛ عمرو کے اشتراک سے امیر حمزہ کی طرف سے مہر نگار کے نام جعلی خطوط تیار کراتا ہے جن میں درج ہے کہ میں بہت جلد پردۂ قاف سے مراجعت کروں گا۔ ایک خط ہر چھ مہینے پر مہر نگار کے پاس بھیجا جائے گا، نوشیرواں، اول، ۷۰۴؛ اس کی پیشین گوئی غلط ثابت ہوتی ہے تو بختک اسے اندھا کرا دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۶۰؛ امیر حمزہ کو متنبہ کرتا ہے کہ اصفہان میں اب نہ ٹھہریں، ورنہ ان کے لوگ سب مر جائیں گے۔ امیر اس مشورے کو مسترد کر دیتے ہیں؛ امیر حمزہ عقابین پر قید ہیں، بزرجمہر حکم لگاتا ہے کہ جب تک پیر فرخاری کا ورود لشکر حمزہ میں نہ ہوگا، امیر کو عقابین سے نجات نہ ملے گی، نوشیرواں، دوم، ۴۸۵ تا ۴۸۶؛ آسمان پری نے امیر حمزہ کو پردۂ قاف میں اٹھوا منگوایا ہے تاکہ انھیں عقابین سے رہائی ملے۔ لیکن گائے کی کھال ان کے جسم میں اس طرح پیوست ہو گئی ہے کہ دوسری جلد بن گئی ہے۔ بزرجمہر کو بلوایا جاتا ہے اور وہ اپنی حکمت سے امیر کو اس کھال سے آزاد کراتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۹۳ ☆

حکیم بقراط ثانی

اسلامی حکیم، وہ طلسم زعفران زار سلیمانی میں زیر زمیں قیام پذیر ہے اور امیر حمزہ کی کامیابی میں ان کا معاون ہے، سلیمانی، دوم، ۷۷۳ ☆

حکیم خیال

اس کا دعویٰ ہے کہ طلسم خیال سکندری کا خالق میں ہوں، ہفت پیکر کو شکست دیتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۵۸۱؛ طلسم ہفت پیکر میں داخل ہوتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۸۲۳؛ کہنے کو وہ حکیم ہے لیکن حماقت

کی باتیں لقا جیسی کرتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۹۳۱ ☆

حکیم روشن رائے، حکیم ہوش ربا

اسلامی، شہر عجائب نگار کا حاکم، یہ شہر طلسم ہوش ربا کے شہروں میں ایک شہر ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۸۷؛ اس کی لڑکی پر اسد عاشق ہو جاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۴۸۵ و مابعد؛ نوجوان لڑکی اس کے تلووٴں سے آنکھیں ملتی ہے تو وہ منزل ہو جاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۵۶۴؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد اس کی بیٹی خورشید روشن تن کی شادی اسد سے ہو جاتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷ ☆

حکیم روشن قیاس

خداوند تاریک چار چشم کا وزیر، خود بھی کچھ صفات خداوندی کا دعویٰ رکھتا ہے، لعل، اول، ۱۶۳ ☆

حکیم زرد ہاج شتر لب

حوت آئینہ پرست کا مشیر۔ حوت آئینہ پرست اس کی رائے کے بموجب اپنی بیٹی طوفان سبز پوش اور اس کے عاشق اسد ثانی کو آگ میں ڈلوا دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۴۲ تا ۶۴۳ ☆

حکیم سودائی دانا

لقا کے بھائی بقا کے بیٹے خداوند ساریق کا وزیر، اس کے طور طریق بختک جیسے ہیں لیکن وہ خفیہ طور پر مطیع اسلام ہے، گلستان، دوم، ۹۱ تا ۱۰۱؛ ساریق کو فریب دے کر زک پہنچاتا ہے، گلستان، دوم، ۱۰۶ ☆

حکیم طرطوس

اسلامی ہے، لیکن امیر حمزہ سے پرخاش رکھتا ہے، ہرمز، ۶۴۲؛ اس کے الفاظ میں ایسی عجیب قوت ہے کہ عمرو عیار اپنے لئے موت کی دعا کرتا ہے، ہرمز، ۶۴۹؛ طلسم طرطوسیہ کا بادشاہ بن جاتا ہے لیکن

یہاں اسے غیر اسلامی بتایا گیا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۶۷۷؛ اس نے اسلام سے منحرف ہو کر اپنا نام حکیم طرطوس بیابانی رکھ لیا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۴۸۰ ☆

حکیم فلاسفۂ ثانی

ایک طلسم کا خالق ہے، جمشیدی، دوم، ۴۹۷؛ اس کے شاگرد کہتے ہیں کہ وہ اسلامی ہے، جمشیدی، دوم، ۴۹۷ تا ۵۰۶؛ جمشید ثانی کو شکست دینے میں شاہ اسلامیان سعد بن قباد کی مدد کرتا ہے، جمشیدی، دوم، ۶۲۱ ☆

حکیم فیلقوس

اسلامی حکیم، لیکن بعض مصلحتوں کی بنا پر وہ غیر اسلامیوں کا ساتھ دے رہا ہے۔ وہ بدیع الملک کو نہ طاق جانے کے خلاف متنبہ کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۶۸؛ خضر ان اسے اور دریاے نسیان کی تباہی کے مقصد سے نکلتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۶۹ ☆

حکیم ہفت ہنر

طلسم ذوفنون کا حاکم ہے، لعل، دوم، ۱۸۴ ☆

حمزۂ ثانی، بن امیر حمزہ، از بطن [فیروزہ] گوہر تاج دار بنت نوشیرواں

پیدائش کے وقت بچے کے اعضا میں کئی خامیاں ہیں، پیغمبر آخر الزماں اسے تندرست کریں گے، کوچک، ۳۳۳؛ دوسری روایت یہ ہے کہ نوزائیدہ اور ناقص بچے کا نام حمزۂ ثانی ہے اور حضرت جبرئیل اسے صحت مند کرتے ہیں، بالا، ۷۴؛ بچے کے سارے بدن پر بال ہیں، وہ انسان کی شکل میں کوئی بلا معلوم ہوتا ہے، صندلی، ۷؛ نقاب دار سبز پوش کے روپ میں وہ ایرج اور پھر نور الدہر کو زیر کرتا ہے، صاحب قراں اور حمزۂ ثانی کی حیثیت سے اس کی تصدیق و توثیق ہوتی ہے اور سب اس کی اطاعت قبول کرتے ہیں، صندلی، ۳۸۱ تا ۳۸۹؛ پیدائش کے بعد حالات کی دو روایتیں جنھیں حمزۂ ثانی خود بیان کرتا ہے۔ بزمانۂ طفلی میں آسمان پری کو مصیبت سے بچاتا ہے، صندلی، ۳۸۹ تا ۳۹۰؛ صاحب قراں کی

حیثیت سے طلسم گرداب قلعہ میں گرفتار ہو جاتا ہے، صندلی، ۴۰۳؛ بارہ سوستر (۱۲۷۰) بادشاہ، پانچ سو پچاس (۵۵۰) سردار، اور امیر حمزہ کے ستائیس (۲۷) اخلاف حمزۂ ثانی کے ساتھ طلسم نارنج میں داخل ہوتے ہیں، تورج، اول، ۵۹؛ بدیع الملک کو صاحبقرانی پیش کرتا ہے۔ موخر الذکر اسے قبول نہیں کرتا، کہتا ہے کہ صاحب قرانی اس کی ہے جو لاہوتنک کو قتل کرے، تورج، اول، ۱۰۲؛ اچانک غائب ہو جاتا ہے۔ اس کی غیر حاضری میں اخلاف حمزہ خانہ جنگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، تورج اول، ۱۱۴؛ اس کی بے عقلی کا یہ عالم ہے کہ وہ بدیع الملک پر الزام رکھتا ہے کہ تم داراب سیمیں زرہ کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ جھگڑا بہت بڑھتا ہے اور خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے، تورج، ۳۶۶؛ اپنے باپ کی طرح عقابین پر قید کیا جاتا ہے، تورج، اول، ۵۵۰؛ امیر حمزہ کی قائم مقامی میں پردۂ قاف پر جانے اور آسمان پری کی امداد کرنے سے انکار کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۴۱؛ گومگو میں مبتلا ہے، لیکن اس کا عیار شاپور ضروری کام کر گذرتا ہے، تورج، دوم، ۴۴؛ عمرو ثانی کو محبت بھرے الفاظ میں یاد کرتا ہے (ایسا بہت کم ہوا ہے)، تورج، دوم، ۱۲۷۷؛ کئی بادشاہوں کو یکے بعد دیگرے شکست دے کر ان کی جگہ اپنے آدمی مقرر کرتا ہے۔ تسخیر شدہ بادشاہوں میں سے ایک کی بیٹی ترقان نقاب پوش کو یہ بات اچھی نہیں لگتی اور وہ باغی ہو جاتی ہے۔ اس کا بوڑھا عاشق اس کی اعانت کرتا ہے۔ ترقان نقاب پوش کے ہاتھوں کئی سردار اور حمزۂ ثانی گرفتار ہو جاتے ہیں۔ بدیع الملک بوڑھے عاشق کے تعاقب میں نکلتا ہے، اگرچہ حمزۂ ثانی کی مرضی نہیں ہے۔ عمرو ثانی لمبی چوڑی عیاری کر کے سب کو رہا کراتا ہے، لعل، اول، ۶۵۰ تا ۶۸۴؛ بدیع الملک کا اب وہ بہت لحاظ اور خیال کرنے لگا ہے، لعل، اول، ۶۸۶؛ طلسم فیروز میں اس کے ساتھی غائب ہو گئے ہیں، حمزۂ ثانی ان کی تلاش میں نکلتا ہے اور ایک زمیں دوز شہر میں جا پہنچتا ہے، لعل، دوم، ۳۱؛ طلسم گلزار فرنگ کی راہ میں مزید کئی عجائبات کا سامنا کرتا ہے، لعل، دوم، ۱۷۴؛ اپنے ساتھ ایک سو چالیس سرداروں کو لے کر مکہ جانے کا عزم کرتا ہے۔ اسے صرف بہتر (۷۲) ساتھی لے جانے چاہیئے تھے لیکن ساتھیوں کے اصرار پر ایک سو چالیس کو ساتھ لے لیتا ہے، لعل، دوم، ۹۱۸؛ بیابان کاج وباج (یا صحرائے کاج وباج) کی راہ میں صحرائے قضا و قدر پڑتا ہے، وہاں اسے ایسے تحفہ جات ملتے ہیں جو اسے مصائب سے محفوظ رکھتے۔ لیکن وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ تحائف بدیع الملک کے لئے ہیں، اس لئے وہ انھیں قبول نہیں کرتا، لعل، دوم، ۹۱۵ تا ۹۲۰؛ اس کے سارے ساتھیوں کو

ایسے خواب دکھائی دیتے ہیں جن میں ان کی موت کا اشارہ ہے، لعل، دوم، ۹۲۵؛ دشمن ساحر خیام حمزۂ ثانی کو نذر آتش کر دیتے ہیں۔ اب صرف تہتر (۷۳) سردار بچ رہتے ہیں۔ حمزۂ ثانی تہیہ کرتا ہے کہ اب زندگی کے بقیہ دن یہیں بیابان کاج و باج میں گذار دوں گا۔ لیکن امیر حمزہ کے کہنے پر وہ مکہ واپس جا کر پیغمبر آخر الزماں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے، لعل، دوم، ۹۲۷ تا ۹۵۴؛ حمزۂ ثانی شاہ احد کو قتل تو کر ڈالتا ہے، لیکن کئی اور دشمنوں کو قتل کرنے کے بعد خود بھی لقمۂ اجل بن جاتا ہے، لعل، دوم، ۱۰۰۵ ☆

حنائے گلگوں پوش

کوکب روشن ضمیر، شاہ نور افشاں کی معشوقہ، نہایت عمدہ سراپا، ہوش ربا، سوم، ۲۵۰؛ حنائے گلگوں پوش دوران جنگ افراسیاب کی معشوقہ ظلمات چہار چشم کو قتل کرتی ہے، افراسیاب اس کے قتل پر ماتم کناں ہوتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۳۶؛ ناہید مرصع پوش (کوکب کی بیوی) کے ہاتھوں قتل ہوتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۷۸۳ ☆

حوالے، دیگر داستان گویوں کے

دیکھئے، ''دیگر داستان گویوں کے حوالے'' ☆

حوت آئینہ پرست

ملک حوتیہ کا بادشاہ، حکیم زرد ہاج شترلب اس کا مشیر ہے، آفتاب، چہارم، ۵۷۵؛ طوفان سبز پوش نامی اس کی بیٹی اسد ثانی پر عاشق ہے۔ حکیم زرد ہاج شترلب کی رائے کے بموجب حوت آئینہ پرست دونوں کو آگ میں ڈلوا دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۴۲ تا ۶۴۳؛ اسلامیوں سے جدال کے بعد قلعۂ ذوالامان کو روانہ ہوتا ہے جہاں بہت سی اسلامی بیگمات محصور ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۷۸؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں اسلامیوں کے خلاف لڑتا ہوا حارث بن سعد، شاہ اسلامیان، کے ہاتھ قتل ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۷۳۷ ☆

حیرت انگیز اور تماشا آگیں اموات

جیسا کہ ہم جلد اول میں دیکھ چکے ہیں، داستان میں موت کی کوئی خاص اہمیت نہیں۔ یہی وجہ

ہے کہ یہاں حیرت انگیز موتیں اور معمولہ اموات (مثلاً جنگ میں، یا کسی حادثے میں) کم وبیش یکساں لاپروائی سے بیان ہوتی ہیں۔ بہر حال، چند بہت عجیب یا غیر معمولی، تماشا آگیں (spectacular) اموات یہاں مذکور کی جاتی ہیں:

عمرو عیار اپنے پرانے دشمن بختک کو بیہوش کر کے ابلتی ہوئی دیگ میں زندہ ڈال کر اس کا ہریسہ پکا ڈالتا ہے اور نوشیرواں، بختک کے بیٹے بختیارک، اور دوسروں کی ضیافت کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۹۸ تا ۷۰۳؛ ایک شہزادی کو تورج سے عشق ہو جاتا ہے لیکن سوے اتفاق سے شہزادی اور اس کا باپ ایک دوسرے کے ہاتھوں نہایت سنسنی خیز موت مرتے ہیں، ہوش ربا، سوم، ۳۱۰؛ کوکب کے ہاتھوں ایک ساحرہ کی حیرت خیز موت، ہوش ربا، سوم، ۶۹۳؛ ملک اطلس ایک زبردست ساحر ہے۔ اس نے اپنے بجاے اپنے ہم شکل کو تخت پر بٹھا رکھا ہے اور وہ ہم شکل پورے چوبیس سال تک حکومت کرتا ہے۔ بالآخر اس کی موت نہایت سنسنی خیز انداز میں ہوتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۲۱۸؛ قاسم اپنے مدمقابل کا گلا چبا ڈالتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے مدمقابل کو مار تو ڈالتا ہے لیکن اس محنت کے صدمے اور تعب سے وہ خود بھی جاں بحق تسلیم ہو جاتا ہے، تورج، اول، ۵۴۷؛ عوج بن بروج اور عمرو یونانی بن حمزہ میں جنگ ہوتی ہے۔ عمرو یونانی کی فتح ہوتی ہے اور وہ عوج کو زیر کر لیتا ہے، لیکن جنگ کی تکان سے خود بھی مر جاتا ہے، تورج، دوم، ۲۵۵؛ سحر کے زیر اثر شہنشاہ صف شکن اپنا گلا کاٹ لیتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۴۳۶، ۴۵۵؛ عمرو عیار جہاں جہاں جاتا ہے یہی دیکھتا ہے کہ قبر کھودی جا رہی ہے اور جب وہ پوچھتا ہے کہ یہ کس کی قبر ہے، تو جواب ملتا ہے کہ یہ قبر عمرو کے لئے کھودی جا رہی ہے۔ عمرو ہر جگہ سے بھاگتا پھرتا ہے یہاں تک کہ وہ روم پہنچتا ہے۔ ایک قبر تازہ کھدی ہوئی تیار ہے، اس میں ایک قیمتی لعل پڑا ہوا ہے۔ لعل کی لالچ میں عمرو قبر میں اتر جاتا ہے اور قبر آپ سے آپ بند ہو جاتی ہے، لعل، دوم، ۱۰۱۰ ☆

حیرت جادو

افراسیاب کی بیگم اور طلسم ہوش ربا کی ملکہ، اس کی موت اسی وقت ہوگی جب افراسیاب مر چکے گا، ہوش ربا، اول، ۲۰۸؛ اس کا جاہ وجلال، ہوش ربا، اول، ۲۱۵، ۳۹۵ و مابعد، ۵۴۹؛ انگشتری جمشید لانے کے لئے حجرۂ ہفت بلا کو جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۹۲۶؛ بران اور حیرت کے مابین دلچسپ

جادوئی معرکہ، ہوش ربا، چہارم، ۳۳۶؛ عمرو عیار کا گانا سننے اور لشکر اسلامیان کی شان و شوکت کی سیر کا اس درجہ شوق رکھتی ہے کہ بھیس بدل کر اپنے بھائی مصور جادو کے ساتھ لشکر اسلامیان پہنچ جاتی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۳۷؛ براں، حیرت، چالاک، افراسیاب، دلچسپ معاملات، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۹۷ تا ۲۰۳؛ حیرت کے بھیس میں عمرو عیار رنڈیوں کی طرح بات کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۱۳؛ احمد حسین قمر کا بیان ہے کہ محمد حسین جاہ نے حیرت اور چالاک کی شادی کرادی تھی، لیکن واقعہ یہ ہے کہ شادی ابھی نہیں ہوئی ہے۔ کوکب نے حیرت کو قتل کر دیا ہے، لیکن دراصل وہ قتل نہیں ہوئی ہے بلکہ پردۂ ظلمات میں ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۴ تا ۱۰۲۱؛ اپنے سحر اور دلیری اور حسن کی بدولت ایک نئی سلطنت حاصل کر لیتی ہے، نورافشاں، اول، ۱۶؛ طلسم ہوش ربا کو دوبارہ قبضے میں لانے کے لئے چل پڑتی ہے، صرف چالاک بھیس بدل کر اس کے ساتھ ہے۔ خداوند صنم گویا سے اس کا سخت معرکہ پڑتا ہے، وہ خداے برحق کو یاد کرتی ہے، چالاک اسے بچالیتا ہے۔ مصیبت سے چھٹکارا پا کر وہ چالاک اور خداے برحق دونوں کو بھلا دیتی ہے اور ہوشربا کو فتح کرنے حسب ارادۂ سابق نکل جاتی ہے، نورافشاں، اول، ۶۶۳ و مابعد؛ طلسم ہوش ربا میں شکست کے بعد اس کا احوال، نورافشاں، دوم، ۵۲۷؛ بالآخر چالاک کی وفاداری رنگ لاتی ہے۔ حیرت اس پر مائل ہو جاتی ہے، نورافشاں، دوم، ۵۲۹؛ لیکن ابھی اس کے دل میں کچھ وسوسے ہیں، حیرت اور چالاک کے درمیان عمدہ معاملات، نورافشاں، سوم، ۲۸۸ و مابعد؛ چالاک اسے پھر ایک مصیبت سے چھڑاتا ہے۔ عمرو عیار کہتا ہے اب حیرت اور چالاک کا عقد ہو جانا چاہیے، لیکن امیر حمزہ کہتے ہیں کہ بہار اور حیرت کی رضامندی شرط ہے۔ حیرت راضی ہے، لیکن دونوں کی شادی کے پہلے امیر حمزہ اور چالاک کئی مہمات کرتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۷۰۷؛ شادی انجام پاتی ہے۔ حیرت کو تین ملک پان کھانے کے لئے اور ہوش ربا کا ملک جہیز کے طور پر ملتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۹۶۸ ☆

حیوانات

مزید دیکھیے، ''گھوڑے''، ''ہاتھی''؛ ایک سیمرغ امیر حمزہ کی سواری میں ہے۔ وہ بھوکا ہے تو امیر اسے اپنا گوشت کھلاتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۴۷؛ سیمرغ کے بارے میں دلچسپ معلومات، ایرج، دوم، ۲۹۲؛ اژدہے جہاں ہوتے ہیں وہاں ساری ہریالی جل جاتی ہے، بالا، ۱۷۷؛ عظیم الجثہ

مکڑی، بالا، ۵۸۹؛ لنگور، جو ساحر بھی ہیں، بالا، ۶۰۰؛ تین نہایت حیرت انگیز اژدہوں کو امیر حمزہ موت کے گھاٹ اتارتے ہیں، ایرج، دوم، ۲۹۷؛ بل ڈاگ (Bull Dog)، رام پور ہاؤنڈ (Rampur Hound)، سٹر، (Setter) غالباً آئرش سٹر (Irish Setter)، کوچک، ۶۶۷؛ عظیم الجثہ لنگور جن کی نسل ایک حکیم نے اپنے علم کے ذریعہ عام لنگوروں کی نسل کو ترقی دے کر بنائی ہے، گلستان، اول، ۵۲ تا ۵۹؛ آدم خور بطخیں، گلستان، دوم، ۷۳؛ ایرج کے بیٹے تیمور، اور ایرج کے عیار شاپور کے ایک بیٹے کو شیرنی اپنا دودھ پلا کر پالتی ہے، لیکن جب انسانوں کو ان بچوں کا پتہ چلتا ہے تو وہ بچوں کو اٹھا لیتے اور بچاری شیرنی کو مار ڈالتے ہیں، گلستان، دوم، ۱۶۰ تا ۱۶۲؛ جادوئی جنگ میں لال (چڑیا) بہت اہم کردار ادا کرتا ہے، گلستان، دوم، ۳۰۴؛ "جنگل بوائے"، گلستان، دوم، ۶۱۹؛ دیوانی معشوقہ کو اژدہے اور ہاتھی کا گوشت پر تکلف کھانے کے طور پر پیش کرتا ہے، ہومان، ۱۹۳؛ ساحرہ جیحون کی خدمت میں ایک جادوئی بندر، اس کا نام تصویر ہنومان ہے ☆

خجستہ کابلی

ژوچین کابلی کا عیار، نوشیرواں، اول، ۴۵۶ ☆

خسرو، بن لندھور، از بطن ظہور بانو بنت نریمان یک دست

اس کی پیدائش۔ اس کے کارنامے "صندلی نامہ" اور "تورج نامہ" میں مذکور ہوں گے، کوچک، ۴۱۲ ☆

خسرو شیر دل، بن بیدار شاہ

رفیع البخت کا دوست، اس کے کردار کی تصویر کشی داستان کے عام انداز سے ہٹ کر ہے۔ اس کی شخصیت میں کچھ انفرادیت ہے، آفتاب، سوم، ۹۹۵ ☆

خضران، بن عمرو ثانی، بن عمرو عیار

اس کا نام رضوان بھی ہے، تورج، دوم، ۱۱۳۳، ۱۲۴۴؛ اس کو عمرو ثالث بھی کہتے ہیں،

آفتاب، چہارم، ۲۷۵؛ تورج کے بھیانک نقابداروں کو قتل کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۱۳۰؛ پری کا بھیس بدل کر بدیع الملک کو بیوقوف بناتا ہے، عمدہ تحریر، آفتاب، اول، ۱۵؛ عمدہ عیاری کر کے آفتاب جادو کو گرفتار اور قتل کرتا ہے، آفتاب، اول، ۴۰۲؛ طویل اور نہایت عمدہ عیاری اور خوبصورت تحریر، آفتاب، اول، ۴۴ وما بعد؛ اس کا کہنا ہے کہ مسلمان عورتوں کی خرید وفروخت ٹھیک نہیں، ہاں کافر عورتیں البتہ خریدی بیچی جاسکتی ہیں، آفتاب، دوم، ۴۲۰؛ عام عیاری میں ایک نیا پھیر، اور پھر ایک اور عیاری، نہایت عمدہ، آفتاب، دوم، ۸۳۴ تا ۸۴۲؛ آفاق کی گرفتاری کے لئے عمدہ عیاری، آفاق، دوم، ۸۷۲ وما بعد؛ اس کی اچھل کود اور شکل وشمائل، آفتاب، دوم، ۱۲۵۵؛ بہت زبردست عیاری کر کے اسلامی عیاروں کو ایوان نہ طاق کی قید سے آزاد کراتا ہے۔ سمندر شاہ کو بھی پکڑ لینے میں بس ذرا سی کسر رہ جاتی ہے، آفتاب، دوم، ۱۳۲۴؛ عمدہ عیاری اور نعرہ، آفتاب، چہارم، ۲۲ تا ۲۷؛ کنجوسی کا ایک نمونہ: اپنے آپ سے گفتگو کرتا ہے کہ میں بہت غریب اور مقروض ہوں، گویا وہ واقعی یہی سمجھتا ہے کہ میں غریب اور مقروض ہوں، حالانکہ اس کے پاس بے اندازہ دولت ہے اور وہ ہرگز مقروض نہیں ہے، آفتاب، چہارم، ۳۶؛ عمدہ عیاری، آفتاب، چہارم، ۶۰؛ بدیع الملک اس کے لالچی پن اور لالچ سے مجبور ہو کر طرح طرح کی شوخیاں کرنے پر نکتہ چینی کرتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۱۱۹؛ بدیع الملک کے ساتھ دریائے نسیاں نہ جانے پر اس کا باپ (عمرو ثانی) اسے خواب میں آکر سرزنش کرتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۰۷ تا ۴۱۰؛ دریائے نسیاں کو تباہ کرنے لئے نکلتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۶۷۷؛ بڑے عمدہ عیارانہ انداز میں بدیع الملک کو چکمہ دیتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۱۰؛ اس کے پاس ایک بادمہرہ ہے جس کے باعث اس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ہوا میں معلق رہ سکتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۶۴؛ عام لنگوروں کی نسل کو ترقی دے کر، یعنی ایک طرح کی Genetic Engineering کے ذریعہ سائنسی طور پر ایجاد کئے ہوئے دیو قامت بندروں کی فوج اسلامیوں کے مقابلے پر ہے، خضران شیروں اور لنگوروں کی مصنوعی فوج ان کے مقابل لاتا ہے، گلستان، اول، ۶۲؛ برق ثانی کے ساتھ مل کر عمدہ عیاری کرتا ہے، برق ثانی اسے بھائی کہتا ہے، گلستان، اول، ۸۶، ۱۳۰؛ عمدہ عیاری کرتا ہے اور لوٹ کا کچھ مال تعمیر مسجد کے لئے دے دیتا ہے، گلستان، دوم، ۱۹۵ تا ۱۹۷؛ اس کے القاب، گلستان، دوم، ۲۶۵؛ عمدہ عیاری، گلستان، دوم، ۳۹۵؛ ضرورت مند کو مال

تقسیم کرتا ہے، گلستان، دوم، ۴۱۸؛ طیفور کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہے اور اس کو متنبہ کرتا ہے کہ امیر حمزہ اور ان کی اولاد سب بے مروت ہیں، گلستان، دوم، ۴۲۰؛ دوسرے عیاروں کے اشتراک سے عمدہ عیاری انجام دیتا ہے، گلستان، دوم، ۵۱۹؛ عمدہ عیاریاں، گلستان، سوم، ۸۶،۶۶؛ طیفور کو عمدہ عیاری کے ذریعہ نیچا دکھاتا ہے، گلستان، سوم، ۱۱۱؛ عمرو عیار کے تمام اخلاف میں عمرو عیار سے سب قریب ترین شکل وشباہت رکھتا ہے، گلستان، سوم، ۱۱۷؛ طیفور اور دوسرے عیاروں کے ساتھ معاملات، صاحبقران کے خلاف اس کے دل میں گلے شکوے اور تلخیاں ہیں، گلستان، سوم، ۱۲۴؛ آفتاب پرست کے بھیس میں عادل کیواں شکوہ سے اس کی آویزش اور اس کی فوج کا بیان، گلستان، سوم، ۴۲۲؛ صاحبقران سے میل ملاپ ہو جاتا ہے، صاحب قران کہتے ہیں میں شرمندہ ہوں اور طالب عفو ہوں، گلستان، سوم، ۴۸۴؛ طرقان نقاب پوش کے خلاف عیاری کر کے حمزۂ ثانی اور دیگر سرداروں کو چھڑاتا ہے، لعل، اول، ۶۵۰ تا ۶۸۴ ☆

خضران صحرانشین

ایک مقدس شخص جس کی برکات سے تمثال آئینہ رو کو بہت فروغ ملا، لیکن تمثال آئینہ رو نے اسے ہی قید کر دیا۔ عمرو ثانی اسے آزاد کراتا ہے، تورج، دوم، ۱۱۶۸ ☆

خواجہ بزرگ امید

دیکھئے، ''بزرگ امید ابن بزرجمہر'' ☆

خواجہ دریادل

دیکھئے، ''دریادل ابن بزرجمہر'' ☆

خواجہ خضر

ان کا ارشاد ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو، خدا امیر حمزہ و اولاد حمزہ کا حامی و ناصر ہوگا، کوچک، ۶۷۹ ☆

خوب صورت

ملکہ حیرت کی بیٹی اور مہرخ سحر چشم کے بیٹے شکیل کی معشوقہ۔ افراسیاب کو یہ تعلق پسند نہیں اس

لئے وہ خوبصورت کو دریائے خون رواں کے دوسرے کنارے کے آگے ایک اونچے ہنڈولے میں لٹکا دیتا ہے۔ خوبصورت اسی ہنڈولے میں رہتی ہے، ہوش ربا، اول، ۶۹ ☆

خودکشی

داستان میں اسلام اور خدا پرستی کا ذکر بہت ہے، لیکن اس کی تہذیب زیادہ تر غیر اسلامی نہیں تو نامذہبی (Secular) ضرور ہے۔ اس پر ہندو رسم ورواج کا اثر بہت واضح ہے۔ اس کی ایک مثال خودکشی ہے جو اسلام میں حرام ہے، لیکن قدیم ہندو مذہب میں رسومیاتی خودکشی (Ritual Suicide) بہت اہمیت رکھتی تھی۔ داستان کے بہت سے اہم کردار اپنی ناموس کو بچانے کی خاطر، یا غیرت مندی کے باعث خودکشی کر لیتے ہیں یا خودکشی کا اقدام کرتے ہیں۔ غیر اسلامی سرداروں کے یہاں تو بہر حال خودکشی یا اقدام خودکشی کی مثالیں بہت ہیں۔ داستان میں سب سے اہم خودکشی امیر حمزہ کی عزیز ترین بیوی اور اولین و بہترین معشوقہ اور شاہ قباد کی ماں مہر نگار کی خودکشی ہے، (''نوشیرواں نامہ''، دوم، ۳۵۱)۔ اس کے علاوہ دیکھئے، ''مہر نگار''۔

چند اہم اقدامات یا ارتکابات خودکشی کا بیان حسب ذیل ہے: امیر حمزہ کو دو پہلوانوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ عمرو عیار انھیں ترغیب دیتا ہے کہ جائیے ان سے جنگ آزمائی کیجئے۔ امیر خود کو اس مقابلے سے قاصر دیکھتے ہیں اور اقدام خودکشی کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۳۰؛ امیر حمزہ کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ عمرو یونانی نے ایک معاملے میں بزدلی سے کام لیا ہے۔ عمرو یونانی اس بات پر رنجیدہ ہو کر خودکشی کی کوشش کرتا ہے، عمرو عیار اسے ارادۂ خودکشی سے باز رکھتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۳؛ گردیہ بانو نقاب دار کے روپ میں امیر حمزہ سے جنگ آزما ہوتی ہے، شکست کھا کر خودکشی کرنا چاہتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۱۱؛ شیران شیر سوار بن حمزہ کو ایک کنیز قید خانے میں کھانا کھلانے جاتی ہے اور اس پر عاشق ہو جاتی ہے۔ لیکن عشق میں کامیابی کا امکان نہ دیکھ کر خودکشی کر لیتی ہے، ہومان، ۲۹۵؛ قباد کے قتل پر اس کے ماتم کے جوش میں مہر نگار لشکر چھوڑ دیتی ہے، ژوپین پھر اس پر لاگو ہو جاتا ہے، اپنی گرفتاری قریب دیکھ کر مہر نگار خودکشی کر لیتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۵۱؛ قاسم کی معشوقہ ماہ تاجدار خودکشی کر لیتی ہے کیونکہ اس کی شادی کسی اور سے کی

جارہی ہے، کوچک، ۶۸۶: امیر حمزہ سے لڑنے پر لندھور خودکشی کو بہتر قرار دیتا ہے اور قسم کھاتا ہے کہ میں لڑوں گا نہیں، خودکشی کرلوں گا، بالا، ۳۲۴: جب خداوند داؤد کہتا ہے کہ بران کو مجھ سے بیاہ دے تو کوکب روشن ضمیر خودکشی کر لینا چاہتا ہے، بقیہ، اول، ۱۲۹: شہنا نواز جادو (حجرۂ ہفت بلا کی چوتھی بلا) اپنی شہنا کو ضائع کر کے خودکشی کر لیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۸۵۱: رستم علم شاہ پر مصداق بزدلی کا اتہام عائد کرتا ہے۔ امیر حمزہ یقین کر لیتے ہیں۔ تنگ آکر رستم خودکشی کا ارادہ کرتا ہے، لیکن لوگوں کے سمجھانے بجھانے پر مصداق ہی کو مار ڈالتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۸۱۲: ذلت کی گرفتاری کے بعد لندھور کے عیار داراب گلبرگی کے کان کاٹ لئے جاتے ہیں۔ وہ شرمندگی کے مارے خودکشی کر لیتا ہے، سکندری، دوم، ۷۹۹: امیر حمزہ کا ایک بیٹا داراب سیمیں زرہ نقاب دار بن کر بدیع الملک سے مبارز طلب ہوتا ہے اور اس کو تقریباً مغلوب کر لیتا ہے، لیکن پوری طرح کامیاب نہ ہونے کے باعث شرمندگی کے مارے خودکشی کر لیتا ہے۔ اس کے بعد پتہ لگتا ہے کہ وہ اولاد حمزہ ہے۔ حضرت سلیمان اسے دوبارہ زندہ کر دیتے ہیں۔ بدیع الملک بھی خودکشی کرنا چاہتا ہے لیکن لوگ اسے باز رکھتے ہیں، تورج، اول، ۳۵۷: لاجورد شاہ کے خلاف جنگ میں گلشن آرا/ ناہید اختر (امیر حمزہ کی ایک بیوی) کی عادی محافظت کرتا ہے۔ جب عادی لڑتا ہوا مارا جاتا ہے تو وہ خودکشی کر لیتی ہے، تورج، دوم، ۱۱۵: شہریار کی عم زاد کو عمرو عیار اس کی مرضی سے اٹھالاتا ہے، لیکن امیر حمزۂ ثانی اس منطق کو تسلیم نہیں کرتے کہ اس نے وہی کیا ہے جو شہنشاہ گوہر کلاہ (ابن بدیع الملک) اس کے پہلے کر چکا تھا۔ حمزۂ ثانی کا کہنا ہے کہ آل حمزہ کا معاملہ اور ہے۔ وہ جو کچھ کریں وہ اوروں کے لئے روا نہیں۔ شہریار اس لڑکی کو بہرام سے بیاہ دیتا ہے، لڑکی خودکشی کر لیتی ہے، تورج، دوم، ۱۸۴ تا ۱۸۸: قاسم کی معشوقہ اور بیوی گیتی افروز بنت لقا، غیر اسلامیوں کے ہاتھ گرفتار ہونے سے بچنے کی خاطر خودکشی کر لیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۳۸۶: خونخوار جادو کو بچانے اور نور جادو کو قتل کرنے کی خاطر نمرود جادو اپنی جان قربان کر دیتی ہے۔ لیکن نور جادو دراصل ملکہ جادو کی خالہ ہے اور ملکہ جادو عمرو ثالث کی بیوی ہے۔ نور کے غم میں ملکہ جادو خودکشی کر لیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۵۰۸: مہر گوہر تاجدار اور کئی اسلامی بیگمات قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں ہزیمت کے بعد خودکشی کر لیتی ہیں۔ گوہر ملک، جو گنجاب کی بیٹی اور نورالدہر کی ماں ہے، وہ

بھی قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں اسلامیوں کی شکست کے بعد خودکشی کر لیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۲۴۲؛
باپ اپنی بیٹی کو قتل کر دیتا ہے کیونکہ بیٹی سکندر رستم خو سے عشق کرتی ہے۔ پھر باپ خودکشی کر لیتا ہے،
آفتاب، پنجم، اول، ۱۳۶؛ فریطاکوک عقرب چشم ایک بقاپرست بادشاہ ہے۔ عمرو بن رستم اس کی بیٹی پر
عاشق ہو جاتا ہے، جنگ ہوتی ہے اور جنگ میں فریطاکوک زخمی ہوتا ہے۔ اسلامیان از راہ ہمدردی مرہم
سلیمانی لے کر پہنچتے ہیں لیکن وہ مرہم لینے سے انکار کر دیتا ہے اور بیٹی کے چھٹنے کے غم میں، اور اس باعث،
کہ اس سنکٹ میں بقانے اس کی کچھ مدد نہ کی، خودکشی کر لیتا ہے، گلستان، سوم، ۱۸۶ ☆

خورشید، ابن ہاشم تیغ زن، ابن حمزہ

''تورج نامہ''، اول، میں اسے امیر حمزہ کا بیٹا کہا گیا ہے جو نقاب دار قنطورہ پوش پر عاشق
ہے، تورج، اول، ۳۲۱؛ میدان عمل میں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹ ☆

خورشید تاج بخش

ایک خوبصورت لڑکا جسے افراسیاب نے اپنا معشوق بنایا ہے۔ لیکن مشعل جادو کو راضی کرنے
کی خاطر وہ اس کا گلا کاٹ کر اس کا خون مشعل جادو کو بھینٹ چڑھاتا ہے۔ بعد میں مشعل جادو اپنی روح
خورشید تاج بخش کے بدن میں ڈال دیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۸۰ تا ۹۲ ☆

خورشید خاوری، بنت خسرو خاوری

رستم علم شاہ پر عاشق ہے، دونوں کی شادی بڑے نشیب و فراز کے بعد ہو جاتی ہے، نوشیرواں،
دوم، ۵۱۶ تا ۵۴۹؛ قیماس خاں خاوری، تہمتن خاں اور الماس خاں اس کے بھائی ہیں، نوشیرواں، دوم،
۵۴۹؛ اپنے بیٹے قاسم کے مزار کو چھوڑ کر نہیں جاتی، حالانکہ اور سب لوگ قلعہ چھوڑ چکے ہیں، آفتاب، دوم،
۱۲۰؛ اس کی موت، آفتاب، چہارم، ۳۷۷ ☆

خورشید روشن چراغ

ایک بہت دلچسپ پیشین گو ہستی، یونانی Oracle سے مشابہ، ہفت پیکر، دوم، ۴۹۵ ☆

خورشید روشن دل

اسلامی سردار، عمرو ثانی وغیرہ کو قید سے چھڑاتا ہے، بہادری سے جنگ کرتا ہے، تورج، دوم، ۹۲۹ تا ۹۳۹ ☆

خورشید ستارہ پرست

بدیع الزماں بن حمزہ کا ایک بیٹا، امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں، پھر دریافت ہوتا ہے کہ وہ کون ہے، تورج، دوم، ۶۰۵ تا ۶۰۶ ☆

خورشید وش

طلسم نور افشاں کے اصل بادشاہ کی بیٹی، کوہ عجائب وغرائب کو فتح کرنے میں امیر حمزہ کی مدد کرتی ہے، نور افشاں، سوم، ۴۱۰ ☆

دارا، بن داراب، بن حمزہ

اسلامیوں کا بادشاہ قرار دیا جاتا ہے، آفتاب، اول، ۷؛ بادشاہی پر قائم ہے، آفتاب، چہارم، ۳۶۴؛ تخت سحر پر سواری کرنے سے انکار کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۳۳؛ معین جادو نامی غیر اسلامی ساحرا سے اٹھالے جاتا ہے، طویل اور غیر دلچسپ وقوعوں کے بعد اس کی رہائی ہوتی ہے، گلستان، سوم، ۵۱۷ ومابعد ☆

داراب ثانی، ابن داراب کشور کشا، بن حمزہ

عادل کیواں شکوہ کے ساتھ سحر کی انوکھی صورت حال میں گرفتار ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۱۰؛ گردباد، جو عادل کیواں شکوہ کا عیار ہے، دونوں کو ایک بڑی منتقم ساحرہ کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترنے سے بچاتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۱۵؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے داراب کشور کشا کا دنگل بیٹھنے کے لئے عطا کرتا ہے ☆

داراب سیمیں زرہ، بن حمزہ

نقاب دار بن کر بدیع الملک سے مبارز طلب ہوتا ہے اور اس کو تقریباً مغلوب کر لیتا ہے، لیکن پوری طرح کامیاب نہ ہونے کے باعث شرمندگی کے مارے خودکشی کر لیتا ہے۔ اس کے بعد پتہ لگتا ہے کہ وہ اولاد حمزہ ہے۔ حضرت سلیمان اسے دوبارہ زندہ کر دیتے ہیں۔ بدیع الملک بھی خودکشی کرنا چاہتا ہے لیکن لوگ اسے باز رکھتے ہیں، تورج، اول، ۳۵۷؛ زمرد شاہ ثانی کو سرچنگ دینے کے لئے اسے روانہ کیا جاتا ہے، پھر لندھور اس کی مدد کو جاتا ہے، لعل، اول، ۱۱؛ جنگ میں قتل ہوتا ہے، لعل، اول، ۱۳ ☆

داراب کشور کشا، ابن حمزہ

امیر حمزہ کشتی میں اسے زیر کرتے ہیں، پھر پتہ لگتا ہے کہ وہ فرزند حمزہ ہے، ایرج، دوم، ۶۱۲؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹، ہوش ربا، ہفتم، ۹۱۰؛ تورج کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، لعل، اول، ۵۹۵ ☆

داراب گلبرگی

لندھور کا عیار، نوشیرواں، اول، ۴۶۹؛ غیر اسلامیوں کو مشورہ دیتا ہے کہ اسلامیوں سے صلح کر لو، ہومان، ۲۷۷؛ میدان عمل میں، ہومان، ۶۱۸؛ ذلت کی گرفتاری کے بعد اس کے کان کاٹ لئے جاتے ہیں۔ وہ شرمندگی کے مارے خودکشی کر لیتا ہے، سکندری، دوم، ۷۹۹ ☆

داروے بے ہوشی

ذہنی اختلال کا موجب ہوتی ہے، نوشیرواں، اول، ۲۱۰؛ داروے بیہوشی کی تفصیلات، کوچک، ۲۴۰؛ طیفور کو اتنی زبردست داروے بیہوشی دی گئی ہے کہ اگر وہ ہوش میں نہ لایا گیا تو تین چار دن میں مر جائے گا، باختر، سوم، ۶۸۱؛ داروے بیہوشی کے اثر کا بیان، مزاحیہ رنگ، سکندری، سوم، ۸۴؛ داروے بیہوشی کے نتیجے میں انسان کو فرضی شکلیں (hallucinations) نظر آتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۲۰۸؛ کئی جگہ اسے ''نمک سرکاری'' کہا گیا ہے، لیکن اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ شاید غالب

کے مندرجۂ ذیل شعر میں بھی ''نصاریٰ کا نمک'' بمعنی ''نمک سرکاری'' بمعنی کسی قسم کی بیہوشی آور اور نشہ آور شے ہو، مثلاً افیون جسے اطبا بیہوشی لانے والی دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ بہر حال، غالب کا شعر ہے۔

اس عمل میں عیش کی لذت نہیں ملتی اسد

زور نسبت مے سے رکھتا ہے نصاریٰ کا نمک

''نمک سرکاری'' کے لئے دیکھئے، مثلاً، ہوش ربا، ہفتم، ۹۸۴ ☆

دارا ے بن جمشید بن قباد بن حمزہ

لشکر اسلام کا بادشاہ، آفتاب، چہارم، ۲۵۵ (لیکن یہ داستان گو کا سہو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جس زمانے کا ذکر داستان میں ہے، اس زمانے میں دارا بن داراب بن حمزہ کو شاہ اسلامیاں کہا گیا ہے) دیکھئے، ''دارا بن داراب بن حمزہ'' ☆

داستان اور تقدیر

امیر حمزہ کی تقدیر ہے کہ وہ نوشیرواں کی خدمتیں کریں اور نوشیرواں ان سے دغابازی کرے، نوشیرواں، اول، ۶۲؛ خواجہ خضر کہتے ہیں کہ امیر حمزہ کو خدائی مدد ہمیشہ حاصل رہے گی، کوچک، ۶۷۹؛ سخگاں کو خوب معلوم ہے کہ میری تقدیر میں ذلت اور شکست اور موت لکھی ہے، آفتاب، دوم، ۲۸۵؛ کل امور تقدیر پر ہیں، مثلاً ایک طلسم کے بارے میں نقاب دار یاقوت پوش کو بتایا جاتا ہے کہ اس طلسم کی فتاحی تمھاری تقدیر میں لکھی ہے، آفتاب، سوم، ۱۰۵۱؛ اکوان تاجدار اپنی موت کی پیشین گوئی بڑے پر اثر انداز میں کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۰۰؛ بدیع الزماں نے قاسم کی معشوقہ کی جان بچائی ہے، قاسم شکر گذار ہونے کے بجائے خفا ہوتا ہے کہ مجھ پر احسان کیوں کیا۔ یہ محض ضد یا جہالت نہیں ہے۔ سب اسلامیوں کو یقین ہے کہ ان کی تقدیر میں کامیابی لکھی ہوئی ہے، درمیان میں پریشانیاں آئیں تو آئیں، لیکن انھیں مصیبتوں سے نکلنے کا موقع ضرور ملے گا۔ تقدیر ہی سب کچھ ہے، پھر کسی کا احسان کیوں لیں؟ نور افشاں، سوم، ۶۰۸؛ سہراب کی معشوقہ کی خادمہ مجوزہ نام، سہراب سے ایک لیسر (Laser) کی قسم کا طلسمی ہتھیار

کسی حیلے سے حاصل کر لیتی ہے، لیکن فرار ہونے کی کوشش میں راستہ بھول جاتی ہے، کیونکہ اللہ نے اس کی تقدیر یوں ہی لکھی ہے، آفتاب، دوم، ۱۲۲۳ تا ۱۲۲۶ ☆

داستان روکنا

اس موضوع پر تفصیلی گفتگو جلد اول میں درج کی گئی ہے۔ یہاں داستان روکنے کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

مہر نگار کے انجام سے پہلے مقبل اور ژوپین میں کئی بار جھڑپیں اور مقابلے ہوتے ہیں، یعنی مہر نگار کا انجام بہت دیر میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ داستان روکنے کا نہایت عمدہ طریقہ ہے، ہومان، ۷۳۰ و مابعد؛ سہراب اپنی معشوقہ سے ملنے جا رہا ہے۔ اس کا سفر کئی قسطوں میں بیان کیا گیا ہے، گویا داستان جگہ جگہ روکی گئی ہے، آفتاب، دوم، ۱۱۱۸؛ تجسس کا ماحول پیدا کر کے بات کو ادھورا چھوڑ دیا ہے، گویا تجسس کے اصول کی نفی کی ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۰۶؛ طیفور ایک قصہ سناتا ہے جو داستان میں نہایت خوبی سے کھپایا گیا ہے، اس طرح کی پوری داستان اس قصے کے لئے فریم بن جاتی ہے۔ اسے بھی ایک طرح سے داستان روکنا کہہ سکتے ہیں، گلستان، سوم، ۱۰۲ تا ۱۱۲؛ داستان روکنے کی ایک اور مثال، گلستان، سوم، ۴۴۰ و مابعد؛ بے حد لمبی اور دراز نفسی سے بھری ہوئی تحریر، یہ بھی شاید داستان روکنا کہلائے گا، گلستان، سوم، ۶۷۴ و مابعد؛ مزید دیکھئے ''بیانیہ طرز گذاریاں، داستان میں'' ☆

داستان کا چہرہ

چہرے کے طور پر جا بجا کی عمدہ تحریریں، ہوش ربا، دوم، ۱۴۹، سوم، ۶۹۵؛ شیخ تصدق حسین کی عمدہ تحریریں، آفتاب، سوم، ۷؛ نفیس فارسی آمیز چہرہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۶۸ ☆

داستان کا دورانیہ

دیکھئے ''امیر حمزہ کی مدت حیات، اور داستان کا دورانیہ'' ☆

داستان کا طریقۂ تحریر

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ شروع میں داستان کی مقبولیت کے پیش نظر یہ توقع ہو گئی تھی کہ تمام

جلدیں جلد از جلد ظہور میں آجائیں گی۔ چنانچہ رتن ناتھ سرشار نے ''طلسم ہوش ربا''، ہفتم [اول اشاعت، ۱۸۹۲/ ۱۸۹۳]، کی تقریظ میں لکھا ہے کہ داستان کی تمام دفتروں کی اشاعت ۱۸۹۳ تک متوقع ہے (صفحہ ۱۰۷۰)۔ اس سے یہ گمان گذرتا ہے کہ منشی نولکشور کئی اور داستان گویوں کو ملازم رکھ کر تمام دفاتر کی جلد از جلد تکمیل چاہتے تھے۔ یا پھر سرشار نے یوں ہی سن کر یا اپنے گمان کے مطابق لکھ دیا ہوگا۔ لیکن یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ سرشار نے جس وقت یہ تقریظ لکھی اس وقت شاید ان داستانوں کا کوئی ذکر نہ تھا جنھیں ہم نے اب دفتر ہشتم میں ڈال دیا ہے (ملاحظہ ہو اس کتاب کا باب اول)۔ لہٰذا سرشار نے یہ سمجھا ہوگا کہ اب داستان گوئی اور داستان نویسی کا کام بہت جلد ختم ہو جائے گا۔

شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ اصل طلسم بہت مختصر تھا، میں نے اسے وسعت دی، بالا، ۶۳۵؛ تصدق حسین کا کہنا ہے، ''میں نے داستان کو قلم برداشتہ لکھا ہے''، بالا، ۱۶۷؛ جگہ جگہ کتابت کے اغلاط کچھ اس طرح کے ہیں کہ گمان گذرتا ہے کہ داستان شاید لکھی نہیں بلکہ املا کرائی گئی تھی، مثلاً رجوے قلب بجاے رجوع قلب (ہرمز، ۳۳۶)، ٹانگیں بجاے ٹانگے، مردے آدمی بجاے مردِ آدمی، (کوچک، ۵۳۶) مہاب علی بجاے مہابلی (بالا، ۳۸)، قلعہ بازی بجاے قلا بازی، (بالا، ۲۴۵، ۲۶۱)، شولہ بجاے شعلہ، (بالا، ۵۵۳)۔ ایسی مثالیں شیخ تصدق حسین کے یہاں نسبۃً زیادہ ہیں؛ جعفر علی ہنر فیض آبادی اپنی تقریظ میں کہتے ہیں کہ میر احمد علی نے داستان کے صرف ''پتے'' چھوڑے تھے، محمد حسین جاہ نے ان پتوں میں نئی جان ڈال دی، ہوش ربا، دوم، ۹۶۰؛ محمد حسین جاہ کہتے ہیں کہ میں نے داستان قلم برداشتہ لکھی، اگر چہ دوران تحریر مجھے اولاد کی موت کا غم بھی سہنا پڑا۔ باتیں وہی سب ہیں لیکن میں نے اپنا بیان اوروں سے مختلف رکھا ہے، ہوش ربا، سوم، ۹۲۰؛ جاہ کہتے ہیں کہ میں نے جہانگیر ابن حمزہ کی داستان کو شیخ تصدق حسین سے لیا ہے، ہوش ربا، سوم، ۴۹۳؛ جاہ ایک وقوعے کو اپنے طور پر بیان کرتے ہیں، کیونکہ جو روپ اس کا متداول ہے اس میں ''حسن بیان'' نہیں ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۲؛ داستان گو اپنی مرضی سے جنگوں کا بیان طویل تر کر سکتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۵۵۱؛ نادر مرزا عرف نواب دولہا، جو قمر کے داماد ہیں، داستان کو زبانی یاد کر کے سنانے کی بات کرتے ہیں۔ ممکن ہے داستان لکھی بھی اسی طرح جاتی ہوگی، کہ پہلے یاد کر لیا پھر لکھ/لکھوا دیا، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۷۵؛ شاہ اسلامیان، امیر حمزہ، اور لندھور غروبیۂ باختر میں فرد کش ہیں۔

احمد حسین قمر کہتے ہیں کہ امیر حمزہ کی افواج اور دودۂ زنگی کی فوجوں کے درمیان معرکوں کا حال وہ داستان گو بیان کرے گا جو اس دفتر کو ترجمہ کرے گا۔ لیکن ایسے کسی دفتر کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ داستان کے وسیع زبانی روپ کا پہلے سے نہ صرف وجود تھا، بلکہ یہ بھی کہ شاید مختلف داستان گویوں نے مختلف داستانوں میں اپنا اپنا اختصاص پیدا کیا تھا اور وہی ان داستانوں کو بیان کرتے تھے، نور افشاں، سوم، ۷۹۱؛ اس داستان کے کاغذات جو قمر نے چھوڑے تھے وہ شیخ تصدق حسین کو دیئے گئے اور ان کی بنیاد پر انھوں نے داستان کو پورا کیا۔ اس کا مطلب شاید یہ ہے کہ اس داستان کا اختصاص احمد حسین قمر کو حاصل تھا، لیکن شیخ تصدق حسین بھی اس داستان سے واقف تھے، سلیمانی، دوم، ۱؛ ایسے واقعات کا ذکر جو قمر نے قلم بند کئے تھے، سلیمانی، دوم، ۷۶۱؛ سلیمانی دوم میں کس کا کتنا حصہ ہے، یہ بات صاف نہیں ہوتی۔ کیا شیخ تصدق حسین نے احمد حسین قمر کی یادداشتوں یا مسودے کو داستان میں منتقل کیا، یا پوری داستان کو شیخ تصدق حسین نے لکھا اور سید اسمٰعیل اثر نے اس کی ''تصحیح'' [تدوین؟ ایڈیٹنگ؟] کی، سلیمانی، دوم، ۷۸۵؛ اشتیاق حسین سہیل ابن احمد حسین قمر، کہتے ہیں کہ قمر نے انتقال کے پہلے ''طلسم نوخیز جمشیدی'' مکمل کر لیا تھا اور ''طلسم زعفران زار سلیمانی'' کو لکھنا شروع کر دیا تھا، جمشیدی، اول، ۷۸۷ تا ۷۸۸؛ سہیل کہتے ہیں کہ قمر نے داستان فی البدیہہ لکھی، گویا انھیں سارے مضامین مدتوں سے زبانی یاد ہوں، جمشیدی، سوم، ۱۰۱۹؛ شیخ تصدق حسین اپنی ایک ''غلطی'' کی اصلاح کرتے ہیں، آفتاب، اول، ۷۶۷؛ داستان گو کی حیثیت میں شیخ تصدق حسین داستان میں مداخلت کرتے ہیں، آفتاب، اول، ۷۸۸؛ تصدق حسین داستان تحریر کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ انھوں نے داستانیں لکھی تھیں، املا نہیں کرائی تھیں جیسا کہ بعض کا خیال ہے، آفتاب، دوم، ۴؛ پبلشر کا کہنا ہے کہ اس داستان کی ''ترتیب و تصحیح'' اسمٰعیل اثر نے کی۔ ان اصطلاحات کے معنی واضح نہیں کئے گئے، آفتاب، دوم، ۱۳۲۶؛ اس داستان کا ترجمہ تصدق حسین نے ''باعانت اسمٰعیل اثر'' کیا، یہاں بھی لفظ ''اعانت'' کے معنی واضح نہیں کئے گئے، ''ترجمہ'' کے بارے میں تو ہم جانتے ہیں کہ پبلشر اور داستان گو دونوں ہی اکثر یہ بہانہ کرتے ہیں کہ داستان امیر حمزہ کی تمام جلدیں فارسی سے مترجمہ ہیں۔ اس نکتے پر بحث اس کتاب کی جلد اول اور جلد دوم میں ہو چکی ہے۔ ''اعانت''، ''تصحیح''، ''ترتیب'' وغیرہ اصطلاحیں البتہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکی ہیں، آفتاب، سوم،

سرورق کا اندراج؛ داستان کے آخر میں درج ہے کہ یہ داستان بہاول پور میں باعانت اسمٰعیل اثر لکھی گئی، آفتاب، چہارم، ۷۴۶؛ سرورق پر درج ہے کہ اس داستان کو شیخ تصدق نے باعانت اسمٰعیل اثر لکھا، آفتاب، پنجم، اول، ۱؛ سید انور حسین کہتے ہیں کہ اگر مجھے موقع دیا جائے تو میں مزید داستانیں لکھوں گا۔ (انور حسین کی شخصیت اور اس داستان میں ان کا حصہ بھی واضح نہیں ہے۔ اس پر مفصل بحث جلد اول میں ملاحظہ کریں)، آفتاب، پنجم، اول، ۹۰۳؛ یہ داستان احمد حسین قمر نے آغاز کی، شیخ تصدق حسین نے اس کی تکمیل کی اور سید اسمٰعیل اثر نے اسے ''بطرز بایستہ وعبارت شائستہ ترتیب دیا'' سلیمانی، اول، ۹۱۶؛ احمد حسین قمر کہتے ہیں کہ مجھے زیادہ لکھنے کی عادت نہیں، میں بہت کچھ زبانی ہی بیان کرتا ہوں، ہوش ربا، ششم، ۱۱۶۳☆

داستان کا مرکزی خیال

داستان کا بنیادی موضوع ''شوکت دین حق بیان کرنا'' ہے، ہوش ربا، سوم، ۹۵۶؛ داستان میں اسلام اور خدا پرستی کا ذکر بہت ہے، لیکن اس کی تہذیب زیادہ تر غیر اسلامی نہیں تو نامذہبی (Secular) ضرور ہے۔ کہیں کہیں ہندو مذہب کا ذکر داستان میں ہے، لیکن ہندو مذہب کو اسلام کے خلاف صف آرا نہیں دکھایا گیا ہے۔ مجموعی حیثیت سے اسلام (خاص کر شیعی اسلام) کو برحق اور باقی ہر مذہب کو باطل ضرور قرار دیا گیا ہے، لیکن گیان چند جین کا یہ خیال غلط ہے کہ داستان میں اسلام اور ہندو مذہب کو ایک دوسرے کے مقابل جنگ آزما دکھایا گیا ہے۔ داستان میں ہندو مذہب اور اسلام کی جنگ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ داستان میں جگہ جگہ مذہب اسلام کے فروغ اور کہیں کہیں مندروں کے انہدام اور مساجد کے قیام کے ذکر کے باوجود داستان کی فضا مجموعی طور پر غیر مذہبی ہے اور اس کے کسی بھی ''اسلامی'' ہیرو کو کسی تاریخی اسلامی کردار پر مبنی نہیں قرار دیا جاسکتا۔

داستان پر ہندو رسم و رواج کا اثر بہت واضح ہے۔ اس کی ایک مثال خودکشی ہے جو اسلام میں حرام ہے، لیکن داستان کے بہت سے اہم کردار اپنی ناموس کو بچانے، یا غیرت مندی کے باعث خودکشی کر لیتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم خودکشی امیر حمزہ کی عزیز ترین بیوی اور اولین و بہترین معشوقہ اور شاہ قباد

کی ماں مہر نگار کی خودکشی ہے، (ہومان، ۲۹۵، نوشیرواں، دوم، ۳۵۱)؛ دیکھیے، ''خودکشی''؛ مزید دیکھیے، اس کتاب کی جلد اول میں باب ''داستان کی شعریات، (۲)'' ☆

داستان کی سیاسی جہت

داستان کے سیاسی پہلو دو ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس میں جہانبانی اور راج پاٹ کے جو قواعد بیان کئے گئے ہیں (یا جن کے مطابق داستان عمل کرتی ہے) وہ قرون وسطیٰ کی مسلمان اور غیر مسلمان حکومتوں کے اصول جہانبانی سے مشابہ ہیں، مثلاً سپاہی کا کام حکومت کرنا نہیں، وہ بادشاہ گر ہوتا ہے (''طلسم ہفت پیکر''، اول، ۳۸۹ اور جگہ جگہ مختلف داستانوں میں)۔ دوسرا پہلو یہ کہ داستان میں معاصر سیاسی حالات کے بارے میں کیا اشارے کئے گئے ہیں۔ اس دوسرے پہلو کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ داستان میں درباری ناچاقیوں اور گروہ بندیوں کا بہت ذکر ہے۔ ممکن ہے یہ اٹھارویں صدی اور اوائل انیسویں صدی کی ملکی سیاست کی نمائندگی ہو۔ دوسرا پہلو انگریزوں کی نمائندگی سے متعلق ہے۔

داستان کا عمومی رویہ انگریز مخالف ہے۔ انگریزوں کا یا تو مذاق اڑایا گیا ہے، یا انھیں دغاباز اور بے ایمان بتایا گیا ہے، یا ان کا نظام حکومت جابرانہ اور نااہل ہے۔ اس کا سب سے زیادہ موثر اشارہ امیر حمزہ اور مہر نگار کی شادی کے حال میں ملتا ہے۔ داستان گو کہتا ہے کہ ہر طرف اس قدر سجاوٹ اور رونق تھی کہ ''وہ سارا صحرائے لق و دق بہتر از آبادی سابق شہر لکھنؤ ہو گیا''، (''نوشیرواں نامہ''، دوم، ۱۵ تا ۱۷)۔ رستم علم شاہ بن حمزہ نے فرنگیوں کو شکستیں دے کر انھیں اپنا مطیع بنایا۔ برق فرنگی کو اچھے انگریز کا نمونہ کہہ سکتے ہیں، وہ عمدہ عیار اور امیر حمزہ کا نوکر ہے، اور اس کا کردار ایک طرح سے اس بات کا اشارہ ہے کہ انگریزوں کی اعلیٰ ترین حیثیت یہی ہو سکتی ہے کہ وہ اسلامیوں کے خدمت گذار بن کر رہیں۔ انگریزوں کے بارے میں ایک دلچسپ حوالہ ''طلسم نادر فرنگ'' ہے۔ یہاں سب انگریز ہیں۔ حضرت عیسیٰ اس طلسم میں امیر حمزہ کو بشارت دیتے ہیں اور لوح طلسم کی جگہ ایک کاغذ دیتے ہیں، گویا انگریزوں کی تہذیب ''کاغذی'' ہے۔ اس بات کا اشارہ داستان میں اور جگہ بھی ملتا ہے۔ مہر نگار کے حسن کو امیر حمزہ دل فریب اور ملیح کہتے ہیں، اور آسمان پری سے کہتے ہیں کہ تمھاری گوری صورت اس کے مقابلے میں کچھ

نہیں، (''نوشیرواں نامہ''، اول، ۲۱۲) ممکن ہے یہ انگریزوں پر طنز ہو۔ ناسخ اور ان کے پہلے کے شعرا نے گورے رنگ کی تحقیر میں کئی شعر کہے ہیں۔

انگریزوں کے پہلے لکھنؤ کی چہل پہل کا ذکر، نوشیرواں، اول، ۱۵ و مابعد؛ اہل فرنگ ہمیشہ کے دھوکے باز ہیں۔ انھوں نے کوئی ملک فتح نہیں کیا مگر فریب اور بے ایمانی سے، نوشیرواں، دوم، ۲۸۸؛ طلسم نادر فرنگ کی تفصیلات، نوشیرواں، دوم، ۲۷۶ و مابعد؛ شہر ناپرساں جہاں کاغذ کا سکہ چلتا ہے اور ہر شے کاغذ کی ہے، ہوش ربا، اول، ۵۹، سوم، ۳۹۵؛ قصر حسینان فرنگ، یہاں کی عورتیں قمیص پہنتی ہیں، ہیٹ لگاتی ہیں۔ ان کی سربراہ کا نام ''مس جولیٹ'' ہے، عمرو اسے مار ڈالتا ہے۔ ایک انگریز جس کا نام ''لاٹ صاحب'' ہے، خیال کرتا ہے کہ میں نے اسے زندہ کر دیا ہے، لیکن درحقیقت وہ زندہ مس جولیٹ بھی عمرو ہی ہے جو مس جولیٹ کا بھیس بدلے ہوئے ہے۔ عمرو لاٹ صاحب کو بھی قتل کر دیتا ہے، نور افشاں، سوم، ۲۷۵؛ فرنگیوں کا تالی بجانا اور حمزۂ ثانی کی حقارت بھری مسکراہٹ، تورج، دوم، ۵۹؛ عیسائیوں کے بارے میں لطیف طنز آمیز بیان، تورج، دوم، ٦٦؛ مزید دیکھیے، ''داستان کے مقامات'' ☆

داستان کی شعریات اور قواعد

دیکھیے، ''داستان کی شعریات'' اس کتاب کی جلد اول میں؛ امیر حمزہ کہتے ہیں، میں تو بس ایک سپاہی ہوں، مجھے بادشاہی کی کچھ تمنا نہیں، مجھے ابھی بہت سے جہاد بھی کرنے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱٦۹؛ داستان میں ''واقعیت'' پیدا کرنے کی ایک ترکیب: خلاف قیاس وقوعہ بیان کر کے تصدق حسین لکھتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو تعجب کیا ہے۔ ''انقلاب فلک'' سے سب کچھ ممکن ہے، نوشیرواں، اول، ۲۰۱؛ تصدق حسین کہتے ہیں کہ شراب نوشی ہر چند کہ شرعاً ممنوع ہے، لیکن داستان میں اس کے بغیر لطف نہیں، نوشیرواں، اول، ۲۵۳؛ ذہنی وقوعے کی جگہ ''دل میں سوچنے'' کا بیان، نوشیرواں، اول، ٦۰۳؛ امیر حمزہ کے اخلاف اگر ان سے مبارز طلب ہوں اور صاحب قرانی طلب کریں تو مناسب ہی ہے۔ جب شیرویہ اور شیر افگن نقاب دار کے روپ میں امیر حمزہ کو چنوتی دیتے ہیں اور نیچا دیکھتے ہیں تو امیر ان سے کہتے ہیں

کہ یہ تو آئین دلاوری کے عین مطابق تھا، نوشیرواں، دوم، ۱۳۳۱؛ داستانی کردار عقل مند نہیں ہوتا، لیکن جبلی ذہانت ضرور رکھتا ہے۔ آذر ملک اپنے عیار سے آئندہ کا لائحۂ عمل پوچھتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ جو آپ مناسب سمجھیں! لیکن آذر ملک خود کامیاب قیاس لگاتی ہے کہ دشمن اب اس کے بھائی اور باپ کو نشانہ بنائیں گے، نوشیرواں، دوم، ۴۳۰ تا ۴۳۱؛ ''اسلامی سردار اس وقت تک قید میں رہتے ہیں جب تک ان کے رہا ہونے کا وقت مقررہ نہیں آتا۔ جب وقت آجاتا ہے تو اپنی قید خود توڑ پھینکتے ہیں''، نوشیرواں، دوم، ۴۳۷، ۵۳۷؛ ''ہومان نامہ'' بہت طویل ہے، لیکن ہومان، جس کے نام سے یہ داستان ہے، صفحہ ۲۹ ہی پر مر جاتا ہے۔ معلوم ہوا داستان میں مرنے کی کوئی خاص اہمیت نہیں، ہومان، ۲۹؛ خواجہ خضر کہتے ہیں کہ امیر حمزہ اور ان کی اولادیں چاہے کچھ بھی کریں، خدا ہمیشہ ان کے ساتھ ہے، کوچک، ۶۷۹؛ جاہ ایک وقوعے کو اپنے طور پر بیان کرتے ہیں، کیونکہ جو روپ اس کا متداول ہے اس میں ''حسن بیان'' نہیں ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۲؛ داستان گو اپنی مرضی سے جنگوں کا بیان طویل تر کر سکتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۵۵۱؛ ساحر اپنی عقل پر بھروسا کرتا ہے، مسلمان اپنے خدا پر، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۷۹؛ احمد حسین قمر کہتے ہیں کہ داستان یوں لکھی جانی چاہیئے کہ تحریر میں لطف تقریر ہو، ہوش ربا، ہفتم، ۵۱۹؛ داستان کو زبانی یاد کر کے سنا سکتے ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۷۵؛ داستان میں suspense قائم کرنے کی جگہ آئندہ کے واقعات پہلے ہی سے بیان کر دیئے جاتے ہیں، نورافشاں، ۳۹۷؛ سپاہی کا کام حکومت کرنا نہیں، وہ بادشاہ گر ہوتا ہے، ہفت پیکر اول، ۳۸۹؛ امیر حمزہ اور ان کے اخلاف کی قوتیں سب خداداد ہیں، اکتسابی نہیں، ہفت پیکر، دوم، ۷۹۵؛ صاحب قراں اسے کہتے ہیں جو قاف میں بھی جا کر لڑا ہو، ہر جگہ فتح یاب ہوا اور اس کا بیٹا بھی ایسا ہی ہو، ہفت پیکر، سوم، ۲۸۶؛ معاملات جنگ و جدال میں حضرت ابراہیم کچھ مطلب نہیں رکھتے، سکندری، اول، ۵۰۵؛ ارسطو ثانی کہتا ہے کہ شعبدہ کچھ اور ہے، سحر کچھ اور۔ میں ساحر نہیں، شعبدہ گر ہوں، سکندری، دوم، ۳۰۳؛ لوح کے لئے بقراط ثانی کے خلاف کڑی جنگیں ہوتی ہیں، بقراط ثانی جنگ سے باز نہیں آتا، حالانکہ اسے معلوم ہے کہ میرا انجام اچھا نہیں۔ اسی طرح، نور الدہر اور ایرج میں فاتحی طلسم کے لئے جنگ ہوتی ہے، اگرچہ دونوں جانتے ہیں کہ نہ میں فتاح طلسم ہوں اور میرا مد مقابل، سکندری، دوم، ۵۵۸ تا ۶۲۸؛ سردار کا رتبہ بادشاہ سے برتر ہے، کیونکہ سردار بادشاہ گری کرتا ہے۔ سکندر

ثانی خود کو نور الدہر کا غلام اور نور الدہر کو اپنا آقا کہتا ہے، سکندری، سوم، ۸؛ سکندر ثانی نور الدہر کے ہاتھوں اپنی موت کی پیشین گوئی کرتا ہے، لیکن جنگ سے باز نہیں آتا، سکندری، سوم، ۲ ۳؛ امیر حمزہ اور ان کے ساتھی تاج بخش ہیں، تاج گیر نہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۹۹۱، سلیمانی، اول، ۲ ۵۴؛ سعد پہلے تو انکار کرتا ہے کہ اپنی طرف سے جنگ کرنے کے لئے کسی باہری سردار کو معاوضہ دے کر بلائے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا بھروسا خدا پر ہے۔ لیکن بعد میں راضی ہو جاتا ہے، سلیمانی، اول، ۵۹۴ تا ۶۵۳؛ شریعت اسلامی کا سروکار ظاہر سے ہے، سلیمانی، اول، ۷۰۸ تا ۷۰۹؛ قصہ ایک بار قائم ہو گیا تو قائم ہو گیا، چاہے وہ جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ قمر نے یہ دکھا کر غلطی کہ لوح طلسم نے افراسیاب کے خلاف اثر کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ لوح طلسم تو افراسیاب کے نام پر بنی ہی نہ تھی۔ لیکن وہ مزید کہتے ہیں کہ جو ہو گیا، ہو گیا، اب اسے بدل نہیں سکتے، سلیمانی، دوم، ۷۴۳ تا ۷۵۳؛ شیخ تصدق حسین کہتے ہیں امیر حمزہ کے صاحب قرانی چھوڑنے اور مکہ چلے جانے سے متعلق داستانیں ابھی بیان ہی نہیں ہوئیں، تورج، دوم، ۱۰۷؛ رستم علم شاہ اپنے بیٹے قاسم سے کہتا ہے کہ صاحبقران موید من اللہ ہوتا ہے، سکندری، دوم، ۷۹۳؛ منشی پراگ نرائن نے شیخ تصدق حسین کو حکم دیا کہ داستان کو فحاشی سے پاک رکھئے، آفتاب، دوم، ۴؛ سخنگان کا بیان ہے کہ غیر اسلامی عورتیں خوبصورت اور بدصورت دونوں طرح کی ہوتی ہیں، ان کے مرد ہمیشہ بدصورت ہوتے ہیں۔ لیکن اسلامی مرد اور عورتیں دونوں حسین ہوتے ہیں، آفتاب، دوم، ۱۹۵؛ سہراب کی معشوقہ کی خادمہ عجوزہ نام، سہراب سے ایک لیسر (Laser) کی قسم کا طلسمی ہتھیار کسی حیلے سے حاصل کر لیتی ہے، لیکن فرار ہونے کی کوشش میں راستہ بھول جاتی ہے، کیونکہ اللہ نے اس کی تقدیر یوں ہی لکھی ہے، آفتاب، دوم، ۱۲۲۳ تا ۱۲۲۶؛ تصدق حسین کہتے ہیں کہ خضران کی عیاری موید من اللہ ہے اس لئے کامیاب ہے۔ خضران بھی اس کی تائید کرتا ہے، آفتاب، سوم، ۲۰۸ تا ۲۰۹؛ وقوعے، جو زمانی اعتبار سے کسی گذشتہ جلد میں بیان ہوئے ہوتے یا ہوئے ہو گے، ان کی طرف اشارہ، یا ان کا مختصر بیان۔ ایسے بھی وقوعوں کی طرف اشارہ جو پہلے کبھی بیان ہی نہیں ہوئے، یا جو پہلے بیان ہو چکے ہیں، آفتاب، سوم، ۲۶۱ تا ۲۶۹؛ سخنگاں کا بیان یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں قوت مردمی بہت ہے اور ان کے عضو تناسل بے حد سخت ہوتے ہیں، آفتاب، سوم، ۳۴۵؛ اسلامیوں کے خلاف حربۂ سحر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب عام حربے ناکام

رہیں، آفتاب، سوم، ۷۷۴؛ اسلامیان کی دعا مستجاب نہیں ہو رہی ہے کیونکہ ان کے ستارے نا مساعد ہیں، آفتاب، سوم، ۸۷۴، ۸۳۴؛ شہریار، رستم ثانی، اور سہراب ثانی یکے بعد دیگرے تاج پہننے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سپاہی ہیں، ہمارا کام قتل کرنا اور قتل ہونا ہے، آفتاب، سوم، ۱۳۱۷؛ صاحب قراں وہ ہے جو حسب نسب، فہم وفراست، زور و جرأت، سب میں تمام مردان عالم پر فوقیت رکھتا ہو، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۵۴؛ خواجہ زادگان، اور شاید تمام ہی منجم اور کاہن خود سے حکم نہیں لگاتے، وہ منتظر رہتے ہیں کہ ان سے پوچھا جائے، سلیمانی، اول، ۱۱، لعل، اول، ۸۵ ☆

داستان کے درویش

درویش حقائق اسلامی ہے لیکن جھوٹے خدا ارژنگ پر سے جادو کا اثر زائل کرتا ہے اور اسے اٹھالے جاتا ہے، گلستان، اول، ۱۱؛ درویش قطب اپنی کرامت کے ذریعہ خداوند آفتاب کو قتل کرتا ہے، گلستان، اول، ۱۴۸؛ صوفی درویش بدیع الملک کی مدد کو آتے ہیں، حکیم اشراق الحکمت کے خلاف بدیع الملک کی اعانت کرتے ہیں، پھر خود مر جاتے ہیں، گلستان، سوم، ۶۱ تا ۶۴؛ ایک درویش خضران کو کراماتی تحفہ جات عطا کرتا ہے، گلستان، سوم، ۲۳۴؛ اسلامی درویش (غیر اسلامی) طلسم کے بادشاہ کو پناہ دیتا ہے، گلستان، سوم، ۸۴۵؛ زاہد قناعت پسند نامی درویش کا تخت چار حسین نوجوان امرد ہوا میں اڑائے پھرتے ہیں، وہ حمزۂ ثانی کی امداد کو آتا ہے، لعل، اول، ۱۵۶ ☆

داستان کے شہر

داستان کی رسومیات میں یہ بھی شامل ہے کہ شہروں کو بہت بارونق اور خوش حال، اور وہاں کی رعایا کو ''دل شاد'' دکھایا جائے۔ صرافوں اور جوہریوں اور ارباب نشاط کی فراوانی بھی اکثر مذکور ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی شہر کو کسی خاص وجہ سے ویران دکھانا مقصود ہو تو ایسا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ذیل میں کچھ خاص خوش حال اور پر رونق شہروں کا ذکر ہے:

غیر اسلامیوں کا شہر قیطاسیہ، نہایت خوش حال اور پر رونق، نوشیرواں، دوم، ۵۵۴؛ ایک عجیب وغریب شہر اور اس کا عجیب تر حمام، ہرمز، ۷۶۴؛ قیطاسیہ کی طرح کا ایک دوسرا خوش حال اور پر رونق شہر،

کوچک، ۲۱۳؛ اسلامیوں کا شہر، عابدوں، زاہدوں، سے بھرا ہوا، لیکن اسباب تعیش بھی بے تکلف اور بے حد فراہم ہیں، ایرج، دوم، ۷۸؛ براں کے شہر کی رونق اور شوکت و شان، ہوش ربا، دوم، ۱۶۷ تا ۱۶۸؛ بیابان حیرت میں شاندار شہر، ہوش ربا، دوم، ۸۳۵ و مابعد؛ ایوان نہ طاق کے شہر میں تمام بلدیاتی آسائشیں اور انتظامات ہیں، مسافروں کو ضیافت اور میزبانی بے قیمت مہیا ہے، آفتاب، سوم، ۱۲۰ تا ۱۲۱؛ برجیس اور اس کے شہر کی شانیں، آفتاب، سوم، ۲۹۸، ۴۲۷؛ مزید دیکھئے، ''داستان کے مقامات'' ☆

داستان کے مقامات

ہر بیانیہ میں مقامات کی اہمیت مرکزی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ ظاہر ہے کوئی بھی وقوعہ ہو، وہ کسی فرضی یا اصلی یا خیالی مقام پر ہی ہوگا۔ لیکن زبانی بیانیہ میں مقامات کی اہمیت کچھ مختلف ہوتی ہے۔ یہاں مقام کے معنی عموماً کسی واقعی، جغرافیائی حقیقت کے نہیں ہوتے، بلکہ زیادہ تر مقامات فرضی یا خیالی یا علامتی ہوتے ہیں اور اپنی ہی منطق کے تابع ہوتے ہیں۔ مثلاً زبانی بیانیہ میں مقام کی ایک منطق یہ ہے کہ وہ ہماری عام دنیا سے دور ہوگا یا مختلف ہوگا۔ لیکن جغرافیہ یہاں اہم نہیں، ذہنی دوری اور اجنبیت اہم ہے۔ مثال کے طور پر شہر مدائن، جو قدیم ایران میں ایک شہر تھا، اور انگریزی میں اس کا نام Ctesiphon (تلفظ کٹیسیفان) اور قدیم عربی میں اس کا نام طیسیفون ہے، داستان میں اسے ملک عرب میں واقع بتایا گیا ہے۔ اسی طرح، داستان کے یونان، چین، کشمیر، سراندیپ، ہندوستان، یا فرنگ کا کوئی جغرافیائی وجود نہیں ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ داستان کے مقامات کا سیاسی وجود نہیں ہو سکتا، یا ان کے سیاسی معنی نہیں ہو سکتے۔ امیر حمزہ یا ان کا کوئی بیٹا یا پوتا فرنگ کے لوگوں کو اپنا مطیع کرتا ہے، اس کے سیاسی معنی ممکن ہیں۔ علیٰ ہٰذ القیاس اس بات کے بھی سیاسی معنی ہیں کہ ہندوستان پر امیر حمزہ یا ان کی کسی اولاد کا تسلط نہیں ہوتا۔ لندھور بن سعدان ''خسرو ہندوستان'' کی حیثیت سے امیر حمزہ کا مطیع ہو جاتا ہے، اور امیر حمزہ کی داستان میں لندھور داخل بھی اس لئے ہوتا ہے کہ وہ نوشیرواں کا باج گذار تھا، لیکن ملک ہند پر براہ راست حکومت نہ نوشیرواں کی تھی اور نہ امیر حمزہ کی فرماں روائی وہاں قائم ہوتی ہے۔ یہ الگ بات

ہے کہ امیر حمزہ، یا ان کا کوئی بیٹا یا نبیرہ۔ کبھی کبھی لندھور کے ہندوستانی ہونے پر طعنہ زنی کر دے، یا کبھی کوئی سردار ''ہندیوں'' کو کسی ناروا کلمے سے مخاطب کرے۔ ایسے کلمے اور ایسے خطابات تو اخلاف حمزہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن خود شاہ ہندوستان کسی کا محکوم نہیں۔ داستان کے قوانین کے مطابق وہ امیر حمزہ کا مطیع ضرور ہے، لیکن کبھی کبھی امیر حمزہ سے بھی اس کی بگڑ جاتی ہے۔ زیادتی امیر حمزہ کی ہو (جیسا کہ اکثر ہوا ہے) یا لندھور کی (جیسا کبھی کبھی ہوا ہے) لیکن نہ تو ملک ہند اور نہ افواج لندھور کو اس معنی میں امیر کا محکوم کہا جا سکتا ہے جس معنی میں ہندوستان کا ملک اور ہندوستانی عوام انگریزوں کے مطیع تھے۔

اوپر میں نے کہا ہے کہ زبانی بیانیہ کے مقامات عموماً ہماری دنیا سے دور اور مختلف متصور کئے جاتے ہیں۔ لیکن داستان امیر حمزہ میں کہیں کہیں واقعی دنیا، حقیقی اشخاص، اور (خال خال لیکن بلاشبہ) حقیقی واقعات و مقامات بھی در آئے ہیں۔ ان کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ''لکھنؤ، مقامی اور معاصر زندگی''۔ جیسا کہ ہم جلد اول میں دیکھ چکے ہیں، اس طرح کی مقامیت یا ''واقعیت'' یہ معنی نہیں رکھتی کہ داستان گو کا تخیل ناکام ہو گیا ہے، یا اس کے یہاں توافق (Verisimilitude) کی کمی ہے۔ مقامی حوالوں کی معنویت پر تفصیلی گفتگو اس کتاب کی جلد اول میں ملاحظہ ہو۔ بنیادی طور پر یہ ''مقامیت'' بر بنائے مزاح ہو گی، یا کسی کوئی سیاسی معنی رکھے گی، یا اس کے ذریعہ کسی مقامی دوست، مربی، یا مخالف نکتہ چیں کا ذکر مقصود ہوگا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، داستان کی دنیا اپنی عمومی جزئیات اور تفصیلات میں ارسطو کے اصول نقل، یا نمائندگی یعنی Mimesis کی پابندی کرتی ہے۔ عربوں نے Mimesis کو ''محاکات'' کہا، لیکن ہمارے یہاں اردو میں ''محاکات'' سے بس یہی مراد لیتے ہیں کہ جس واقعے یا موقعے کا بیان ہو اس کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجائے۔ یونانیوں نے Mimesis سے بنیادی طور پر حقیقت کی تعمیر و تعبیر نو مراد لیا تھا۔ یعنی اس عمل میں نقل سے زیادہ ''نمائندگی'' اور ''پیش کردگی'' کی صورت تھی۔ بہر حال، داستان کی دنیا ان معنی میں Mimesis پر مبنی ہے کہ اس میں عام لوگوں (اور حتی الامکان ساحروں کے بھی اور خداؤں کے بھی) اقوال، اعمال، افعال، تاثرات، جذبات، انسانوں جیسے ہیں۔ ان کے بھی شہر اور قریات

ہیں، ان کے بھی گھر اور محلے ہیں، ان کے بھی بازار اور میلے ہیں، جنگل اور سمندر اور ریگستان ہیں اور پہاڑ ہیں۔ ان کے مذہب ہیں، ان کی نفرتیں اور محبتیں اور وفاداریاں اور دغابازیاں سب عام انسانوں جیسی ہیں۔ ان کے بدن میں بھی وہی خون ہے جو ہمارے بدن میں ہے، ان کو بھی تکلیف اور رنج کا احساس ہماری طرح ہوتا ہے۔ ان کی جنگیں (سحر پر مبنی اگر نہ ہوں تو) ہماری ہی جنگوں کی طرح لڑی جاتی ہیں۔ اور ان سب معاملات میں داستان گو انھیں اس طرح بیان کرتا اور پیش کرتا ہے جس طرح وہ ہماری ہی طرح کے لوگوں کو دکھاتا اور پیش کرتا (اگر وہ ہم جیسوں کے بارے میں لکھ رہا ہوتا)۔

داستان کی دنیا اور ہماری دنیا میں بنیادی فرق صرف تین ہیں۔ (۱) اول تو یہ کہ امیر حمزہ اور ان کی اولادوں پر خدا کا خاص کرم و فضل ہے۔ وہ جو بھی کریں، خدا ان کا حامی و ناصر ہوگا۔ انھیں فرشتوں، انبیا، بزرگوں، اور افسانوی ہستیوں سے مختلف تحفے ملے ہیں جو ان کی قوت میں غیر معمولی اضافہ کرتے ہیں۔ یہی صورت حال، بہت بڑی حد تک عمرو عیار اور اس کی جانشین اولادوں کی ہے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ ساحروں کو اصولی حیثیت سے خدائی کا دعویٰ ہے، یعنی جس طرح خدا کی قوت میں ہے کہ وہ تخلیق شے، یا نتیجہ خیز عمل، کے لئے اسباب کا محتاج نہ ہو، اسی طرح ساحر بھی یہ دعویٰ رکھتا ہے کہ مجھے تخلیق شے، یا کسی نتیجہ خیز عمل، کے لئے اسباب کی ضرورت نہیں۔

(۳) اور تیسری بات یہ کہ داستان کی دنیا میں اشیا عام طور پر ہماری دنیا سے زیادہ، اور اکثر بہت زیادہ، بڑے پیمانے پر وجود رکھتی ہیں۔ اس بڑے پیمانے کا ایک ثبوت، یا اس کا ایک تفاعل، یہ بھی ہے کہ یہاں سحر، طلسم، جنگل، پہاڑ، ریگستان، سمندر، وغیرہ سب اس قدر قریب قریب ہیں کہ بعض اوقات ان کے درمیان حد فاصل نہیں رہ جاتی۔ گھر سے نکلنے کے تھوڑی دیر بعد ہم صحرا میں پہنچ جاتے ہیں۔ میدان جنگ کے قریب ہی جنگل ہے جہاں کوئی شکار کھیل رہا ہوتا ہے اور فوراً مدد، یا مزید جنگ کے لئے آ موجود ہوتا ہے۔ ہمارے شہر اور کسی طلسم (یا کسی طلسم کے کسی شہر) کے درمیان اکثر کوئی واضح سرحد نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی دو طلسموں کے درمیان ایسی بھی سرحد ہو سکتی ہے جیسی کہ دریائے ہفت رنگ ہے، کہ ہوش ربا اور نور افشاں کے مابین بہتا ہے۔ اس کے ساڑھے تین رنگ حاکم ہوش ربا کے زیر فرمان ہیں اور بقیہ ساڑھے تین رنگوں پر شاہ نور افشاں کا حکم چلتا ہے۔

داستان کی اشیا کے غیر معمولی اور بڑے پیمانے کی وجہ سے داستان میں مقامات کی کثرت ہے، اوران میں سے اکثر کے نام بہت خوبصورت یا شاعرانہ یا انوکھے ہیں۔ یہ مقامات ہر طرح کے ہیں: شہر، دریا، پہاڑ، قلعہ، صحرا، بازار، وغیرہ۔ بڑے طلسم بھی "مقام" کی تعریف میں آتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے کسی زبانی یا تحریری بیانیہ میں اس کثرت سے، اوراس قدر خوبصورت نام نہ ہوں گے۔

ذیل میں چند غیر معمولی نام درج کئے جاتے ہیں۔ طلسموں کے ناموں اور مختصر تفاصیل کے لئے اندراج "طلسم" ملاحظہ ہو۔ ذیل کی فہرست میں صرف چند ہی طلسم مندرج ہیں:

آسمان سحر، کوکب کے طلسم میں، ہوش ربا، دوم، ۷۷۵؛ الاؤ جمشیدی، ہوش ربا، چہارم، ۱۴۰، تاریک شکل کش وہاں رہتی ہے ہوش ربا، چہارم، ۱۵۷؛ بارگاہ سلیمانی، تفصیلی بیان، ہوش ربا، چہارم، ۱۷۹ تا ۱۸۰؛ بازار چار چمن بے خزاں، امیر حمزہ کی لشکر گاہ میں ایک بازار، نوشیرواں، دوم، ۱۵۲؛ بازار چار بلقیس، امیر حمزہ کی لشکر گاہ میں ایک بازار، نوشیرواں، دوم، ۱۵۲؛ بازار چوب شمشاد، امیر حمزہ کی لشکر گاہ میں ایک بازار، نوشیرواں، دوم، ۱۵۲؛ باغ سیب، طلسم باطن ہوش ربا میں، یہاں افراسیاب کا دربار لگتا ہے، ہوش ربا، اول، ۴۰۹، ۵۴۹ تا ۵۵۱؛ باغ جمشید، افرسیاب کا ایک حیرت انگیز باغ، ہوش ربا؛ دوم، ۶۲۴؛ باغ فنا، طلسم ہوش ربا میں ایک مقام، ہوش ربا، چہارم ۱۲۵۶ تا ۱۲۵۷؛ باغ فولاد، طلسم نور افشاں کا ایک باغ، ہوش ربا، سوم، ۱۸۲ تا ۱۸۸؛ برج زہر مار، جہاں نوشیرواں اور گلباد نے امیر حمزہ کو قید رکھا، نوشیرواں، دوم، ۱۲۴ تا ۱۲۸؛ بیابان بری برہ، ہوش ربا، چہارم، ۵۸۲؛ بیابان تاریک، ہوش ربا، چہارم، ۵۳۷؛ بیابان سرگردان سلیمانی، پردۂ قاف میں، نوشیرواں، اول، ۶۴۰؛ بیابان حیرت، طلسم گوہر گرہ کا ایک مقام، ہوش ربا، سوم، ۸۲۳؛ بیابان خزاں بہار، بھیانک اور حیرت انگیز سحر و ساحری کے مناظر سے مملو، آفتاب، پنجم، دوم، ۴۵۵، ۴۷۱؛ بیابان گل ریز، نور افشاں کی راہ میں ایک غیر معمولی بیابان، ہوش ربا، چہارم، ۲۲۱، ۲۸۰، ۲۸۶ و مابعد؛ بیابان فنا، تعمیر کردۂ تجمیل بے قال و قیل لعل، دوم، ۴۷؛ بیشۂ یاقوت نگار، ہفت پیکر، سوم، ۶۲۶؛ پشتۂ رنگیں حصار، یہاں مہرخ سحر چشم کا راج ہے، ہوش ربا، اول، ۶۹؛ پل پری زاداں، دریائے خون رواں پر ہے۔ یہ دریا طلسم ہوش ربا کے ظاہر کو طلسم ہوش ربا کے باطن سے الگ کرتا ہے۔ پل اور دریا کی غیر معمولی حیرت خیز تفصیل، ہوش ربا، اول، ۱۵ تا ۱۷، مزید تفصیلات، ہوش ربا، دوم،

۷۵۱؛ مزید تفصیلات، ہوش ربا، چہارم، ۲۳۰، ۲۵۳ تا ۲۵۴، ۹۴۸ تا ۹۵۴؛ تریا راج، ایک ملک جہاں صرف عورتیں ہیں اور اس کی ملکہ کا نام نمکین شیریں ادا ہے، ہومان، ۱۲۱؛ تل شاد کام، مدائن کے پاس نوشیرواں کی تفریح گاہ، نوشیرواں، اول، ۲۵۶؛ جزیرۂ گوہر بار، جمشیدی، سوم، ۷؛ چاہ الماس اور اس کی جادوئی کیفیت، ایرج، دوم، ۱۱۷؛ چاہ زمردی، یہاں بہت بڑا میلہ لگتا ہے، کہنے کو یہ کنواں ہے لیکن اس کا من تالاب کے برابر ہے، ہوش ربا، اول، ۹۲۴، ۹۳۶؛ چاہ محسن، یہاں عمرو ثانی اور حمزۂ ثانی کی جان بچانے میں قران اپنی جان سے ہاتھ دھولیتا ہے، لعل، اول ۴۰۸؛ چشمۂ ماہیان، قاف میں، جہاں امیر حمزہ اور آسمان پری تقریباً برہنہ ہو کر غسل کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۵۴؛ چہار موجۂ سلیمانی، ہفت پیکر، سوم، ۳۵؛ حجرۂ ہفت بلا، جہاں طلسم ہوش ربا کی سات بلائیں بند ہیں، ہوش ربا، اول، ۹۲۸ تا ۹۳۴؛ حیرت کدۂ سلیمانی، پردۂ قاف میں، نوشیرواں، اول، ۳۲۷؛ در بند مہر و ماہ، مرحلۂ طلسم ہوش ربا، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۵۶؛ دریاے خون رواں، یہ دریا طلسم ہوش رباے ظاہر کو طلسم ہوش رباے باطن سے الگ کرتا ہے۔ پل اور دریا کی غیر معمولی حیرت خیز تفصیل، ہوش ربا، اول، ۱۵ تا ۱۷، عمرو عیار دریاے خون رواں کو مخمور کے سحر کی اعانت سے دوبارہ پار کرتا ہے، عمدہ بیان، ہوش ربا، اول، ۴۷۰، دریاے خون رواں کا انتہائی عمدہ بیان، ہوش ربا، دوم، ۷۵۱؛ دریاے نسیاں، ایک جگہ جہاں بہت خطرے ہیں۔ خضران وہاں جانے سے انکار کرتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۰۷ تا ۴۱۰؛ اسلامیان اس دریا کو طلسم نہ طاق کے راستے میں پار کرتے ہیں اور اپنے حافظے کھو بیٹھتے ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۲۵۸، بالآخر خضران اسے اور حکیم فیلقوس کو تباہ کرنے جاتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۶۷؛ دریاے نیل، کوہ ہفت رنگ کے دامن میں بہتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۷۳؛ دریاے ہفت رنگ، اس کے رنگ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ ساڑھے تین رنگ نور افشاں کے ہیں اور ساڑھے تین ہوش ربا کے۔ عمرو عیار اور مخمور اس دریا کو طلسم نور افشاں کی راہ میں عبور کرتے ہیں، ہوش ربا، دوم، ۱۵۳، ہوش ربا، دوم، ۷۷۵؛ شہر آفتاب نما، آفتاب، سوم، ۲۹۷؛ شہر زعفران، طلسم باطن ہوش ربا میں، ہوش ربا، اول، ۳۹۵؛ شہر شعبدہ، اس کے باشندوں کے پاس ایسے ہتھکنڈے ہیں جن کے آگے اسم اعظم بے اثر ہے، تورج، دوم، ۷۵۲؛ شہر ناپرساں، ایک شہر جہاں کاغذی سکے چلتے ہیں، ہوش ربا، اول، ۵۹؛ شہر ناپرساں، جہاں ہر شے کاغذ کی ہے، (بظاہر یہ وہ شہر نہیں ہے جس کا ذکر ابھی ہوا) ہوش ربا، سوم،

۳۹۵؛ صحرائے اسپاں، ہفت پیکر، اول، ۶۲؛ صحرائے افروقیہ، ہفت پیکر، دوم، ۵۶۸؛ صحرائے حسرت انگیز، ہفت پیکر، دوم، ۱۹۵؛ صحرائے زور آوراں، ہفت پیکر، دوم، ۲۱۰؛ صحرائے فیل گوشاں، ہفت پیکر، دوم، ۵۱۶؛ صحرائے گرداب نشاں، ہفت پیکر، اول، ۴۰۴، دوم، ۲۱۰؛ صحرائے گرد باد، عجائب وغرائب سے مملو ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۴؛ صحرائے محیط، ہفت پیکر، دوم، ۱۹۲؛ صحرائے گرد باد، عجائبات سے مملو، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۴؛ صحرائے قضاوقدر، یہاں حمزۂ ثانی کو کچھ تحفہ جات ملتے ہیں، لیکن وہ انھیں قبول نہیں کرتا، لعل، دوم، ۹۱۵ تا ۹۲۰؛ صحرائے ہستی، چوتھی بلا کے حجرے کی راہ میں پڑتا ہے، ساحر ہستی اس کا نگہبان ہے، ہوش ربا، ششم، ۷۲۷؛ طاق حیراں اور عاق حیراں، سر دریگستان جو ترکستان کی راہ میں ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۸۲؛ طلسم آئینہ، طلسم ہوش ربا میں ایک ذیلی طلسم، ہوش ربا، دوم، ۲۶۹، ہوش ربا، دوم، ۳۰۵؛ طلسم اسپان سلیمانی، پردۂ قاف میں، نوشیرواں، اول، ۶۴۴؛ طلسم باطن، طلسم ہوش ربا کا ایک حصہ جو عام لوگوں کی نگاہ سے اوجھل ہے۔ پل پریزاں اور دریائے خون رواں اسے طلسم ظاہر سے الگ کرتے ہیں، ہوش ربا، سوم، ۷۳۸؛ طلسم چہار گوشہ، ملک مکرانیہ میں ایک طلسم، گلستان، دوم، ۲۹۴؛ طلسم سفید بوم سیاہ بوم، پردۂ قاف میں، نوشیرواں، اول، ۷۴۷؛ طلسم ظاہر، طلسم ہوش ربا کا عام حصہ، پل پریزاں اور دریائے خون رواں اسے طلسم ظاہر سے الگ کرتے ہیں، ہوش ربا، سوم، ۷۳۸؛ طلسم گوہر گرہ، ہوش ربا، سوم، ۸۲۳؛ طلسم نور افشاں، اس کا حاکم کوکب روشن ضمیر ہے۔ اس کے علاوہ ایک دنیاوی ملک بھی اس کے زیر نگیں ہے، ہوش ربا، چہارم، ۶۸۳؛ طلسم ہوش ربا، یہ طلسم بھی ہے اور دنیاوی ملک بھی ہے۔ اس کے تین حصے ہیں، طلسم ظاہر، طلسم باطن، اور ظلمات۔ اس میں حسب ذیل اہم مقامات ہیں: الاؤ جمشیدی، باغ فنا، بیابان بری برہ، پردۂ تاریک، چاہ جمشیدی، خارستان، دریائے ذخار، دریائے سحر، دریائے نیل، زندان طلسمات، سیر گاہ جمشیدی، شفا خانۂ جمشید، طلسم آئینہ، قلعۂ تحت الشعاع، کوہ چینی، کوہ حلیمون، کوہ فنا، کوہ لاجورد، گلزار سلیمانی، گنبد بے نور، گنبد جمشیدی، گنبد سامری، گنبد محفوظ، گنبد نور، مزرع گندم، منارۂ نور، نہر حلیمون۔ ان کے علاوہ اس میں ساٹھ مرحلے، ساٹھ عقدے، ساٹھ شہزادیاں، ساٹھ بادشاہ، سات دریا، اور سات باغ ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۶۳۸، ۱۱۹۵؛ ظلمات طلسم، طلسم ہوش ربا کا وہ حصہ جہاں طلسم ہوش ربا کے بڑے لوگوں کو بھی بار نہیں، ہوش ربا، سوم، ۶۸۳،

ہوش ربا، چہارم، ۵۸، ۱۳۶، ۱۴۱، ۷۵۵ تا ۷۵۸، ۱۱۷۶، ۱۲۳۶ تا ۱۲۴۶، ۱۲۵۶ تا ۱۲۵۷، ۱۳۰۶ تا ۱۳۰۹، ۱۳۲۵ تا ۱۳۲۷، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۶۹، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۸، پنجم، دوم، ۱۲۶، ۶۲۶، ۶۳۱ تا ۷۴۷، ہوش ربا، ششم، ۷۶۰؛ عاق حیراں اور طاق حیراں، سر دریگستان جوترکستان کی راہ میں ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۸۲؛ عنطلی آباد، لقا کی پناہ گاہ اور دارالحکومت۔ وہاں اس کے نہایت بلند و بالا شاندار قیطول ہیں، بالا، ۷۸۶، ایرج، اول، ۱۲، اس کے عجائب وغرائب، بالا، ۷۸۶؛ غربستان، مہر نگار یہاں عمرو عیار کی نگرانی میں پناہ لیتی ہے، نوشیرواں، اول، ۶۹۱؛ قصر حسینان فرنگ، نور افشاں، سوم، ۲۷۵؛ قصر ہفت رنگ، کوہ ہفت رنگ کے پاس طلسم باطن میں ایک مقام، ہوش ربا، ششم، ۳۷۳؛ قلعۂ بلور، پردۂ قاف میں، نوشیرواں، اول، ۷۱۰؛ قلعۂ تحت الشعاع، طلسم باطن میں افراسیاب کا قلعہ جس کے حوالی میں مشعل جادو اور تاریک شکل کش کا قیام ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۷۴۷؛ قلعۂ ترک اصفہاں، جہاں برج زہر مار ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۲۴ تا ۱۲۸؛ قلعۂ تنگ رواحل، مہر نگار یہاں عمرو عیار کی نگرانی میں پناہ لیتی ہے، نوشیرواں، اول، ۵۰۴؛ قلعۂ ذوالامان، یہاں امیر حمزہ کے گھرانے کی بہت سے سردار اور عورتیں موت کے گھاٹ اترتی ہیں۔ زبیدہ شیر دل، پیر فرخاری، حارث بن سعد، سب وہاں جنگ آزما ہوتے اور خودکشی کرتے یا جنگ میں مقتول ہوتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۹۴ تا ۷۳۷؛ قلعۂ سیاہ پوشاں، ہفت پیکر، دوم، ۳۷۵؛ قلعۂ قراطاق، ہفت پیکر، دوم، ۳۵۱؛ قلعۂ ہفت حصار، مہر نگار یہاں مقبل وفادار کی نگرانی میں پناہ لیتی ہے، نوشیرواں، دوم ۳۶؛ قلعۂ ہفت رنگ، طلسم باطن میں ایک قلعہ، یہاں عمرو کا نہایت شاندار اور غیر معمولی استقبال ہوتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۱۷۵ تا ۱۸۲، پھر یہاں ایک بڑی جنگ ہوتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۷۳؛ کوہ آرام، ہوش ربا کا ایک مقام جہاں ملکہ بہار کی سکونت ہے، ہوش ربا، اول، ۱۶۰؛ کوہ بوقلموں، یہاں دم خبیشہ قیام پذیر ہے، نوشیرواں، اول، ۵۱۲ تا ۵۱۶، نور افشاں، دوم، ۵۱۲ تا ۵۱۶؛ کوہ تصویر، جمشیدی، سوم، ۳۱۹؛ کوہ ریگستان، افراسیاب یہاں جاتا ہے، عمدہ طلسمی ماحول، بقیہ، دوم، ۶۷؛ کوہ زرافشاں، ہوش ربا، چہارم، ۷۰۳ تا ۷۱۳؛ کوہ زلازل، ہوش ربا کے قریب ایک ملک، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۲۵؛ کوہ عقیق گلزار سلیمانی، لقا یہاں پناہ لیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۴ تا ۷۲؛ کوہ فنا، طلسم ہوش ربا میں ایک مقام، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۵۶ تا ۱۲۵۷؛ کوہ ہفت رنگ، جس کے دامن میں دریائے نیل بہتا

ہے، ہوش ربا، ششم، ۴۷۳؛ گلستان ارم، پردۂ قاف میں، نوشیرواں، اول، ۷۲۹؛ گنبد سامری، طلسم ہوش ربا کے مقدس ترین مقامات میں سے ہے۔ اس کا نہایت عمدہ بیان، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۶؛ گنبد محفوظ، ہوش ربا میں ایک جگہ جس کے چاروں طرف دریا بہتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۲۰؛ گنبد نور، ہوش ربا، اول، ۶۷؛ گنبد جمشیدی، جمشید کی قبر کی خاک بڑی ساحرانہ قوتوں کی حامل ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۶، ۱۴۱، پنجم، دوم، ۱۸؛ مزرع گندم، ہوش ربا میں ایک سفید پہاڑ جس پر بڑے بڑے درخت ہیں گو وہ گندم کے پودوں کی طرح ہیں اور ان میں سے نہایت عمدہ خوشبو آتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۲۴؛ ملک مکرانیہ، گلستان، دوم، ۲۸۳؛ نہر حلیمون، ہوش ربا میں مزرع گندم کے پاس ایک نہر جو مثل دریا موج زن ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۲۴؛ مزید دیکھئے، ''داستان کے شہر''؛ ''داستان کی سیاسی جہت'' ☆

داستان گو بحیثیت شاعر

جن داستان گویوں کی داستانوں سے ہم یہاں بحث کر رہے ہیں وہ محمد حسین جاہ، احمد حسین قمر اور شیخ تصدق حسین ہیں۔ اس میں بہت کم شک ہے کہ وہ تینوں شاعر بھی تھے۔ ممکن ہے کہ وہ با قاعدہ اور متواتر شعر گوئی نہ کرتے ہوں، لیکن داستان میں ان کا کلام جا بجا نظر آتا ہے۔ شیخ تصدق حسین کے بارے میں کبھی ان کی نابینائی کا ذکر کیا گیا ہے اور کبھی ان کی ناخواندگی کا۔ مجھے دونوں باتوں میں شک ہے، لیکن یہ باتیں اگر درست بھی ہوں تو بھی ان کا شاعر ہونا غیر ممکن نہیں۔ تینوں داستان گویوں نے کثرت سے ایسی شاعری درج کی ہے جس کے مصنف کا نام یا تخلص نامعلوم ہے۔ ممکن ہے ایسی شاعری میں سے کچھ، یا بہت کچھ، خود داستان گویوں کی تصنیف ہو، لیکن یہاں ہمارا سروکار صرف اس کلام سے ہے جس میں داستان گو کا نام/تخلص صاف درج ہے یا جس کے بارے میں داستان گو نے کہا ہے کہ یہ میری تصنیف ہے۔

مجموعی حیثیت سے دیکھیں تو جاہ کی شاعری بقیہ دو داستان گویوں کی شاعری سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ جاہ کو فارسی کا ذوق بھی اپنے دونوں بزرگوں سے زیادہ ہے اور یہ ذوق ان کی نثر کے علاوہ ان کی نظم میں بھی بحد وافر جھلکتا ہے۔ لیکن کمیت کے اعتبار سے احمد حسین قمر کی شاعری باقی دونوں پر بھاری پڑتی ہے۔ قمر نے کثرت سے ساقی نامے لکھے ہیں۔ ان میں بعض یہاں مذکور ہیں:

ہوشربا، پنجم، اول، ۱۷۷، ۱۸۵، ۱۹۵، ۲۳۸۲۴۷، ۵۵۸، ۵۸۲؛ ہوش ربا، ششم، ۴ تا ۵: مزاحیہ ساقی نامہ (عنوان، ''ساقن نامہ'')، ہوش ربا، ششم، ۷۳: اچھا فارسی ساقی نامہ، شاید قمر ہی کی تصنیف ہے، نور افشاں، اول، ۴۹: اچھا ساقی نامہ، نور افشاں، دوم، ۴۰۴: ''طلسم فتنہ نور افشاں''، اول، ۱۵۳ پر ایک فارسی حمد ہے۔ شاعر کا نام درج نہیں، لہٰذا یہ قمر کی ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قمر فارسی گو بھی تھے۔ جاہ نے قمر کا اردو کلام دو جگہ نقل کیا ہے (ہوش ربا، چہارم، ۶۷۶، ۷۳۲)۔ اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جاہ اور قمر کے آپسی تعلقات جیسے بھی رہے ہوں، لیکن جاہ کو قمر کی شاعری پسند تھی۔ یا پھر یہ اشعار بہت مقبول تھے، یا یہ اشعار جاہ کو اپنے استاد سے ملے تھے، لہٰذا انھوں نے انھیں اپنے بیان میں باقی رکھا۔ دوسری طرف یہ بھی ہے کہ قمر کو جگہ بے جگہ اور وقت بے وقت اشعار بلکہ طول طویل غزلیں درج کرنے کا بہت شوق تھا اور تصدق حسین نے غالباً ان کی ہی اس عادت پر منظوم طنز کیا ہے۔ ''لعل نامہ''، دوم، ۲۲۴ پر مرقوم ایک حمد میں وہ کہتے ہیں:

یہ نہ ہو جس طرح سے بعض اجہل
بے محل لکھ کے اک طویل غزل
نظم سے نثر کو بڑھاتے ہیں
خوبی داستاں مٹاتے ہیں

یہ پوری حمد صفائی کلام کا اچھا نمونہ ہے اور تصدق حسین کے دیگر کلام کو اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ''آفتاب شجاعت''، اول، ۸۳۷ پر ایک فارسی سراپا ہے۔ یہ غالباً شیخ تصدق حسین ہی کا تصنیف کردہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ تصدق حسین فارسی گو بھی تھے۔

ایک بات یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ جاہ اور تصدق حسین کی شاعری ایک خاص معیار سے نیچے نہیں اترتی لیکن احمد حسین قمر کبھی کبھی بہت خراب شاعری بھی لکھ جاتے ہیں۔ مثلاً ''طلسم ہوش ربا''، پنجم، دوم، صفحہ ۴۲۰ پر یہ اشعار ملاحظہ ہوں (ہوسکتا ہے یہ بھی نثری داستان کو نظم سے بڑھانے کی کوشش ہو، جیسا کہ شیخ تصدق حسین نے کہا ہے)۔ موقع یہ ہے کہ ایرج کو چاہنے والی ایک حسینہ جس کا نام انجم ماہ رخسار ہے، غیر اسلامیوں سے جنگ کرتے کرتے ان کے نرغے میں پھنس جاتی ہے اور اپنی پریشانی کا

اظہار کرنے اور اللہ سے مدد مانگنے کے لئے مناجات پڑھتی ہے اور اس میں اپنے ''گناہوں'' پر پچھتاتی ہے۔ وہو ہٰذا۔

کرتے رہے شکر بخت بیدار
ساتھ اپنے صنم نے گر سلایا
بوسہ جو دیا ذقن کا گویا
سیب خلد بریں کھلایا
کتنی ہی قضا ہوئیں نمازیں
پر سر کو نہ پاؤں سے اٹھایا
گل پیرہنوں کی آرزو نے
اکثر خز و پرنیاں پنھایا
آیا نہ کبھی خیال حج کا
تلوا سو بار اگر کھجایا
نیت ہی تھی توڑ دیں گے گویا
گر اس نے نماز میں ہنسایا
افسوس شکست صوم یک سو
یہ شکر کہ اس نے ساتھ کھایا
اللہ مرے گناہ بے حد
وہ ہیں کہ شمار سے تھکایا

مناجات تو مزاحیہ ہوتی نہیں ہے، لیکن یہ اشعار اگر مزاحیہ قرار دیئے جائیں تو شاید چل سکیں۔ ورنہ ان کی رعایت لفظی اس قدر بے محل اور لہجہ اس قدر عامیانہ ہے کہ طبیعت پر جبر کئے بغیر ان شعروں کو پڑھنا غیر ممکن ہے۔ ان اشعار کا مزاج کہیں سے بھی مناجاتی یا گناہوں پر پشیمانی کا نہیں۔ مزید یہ کہ یہ اشعار ایسی عورت کی زبان سے ادا کرائے جا رہے ہیں جو چند دن پہلے غیر اسلامی تھی اور جس پر نماز و حج

وغیرہ ادا نہ کرنے کا جرم نہیں لگ سکتا، کیوں کہ اصول یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے پر گذشتہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

جاہ کی استادی کی ایک عمدہ مثال کے طور پر ان کی یہ غزل پیش کی جا سکتی ہے، (''ہوش ربا''، اول، ۲۳۷ تا ۲۳۸)۔

فراق یار خوشخو میں یہاں شیون پہ شیون ہے
عجائب جوش گریہ ہے کہ تر دامن پہ دامن ہے

اسی طرح، جاہ کی ایک نفیس غزل اسی جلد میں صفحہ ۲۵۸ پر بھی ہے۔

''ہوش ربا''، اول (۲۶۱ تا ۲۶۲) پر جاہ کا ایک دلچسپ اور نیم مزاحیہ ساقی نامہ ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ جس بحر میں ہے اس میں ساقی نامے یا سراپے بہت کم لکھے گئے ہیں۔

محتسب نے کیا پابند شریعت ہم کو
پارسائی کی لگائی گئی تہمت ہم کو
قید یہ شرع کی کب تم سے اٹھے گی اُے جاہ
اجی لا حول و لا قوۃ الا باللہ

جاہ کی عمدہ شاعری کی بعض مزید مثالیں حسب ذیل ہیں:

ساقی نامہ، ہوشربا، اول، ۴۷۴ تا ۴۷۵؛ وصال کے اشعار، ہوش ربا، اول، ۶۵۰ تا ۶۵۲؛ عمدہ سراپا، ہوش ربا، اول، ۷۲۱ تا ۷۲۲؛ بیان جنگ کے عمدہ اشعار، ہوش ربا، اول، ۸۹۶ تا ۸۹۷؛ وصال کے اشعار، ہوش ربا، دوم، ۸۸۱ تا ۸۸۲؛ طویل اور نفیس ساقی نامہ، ہوش ربا، اول، ۸۷۶ تا ۸۷۷؛ عمدہ منظر نگاری، ہوش ربا، دوم، ۱۶ تا ۱۷، ۳۹۴ تا ۳۹۵، ۵۸۴، ۷۴۵؛ نفیس ساقی نامہ، ہوش ربا، دوم، ۴۹۵ تا ۴۹۶؛ بر سبیل تذکرہ یہ بھی کہا جانا چاہیئے کہ سید اسمٰعیل اثر کا ایک بہت عمدہ قصیدہ ''صندلی نامہ'' ص ۷ ۲۳ پر ہے۔

مزید دیکھئے'' بیانیہ طرز گذاریاں، داستان میں''؛ ''جاہ، محمد حسین''؛ ''داستان میں

شاعری" ☆

داستان کے وقوعوں میں انحرافات

ہم جانتے ہیں کہ داستان میں بیشتر وقوعوں کا نمونہ، یا قماش یعنی Pattern مقرر ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی وقوعہ شروع ہوتا ہے تو ہمیں شروع ہی سے معلوم رہتا ہے کہ اس کا اختتام یا انجام کیا ہوگا۔ یعنی ہم جانتے ہیں کہ اس وقوعے کا ''مضمون'' کیا ہے۔ لیکن داستان گو اپنے کمال کے اظہار کی خاطر، یا پھر دلچسپی برقرار رکھنے کی خاطر (دونوں ایک ہی ہیں) طے شدہ نمونوں اور قماشوں میں تھوڑی بہت تبدیلی بھی کر سکتا ہے، اور تمام اچھے داستان گو جگہ جگہ ایسا کرتے ہیں کہ وقوعے کے وسط یا انجام (اور کبھی کبھی آغاز)، یعنی وقوعے کے ''مضمون'' کے کسی پہلو کو تھوڑا سا بدل دیتے ہیں۔ اس کو میں نے ''وقوعوں کے مانوس نمونوں سے انحراف'' کہا ہے اور جلد اول میں بھی اس پر کچھ بحث میں نے صفحہ ۲۸۲ تا ۲۹۳ پر درج کی ہے۔

ذیل میں بعض دلچسپ انحرافات کا ذکر کیا جاتا ہے:

بہرام صحرا نشین نامی ایک دیوانے کی ماں زبیدہ شیر دل بھی بہت جری عورت ہے۔ امیر حمزہ دونوں کو زیر کرتے ہیں، لیکن اس کے بعد وقوعہ کچھ آگے نہیں بڑھتا۔ یہ بھی اپنی طرح کا انحراف ہے، نوشیرواں، دوم، ۸۱؛ ایرج کی ایک چاہنے والی اپنی رقیب کو اغوا کر کے اسے زنداں میں ڈال دیتی ہے، بقیہ، اول، ۴۷۲؛ اسلامی سردار سلطان کی بیوی نسیم پر دو بھائی عاشق ہو جاتے ہیں۔ سلطان اور عمرو عیار اسے بھائیوں کے پنجے سے رہائی دلاتے ہیں لیکن افراسیاب کا وزیر ابریق اس پر عاشق ہو جاتا ہے، بقیہ، دوم، ۲۸۲؛ ایک شاہزادی کو تورج سے عشق ہو جاتا ہے لیکن شہزادی اور اس کا باپ ایک دوسرے کے ہاتھوں سنسنی خیز اور تماشا آگیں موت مرتے ہیں، ہوش ربا، سوم، ۳۱۰؛ امیر حمزہ شکار کو جاتے ہیں لیکن اس باران کا سابقہ کسی شہزادی یا قزاق زادی سے نہیں بلکہ فوج ساحراں سے پڑتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۴۵۵ و ما بعد؛ شکار کے وقوعے میں ملاقات کا نیا انداز، نور افشاں، اول، ۳۳۰؛ دغا بازی یا وفاداری کا وقوعہ، نئے انحراف کے ساتھ، نور افشاں، دوم، ۴۳۳؛ ماں بیٹی دونوں ایک ہی شخص (قاسم بن ایرج) پر عاشق

ہو جاتی ہیں، نورافشاں، سوم، ۵۴؛ امیر حمزہ کو زخمی حالت میں ان کا گھوڑا میدان جنگ سے نکال لاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد جو ہوتا ہے وہ عام نمونے سے بالکل ہٹا ہوا ہے، نورافشاں، سوم، ۷۷۵؛ ایک ساحرہ ایک اسلامی پر عاشق ہوتی ہے لیکن محبت کا پھل چکھے بغیر موت کے گھاٹ اترتی ہے۔ نیا انحراف، سکندری، اول، ٦٦؛ داروغۂ جیل خانہ کی لڑکی عمرو کو رہا کراتی ہے لیکن عشق و عاشقی کا کچھ مذکور نہیں۔ یہ عام نمونے سے ہٹی ہوئی بات ہے، سکندری، اول، ۲۱۲؛ میدان جنگ میں ساحرہ سپہ سالار کے طور پر ہے، یہ عام نمونے سے ہٹی ہوئی بات ہے۔ اس کے بعد جو ہوتا ہے وہ بھی عام نمونے سے مختلف ہے، سکندری، دوم، ۳۹۳؛ پل پر زبردست جنگ کی دھمک سے پل ٹوٹ جاتا ہے اور اشقر دیوزاد، اسد، لندھور وغیرہ پانی میں آ رہتے ہیں۔ یہ انحراف خود نادر تھا، لیکن اس پر طرہ یہ کہ پانی میں ڈوب کر اشقر دیوزاد کو اپنی جوڑی دار مادہ مل جاتی ہے، سکندری، دوم، ۷٦۸، ۷۸۲؛ سعد بن قباد کے ساتھ نئی طرز کا وقوعہ، سکندری، سوم، ۱۷٦؛ زخمی ہرن کے مضمون پر نہایت عمدہ انحراف، سکندری، سوم، ۴٦؛ زخمی شہزادے کے مضمون میں نیا انحراف، جمشیدی، سوم، ۸٦۲ تا ۹۲۵؛ ماہ طلعت (غیر اسلامی) کو بدیع الملک سے عشق ہو جاتا ہے، لیکن عام نمونے کے برخلاف وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے، تورج، دوم، ۴۰۱؛ لعلان حور پیکر کو عمرو عیار سے عشق ہے، اور اس میں وہ کسی کو بھی، حتیٰ کہ امیر حمزہ کو بھی شریک نہیں چاہتی۔ لہٰذا وہ امیر حمزہ سے جنگ کرے گی، سلیمانی، اول، ۷۳۷؛ آفتاب جادو کی بیٹی غزالان آہو چشم اور ایک دوسری ساحرہ کا آمنا سامنا، نیا انحراف، آفتاب، اول، ۸۴۰؛ بادشاہ کے کھوئے ہوئے بیٹے کے مضمون پر نہایت عمدہ انحراف، آفتاب، اول، ۹۷۰؛ سکندر رستم خو اپنے باپ کی تلاش میں نکلتا ہے اور آب پرستوں کے ملک میں جا پہنچتا ہے۔ وہاں کی شہزادی محافے میں سوار کہیں جا رہی ہے۔ ہوا کے جھونکے سے محافے کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور سکندر رستم خو اس شہزادی پر عاشق ہو جاتا ہے۔ عاشق اور اس کی ہونے والی معشوق کا آمنا سامنا ہونے کا یہ طریقہ داستان میں پہلے کہیں نہیں بیان ہوا، آفتاب، سوم، ٦۴٦؛ ایک بوڑھی عورت اپنے رہا کرانے والے کا انتظار کرتی ہے۔ رہا کنندہ کو اس نے خواب میں دیکھا تھا، آفتاب، سوم، ۱۰۳۰؛ پریوں پر انسانوں کا حملہ، نئی بات ہے، آفتاب، چہارم، ۱٦۵؛ باپ اپنی بیٹی کو قتل کر ڈالتا ہے کیونکہ وہ سکندر رستم خو سے عشق کرتی ہے، آفتاب پنجم، اول، ۱۳٦؛ جادوئی پتلے سپاہیوں کے طور پر اسلامیان کی طرف سے

لڑتے ہیں، آفتاب، پنجم، اول، ۷۳۴: امیر الزماں کا مقابلہ ایک مقامی پہلوان سے، لیکن نئے انداز میں، آفتاب، پنجم، اول، ۷۳۸ ☆

داستان میں تکرار واقعات

جیسا کہ ہم "عدم توافق" کے تحت پڑھیں گے، داستان میں بعض اوقات تضاد نظر آتا ہے، یعنی توافق کی کمی نظر آتی ہے۔ تکرار واقعات کو بھی ایک طرح سے عدم توافق کی شق کہہ سکتے ہیں۔ لیکن تکرار واقعات کچھ بہت سادہ شے نہیں ہے۔ اس کی حسب ذیل قسمیں ہو سکتی ہیں:

(۱) عمومی طور پر کسی بات یا واقعے، یا کسی وقوعے سے مشابہ کچھ بیان کرنا۔

(۲) کسی واقعے یا وقوعے کو مختلف الفاظ اور مختلف تفصیلات کے ساتھ دوبارہ بیان کرنا۔

(۳) کسی وقوعے کو تقریباً لفظ بہ لفظ دوبارہ بیان کرنا، یا اگر لفظ بہ لفظ تکرار نہیں تو دونوں بیانوں میں جزئیات اور تمام اہم واقعات بالکل ایک سے ہوں۔

ظاہر ہے کہ اول اور دوم تو زبانی بیانیہ کے خصائص میں ہیں، اور ان کے لئے کسی مزید نظری بحث کی ضرورت نہیں، اور نہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ان کی توجیہ بیان کنندہ کے حوالے سے کریں۔ لیکن جو مکررات کہ تیسری شق میں داخل ہوں گے، ان کے لئے کچھ توجیہ بیان کرنی ہوگی۔ مثلاً:

(۱) بیان کنندہ بھول گیا کہ یہی واقعہ وہ پہلے بیان کر چکا ہے۔

(۲) بیان کنندہ نے پوری داستان زبانی یاد کر رکھی تھی، لہٰذا اس نے پوری داستان جوں کی توں بیان کر دی، تکرار اور عدم توافق وغیرہ کی پروا نہیں کی، یا اسے احساس بھی نہ ہوا کہ وہ اس وقوعے کو دوبارہ بیان کر رہا ہے۔

(۳) بیان کنندہ کو معلوم ہے کہ وہ کوئی وقوعہ دوبارہ سنا رہا ہے، لیکن وہ پھر بھی اسے سنا ڈالتا ہے، شاید لطف داستان کی خاطر، یا کسی کی فرمائش پوری کرنے کے لئے۔ یہ توجیہ بہت کمزور معلوم ہوتی ہے، لیکن ہم ایسی مثالوں سے واقف ہیں جہاں داستان گو خود کہتا ہے کہ ہاں، میں یہ وقوعہ سنا چکا ہوں، لیکن اب پھر سناؤں گا۔ یا پھر وہ کسی وقوعے کا بیان شروع کر کے روک دیتا ہے کہ یہ تو میں پہلے ہی سنا چکا

ہوں۔

تکرار کے کچھ مفصل نمونے اس کتاب کی جلد اول (باب موسوم بہ "حافظہ، بازیافت، تشکیل نو") میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ذیل میں ہم چند اور مثالیں پیش کرتے ہیں:

دو طلسم، دونوں تقریباً ہو بہو ایک سے، ہوش ربا، چہارم، ۶۲۷، اور ۶۸۰؛ وقوعہ تقریباً لفظ بہ لفظ دہرایا گیا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۸۸ تا ۸۰۸، پھر ۹۱۴ تا ۹۲۰؛ "بقیہ"، جلد دوم کا ایک وقوعہ جس میں ایک بڑھیا عمرو کو قیدی بناتی ہے، "نور افشاں" میں دوبارہ بیان ہوا ہے، نور افشاں، دوم، ۸۸۰؛ شاہ اسلامیان، امیر حمزہ، اور لندھور غرویۂ باختر میں ہیں۔ احمد حسین قمر کہتے ہیں کہ میں اسلامیوں اور دودۂ زنگی کی افواج کی جنگ کا حال نہ بیان کروں گا۔ جس داستان گو نے وہ "دفتر" ترجمہ کیا ہوگا، وہ اسے بیان کرے گا، نور افشاں، سوم، ۱۹۷؛ وقوعے کی تکرار، ہفت پیکر، اول، ۳۰ تا ۳۱ کا وقوعہ ۳۴۵ پر، ہفت پیکر، ۶۰، کا وقوعہ ۴۷۱ پر بھی ہے؛ بلاشور کا ہاتھ کٹنے اور جوڑے جانے کا وقوعہ، صندلی، ۲۳۳، پھر صندلی، ۴۰۵؛ طلسم نارنج میں امیر حمزہ اور ان کے ساتھیوں کا داخلہ ایک بار تورج، اول، ۵، پر، اور پھر تورج، اول، ۴۴ و مابعد پر؛ تصدق حسین کہتے ہیں، ہاں یہ واقعہ تو میں پہلے بیان کر چکا ہوں، اب دوبارہ سنانے کی حاجت نہیں، تورج، اول، ۵۹ ☆

داستان میں شاعری

شاعری کو داستان میں ایک مدت سے خاص اہمیت اصل رہی ہے۔ داستان امیر حمزہ طویل کی تمام جلدوں میں اردو اور فارسی شاعری کی کثرت ہے، کہیں کم، کہیں زیادہ۔ شاعری کا استعمال عموماً حسب ذیل مقاصد کے لئے ہوا ہے:

(۱) داستان کے آغاز میں:

(الف) بطور ساقی نامہ، جس میں کبھی کبھی آگے آنے والی داستان کا مختصر تعارف بھی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کوئی غزل بھی ساقی نامہ کی جگہ درج کر دی جاتی ہے۔ ساقی نامے زیادہ تر اردو میں ہیں، لیکن جاہ کے ساقی ناموں میں ایک دو یا زیادہ شعر فارسی کے بھی ہوتے ہیں خصوصاً ساقی نامے کے آخر میں۔

(ب) بطور چہرۂ داستان، یعنی محض رسومیاتی تمہید کے طور پر۔ کبھی کبھی ساقی نامہ بھی یہ کام کرتا ہے۔

(ج) منظر نگاری کی غرض سے، خصوصاً مناظر قدرت کے بیان کے لئے، یا جنگ کے بیان کے لئے۔ یہ کلام، خواہ فارسی خواہ اردو، بیشتر خود داستان گو کا تصنیف کردہ ہوتا ہے۔ جاہ کے یہاں اس طرح کی شاعری کثرت سے ہے۔

(۲) داستان کے اندر:

(الف) بطور زیب داستان، یعنی وقوعے یا واقعات کے بیان کے لئے نہیں، محض زیبائش کے لئے۔ مثلاً کسی مناسب موقعے پر (اور کئی بار بالکل بے موقع) غزل کا گایا جانا۔ یہ ضروری نہیں کہ جو غزل گائی جائے اس کے مضامین اس موقعے کے مطابق ہوں جب وہ غزل گائی جا رہی ہے۔ غزل کے انتخاب میں یہ چیز اہم ہو سکتی ہے کہ ایسے شاعر کی غزل گائی جائے جو داستان گو کے مربی یا ممدوح کا پسندیدہ شاعر، دوست، یا قرابت دار ہو، یا پھر وہ خود داستان گو کا مربی، دوست یا قرابت دار ہو۔ مربی کے طور پر ہزبر لکھنوی (فرزند واجد علی شاہ) اور دوست کے طور پر یاس لکھنوی (آرزو لکھنوی کے والد) اور نور لکھنوی کے نام فوراً ذہن میں آتے ہیں۔ لیکن ایسی مثالیں بھی کثرت سے ہیں جہاں فارسی یا اردو کے کسی کلاسیکی یا مقبول شاعر کی غزلیں بہت گائی گئی ہیں، یعنی کسی ایک ہی شاعر کا کلام متواتر دیا گیا ہے۔ ناسخ، آتش، ضامن علی جلال، نسیم دہلوی، اور ہندی [غالباً آغا جو ہندی]، ہلالی چغتائی، بخلی (فارسی)، جلال، امیر، نور العین واقف، میرزا غالب، کے نام فوراً ذہن میں آتے ہیں۔ اکا دکا غزلیں جن اردو شعرا کی اکثر گائی گئی ہیں ان میں مومن اور غالب نمایاں ہیں۔

(ب) داستان کو آگے بڑھانے کی خاطر، یعنی داستان کو منظوم بیان کرنے کی خاطر۔ یہ انداز محمد حسین جاہ کے یہاں بیش از بیش ہے۔

(ج) سراپا نگاری کی غرض سے۔ سراپے بھی زیادہ تر داستان گویوں کے تصنیف کئے ہوئے ہیں، لیکن دوسرے شعرا کے بھی کلام سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ ایسی صورت میں شاعر کا نام دینے کا التزام نہیں کیا گیا۔

(د) منظر نگاری کی غرض سے۔ خصوصاً مناظر قدرت کے بیان کے لئے، یا جنگ کے بیان کے لئے، یا ہجر/وصال کے بیان کے لئے۔ یہ کلام، خواہ فارسی خواہ اردو، بیشتر خود داستان گو کا تصنیف کردہ ہوتا ہے۔ جاہ کے یہاں اس طرح کی شاعری کثرت سے ہے۔

(ہ) کسی منظر یا وقوعے کے بیان کو مزید زور دینے کے لئے، خاص کر عشقیہ صورت حال یا معاملے کے بیان کو مزید زور دینے کے لئے۔ میر کی مثنویاں یہاں کئی بار استعمال ہوئی ہیں۔

(و) مراسلے کے طور پر۔ ''طلسم ہوش ربا'' کی اول چار جلدوں میں منظوم مراسلے زیادہ ہیں۔

(۳) مکالمے کے طور پر:

ایسی مثالیں کم ہیں لیکن ناپید بھی نہیں جب کوئی کردار اپنی بات کو زور دینے یا اپنی بات کی تزئین کے لئے شعر پڑھتا ہے۔

(۴) متفرق شاعری:

اوپر جس طرح کی شاعری کا ذکر ہوا اس کے علاوہ داستان میں ضرب المثل اشعار بہت ہیں، اور ایسے اشعار بھی بہت ہیں جو مختلف موقعوں پر کم و بیش ضرب المثل کے طور پر بار بار آتے ہیں۔ مثلاً جلاد کسی کو قتل کرنے کے موقعے پر اکثر یہ شعر پڑھتا ہے۔

سلطنت سلطاں کند فریاد بر جلاد چیست
مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست

یا خدا سے فریاد کے طور پر کردار اکثر یہ اشعار پڑھتے ہیں۔

تو آں رفیع مکانی کہ ساکنان فلک
بر آستان تو دارند میل دربانی
چہ احتیاج بہ پیش تو حال دل گفتن
کہ حال خستہ دلاں را تو خوب می دانی

متفرق شاعری میں نعرے بھی آتے ہیں۔ یہ زیادہ تر فارسی ہیں۔ دیکھئے، ''نعرے''۔ اس کے علاوہ الگ الگ سرداروں، مثلاً لندھور کے نعرے بھی ملاحظہ ہوں۔

جہاں تک اشعار کی زبان کا سوال ہے، ظاہر ہے کہ اردو سب سے زیادہ ہے۔ لیکن فارسی بھی بعض داستانوں (خاص کر محمد حسین جاہ کی داستانوں میں) نمایاں ہے۔ اودھی کے شعر (یا داستان کی اصطلاح میں ''کبت'') جگہ جگہ نظر آتے ہیں، لیکن اردو سے بہت ہی کم۔ عربی کے اشعار بالکل نہیں ہیں۔ اس آخری بات سے یہ قیاس لگایا جاسکتا ہے کہ داستان کے سامعین میں علما بہت کم رہے ہوں گے۔

اس مختصر اصولی بیان کے بعد بعض اہم مثالیں ملاحظہ ہوں:

شاعری کی بہت کثرت، نوشیرواں، اول، ۲۸؛ مسدس میں نہایت عمدہ سراپا، نوشیرواں، اول، ۲۷۹؛ ملی جلی اردو اور اودھی میں دو نظمیں، نوشیرواں، اول، ۳۵۸، ۵۴۷؛ معاصر شاعر کا کلام اس کے پورے نام اور تخلص کے ساتھ مذکور، ہرمز، ۲۴۴؛ شاعری کی بہت کثرت، کوچک، ۱۴ تا ۱۷؛ ایک نہایت معمولی شاعر کی ۳۹ شعر کی غزل، ایرج، اول، ۱۶۰؛ آرزو نامی تخلص کے شاعر کی غزل۔ اگر یہ آرزو لکھنوی ہیں تو اس وقت بہت چھوٹے رہے ہوں گے (پیدائش ۱۸۸۲ اور اس جلد کی اشاعت اول ۱۸۹۳ میں یا اس کے کچھ بعد ہوئی)۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ تصدق حسین کی آخری داستانوں (خاص کر ''آفتاب شجاعت'') میں آرزو لکھنوی اور ان کے والد یاس لکھنوی کا کچھ ہاتھ ممکن ہے۔ جس ایڈیشن کو میں نے یہاں پیش نظر رکھا ہے وہ ۱۹۱۳ کا ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ آرزو کی غزل یہاں داستان کی اول اشاعت کے بعد داخل کی گئی ہو۔ ایرج، دوم، ۴۳۳؛ فائق کی غزل، یہ وہی فائق ہوسکتے ہیں جو مصحفی کے شاگرد تھے اور جنھوں نے انشا کی ہجو لکھی تھی جس پر انشا نے انھیں پانچ روپے انعام دیئے تھے اور ان کے بارے میں ایک ہجو یہ قطعہ بھی فی البدیہہ کہا تھا (بقول محمد حسین آزاد)، بقیہ، دوم، ۱۸۷؛ عمدہ شاعری، ہوش ربا، اول، ۱۷۸؛ داستان کا منظوم چہرہ (یا تعارف)، ہوش ربا، سوم، ۳؛ منظوم بیانیہ، ہوش ربا، سوم، ۵۰۹؛ آتش کی غزل پر مردان علی خاں زکی کا طویل خمسہ جس میں بعض شعروں کو کئی کئی بار خمسہ کیا گیا ہے، بہت خوب، نورافشاں، دوم، ۱۵۴ تا ۱۵۶؛ ہلالی چغتائی، جلال اسیر، نورالعین واقف، اور آغا جو ہندی کی غزلیں کثیر تعداد میں، اور موقع بے موقع درج ہیں، نورافشاں، سوم، اوائلی صفحات؛ بحر مضارع مثمن اخرب محذوف مکفوف (مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن دو بار) میں غزل۔ یہ بحر اردو میں اس کے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی، ہفت پیکر، اول، ۳۶۷؛ پریشان دل لڑکی گھبرا کر الماری میں ہاتھ ڈالتی ہے، اس کا

ہاتھ ضامن علی جلال کے دیوان پر پڑتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۳۹۸؛ بحر ہزج مثمن مقبوج (مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بار) میں غزل، یہ بحر اس زمانے میں بہت ہی شاذ تھی، ہفت پیکر، سوم، ۱۲۳۶؛ ''پستاں کے'' کی ردیف میں طویل غزل، سلیمانی، دوم، ۲۰۳؛ ساقی نامہ تصنیف داستان گو (تصدق حسین)، تورج، دوم، ۲۷۲؛ ساقی نامہ جس میں گنجفہ کی اصطلاحیں ہیں، تورج، دوم، ۲۷۳؛ عشقیہ بارہ ماسا جس کی زبان زیادہ تر اودھی اور بحر اردو ہے، تورج، دوم، ۷۵۳؛ دور تھا، نور تھا، اور مقدر ہے، گھر سے، کی زمینوں میں بکثرت غزلیں، کیا یہ کسی مشاعرے یا گلدستے سے لی گئی تھیں؟ تورج، دوم، ۸۹۳، ۹۰۷؛ مزاحیہ نظم، آفتاب، سوم، ۷۹۶؛ مزید دیکھیں، ''شاعری، آفتاب شجاعت میں''؛ ''غزلیں، طلسم خیال سکندری میں''؛ ''گالی نظمیں'' ☆

داستان میں عورتیں

داستان میں عورتوں کی حیثیت بہت پیچیدہ اور غیر معمولی ہے۔ سحر و ساحری اور عیاری میں وہ مردوں کی ہم پلہ ہیں، بلکہ بعض اوقات مردوں سے بڑھی ہوئی ہیں۔ افراسیاب کی وزیر اول صنعت سحر ساز بہت زبردست ساحرہ ہے۔ دیگر ساحراؤں میں مجلس جیسی نوعمر لڑکی ہے جو مردوں کو بلا مبالغہ تگنی کا ناچ نچاتی ہے۔ حجرۂ ہفت بلا کی بلاؤں میں سے ایک بلا تاریک شکل کش شاید پوری داستان میں خونخوار ترین کردار اور بہت بڑی ساحرہ ہے۔ عیاری میں کئی عورتیں ایسی ہیں جو عمرو کو بھی اکثر زک پہنچاتی ہیں۔ افراسیاب کی خاص عیار صرصر شمشیر زن بھی عورت ہے۔

عشق عاشقی کے معاملات میں عورتیں اکثر پہل کرتی ہیں۔ اکثر وہ اپنے منظور نظر کی خاطر اپنے والدین، خاص کر باپ کا قتل کرا دیتی ہیں، یا باپ کو خود ہی قتل کر ڈالتی ہیں۔ تقریباً ہمیشہ وہ مردوں سے زیادہ وفادار ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن دو باتوں میں عورتیں مجبور و محکوم نظر آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ فرقۂ ساحراں یا فرقۂ غیر اسلامیاں کا کوئی مرد کسی اسلامی عورت پر عاشق ہو جائے تو کامیاب نہیں ہوتا۔ یہاں عشق کا سارا معاملہ یک طرفہ ہے: اسلامی مرد پر غیر اسلامی عورت عاشق ہو سکتی ہے، لیکن اسلامی عورت کسی غیر اسلامی پر عاشق نہیں ہوتی۔ دوسری مجبوری یہ کہ عورتوں کو اپنے مردوں کی بے تحاشا

شادیاں کرنے، یا/اور متعدد معشوقوں سے بیک وقت، یا یکے بعد دیگرے معاملہ رکھنے کی عادت کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ یہاں انھیں کوئی چارہ نہیں۔ کبھی کبھی کوئی عورت رقابت یا رشک یا ناخوشی کا اظہار کرتی بھی ہے، لیکن بے اثر۔ ایرج کی کثیر الازدواجی براں کو ناپسند ہے، وہ اسے ''کمینہ پن'' کہتی ہے (ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۸۵)، لیکن اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ آسمان پری ہزار فیل اٹھاتی ہے کہ امیر حمزہ، آپ اتنی عورتیں کیوں کرتے رہتے ہیں؟ لیکن کچھ فرق نہیں پڑتا، سوا اس کے کہ ایک بار امیر حمزہ اسے یقین دلاتے ہیں تمھاری محبت میرے دل سے ہرگز کم نہ ہوگی، (ہومان، ۶۴۵ تا ۶۴۶)؛ لیکن مہر نگار کہتی ہے کہ مرد ایسا کرتے ہی ہیں، (نوشیرواں، اول)، ۱۲۳۔

اقتدار داری کے اعتبار سے بھی داستان میں عورتیں کچھ کم اہم نہیں ہیں۔ بیت الجمال (لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴)، صنم کدۂ آزری (لعل، دوم، ۵۱۰ ومابعد) کی طرح کئی جگہیں ہیں جن میں عورتیں حاکم ہیں اور جہاں مردوں کا یا تو گذر نہیں یا پھر وہ عورتوں کے محکوم ہیں۔

عورتوں کو اغوا کئے جانے اور لونڈی بنالئے جانے کا خطرہ البتہ ہے، لیکن یہ خطرہ اس تہذیب میں عورت مرد سب کو تھا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ امیر حمزہ کے گھرانے کی بہت سی معزز خواتین، اور ایک آدھ غیر اسلامی معزز عورتیں بھی اپنے ناموس کے تحفظ کی خاطر، یا ناپسندیدہ مرد کے ساتھ شادی سے بچنے کی خاطر خودکشی کر لیتی ہیں۔ امیر حمزہ کی سب سے پیاری بیوی مہر نگار کی خودکشی کو ایسی دوسری خودکشیوں کے لئے نمونہ (Paradigm) کہا جاسکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتوں کے لونڈی بنائے جانے کا ذکر داستان میں بہت زیادہ ہے، اور جدید طبائع پر یہ بات شاق ضرور گذرتی ہے۔ لیکن یہ بھی ہے کہ داستان میں زنا بالجبر کے وقوعات بہت شاذ ہیں۔ حتیٰ کہ ساحر یا بدمعاش قسم کے غیر اسلامی بھی جب کسی ایسی معشوقہ سے طالب وصل ہوتے ہیں جو انھیں پسند نہیں کرتی، تو وہ اس کے ساتھ جبر نہیں کرتے۔ وہ اسے قید کر دیتے ہیں اور مسلسل دھمکی دیتے رہتے ہیں کہ مجھ سے راضی ہو جا، ورنہ ''موہنی'' پڑھ کر تجھے اپنا مطیع کر لوں گا، لیکن اس پر جبر یہ قابض نہیں ہوتے۔

یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ داستان میں دو وقوعے ایسے ہیں جب کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کا

امکان ہے۔ دونوں عورتیں عیارائیں ہیں (صرصر شمشیر زن اور سیمائے اختر پیشانی)۔ عمرو عیار دونوں کو ان کی مصیبت سے رہائی دلاتا ہے۔ ان وقوعات میں یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورتیں اگر مردوں کے میدان میں کام کریں تو انھیں کامیابی تو ضرور مل سکتی ہے لیکن اس میں ان کے لئے خطرات بھی ہیں۔ بہر حال، داستان میں عیار بچیاں خاصی تعداد میں ہیں اور وہ عیاری میں مردوں سے ہرگز کم نہیں ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ عمرو عیار کے پاس بزرگان دین کے تبرکات اور تحفہ جات ہونے کے باعث اس کا پلہ بالآخر تمام عیار مرد عورت پر بھاری رہتا ہے۔

ایک بات یہ بھی ہے کہ اگرچہ کوئی عورت کسی بڑے طلسم کی حکمراں نہیں ہے، لیکن اگر انفرادی صفات اور شخصیت کی رنگارنگی، پیچیدگی اور یاد رکھی جانے والی خصوصیات کے اعتبار سے دیکھیں تو داستان میں عورتوں کا پلہ مردوں سے بھاری پڑتا ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ افراسیاب کی عیاراؤں کی سردار عیارہ صرصر تیغ زن ایک ملک نگارستان کی بادشاہ بھی ہے۔ مزید دیکھئے، ''تعدد ازدواج''؛ ''فتنہ بانو''؛ ''عورتوں کی فرماں روائی''؛ ''عیارنی/عیارہ''؛ ''نوعمر ساحر اور ساحرائیں''؛ علاوہ ازیں، داستان کی بڑی عورت کرداروں (انسان اور غیر انسان) کے لئے الگ الگ اندراجات بھی دیکھیں ☆

داستانی کرداروں کے نام

داستان میں نئے اور انوکھے ناموں کی کثرت ہے۔ ان کے علاوہ، بہت سے نام ایسے بھی ہیں جو بالکل عام یا مانوس ہیں۔ کچھ نام تاریخی یا نیم تاریخی حیثیت کے ہیں مثلاً نوشیرواں، امیر حمزہ، عمرو بن امیہ ضمیری/ضمری، پیغمبروں کے اسمائے متبرک، مثلاً پیغمبر اسلامؐ، حضرت عیسیٰ، وغیرہ۔ ناموں کی کثرت کے کئی اسباب سمجھ میں آتے ہیں:

(۱) کرداروں کی کثرت: جب کردار ہزاروں کی تعداد میں ہیں تو لامحالہ نام بھی ہزاروں ہوں گے۔

(۲) بعض ناموں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی حقیقی شخص (مثلاً داستان گو کے مربی یا ممدوح)، کی توقیر کے لئے لئے گئے ہیں، یا پھر کسی حقیقی شخص کی تحقیر و تمسخر کے لئے لائے گئے ہیں۔

(۳) ایسے نام بہت ہی کم ہیں جن سے کسی فرقے یا طبقۂ انسانان کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔ شاذ ہی ایسا ہوا ہے کہ کسی ناپسندیدہ کردار کا نام کسی اچھے معنی کا حامل ہو۔ مثلاً کسی ساحر کا نام ''محمود''، یا ''مبارک'' یا ''عبدالعلی'' وغیرہ قسم کا نہ ہوگا۔

(۴) ناموں کی کثیر تعداد نہایت گونجیلے، یا شاعرانہ، یا انوکھے، الفاظ والے ناموں پر مشتمل ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ داستان اپنے مزاج ہی کے اعتبار سے نہایت تحیر خیز، متنوع اللون، اور اسرار و رومان سے مملو ہے، لہٰذا یہاں نئے سے نئے اور طرفہ سے طرفہ تر نام ایجاد کرنا داستان گو کے لئے ضروری ہے۔ ایک طرح سے یہ انوکھے اور دلچسپ نام داستان کی روح کو بیان کرتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر ایسے ناموں سے گریز کرنا ہے جن سے کسی فرقے یا طبقے کی برائی کا پہلو نکلے، تو پھر ایسے نام ایجاد ہی کرنے ہوں گے جن میں مذہبی یا فرقہ وارانہ دل آزاری کا پہلو نکل ہی نہ سکے۔ یعنی مذہبی معنویت نہ رکھنے والے ''نامذہبی'' (Secular) نام ہی زیادہ تر بکار لائے جائیں گے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ ایسے ناموں کے ایجاد کرنے میں داستان گو کی تخلیقی اپج کا بھی امتحان ہو جاتا ہے۔ ایک بات یہ بھی دھیان میں رکھنے کی ہے کہ ''نامذہبی'' ناموں میں جنس کی تفریق اکثر بہت مشکل یا ناممکن ہو جاتی ہے جب تک کہ ہم اس کردار سے روشناس نہ ہوں۔ اس طرح عورت اور مرد کردار کے درمیان فرق بڑی حد تک مٹ جاتا ہے۔

(۵) کئی نام ایسے ہیں کہ وہ اگر الگ سے دیکھے جائیں تو مزاحیہ یا مضحکہ معلوم ہوں گے، مثلاً کپی ارزال، کپی زلزال، نہنگ بچۂ دریائی، آلا گرد فرنگی، مالا گرد فرنگی، ورقاے زنجیر خوار، الچوب خان ششش گزی، گاودنگی گاوسوار، وغیرہ۔ لیکن داستان کے ماحول میں یہی نام کچھ عجیب، کچھ پر اسرار، کچھ مزیدار، کچھ مزاحیہ معلوم ہوتے ہیں اور بھلائے نہیں بھولتے۔ صرف ایک داستان ''ایرج نامہ'' کے ایک مقام سے اخذ کردہ فہرست اسما کے لئے اس کتاب کی جلد اول، ص ص ۱۷۷ تا ۱۸۰ ملاحظہ ہو۔

ناموں سے متعلق تھوڑی سی بحث اس کتاب کی جلد اول کے باب ہفتم اور باب ہشتم میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ ان ابواب میں دکھایا گیا ہے کہ داستان گو کے سامعین بھی ایک حد تک نفس داستان اور اسماے داستان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آخری بات کہ یہ نئے اور شاعرانہ ناموں کی ایجاد میں محمد حسین جاہ اور پھر تصدق حسین سب سے بڑھ کر معلوم ہوتے ہیں۔

اس مختصر بحث کے بعد داستانی کرداروں کے چند دلچسپ نام درج ذیل کیے جاتے ہیں:

آفتاب ہزار سر، غیر اسلامی، اسے عمرو ثانی گرفتار کرتا ہے، لعل، دوم، ۱۱۹؛ آلا گرد فرنگی، رستم پیلتن کا ساتھی، ہومان، ۳۹۵؛ اختر شمار ستارہ پوش، کوکب کی حامی ساحرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۰۸؛ ارجن تیر انداز، غیر اسلامی سردار، صندلی، ۳۱۵؛ اشفاق مردم در، اسلام مخالف پہلوان، سلیمانی، اول، ۸۷ و مابعد؛ الجوب خان شش گزی، امیر حمزہ مخالف، پھر مطیع پہلوان، نوشیرواں، دوم، ۳۴۳؛ امیر بولان مغلق، امیر حمزہ کا سردار، گلستان، دوم، ۲۰۱؛ اوجان دریاباری، اپنے بھائی عوجان دریاباری کے ساتھ ایرج کی فوج میں سردار، ہفت پیکر، اول، ۲۱۰؛ اوطاق دراز بینی، نمرود کا سردار، اس کی ناک سات گز کی ہے، صندلی، ۸۷؛ بلند خان صحرا نشین، غیر اسلامی دیوانہ، سلیمانی، اول، ۸۷؛ بلور چہار چشم، غیر اسلامی سردار، ہفت پیکر، دوم، ۲۰۷ بوزینۂ منزل دراز، غیر اسلامی سردار، ہفت پیکر، دوم، ۱۰۶؛ بہرام جنگ آزما، بدیع الملک کا ساتھی، آفتاب، اول، ۸؛ تجمیل بے قال و قیل، افلاک جادو کا وزیر، وہ "بیابان فنا" نام کا بیابان تعمیر کرتا ہے، لعل، اول، ۴۷؛ جاموش فیل زور، غیر اسلامی ساحرہ، ہوش ربا، چہارم، ۳۶؛ جمہور جہانسوز طرطوس تبرزن، امیر حمزہ کا ایک سردار، نوشیرواں، دوم، ۸۴۴؛ جیحون سبز پوش زباں دراز، لشکر کوکب کی ایک ساحرہ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹؛ حسام فیل زور، بدیع الملک کا ساتھی، آفتاب، اول، ۸؛ حیات خنجر گذار، کوکب کا ساتھی، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۰۴؛ خار پائے خرس اندام، غیر اسلامی ساحر، کوچک، ۳۹۹؛ خبیثۂ کرم خوار، غیر اسلامی ظالم ساحرہ، نور افشاں، دوم، ۳۵۰؛ خداوند طبیعۂ مجردہ، جھوٹا خدا، آفتاب، اول، ۸۷۸؛ خرچال مینار گردن، حمزۂ ثانی کے خلاف نبرد آزما، صندلی، ۳۸۹؛ خرچنگ افعی سوار، غیر اسلامی ساحر، ہوش ربا، چہارم؛ خصیصۂ بدکار، غیر اسلامی ساحرہ، نور افشاں، ۲۶۶؛ خودسر برہنہ طپشی، امیر حمزہ کا ایک سردار، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۷۹؛ درراج دردر گوش، نور الدہر کا سپہ سالار، اسلامی، ہفت پیکر، اول، ۲۶؛ دودک آدم خوار، غیر اسلامی، نمرود کا سردار، صندلی، ۹۳؛ دیلم خرطوم بینی، غیر اسلامی سردار، ہفت پیکر، سوم، ۵۱؛ دیو قہقہہ سہ چشمی، غیر اسلامی، وہ اور اس کے دو بیٹے کریت (کہیں کہیں پر گزیت بھی اس کا نام ملتا ہے) سہ چشمی اور ہزبر سہ چشمی کوہ قاف میں امیر حمزہ کو بہت پریشان کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۶۷ و مابعد؛ ذوالخرطوم، غیر اسلامی ساحر، آفتاب، پنجم، اول، ۶۱۹؛ زغادۂ خوک پیشانی، غیر اسلامی

ساحر، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۶۸؛ زمرد پوش گردوں نشیں، کوکب کے لشکر میں ساحرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۲۸؛ سالوس فیل پیکر، غیر اسلامی سردار، دوم، ۱۰۰؛ سرمست زباں دراز، بدیع الملک کا ساتھی سردار، آفتاب، اول، ۸؛ سمٰوات روئیں تن زنگی، نمرود کا سردار، صندلی، ۳۶؛ سوفار اژدہا صولت، نمرود کا داروغۂ جہنم، صندلی، ۳۳؛ سیلان دریا نوش گرداب گوش، ہفت پیکر کا ایک سردار، ہفت پیکر، سوم، ۲۴۴؛ سیمبر صحرا نورد، غیر اسلامی ساحرہ، ہفت پیکر، سوم، ۴۱؛ شیشۂ مینوش، ایرج کی معشوقہ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۳۰؛ صدران ماہ منظر، اسلامی، نورالدہر کا سپہ سالار، ہفت پیکر، اول، ۲۶؛ طوفان شیر سر، شہر سرمستاں کے حاکم محکم سرمست کا ایک سردار، گلستان، سوم، ۳؛ طول مست آبلہ روے، نوشیرواں کے لشکر میں ایک بادشاہ، نوشیرواں، دوم، ۵۴۲، ۵۷۰؛ ظلمات فیل دنداں، افراسیابی سردار، ہوش ربا، چہارم، ۷۹۹؛ عادل شیر دل و فاضل شیر دل، لندھور کے ساتھی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ عفریت چہل سر، بادشاہ طلسم چہل سر، لعل، دوم، ۲۳؛ عفریت خان اژدہا چشم، غیر اسلامی پہلوان، نوشیرواں، دوم، ۵۵۷؛ عوجان دریا باری، اپنے بھائی اوجان کے ساتھ ایرج کی فوج میں سردار، ہفت پیکر، اول، ۲۱۰؛ عیار باریک رنگ، اسلام مخالف عیار، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۳۶؛ غراب بن اہرمن صحرا نشین، غیر اسلامی سردار، ہفت پیکر، دوم، ۱۳۷؛ فریطا کوک عقرب چشم، بقا پرست بادشاہ جو بیٹی کے چھٹنے کے غم اور اپنے خداوند بقا کی بے مروتی پر غیرت میں آکر خودکشی کر لیتا ہے، گلستان، سوم، ۱۸۶؛ فولاد بیہوشی خوار، افراسیابی سپہ سالار، ہوش ربا، اول، ۱۴۳؛ فیروزۂ زہر خوار، قباد کا ایک پہلوان، نوشیرواں، دوم، ۲۶۵؛ قرملسپ، بن غرملسپ، بن طرملسپ، بن طہماس، بن عنقویل دیو پرور، غیر اسلامی پہلوان اور ارژنگ بن زمرد شاہ کی فوج کا سردار، آفتاب، چہارم، ۳۷۸؛ قرنطین ذوفنون، حکیم جالینوس کا بیٹا، اسلامیان اسے قید سے چھڑاتے ہیں، لعل، دوم، ۱۲۶؛ قرناس احول چشم، غیر اسلامی دیو، گلستان، دوم، ۱۹۳؛ قسطاس حکمت، افراسیاب کی قید میں ایک عالی مرتبت حکیم (اغلب ہے کہ یہ نام "بوستان خیال" سے لیا گیا ہے)، ہوش ربا، چہارم، ۶۰؛ قلماق اژدر پوش، غیر اسلامی ساحر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۰۳؛ قہرش بن عنتر سوکیاے طوفانی، اسلامی سردار، آفتاب، چہارم، ۶۹۴ و مابعد؛ کپی زلزال، رستم کا ساتھی، ہومان، ۳۹۵؛ کیوس مردار خوار، ایک دیو غیر اسلامی، ہفت پیکر، اول، ۱۱۳؛ گاؤ لنگی گاؤ سوار، امیر حمزہ کا پرانا مخالف اور پھر ساتھی، کوچک،

۲۰۲؛ گرگین درشت چنگال، بدیع الملک کا ساتھی، آفتاب، اول، ۸؛ گلیم گوش، ژوپین کا عیار، قباد کا قاتل، مہر نگار کو خودکشی پر مجبور کرنے والا، ہومان، ۶۹۲ و ما بعد؛ گمنام آتش بار، اسلام مخالف ساحر، بقیہ، دوم، ۱۵۵؛ گہرام خرس طینت، غیر اسلامی پہلوان، سلیمانی، اول، ۸۷؛ لطمۂ صد گوش دریا نوش، غیر اسلامی ساحر، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۳۰؛ لعلان خوں قبا، خداوند داؤ کی بیٹی، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲، ۳؛ لالا گردفرنگی، آلا گردفرنگی کا سنگاتی، ہومان، ۳۹۵؛ مبہوت اژدر سوار، غیر اسلامی سردار، ہفت پیکر، سوم، ۱۳۵؛ مبہوت تیغ زن سرخ پوش، ایرج کا مخالف ایک سردار، ہفت پیکر، دوم، ۳۱۵؛ مجمر آتش خوار، غیر اسلامی، ہفت پیکر کا سردار، ہفت پیکر، اول، ۹۵؛ مجمر الست، اسلامی سردار ہوش ربا، چہارم، ۹۵۴؛ مجنون تیغ بند زرنج آبادی، غیر اسلامی، لاہوتک کا سردار، صندلی، ۲۹۴؛ مجمل گنبد نشیں، جہانگیر (فرزند حمزہ) کا ساتھی، ہوش ربا، چہارم، ۵۹۵؛ مدہوش ببر گیر، افراسیابی ساحر، ہوش ربا، چہارم، ۷۸۵؛ مدہوش دراز بینی، غیر اسلامی ساحر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۲۹۰؛ مذبوح لالہ رنگ، طلسم رنگیں فلک کا بادشاہ، لعل، دوم، ۲۳؛ مسلسل آہن قبا، رستم کا مخالف سردار، ہفت پیکر، دوم، ۵۴۷؛ مضمار سیماب وش، غیر اسلامی ساحرہ، ہفت پیکر، سوم، ۶۷۳؛ مقناطیس زعفرانی پوش، سعد کی مددگار ملکہ، ہفت پیکر، دوم، ۲۴۵؛ ملک شاد نشتر زن، امیر حمزہ کا سردار، گلستان، دوم، ۲۰۱؛ مواج دریا شگاف، غیر اسلامی، پھر اسلام موافق ساحرہ، ہفت پیکر، سوم، ۱۱؛ مواج سمندر نشین، غیر اسلامی سردار، ہفت پیکر، دوم، ۱۲۵؛ موت اعظم، قباد کا ایک پہلوان، نوشیرواں دوم، ۲۶۵؛ موشک زمیں کن، غیر اسلامی ساحرہ، ہفت پیکر، اول، ۳۸؛ مہلیل زنجیرہ پیچ، غیر اسلامی سردار، ہفت پیکر، سوم، ۱۹۱؛ مہیب چار چشم، آفتاب، پنجم، اول، ۶۱۸؛ میعاد عادر شک دراز گردن، ایرج کی فوج میں سردار، ہفت پیکر، اول، ۲۱۰؛ نازک اندام جہاں پیما، لشکر افراسیاب میں ایک ساحرہ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۰؛ نہنگ بچۂ دریائی، رستم علم شاہ کا ساتھی، ہومان، ۳۹۵؛ ہزار چشم چہل دست، غیر اسلامی ساحرہ، ہوش ربا، چہارم، ۸۷؛ ورقاے زنجیر خوار، بدیع الزماں کا ساتھی، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸؛ ہفت پیکر، اول، ۱۰۵؛ ہلال سحر افگن، کوکب کی ساتھی ساحرہ، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۰۴؛ ہیجان کوہ پیکر، نمرود کا سردار، صندلی، ۱۶۶ ☆

دجال خونخوار

ابلیس پرست سردار، اہل اسلام کا قلع قمع کرنے کا بیڑا اٹھاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۱۸؛ زنگبار کو تباہ کرنے کے بعد ہندوستان پر حملہ آور ہوتا ہے اور تمام سرداران اہل ہند کو تہ تیغ کر دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۸؛ اس کے بعد وہ ایک اور اسلامی ملک گیلان کو تباہ کر دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۵۹۰ تا ۶۰۰؛ حوت آئینہ پرست اور دجال خونخوار مل کر قلعۂ ذوالامان پر اسلامیوں کے خلاف جنگ کرتے ہیں، حوت قتل ہوتا ہے لیکن دجال کامیاب ہوتا ہے۔ لاتعداد اسلامی قتل ہوتے ہیں اور پھر متعدد اسلامی بیگمات خودکشی کر لیتی ہیں، چہارم، ۶۹۴ تا ۷۴۴؛ دیکھیے، ''قلعۂ ذوالامان'' ☆

درویش، داستان کے

دیکھیے، ''داستان کے درویش'' ☆

دریادل، ابن بزرجمہر

پیدائش، اشک، ۲۶، بلگرامی/ غالب ۷۴؛ امیر حمزہ عقابین سے اتارے جاتے ہیں لیکن فوراً غائب ہو جاتے ہیں۔ دریادل (جس کا ایک نام والا گہر بھی ہے) اس کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ انھیں پردۂ قاف لے جایا گیا ہے تا کہ ان کے جسم سے گائے کی کھال الگ کی جا سکے جو اس وقت ان کے بدن سے چپک کر دوسری جلد کی شکل اختیار کر گئی ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۹۳؛ ذکر لعل، دوم، ۱۹۷ ☆

دریائے خون رواں

دیکھیے، ''طلسم باطن'' ☆

دریائے نیل

طلسم ہوش ربائے باطن میں کوہ ہفت رنگ کے نیچے یہ دریا بہتا ہے۔ اس میں سات سر ہمزادوں کے چرخ مارتے پھرتے ہیں: افراسیاب، مصور، لاچین، داؤد، زمہریر، نیلم، اور توسن، ہوش ربا،

ششم، ۳۷۳: زمہریر کے سر میں لوح طلسمی پوشیدہ ہے اور مہرۂ طلسم اس کے سر میں ہے، ہوش ربا، ۷۸۱ ☆

دست راستی، دست چپی

امیر حمزہ کے شاہ و سردار کچھ تو بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھتے ہیں، اور کچھ بائیں جانب۔ دائیں والوں کو دست چپی اور بائیں والوں کو دست راستی کہا جاتا ہے۔ لیکن دائیں یا بائیں جانب کرسی کا انتخاب وہ خود نہیں کرتے۔ کوئی بادشاہ یا سردار جب پہلی بار دربار میں آتا ہے تو امیر حمزہ اشارے سے، یا صریحاً ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کس طرف بیٹھے گا۔ دست راستی عموماً بردبار اور منکسر المزاج ہیں، دست چپی ان کے برعکس ہیں۔ لیکن یہ تفصیل اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے سمجھی جائے کہ داستان میں ہر بادشاہ اور سردار عام معیار سے زیادہ غیرت مند، تیز مزاج، بہادر، اور گھمنڈی ہوتا ہے۔ لہٰذا دست راستی اگر منکسر المزاج ہیں تو دست چپیوں کی بہ نسبت منکسر المزاج ہیں۔ ان کے انکسار و عام آدمیوں جیسا انکسار نہ سمجھنا چاہیئے۔ مہم جوئی اور فتاحی طلسم اور صاحب قراں کہلانے کا شوق امیر حمزہ کے تمام اخلاف کو ہے۔

دست چپیوں اور دست راستیوں کی مکمل فہرست کہیں نہیں ملتی۔ اور ظاہر ہے کہ اگر یہ ہر داستان کے ساتھ یہ بڑھتی رہتی ہے تو ہر شاہ یا سردار کی موت کے ساتھ گھٹتی بھی رہتی ہے۔ ''صندلی نامہ'' میں ایک فہرست البتہ موجود ہے جسے یہاں درج کیا جاتا ہے:

مختصر فہرست، دست راستی (صندلی، ۲۱۳)

ابوالفتح اصفہانی (عیار)

بدیع الزماں بن حمزہ

چالاک (عیار)

علقمہ

عمرو یونانی بن حمزہ

لندھور بن سعدان، خسرو ہندوستان

مظفر

نورالدہر بن بدیع الزماں

مختصر فہرست، دست چپی (صندلی، ۲۱۳)

ابراہیم بن مالک

ایرج بن قاسم بن علم شاہ

تورج

حارث بن سعد

رستم علم شاہ ابن حمزہ

سلیمان ثانی بن عجیل ماہرو بن عبدالمطلب

شاپور (عیار)

قاسم بن رستم علم شاہ

قہور دیو پرور

مالک اژدر

مرزبان

مرزنگ

یہ بات دھیان میں رکھنے کی ہے کہ مندرجہ بالا فہرست میں جو اشخاص ہیں، ان کے اخلاف اور عیار بھی انھیں کے اعتبار سے دست راستی یا دست چپی ٹھہریں گے۔ جو فہرست ہم نے یہاں ''صندلی نامہ'' سے لے کر درج کی ہے وہ مکمل ہرگز نہیں ہے۔ مثال کے طور پر یہاں عبدالجبار حلبی کا نام نہیں ہے جو امیر حمزہ کے قدیمی ساتھیوں میں سے ہے اور مدت مدید کے بعد لندھور ثانی کی جان بچانے کی کوشش میں عین محاربہ میں موت کے گھاٹ اترتا ہے (''آفتاب شجاعت''، چہارم، ۸۶)۔

یہ بات بھی ملحوظ رکھنے کی ہے کہ دست راستی اور دست چپی کی یہ تفریق بہت پرانی ہے، صرف اہل ہند کی ایجاد نہیں۔ چنانچہ ''بہار عجم'' میں یوں لکھا ہے:

دست چپی و دست راستی

درقصہ امیر حمزہ مذکور است کہ پہلوانان کرسی نشین وے از دو قسم بودند۔ یکے بر دست راست می نشستند و یکے بر دست چپ۔ و مالک اشتر از قسم دست چپی بود، اشرف۔

اے شاہ نجف منم غلام در تو
آزادی ام از غلامی قنبر تو
درقصہ حمزہ گشتہ ام دست چپی
خالص ز برائے مالک اشتر تو

(ملحوظ رہے کہ بعینہ یہی عبارت ''آنندراج'' میں بھی ''بہار'' کے حوالے سے درج ہے۔ مزید کچھ نہیں۔)

(ترجمہ)

قصہ حمزہ میں مذکور ہے کہ امیر حمزہ کے سرداران کرسی نشین دو قسم کے تھے۔ ایک وہ جو دائیں جانب بیٹھتے تھے، اور ایک وہ جو بائیں جانب بیٹھتے تھے۔ اور مالک اشتر دست چپی گروہ کے تھے۔ اشرف [ماژندرانی] (رباعی)۔

اے شاہ نجف، میں آپ کے در کا غلام ہوں
آپ کے غلام [قنبر] کی غلامی میں میری آزادی ہے
میں تو قصہ حمزہ میں دست چپی ہو گیا،
صرف آپ کے [ساتھی، صحابی رسول] مالک اشتر کی خاطر۔

مندرجہ بالا سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) اشرف ماژندرانی [سعیدائے اشرف] ۱۶۲۵ کے قریب پیدا ہوئے اور عظیم آباد میں ۱۷۰۸ (بقول بعض ۱۷۰۴) میں فوت ہوئے۔ ان کی اوائلی تعلیم و تربیت اصفہان میں ہوئی۔ وہ باپ اور ماں دونوں کی طرف سے ذی علم خاندان کی اولاد اور شعر میں مرزا صائب کے شاگرد تھے۔ وہ

اعلیٰ درجے کے مصور اور خوش نویس بھی تھے اور خوشنویسی میں انھوں نے میر عماد الحسنی کے ایک بھانجے کی شاگردی اختیار کی تھی۔ اس تربیت اور ماحول اور ذوق کے شخص سے بعید نہیں کہ وہ اپنے وطن ہی میں داستان امیر حمزہ سے واقف ہو گیا ہو۔ اور دست چپی اور راستی سرداروں کے بارے میں اس نے ایران ہی میں سنا ہو۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سترہویں صدی کے ربع دوم میں داستان کا جو روپ ایران میں رائج تھا اس میں دست چپی اور راستی اصطلاحیں اور سردار موجود تھے۔

(۲) لیکن دوسری بات یہ ہے کہ ٹیک چند بہار نے ''دست چپی'' کی سند میں محض ایک اشرف ماژندرانی کو پیش کیا ہے۔ اگر ایران کے دیگر شعرا نے اس اصطلاح کو استعمال کیا ہوتا تو اغلب ہے کہ بہار نے ان کی بھی کوئی سند درج کی ہوتی۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ دست چپی اور راستی کا ادارہ ایران سے تعلق نہ رکھتا ہو اور وہ داستان کی ہندوستانی (فارسی) روایت کا مرہون منت ہو۔ ''لغت نامۂ دہخدا'' میں یہ اصطلاح نہیں ہے۔ اس سے یہ گمان اور بھی قوی ہو جاتا ہے کہ اہل ایران اس اصطلاح سے ناواقف رہے ہوں گے۔

(۳) ٹیک چند بہار نے اپنی موت (۱۷۶۶) کے پہلے ''بہار عجم'' کی سات روایتیں تیار کی تھیں اور آخری روایت (۱۷۵۲) کو اپنے شاگرد اندر من کا-ٹھ کے سپرد کر دیا تھا۔ اندر من کا-ٹھ نے استاد کے مسودے کو ۱۷۸۲ میں عام کیا۔ اس بات کا امکان ہے کہ اندر من کا-ٹھ نے استاد کے ضخیم مسودے میں کچھ اپنا کام شامل کر دیا ہو (یہ اس زمانے میں معیوب نہ تھا) اور ''دست چپی و دست راستی'' کا اندراج اندر من کا-ٹھ کا کیا ہوا ہو۔ لیکن اشرف ماژندرانی تو بہر حال ۱۷۱۰ کے پہلے مر چکے تھے۔ لہٰذا اگر یہ سند جعلی نہیں ہے تو یہ بات مستحکم ہو جاتی ہے کہ یہ اصلاح سترہویں صدی میں موجود تھی۔

(۴) ہمیں یہ معلوم ہے کہ مالک اشتر صحابی تھے اور حضرت علی کے جاں نثاروں میں نمایاں تھے اور بات بات پر تلوار نکال لیتے تھے۔ مالک اشتر (یعنی اس نام کے آدمی کو) دست چپی دکھانے میں شیعہ داستان گویوں نے شاید یہ اشارہ دیا ہو کہ تمام دست چپی شاہ و سردار حضرت علی کے جاں نثار، تیز مزاج، اور ہر وقت جنگ کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ بظاہر یہ بھی لگتا ہے کہ دست چپیوں کی قسمت میں صاحبقرانی نہیں ہے، لہٰذا ایک اشارہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دست چپیوں کے باب میں بھی وہی '' بے

انصافی'' ہوگی جو بقول حضرات شیعہ جناب امیرؑ کے ساتھ روا رکھی گئی تھی۔

(۵) لیکن یہ بات بھی قابل لحاظ ہے، بلکہ بہت اہم ہے کہ داستان میں ''مالک اشتر'' نام کا کوئی کردار نہیں۔ ایک خاصا اہم کردار ''مالک اژدر'' ضرور ہے، لیکن وہ نہ صحابی رسولؐ ہے اور نہ شیعیان علی میں سے ہے۔ دست چپی وہ بے شک ہے۔ (ملاحظہ ہو ''مالک اژدر'')۔ اب یہ کہنا غیر ممکن ہے کہ اشرف ماژندرانی نے ''مالک اژدر'' کو ''مالک اشتر'' سمجھ لیا، یا داستانی کردار مالک اژدر ہی کا ایک نام ''مالک اشتر'' بھی ہے۔

(۶) بہر حال، یہ بات ثابت ہے کہ ''دست چپی اور دست راستی'' کا ادارہ داستان میں بہت قدیم ہے۔ اس خیال کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ اس کا ذکر ''نوشیرواں نامہ'' میں ہے جو کہ داستان امیر حمزہ کی پہلی جلد، یا پہلی داستان ہے۔

اب دست چپی اور دست راستی شاہوں اور سرداروں کے بارے میں کچھ تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

پہلا مذکور، ابھی امیر حمزہ دربار نوشیرواں ہی سے منسلک ہیں اور بہرام گرد پہلا دست راستی ہے، بلکہ اس سلسلۂ دست چپی و دست راستی کی پہلی کڑی ہے، نوشیرواں، اول، ۳۱۴؛ امیر حمزہ جب صاحبقرانی سے دست بردار ہوتے ہیں تو ایرج اور نورالدہر میں صندلی صاحبقرانی کے لئے جھگڑے ہونے لگتے ہیں۔ لندھور کہتا ہے، ''داغ مفارقت صاحبقراں نے ایسا دل پر اثر کیا ہے کہ مجھ میں طاقت دوستی دست راستیوں کی اور دشمنی دست چپیوں کی باقی نہیں رہی''، صندلی، ۲۱۷؛ بلقیس بن جمہور دیو پرور کہتا ہے: ''ہم ایک ہی باغ کے گل، ایک ہی آسمان کے ستارے، ایک ہی کان کے جواہر ہیں۔ ہم میں کوئی ایک دوسرے کا عدو نہیں ہے، اور یہ مخالفت جو تم [ملکۂ ماہ گلابی پوش] نے سنی، یہ صاحبقرانی کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ ہمیشہ سے ایک چشمک چلی آتی ہے کہ وہ لوگ داہنی صف کے بیٹھنے والے ہیں اور ہم سب بائیں صف کے بیٹھنے والے ہیں۔ ابتدا اس فساد کی دنگل رستم سے ہوئی تھی۔'' اس کے بعد بلقیس پورا قصہ بیان کرتا ہے [بظاہر یہ واقعہ داستان (طویل) میں مذکور نہیں ہے]، آفتاب، پنجم، اول، ۸۴۰؛ نورالدہر کہتا ہے کہ دست چپی فطرتاً جھگڑالو ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۳۸۸؛ دست چپی (قاسم اور دوسرے) ایرج کو

مار ڈالنے کی سازش کرتے ہیں، ایرج، دوم، ۶۲۳؛ نقابداروں کا ایک گروہ امیر حمزہ سے درخواست کرتا ہے کہ دست چپی اور دست راستی کے ادارے کو ختم کر دیجئے کیونکہ اس کا حاصل باہمی آویزش کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن امیر حمزہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام سرداروں کے دل میں ایرج بن قاسم (دست چپی) اور نور الدہر بن بدیع الزماں (دست راستی) کے لئے بے حد محبت ہے، نور افشاں، سوم، ۳۲۲؛ قاسم اور بدیع الزماں کے جھگڑے اور جنگ سے تنگ آکر امیر کہتے ہیں کہ اب کوئی دست چپی یا دست راستی کا نام لے گا تو میں اسے قتل کر دوں گا، نور افشاں، سوم، ۶۸۲؛ پھر وہی باہمی آویزش، سکندری، اول، ۴۱؛ عشق اور باہمی آویزش ساتھ ساتھ، سکندری، اول، ۴۹؛ دست راستی حسب معمول دست چپیوں کی مشکلوں میں ان کے کام آتے ہیں، سکندری، اول، ۱۰۱؛ ایک ساحرہ جو طلسم کشا کے ساتھ ہے، کہتی ہے کہ دست چپیوں اور دست راستیوں میں جھگڑا نہیں، رقابت ہے، سکندری، اول، ۳۶۳؛ لندھور ثانی (دست راستی) اور مالک اژدر ثانی (دست چپی) اپنے اپنے باپوں کے نقش قدم پر، تورج، دوم، ۴۴؛ رستم ثانی (دست چپی) سے زیر ہو جانے کے بعد سہراب بن لندھور کہتا ہے کہ ہم لوگ دست راستی ہیں، آپ کے دربار میں دائیں جانب بیٹھیں گے، لیکن صاحبقراں کے دربار میں آپ کے ساتھ بائیں جانب بیٹھیں گے۔ اس کے برخلاف، رستم ثانی سے زیر ہو جانے کے بعد گرشاسپ بن طہماس بن عنقویل دیو پرور کہتا ہے کہ ہم لوگ دست راستی ہیں، لیکن آپ کے قرب کی خاطر بائیں جانب بیٹھیں گے، تورج، دوم، ۴۸۵ تا ۴۸۶؛ دست چپیوں کی ناز برداری سبھی کرتے ہیں۔ خود شاہ اسلامیان بھی ان کی بات کی پچ کرتا ہے، تورج، دوم، ۷۶۳؛ بدیع الملک (صاحبقران وقت) کہتے ہیں کہ دست چپیوں اور دست راستیوں کے مابین چپقلش صاحبقران اول کے زمانے سے چلی آتی ہے اور اس نے اہل اسلام کو بہت دکھ دیئے ہیں، آفتاب، چہارم، ۱۲۶؛ نقاب دار ابلق سوار بھی اسلامیوں میں دست چپی اور دست راستی کے جھگڑوں پر لعن طعن کرتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۳۸۱؛ اسلامیوں میں افتراق کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ بدیع الملک کو صاحبقرانی عطا ہوئی، آفتاب، پنجم، اول، ۴۶۸؛ اسلامیان کہتے ہیں کہ اچھا ہے کوئی کافر اس وقت ہمارے مقابل نہیں ہے، اب ہم اطمینان سے باہم جنگ کریں گے! گلستان، اول، ۱۹۸ ☆

دعائیں

اسلامیوں کی دعائیں بالعموم فوراً قبول ہوتی ہیں، لیکن ایک بار سعد بن حمزہ کو دو بار دعا کرنی پڑتی ہے، بقیہ، اول، ۲۶۲؛ اسلامیوں کی دعا بے اثر رہتی ہے، بقیہ، اول، ۷۵۳؛ نقاب دار کا مقابلہ کرنے سے پہلے امیر حمزہ خدا سے دعا کرتے اور نصرت طلب کرتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۶ تا ۵۳۷؛ اسلامیوں کی دعا اس لئے قبول نہیں ہوئی کہ ستارے خلاف تھے، آفتاب، سوم، ۴۷۸، ۴۸۳☆

دل آرام چنگی

چین کی شہزادی، نوشیرواں کی ماں، نوشیرواں، اول، ۳۵☆

دل افروز

طول مست آبلہ روے کی بیٹی۔ طول مست نے مالک اژدر کو قید کرلیا تو مالک اژدر کی کمان دل افروز کے ہاتھ لگی اور اس نے کمان کو زہ کرلیا۔ دونوں ایک دوسرے پر فریفتہ ہوجاتے ہیں۔ دل افروز کی مدد سے مالک اژدر کو رہائی ملتی ہے، دونوں بھاگ نکلتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۷۰ و مابعد☆

دل سوز، بن جاں سوز، بن قران

اسلامی عیار، جب مہر نگار لشکر حمزہ کو چھوڑ دیتی ہے تو ژوپین اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ دل سوز اس وقت مہر نگار کے بہت کام آتا ہے، ہومان، ۷۲۷ تا ۷۳۱؛ میدان عمل میں، گلستان، دوم، ۳۶۴؛ بہت عمدہ عیاری، گلستان، سوم، ۳۶۴☆

دودۂ زنگی

غیر اسلامی ساحر، نور افشاں، دوم، ۴۱۱☆

دورانیہ، داستان کا

دیکھئے، ''داستان کا دورانیہ''☆

دویل ہندی

قویل ہندی کا ساتھی۔ دونوں ہی لندھور کے قدیمی ساتھی ہیں، ہومان، ۱۷۰؛ رستم علم شاہ اسے مع فیل اٹھا کر قلعے کی خندق میں ڈال دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۶۹ ☆

دیگر داستان گویوں کے حوالے

نوشیرواں، اول، ۱۰۵، ۱۶۸، ۲۰۳، ۷۴۳؛ شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ گاو لنگی گاو سوار کے بیان میں ''داستان گویان خوش تقریر'' کے دو قول ہیں، ہرمز، ۱۱۳۹؛ ایک اور داستان گو کے بارے میں ایک بہت ذرا سی بات کا بڑی تفصیل سے ذکر، نوشیرواں، دوم، ۴۰۴؛ چالاک کی پیدائش کے بارے میں دیگر داستان گویوں سے اختلاف، نوشیرواں، دوم، ۵۱۳؛ بالا، ۵۵۰، ۵۵۲، ۵۵۳؛ محمد حسین جاہ کہتے ہیں کہ میں نے جہانگیر ابن حمزہ کی داستان کو شیخ تصدق حسین سے لیا ہے، ہوش ربا، سوم، ۹۳۴؛ جعفر علی ہنر فیض آبادی اپنی تقریظ میں کہتے ہیں کہ میر احمد علی نے داستان کے صرف ''پتے'' چھوڑے تھے، محمد حسین جاہ نے ان پتوں کو مفصل کیا اور داستان میں نئی جان ڈال دی، ہوش ربا، دوم، ۹۶۰؛ انبا پرشاد رسا کا ذکر، ہوش ربا، سوم، ۷۹۵؛ رسا کی ایک نظم، ہوش ربا، سوم، ۸۷۹؛ ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۱؛ جاہ کا ذکر، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۲۹؛ قمر کہتے ہیں کہ ''نوشیرواں نامہ'' کا ''مصنف'' درحقیقت ''ملا فیضی'' ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۱؛ میر احمد علی اور جاہ کا ذکر، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۷۶۲ تا ۷۶۸؛ قمر کہتے ہیں کہ جاہ نے میری حق تلفی کی، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۷۶۲؛ داستان کے اصل بیان کنندگان میں ایک ملا جلال ہمدانی ہیں، تورج، اول، ۳۰۳؛ ملا طوبیٰ اور حاجی شہاب الدین ہمدانی بھی قدیم داستان گو ہیں، ان کا حوالہ، تورج، اول، ۲۶۸؛ تصدق حسین کہتے ہیں کہ قمر نے یہ دکھا کر غلطی کی کہ لوح طلسم نے افراسیاب کے خلاف اثر کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ لوح طلسم تو افراسیاب کے نام پر بنی ہی نہ تھی۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ جو ہو گیا، ہو گیا، اب اسے بدل نہیں سکتے، سلیمانی، دوم، ۴۷۳ تا ۴۷۵؛ احمد حسین قمر کا بیان ہے کہ محمد حسین جاہ نے حیرت اور چالاک کی شادی کرادی تھی، لیکن واقعہ یہ ہے کہ شادی ابھی نہیں ہوئی ہے۔ کوکب نے حیرت کو قتل کر دیا ہے، لیکن دراصل وہ قتل نہیں ہوئی ہے بلکہ پردۂ ظلمات میں ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۴ تا ۱۰۲۱؛ میر اعظم

علی، استاد تصدق حسین، کا حوالہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۲۷؛ "رموز حمزہ" کا حوالہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۹۹؛
مزید دیکھئے، "بوستان خیال" ☆

دیلم، بن تورج بدرگ حرامی

اول مفتوح، اس کو سیلم بھی کہتے ہیں، اول مفتوح، دیلم اور اس کا بھائی ویلم (مع واؤ، اول مفتوح)
ارژنگ کو اپنا بادشاہ قرار دیتے ہیں، آفتاب، اول، ۳۳؛ شہر آفتاب نما کو جاتے ہوئے وہ قرملسپ نامی پہلوان
پر غالب آتا ہے، آفتاب، سوم، ۲۹۷؛ ویلم اور دیلم کو ارژنگ سے خاص لگاؤ اس لئے ہے کہ وہ ایرج کے توسط
سے قاسم بن رستم علم شاہ کے عزیز دار ہیں، آفتاب، اول، ۱۱۰۰؛ دیکھئے، "سیلم بن تورج بدرگ حرامی" ☆

دیوانے

پہلی بار ظہور، نوشیرواں، دوم، ۲۵؛ کچھ تفصیلات، بالا، ۴۵۰؛ ہم دیوانہ وہم ساحر، ہوش ربا،
سوم، ۳۳۷؛ دیوانوں کی فوج، ہوش ربا، سوم، ۳۳۸؛ مجرمانہ ذہنیت والے پاگلوں کی طرح کراہیت
انگیز طور طریق، ہفت پیکر، دوم، ۵۴۴؛ ان کی شکل شباہت، آفتاب، اول، ۶۳؛ اسد بن کرب بطور
دیوانہ، اور اس کے ساتھی، آفتاب، اول، ۵۳۵؛ مصروف دیوانہ اور اس کی چالیس ہزار فوج۔ مصروف
تین نقاب داروں کو زخمی کر دیتا ہے، بالآخر سہراب ثانی کے ہاتھوں مغلوب ہوتا ہے، آفتاب، سوم،
۱۲۹۳ تا ۱۲۹۶، ۱۲۹۸؛ خون آشام دیوانے، نلکی لگا کر اپنے شکار کا خون چوس لیتے ہیں، آفتاب، پنجم،
اول، ۷۷۷؛ عامل دیوانہ اور اس کا بیٹا، تیمور تو دیوانے کو زیر کر لیتا ہے لیکن اس کے بیٹے کو تیمور کا عیار ایک
بزرگ کی امداد سے زیر کرتا ہے، گلستان، دوم، ۴۵۰؛ مزید دیکھئے، "عروج" ☆

دیو بن صلصال بن دال بن دیو

اچانک ظاہر ہو کر نوشیرواں کی حمایت میں جنگ کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۰۵ ☆

دیو، جن، اور پری زاد

سرمۂ سلیمانی لگائے بغیر پری زاد دکھائی نہیں دے سکتے، لیکن دیو معمولی آنکھ سے بھی نظر آسکتے

ہیں، آفتاب، اول، ۳۰۹؛ ''پری'' اور دیوزاد میں مباشرت ممکن ہے، ہفت پیکر، سوم، ۳۲۵؛ دیووں اور دیونیوں کی شکل وشباہت، آفتاب، اول، ۱۱۳۶؛ دیووں کی صورتیں، آفتاب، سوم، ۶۰۰ تا ۶۰۱؛ جنوں کے لئے آدم خوری کار ثواب ہے، آفتاب، اول، ۳۳۵؛ دیووں کے خلاف جنگ کے اصول، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۶۳؛ قریشیہ سلطان کے دیووں نے ساحروں کو کھایا تو انھیں درد شکم لاحق ہو گیا، ایرج، دوم، ۴۵۴؛ زخمی دیو اپنا ہی خون پی لیتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۶۰۷، ۱۱۱۹، آفتاب، سوم، ۵۱۲؛ زخمی دیو اپنے مد مقابل کا خون پیتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۶۲۰؛ غیر اسلامی دیو کہتا ہے کہ قوت و جرأت تو ذاتی ہے، خداؤں سے اس کا کیا تعلق، آفتاب، پنجم، اول، ۳۴۸؛ غیر اسلامی دیو جس کا قد ۲۰۰ گز ہے اور وہ چوبیس سو من کا گرز باندھتا ہے۔ اسلامی دیو ایک سو تیرہ گز اونچا ہے اور بائیس سو من کا گرز باندھتا ہے۔ غیر اسلامی دیو کے ہاتھوں اسلامی دیو کا قتل، آفتاب، پنجم، اول، ۳۵۹ تا ۳۶۱؛ شریر جنات جنھیں حضرت آدم اور اولاد آدم سے نفرت ہے۔ ان کی تمنا ہے کہ حضرت آدم کی قبر کو کھندل ڈالیں اور ان کی ہڈیوں کو کھالیں، نعوذ باللہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۲۱۸؛ تیمور جیسے جیسے دشمنوں کو قتل کرتا ہے، دیو تحسین انھیں کھا لیتا ہے، گلستان، دوم، ۴۳۹؛ دیووں اور حسینۂ خوابیدہ (Sleeping Beauty) قسم کی ایک لڑکی سے بدیع الملک کا سامنا، لعل، دوم، ۲۲۸؛ دیو صرصر آہوتنگ جو دیو کریت کا عیار بھی ہے، ہومان، ۷۰ تا ۷۲ ☆

دیو عفریت، ابن عفریت

عفریت کا بیٹا، صاحبقران قاف کو اٹھالے جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ آسمان پری کے بطن سے امیر حمزہ کے بیٹے ہیں۔ اس صدمے سے آسمان پری جاں بحق ہو جاتی ہے، آفتاب، چہارم، ۴۷۲ ☆

رائے دلیپ

ہندوستانی سردار جو شہپال بن شاہرخ اور دوسرے اسلامیوں کا حامی ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۳؛ دجال خونخوار کے ہاتھوں ہندوستان کی جنگ میں قتل ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۸ ☆

ربط باہمی اور پیش آمد، مختلف داستانوں میں

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ داستان امیر حمزہ (طویل) کے نول کشوری روپ میں بہت

ساری رنگ آمیزی ہمارے لکھنوی داستان گویوں، خاص کر شیخ تصدق حسین، احمد حسین قمر، محمد حسین جاہ، انبا پرشاد رسا، سید اسمٰعیل اثر، اور اغلباً پیارے مرزا کی ہے، لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ داستان (طویل) کا عمومی نقشہ، اس کی زیادہ تر اہم داستانیں (اہم تفصیلات اور جزئیات کے ساتھ)، اہم کردار، اور وقوعے، سب پہلے سے موجود تھے۔ داستان کی مختلف جلدوں میں بار بار ایسے بیانات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری داستان اپنی عمومی شکل میں داستان گو کے ذہن میں موجود ہے۔ یہ بیانات تین طرح کے ہیں۔

(۱) کسی دوسری داستان (یعنی کسی مختلف جلد) کے کسی واقعے کا حوالہ، کہ فلاں بات فلاں داستان میں واقع ہو چکی ہے، یا واقع ہوگی۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ جس داستان، یا جلد، کا ذکر کیا گیا ہے یا حوالہ دیا گیا ہے، ابھی وہ نول کشور پریس نے شائع بھی نہیں کی ہے، بلکہ وہ شاید ابھی لکھی بھی نہیں گئی ہے۔ اس طرح کے بیانات کو میں نے ''پیش آمد'' کا نام دیا ہے۔

(۲) ایسے بیانات جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سب داستانیں باہم مربوط ہیں، یعنی کسی داستان، یا وقوعے کا ذکر اس طرح کیا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقوعے، یا داستان، کا نتیجہ، یا مزید حال، فلاں جگہ معلوم ہوگا۔ واضح رہے کہ اس طریق کار یا طریق عمل کی وجہ یہ نہیں کہ داستان گو آپ کے جذبۂ تجسس، یعنی (Suspense) کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔ اصولی طور پر داستان میں تجسس کا کوئی مقام نہیں، وہاں تو وقوعے کے پیش آنے کے پہلے ہی بیان کر دیا جاتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے، یا کیا ہوگا۔ جس طرح کے بیانات کا ذکر میں کر رہا ہوں ان کے ذریعہ داستان (طویل) کے مختلف اجزا، یا داستانوں، میں باہمی ربط معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ایک وقوعہ کہیں بیان ہوا، پھر کہا گیا کہ اس کا آئندہ حصہ، یا نتیجہ، فلاں جگہ ملے گا، وغیرہ۔ اس کی ایک مثال صلصال کا معاملہ ہے، جس پر بحث جلد اول میں گذر چکی ہے (ص ۲۳۲ تا ص ۲۳۵، ص ۲۳۸ تا ص ۲۳۹)۔ ایسے بیانات کو میں نے ''ربط باہمی'' کے تحت رکھ کر انھیں ''ذکر'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان دونوں طرح کے بیانات کو میں نے موجودہ سرخی [''ربط باہمی اور پیش آمد، مختلف داستانوں میں''] کے تحت رکھا ہے۔

(۳) دوسرے داستان گویوں کا ذکر، یا کسی نہ کسی طور سے ان کا حوالہ۔ مثلاً کہیں پر کسی

داستان گو کا حوالہ ہے، کہ انھوں نے یہ وقوعہ یوں لکھا، یا یوں بیان کیا ہے۔ اکثر صرف ''صاحب دفتر'' کا ذکر کیا گیا ہے، کہ ''صاحب دفتر'' نے یوں لکھا ہے، لیکن کئی جگہ داستان گویوں کا نام بھی لکھا ہے اور ان کے قول سے اختلاف یا اتفاق کیا ہے۔ اس طرح کے بیانات کو میں نے ''دیگر داستان گویوں کے حوالے'' کا عنوان دے کر الگ درج کیا ہے۔ ہر جلد (یا داستان) کے نام آگے جو تاریخ درج کی ہے وہ اولین اشاعت کی تاریخ ہے۔ اس معاملے کی تفصیلات کے لئے باب چہارم ملاحظہ کریں۔

ہومان نامہ [۱۹۰۱]، ذکر، نوشیرواں، دوم [۱۸۹۸]، ۲۰؛ ایرج نامہ [۱۸۹۳]، پیش آمد، نوشیرواں، دوم [۱۸۹۸]، ۴۰۴؛ طلسم ہوش ربا [۱۸۸۳ تا ۱۸۹۷]، پیش آمد، ہرمز [۱۹۰۰]، ۳۳۶، ۷۹۳، ۸۰۶، ۸۲۱؛ تورج نامہ [۱۸۹۶ تا ۱۸۹۷]، صندلی نامہ [۱۸۹۵]، ذکر، کوچک [۱۸۹۳]، ۴۱۲؛ ایرج نامہ [۱۸۹۳]، ذکر، کوچک، ۴۸۳؛ اس بات کا ذکر کہ گلستان باختر میں قاسم اور اس کے پیچھے پیچھے بدیع الزماں غائب ہو جاتے ہیں، گلستان باختر [۱۹۰۹ تا ۱۹۱۷]، کوچک [۱۸۹۳]، ۴۸۵؛ صندلی نامہ [۱۸۹۵]، اور تورج نامہ [۱۸۹۶ تا ۱۸۹۷]، پیش آمد، کوچک [۱۸۹۳]، ۴۹۱؛ تورج نامہ [۱۸۹۶ تا ۱۸۹۷]، پیش آمد، ایرج، دوم [۱۸۹۳]، ۶۱۰؛ صندلی نامہ [۱۸۹۵]، ایرج نامہ [۱۸۹۳]، پیش آمد اور ذکر، کوچک [۱۸۹۳]، ۴۸۳؛ صندلی نامہ [۱۸۹۵]، ایرج نامہ [۱۸۹۳]، ذکر، بقیہ، دوم [۱۸۹۷]، ۳۹، ۷۴۳؛ طلسم ہفت پیکر [۱۸۹۷،] ذکر، بقیہ، دوم [۱۸۹۷]، ۶۱۵؛ نوشیرواں نامہ [۱۸۹۳ تا ۱۸۹۸] اور ایرج نامہ [۱۸۹۳]، پیش آمد، ہوش ربا، دوم [۱۸۸۴]، ۳۰۶؛ بالا باختر [۱۸۹۹]، پیش آمد، ہوش ربا، دوم ۱۸۸۴]، ۵۱۵؛ ایرج نامہ [۱۸۹۳]، پیش آمد، ہوش ربا، اول، [۱۸۸۳] ۵۹؛ نوشیرواں نامہ [۱۸۹۳ تا ۱۸۹۸] میں برق کی ''کتے والی عیاری'' کا ذکر، ہوش ربا، اول [۱۸۸۳]، ۷۶۵؛ ایرج نامہ، [۱۸۹۳]، پیش آمد، ہوش ربا، سوم [۱۸۸۸/ ۱۸۸۹]، ۵۸۹؛ نوشیرواں نامہ، اول، [۱۸۹۳] پیش آمد، ہوش ربا، سوم [۱۸۸۸/ ۱۸۸۹]، ۷۱۰، ۹۱۹، و مابعد؛ طلسم نارنج [۱۹۰۱]، نوشیرواں نامہ [۱۸۹۳ تا ۱۸۹۸]، پیش آمد، ہوش ربا، چہارم [۱۸۹۰]، ۱۴۱، و مابعد؛ ایرج نامہ [۱۸۹۳]، بالا باختر [۱۸۹۹]، کوچک باختر [۱۸۹۳]، نوشیرواں نامہ،

[۱۸۹۳ تا ۱۸۹۸] پیش آمد، ہوش ربا، چہارم [۱۸۹۰]، ۱۲۰؛ خداوندِ دم خبیثہ [نوشیرواں، اول، ۱۸۹۳،
ہوش ربا، سوم، [۱۸۸۸/۱۸۸۹] اور طلسم نارنج [۱۹۰۱] کا ذکر و پیش آمد، ہوش ربا، چہارم [۱۸۹۰]،
۱۲۶؛ ایرج نامہ [۱۸۹۳] پیش آمد، ہوش ربا، پنجم، اول [۱۸۹۱]، ۷۰؛ بالا باختر [۱۸۹۹]، نوشیرواں نامہ
[۱۸۹۳ تا ۱۸۹۸]، پیش آمد، ہوش ربا، پنجم، اول [۱۸۹۱]، ۹۲، ۱۰۹؛ ہومان نامہ [۱۹۰۱]، پیش آمد،
ہوش ربا، پنجم، دوم [۱۸۹۱]، ۳۸۸؛ قمر کو امید ہے کہ انھیں نوشیرواں نامہ [۱۸۹۳ تا ۱۸۹۸] لکھنے کو ان
سے کہا جائے گا، ہوش ربا، ششم [۱۸۹۲]، ۲۰، اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ تصدق حسین اسی زمانے میں
نوشیرواں نامہ، اول، لکھ رہے تھے لیکن قمر کو اس کی اطلاع نہ تھی؛ ایرج نامہ، دوم [۱۸۹۳]، پیش آمد اور
ذکر، ہوش ربا، ہفتم، [۱۸۹۳] ۴۱۱، ۹۹۷؛ نوشیرواں، دوم [۱۸۹۸]، پیش آمد، ہوش ربا، ہفتم [۱۸۹۳]،
۱۰۰۹؛ صندلی نامہ [۱۸۹۵]، اور ایک داستان کی مختلف روایتیں، پیش آمد، ہوش ربا، ہفتم [۱۸۹۳]،
۱۰۱۰؛ نور افشاں [۱۸۹۶]، پیش آمد، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۱؛ کوچک باختر [۱۸۹۳] اور بالا باختر [۱۸۹۹]
کے واقعات کا مختصر بیان، ذکر اور پیش آمد، نور افشاں، اول [۱۸۹۶]، ۲۳۰؛ ہفت پیکر، پیش آمد، قمر کہتے
ہیں کہ طلسم فتنۂ نور افشاں کی داستان مکمل ہونے کے بعد طلسم ہفت پیکر [۱۸۹۷] کی داستان بیان ہوگی،
نور افشاں، دوم [۱۸۹۶]؛ صندلی نامہ [۱۸۹۵] اور رودۂ زنگی کے خلاف اسلامیوں کی جنگ کے ڈانڈے
طلسم فتنۂ نور افشاں کے واقعات سے ملتے ہیں، نورا فشاں، دوم، [۱۸۹۶]، ۴۱۱؛ ہوش ربا،
دوم [۱۸۸۴] کا ذکر اس نہج سے گویا طلسم فتنۂ نور افشاں کی داستان قدامت کے لحاظ سے طلسم ہوش ربا
کی داستان کے وجود میں آنے کے وقت (یا اس کے بھی پہلے) موجود تھی، یعنی احمد حسین قمر اس کے بیان
کنندہ تو ہیں، مصنف نہیں ہیں، نور افشاں، سوم [۱۸۹۶]، ۵۵۱؛ ہفت پیکر [۱۸۹۷]، پیش آمد، نور
افشاں، سوم [۱۸۹۶]، ۶۸۸؛ طلسم ہفت پیکر، پیش آمد، نور افشاں سوم، ۶۸۸؛ نور افشاں، ذکر، ہفت
پیکر، اول، ۵۶۴؛ مہر نگار کی موت کا بیان بالکل انھیں تفصیلات کے ساتھ جو داستان (مختصر)
[۱۸۵۵/۱۸۷۱] میں مذکور ہیں۔ یہ تفصیلات ہو بہو وہ نہیں ہیں جو نوشیرواں نامہ [۱۸۹۳، ۱۸۹۸] میں
ہیں، ہفت پیکر، دوم [۱۸۹۷]، ۴۲۷؛ طلسم خیال سکندری [۱۸۹۷؟]، پیش آمد، ہفت پیکر، سوم
[۱۸۹۷]، ۳۱۲، ۴۱۰؛ بالا باختر [۱۸۹۹] اور کوچک باختر [بعد ۱۸۹۲] کی جنگوں کا ذکر اور پیش

آمد، ہفت پیکر، سوم[۱۸۹۷]،٦، ۶۰۴؛ ایرج نامہ [۱۸۹۳] میں دمامہ کی موت کا ذکر، ہفت پیکر، سوم [۱۸۹۷] ۶۲۴؛ ایرج نامہ [۱۸۹۳]، ذکر، ہفت پیکر، سوم[۱۸۹۷]، ۷۰۷؛ عمرو کی معشوقہ کے بطن سے جو بیٹا ہوگا وہ طلسم زعفران زار سلیمانی[۱۹۰۵] میں سرگرم عمل ہوگا، خیال سکندری، دوم[۱۸۹۷]، ۵۱۹؛ ایرج نامہ[۱۸۹۳]، ذکر، خیال سکندری، دوم[۱۸۹۷] ۶۵۰؛ تورج نامہ[۱۸۹٦، ۱۸۹۷] اور طلسم نارنج[۱۹۰۱]، پیش آمد، صندلی[۱۸۹۵]، ۴۶۹؛ کچھ اس طرح کا انداز بیان گویا ''لعل نامہ'' [قصے کی ترتیب کے لحاظ سے آخری داستان، سال اشاعت ۱۸۹٦، ۱۸۹۷] اور آفتاب، اول[۱۹۰۱] کے کچھ واقعات یک زمان ہیں، آفتاب، اول، ۵۸۲، ۸۰٦؛ داستان گو یہاں مداخل ہوکر کہتا ہے کہ بقیہ حالات اس وقت سنائے جائیں گے جب طلسم نہ طاق کی فتح کے حالات بیان ہوں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ طلسم نہ طاق کی فتاحی کے حالات '' گلستان''، جلد سوم میں مذکور ہیں۔اس سے بھی یہ خیال گذرتا ہے کہ'' آفتاب شجاعت'' اور'' گلستان باختر'' کے کچھ واقعات اور''لعل نامہ'' کے کچھ واقعات یک زمان ہیں۔اس سے بھی یہ خیال گذرتا ہے کہ'' آفتاب شجاعت'' کے کچھ واقعات اور''لعل نامہ'' کے کچھ واقعات یک زمان ہیں، آفتاب، سوم[۱۹۰۴]، ۲۰۹؛ داستان گو مزید بتاتا ہے کہ اصل قصہ تو ''لعل نامہ'' میں ختم ہو جاتا ہے، لیکن مجھے یہ دفتر('' آفتاب شجاعت'') بالکل اتفاق سے دستیاب ہو گیا۔اس بیان کا مطلب یہ ہے کہ روایتی ترتیب واقعات کے حساب سے اختتام قصہ ''لعل نامہ'' پر ہو جاتا ہے (یعنی یہ داستان اس سلسلے کی آخری کڑی ہے)، لہٰذا'' آفتاب شجاعت'' میں جو باتیں مذکور ہیں وہ ''لعل نامہ'' کے کچھ پہلے کی، یا کم وبیش ''لعل نامہ'' ہی کے زمانے کی ہیں؛ لعل نامہ[۱۸۹٦، ۱۸۹۷]، ذکر و پیش آمد، آفتاب، چہارم[۱۹۰۸]، ۵۳۳؛ داستان گو کہتا ہے کہ ایک اور داستان موسوم بہ'' طلسم اسرار باطنی'' منجملہ'' دفتر انقلاب'' ابھی تحریر ہونی باقی ہے[لیکن درحقیقت یہ داستان لکھی نہیں گئی، یا اگر تحریر میں آئی تو شائع نہیں ہوئی]، آفتاب، پنجم، دوم[۱۹۰۸]، ۲۵۰، ۲۹۷، ۷٦۵، ۸۲۹؛ گلستان[۱۹۰۹]، پیش آمد، آفتاب، پنجم، دوم[۱۹۰۸]، ۵۴۸؛'' طلسم ابلق'' اور'' طلسم نہ فلک'' نامی داستانوں کا ذکر، یہ بھی شاید لکھی نہیں گئیں، آفتاب، پنجم، دوم[۱۹۰۸]، ۵۴۸، ٦٦۴؛ تصدق حسین کہتے ہیں کہ میں'' طلسم لالہ زار

سلیمانی'' لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں[یہ داستان بھی صفحۂ قرطاس پر نہیں اتری]، گلستان، اول[۱۹۰۹]، ۲۱۶،۴؛ نوشیرواں، دوم[۱۸۹۸]، ذکر، گلستان، اول[۱۹۰۹]، ۳۴؛ نوشیرواں، دوم[۱۸۹۸]، ذکر، گلستان، اول[۱۹۰۹]۵۳۶؛ ''طلسم ابلق''، ذکر، گلستان، دوم[۱۹۰۹] ۵۹۲؛ آفتاب، اور رفیع البخت ابن بدیع الملک کی پیدائش آفتاب، دوم، ۱۹۰۳، میں ہوئی۔ اس کی پیش آمد، لعل، دوم[۱۸۹۷]، اور تورج، دوم[۱۸۹۷]، ۱۲۸۸، لعل، دوم[۱۸۹۷]، ۵۵۲؛ آفتاب[۱۹۰۱ تا ۱۹۰۸] کی پیش آمد، لعل، دوم [۱۸۹۷]، ۸۶۷؛ ہومان[۱۹۰۱]، کا ذکر و پیش آمد، اگر چہ بہت درستی کے ساتھ نہیں، ایرج، دوم[۱۸۹۳]، ۵۵۴؛ ''ہومان نامہ'' [۱۹۰۱] کے اختتام پر احمد حسین قمر کہتے ہیں کہ اس داستان کا سرا ''نوشیرواں نامہ'' [۱۸۹۳، ۱۸۹۸] سے ملایا جائے گا۔ یعنی ''نوشیرواں نامہ'' اگر چہ کوئی اور لکھ چکا ہے، لیکن من حیث المجموع داستان پر کسی کا قبضہ نہیں، ہومان، ۸۱۳؛ اشتیاق حسین سہیل (فرزند احمد حسین قمر) ان داستانوں کی فہرست بیان کرتے ہیں جو ان کے بقول ''دفتر'' میں نہیں تھیں، اور انھیں ان کے والد نے ایجاد یا اختراع کیا، ہومان، ۸۱۳ تا ۸۱۴؛ مزید دیکھیے ''دیگر داستان گویوں کے حوالے'' ☆

رستم ثانی بن کرب، از بطن یاقوت ملک

پیدائش کی پیش آمد، ہومان، ۶۷۴؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸؛ دعویٰ کرتا ہے کہ میں سلیمان کو چک ہوں، لیکن یہی دعویٰ بدیع الملک کا بھی ہے، تورج، اول، ۸۰ تا ۸۲؛ فرعون کے مقابلے میں ٹھہر نہیں پاتا اور بھاگ نکلتا ہے۔ فرعون کو بدیع الملک شکست دیتا اور گرفتار کرتا ہے، تورج، اول، ۹۰۴؛ لعل ابن تورج اسے مار ڈالتا ہے اور اس کا خون پی لیتا ہے، لیکن یہ موت اصلی نہیں ہے، تورج، اول، ۷۲۵؛ طلسم صندل کی لوح بڑے عجیب طور سے حاصل کرتا ہے، تورج، دوم، ۲۳۲؛ ایک عجیب و غریب باغ میں اس کا داخلہ اور چار ساحروں سے یکے بعد دیگرے اس کی جنگ، تورج، دوم، ۴۴۴ تا ۴۰۷؛ مرآت جادو اس کے خلاف طرح طرح کے شعبدے کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۰۰۵؛ اس بات پر خفا ہے کہ حمزہ ثانی نے بدیع الملک کی موافقت کی ہے۔ لشکر حمزۂ ثانی سے نکل جاتا ہے، آفتاب، اول، ۱۱۳؛ اس کا کہنا ہے کہ تورج وغیرہ کے خلاف مہموں میں اس کی خدمات کا مناسب اعتراف نہیں کیا

گیا، آفتاب، اول، ۱۲۳؛ اسے یہ بات بھی بری لگی ہے کہ اس کے بھائی شہریار کو فرنگستان کی بادشاہی تفویض کی گئی۔ اس کے خوشامدی اس سے کہتے ہیں کہ آپ لڑ بھڑ کر صاحبقرانی چھین لیجیے، آفتاب، اول، ۱۴۱ و مابعد؛ شہریار نے اس کی تلاش میں فقیری لے لی ہے۔ ادھر رستم ثانی بھی درویش کے بھیس میں کئی پہلوانوں کو شکست دے کر انھیں اسلام میں داخل کرتا ہے، آفتاب، اول، ۱۷۵ تا ۲۵۸؛ پانچ سال پردۂ قاف میں گذارتا ہے۔ وہاں مضراب پری کے بطن سے اس کا بیٹا سہراب ثانی پیدا ہوتا ہے، آفتاب، اول، ۷۰۳؛ خواب میں آکر سہراب ثانی کو ڈانٹتا ہے کہ تم میری اور شہریار کی مدد کو کیوں نہ گئے، آفتاب، اول، ۱۱۹۰ و مابعد؛ سہراب ثانی کے ساتھ عازم پردۂ دنیا ہوتا ہے کہ بدیع الملک سے صاحبقرانی چھین لی جائے۔ اثنائے راہ میں پانچ ہزار کی معمولی فوج سے ستر ہزار دیووں کی فوج کو شکست دیتا ہے، آفتاب، سوم، ۱۱۰۳ تا ۱۱۶۵؛ بدیع الملک کو چنوتی دینے والے چار پراسرار نقاب داروں میں ایک وہ بھی ہے، گلستان، اول، ۱۷۱؛ بدیع الملک اسے اپنا نائب مقرر کرتے ہیں اور اسے "صاحب قران اوسط" کا خطاب دیتے ہیں، گلستان، اول، ۲۴۷؛ تورج کو قتل کرتا ہے درحالیکہ تورج زخمدار ہے۔ بدیع الملک اس کو بزدلی کا طعنہ دیتے ہیں۔ دونوں لڑتے ہیں لیکن کسی کی موت نہیں ہوتی، لعل، دوم، ۹۰۵ ☆

رستم علم شاہ، ابن حمزہ از بطن رابعہ اطلس پوش

پیدائش کے بعد قیصر روم اسے متبنیٰ کر لیتا ہے، وہ اس کا ماموں ہے۔ قیصر روم اسے ترغیب دیتا ہے کہ عمرو بن حمزہ اور اپنی ماں کے خلاف تلوار اٹھالے۔ زمانۂ شیر خواری ہی میں ایک مست ہاتھی کو مار ڈالتا ہے۔ تب سے اس کا لقب "پیل کن" ہو گیا، نوشیرواں، دوم، ۸۸ تا ۹۳؛ دویل اور قویل کو ایک ایک کر کے مع ان کے ہاتھی کے اٹھا لیتا ہے اور انھیں خندق میں پھینک دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۶۹؛ نوشیرواں کو اپنی بیٹی سے شادی کرنے، اور اس طرح زنا بالمحرم کے جرم کا ارتکاب کرنے سے روکتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۸۲؛ قباد کے ساتھ بدتہذیبی کا سلوک کر کے لشکر حمزہ چھوڑ دیتا ہے۔ امیر حمزہ کو جب خبر لگتی ہے تو قباد اور مہر نگار کے مقابلے میں رستم علم شاہ کی موافقت کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۸۴ تا ۲۰۰؛ کپتان فرنگی کو مار کر اپنی ماں کو رہا کراتا اور فرنگیوں پر اپنا پنجہ ہر طرح قابض کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۸۵ و مابعد؛ قباد کے ساتھ گستاخی کرتا ہے لیکن بعد میں اظہار افسوس کرتا ہے، نوشیرواں، دوم،

۲۵۷ تا ۲۵۸؛ کرب کے ساتھ برابرتاؤ کرتا ہے لیکن کرب کا برتاؤ انتہائی شریفانہ ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۲۶؛ حضرت ابراہیم خواب میں آکر اسے طلسم فیلقوس کی فتاحی کا طریقہ بتاتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۳۳۶؛ کرب کے ساتھ پھر بدتہذیبی کرتا ہے، اسے نامرد کہتا ہے۔ کرب کوڑا مار کر اسے زخمی کر دیتا ہے۔ علم شاہ پھر لشکر چھوڑ دیتا ہے۔ اس بار وہ چالیس سال تک واپس نہ آئے گا، نوشیرواں، دوم، ۵۰۲ تا ۵۰۴؛ لندھور سے بار بار جنگ کرتا اور ہندیوں کے خلاف تعصب نسلی کا اظہار کرتا ہے، ہومان، ۱۵، ۳۴؛ نعرہ، ہومان، ۳۹۴؛ لندھور کہتا ہے کہ امیر حمزہ کی اولادوں سے کوئی کچھ تعرض نہ کرے، وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب برابر درجے کی تقدیس رکھتے ہیں، ہومان، ۷۹۲؛ نسلی تعصب کا اظہار کرتا ہے، ہرمز، ۱۰۱؛ نقاب دار بن کر صاحبقرانی کا دعویدار ہوتا ہے۔ عمرو عیار اسے جنگ سے روکتا ہے۔ ہشام کوہی سے رستم کی جنگ، ہوش ربا، چہارم، ۸۷۷ تا ۸۸۰؛ حسد کے باعث اس کی عورتیں آپس میں لڑتی جھگڑتی ہیں، ہفت پیکر، اول، ۶۶۸؛ طلسم ہفت پیکر میں اس کا داخلہ، ہفت پیکر، دوم، ۷۰۸؛ اپنے پوتے ایرج (بن قاسم) کو ڈانٹتا ہے کہ وہ نورالدہر (بن بدیع الزماں) کی برائی کر رہا تھا، سکندری، اول، ۷۰۶؛ حسب معمول چڑچڑے پن اور جھگڑالو پن کا اظہار کرتا ہے، سکندری، دوم، ۷۹۲؛ اپنی عادت کے خلاف درون بینی کرتا ہے، سلیمانی، اول، ۱۳۴ و مابعد؛ افسوس کرتا ہے کہ میں نے سکندر رستم خو کو بے وجہ برا بھلا کہہ کر مائل جنگ کر دیا اور وہ گرفتار ہو گیا۔ پھر وہ اسے رہا کرانے جاتا ہے۔ اسی جنگ میں اس کی موت ہوتی ہے، تورج، اول، ۵۳۶؛ غیر اسلامی عیار اسے بآسانی مار ڈالتا ہے، اس کی موت اس زمانے میں ہوئی جب وہ فرعون ثانی کے خلاف برسر جنگ تھا، تورج، اول، ۵۳۸ ☆

رسول اللہؐ

یہ بات دھیان میں ہمیشہ رکھنی چاہیئے کہ جس طرح امیر حمزہ اور عمرو عیار بن امیہ ضمیری کے کردار (چند معمولی جزئیات کے سوا) بالکل فرضی اور غیر تاریخی ہیں، اسی طرح پیغمبر آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ذکر جہاں جہاں داستان میں آیا ہے وہ غیر تاریخی ہے اور مذہب اسلام یا سیرت رسول سے اس کا کچھ حقیقی تعلق نہیں۔ اس یاددہانی کے بعد داستان میں ذکر رسول کریم علیہ السلام کے بعض اہم مواقع ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:

حارث بن سعد کی زبانی آپ کی بعثت کی خبر اسلامی فوج میں پہنچتی ہے۔ سب کے سب آپ کو اپنا نبی مان کر اسلام قبول کر لیتے ہیں، بالا، ۷۳۶؛ بتایا جاتا ہے کہ آپ نے ابھی اپنی نبوت کا اعلان نہیں کیا ہے، ایرج، دوم، ۶۲۸؛ آپ کی پیدائش کی خبر معلوم ہوتے ہی مولود شریف منعقد ہوتا ہے اور ایک زبردست حکیم (ان کا نام ظاہر نہیں گیا)، اور فوج اسلامیان کے تمام ساحر اور غیر ساحر شریک محفل ہوتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۳۱۱؛ ابھی آپ باحیات ہیں، گلستان، سوم، ۸۲۸؛ حمزۂ ثانی ارادہ کرتے ہیں کہ زندگی کے بقیہ دن بیابان کاج و باج میں گذار دیں گے، لیکن امیر حمزۂ اول انھیں سمجھاتے ہیں کہ تم مکہ جاؤ اور پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر رہو، لعل، دوم، ۹۲۷ تا ۹۵۴؛ امیر حمزہ اور حمزۂ ثانی کی ملاقات آپؐ سے مکہ میں ہوتی ہے، لعل، دوم، ۹۵۸ ☆

رضوان ابن عمرو ثانی

اس کا نام خضران بھی ہے، تورج، دوم، ۱۱۳۳؛ حمزۂ ثانی اور اپنے باپ عمرو ثانی کے درمیان مفاہمت اور مصالحت کراتا ہے، ۲۴۴؛ مزید دیکھیے "خضران، بن عمرو ثانی" ☆

رعایت لفظی

روٹی کے مضمون پر نہایت عمدہ ضلع، نوشیرواں، اول، ۵۹؛ بالا، ۴۵۵؛ ہوش ربا، دوم، ۱۴۹، ۱۷۵، ۲۱۴؛ ہوش ربا، سوم، ۴۷، ۸۷، ۸۹، ۲۵۰، ۴۰۶، ۵۵۰، ۷۷۰؛ شطرنج کے تلازمے، ہوش ربا، چہارم، ۴۸۳؛ قمر کی رعایت لفظی، ذرا بے لطف، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۴۲۹ تا ۴۳۰؛ قمر کا نہایت عمدہ ضلع، نورافشاں، اول، ۶۹۸؛ قمار بازی کی رعایات و مناسبات، نہایت خوب، ہفت پیکر، دوم، ۶۳۸؛ گنجے کے مضمون پر رعایتوں اور ضلعے سے بھری ہوئی مثنوی، تورج، دوم، ۲۷۳؛ کپڑے اور روٹی کے مضمون پر دلچسپ ضلعے، آفتاب، چہارم، ۱۴۵ تا ۱۴۶ ☆

رفیع البخت، ابن بدیع الملک از بطن ناوک فگن

پیدائش کی پیش آمد، تورج، دوم، ۱۲۸۸؛ اس کی پیدائش کا حال، آفتاب، سوم، ۱۰۹۳؛ نقاب دار سبز پوش کے روپ میں ورود، بعد میں وہ دست راستیوں میں شامل ہوتا ہے، آفتاب،

دوم، ۴۸۹؛ ابھی وہ دس سال کا ہے کہ زمرد شاہ کے ایک پرستار دلدار شاہ سے نبرد آزما ہوتا ہے، آفتاب، سوم، ۹۳۰، ۹۷۴؛ صاحب قرانی چھیننے کے لئے بدیع الملک سے لڑنے کی تیاری کرتا ہے، لیکن خواب میں اسے ہدایت ہوتی ہے کہ ایسا نہ کرو، بلکہ خود کو ظاہر کرو اور اپنے باپ سے مل جاؤ کیونکہ تمھارا باپ بدیع الملک صاحب قران وقت ہے اور وہ کسی سے زیر نہ ہوگا، آفتاب، دوم، ۷۹۰؛ بیدار شاہ کی استعانت کرتا ہے کیونکہ بیدار شاہ اس وقت مستضعف ہے، آفتاب، سوم، ۹۴۷؛ شیخ تصدق حسین اسے بار بار ''صاحب قران ثالث'' کہتے ہیں۔ اس کی وجہ نہ معلوم حافظے کا سہو ہے یا داستان کی کوئی روایت، یا طنزیہ کہا گیا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۸۷؛ سکندر رستم خو، شہریار، اور سہراب ثانی کو بدیع الملک کا صاحب قراں ہونا پسند نہیں، لہٰذا وہ لشکر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ رفیع البخت بھی ناخوش ہے، اس کا ارادہ ہے کہ طلسم نہ طاق میں بدیع الملک سے مقابلہ کیا جائے، آفتاب، پنجم، اول، ۲۴۱؛ طلسم نور میں دوبارہ داخل ہو کر اپنے دادا (بدیع الزماں) کے خسر نوذر کی قبر پر حاضری دیتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۱۱۹۱؛ ایک عورت پہلوان کو زیر کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۸؛ ان چار پر اسرار نقاب داروں میں ہے جو بدیع الملک سے مبارز طلب ہوتے ہیں، گلستان، اول، ۱۷۱؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے نور الدہر کا دنگل عطا کرتے ہیں، گلستان، اول، ۵۳۹ ☆

رگ ہاشمی اور زلف خلیلی

مذکور، دوم، ۸۰، ۲۳۲، ۴۳۹؛ رگ ہاشمی کا ظہور صرف اولاد ذکور میں ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۰۲؛ امیر حمزہ حکم دیتے ہیں کہ عمرو عیار جائے اور تورج کی زلفین خلیلی اور رگ ہاشمی کاٹ کر الگ کردے، کیونکہ ان کے ہوتے ہوئے تورج کا زیر ہونا غیر ممکن ہے، لعل، اول، ۵۹۶ تا ۶۰۲؛ رگ مطلبی پیشانی پر چمکتی ہے، لعل، دوم، ۴۵۹؛ مزید دیکھئے ''امیر حمزہ، چہرے کے خاص نقوش'' ☆

زبانیں

عمرو کی ماں عربی بولتی ہے، نوشیرواں، اول، ۶۸؛ امیر حمزہ کو حضرت جبرئیل نے دنیا کی تمام زبانیں سکھا دی ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۲۰؛ حضرت آدم کی عطا کردہ زنبیل پر ہاتھ رکھ کر عمرو عیار جو زبان

چاہے بول اور سمجھ سکتا ہے، غالب، ۱۲۰، بلگرامی، ۱۸۸؛ اشقر دیوزاد زبان جنی میں گفتگو کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۸؛ عمرو عیار زبان جنی میں تقریر کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۴۰؛ انگریزی میں گفتگو، نوشیرواں، دوم، ۲۷۵ ☆ نورالدہر کے گھوڑے سے شبرنگ عیار زبان چینی میں گفتگو کرتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۳۶۴؛ عمرو عیار عبرانی بولتا ہے، بالا، ۱۷؛ اخفاے راز کی خاطر شاپور عربی میں گفتگو کرتا ہے، نورافشاں اول، ۷۹ ☆

زبیدہ شیر دل

بہرام صحرانشین نامی ایک دیوانے کی ماں۔ امیر حمزہ دونوں کو زیر کرتے ہیں، لیکن اس کے بعد وقوعہ کچھ آگے نہیں بڑھتا، نوشیرواں، دوم، ۸۱ ☆

زبیدہ شیر دل، بنت حمزہ از بطن گردیہ بانو

امیر حمزہ کے بیٹے کئی ہیں لیکن بیٹیاں صرف دو ہیں۔ ایک تو پری زاد، یعنی قریشیہ سلطان (آسمان پری کے بطن سے) اور دوسری آدمی زاد یعنی زبیدہ شیر دل (گردیہ بانو کے بطن سے)۔ بہرام صحرانشین کی ماں زبیدہ جس کا ذکر اوپر ہوا، مختلف عورت ہے۔ گردیہ بانو کی اولاد ہونے کی وجہ سے وہ بدیع الزماں کی سگی بہن ٹھہرتی ہے (کہیں کہیں، خاص کر آفتاب، چہارم، میں، اسے "زبیدہ شیر گیر" لکھا گیا ہے)۔ امیر حمزہ سے اس کی ماں کی دوبارہ ملاقات اور دوبارہ وصل، اس وصل سے زبیدہ شیر دل پیدا ہوگی، نوشیرواں، دوم، ۳۱۳، ۴۹۴؛ کرب سے اس کی شادی ہوتی ہے لیکن وہ کرب کو وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ عمرو معاملے کو حل کرتا ہے، کوچک، ۳۳۰؛ قلعۂ ذوالامان پر زبیدہ شیر دل، پیر فرخاری، حارث بن سعد، جنگ آزما ہوتے اور جام مرگ نوش کرتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۹۴ تا ۷۴۳؛ زبیدہ کی موت قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں طیفور زہر خوار کی زہر میں بجھائی ہوئی تلوار کے زخم سے ہوتی ہے، آفتاب، چہارم، ۷۴۴ ☆

زرانگیز

نوشیرواں کی بیوی اور فرامرز کی ماں، بزرجمہر اس شادی کے خلاف ہے، نوشیرواں، اول ۹۹؛

اس کا نام [شاید] سہواً زر انگیز درج کیا گیا ہے، نوشیرواں، اول، ۹۴: اپنی بیٹی مہر کو ہر تاج دار کی پیدائش کو چھپاتی ہے کیونکہ نوشیرواں بیٹی کی پیدائش کے حق میں نہ تھا، نوشیراں، دوم، ۱۸۱ ☆

زردہنگ

یعقوب شاہ ختنی کا عیار، یعقوب شاہ کے حکم سے عمرو عیار کو پکڑ لاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۲۵ تا ۶۲۷: رہائی کے بعد عمرو عیار اپنا داؤ کھیلتا ہے اور زردہنگ کے منہ پر بال صفا پھیر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۳۰ ☆

زلزال بن خلخال بن صلصال بن دال بن شمامہ

صلصال کے حالات کے لئے دیکھئے، ''صلصال بن دال بن دیو بن شمامہ جادو''؛ زلزال کی پیدائش غار افراسیاب میں ہوئی، گلستان، اول، ۶۰۰: اس کی بہادری کا حال سن کر محیط روشن ضمیر نامی ایک صاحب کمال نے اس پر التفات کیا اور اس کی مدد سے اسلامیوں کے خلاف خروج کرنے کا فیصلہ کیا، گلستان، اول، ۶۰۱ و مابعد: اسلامی مخالف سرداروں کا خیال ہے کہ اہل اسلام نہایت کمزور ارادے کے مالک ہیں اور اپنا صاحبقراں منتخب کرنے میں طرح طرح کے لیت ولعل کرتے ہیں۔ لہٰذا غیر اسلامیان سب مل کر زلزال کو اپنا صاحبقراں مقرر کرتے ہیں، گلستان، اول، ۶۰۲ و مابعد: ساریق بن بقا جو دعوائے خدائی کرتا ہے، زلزال کو اپنا بندۂ خاص مقرر کرتا ہے۔ زلزال جانب بہارستان مغرب روانہ ہوتا ہے، گلستان، اول، ۶۱۱: اس کی شادی کے نام پر اس کے ساتھ ایک دلچسپ فریب کھیلا جاتا ہے، گلستان، اول، ۶۱۸ و مابعد: طول طویل معرکہ آرائیوں کے بعد زلزال کی موت طیمور (تیمور) کے ہاتھوں ہوتی ہے، گلستان دوم، ۶۴۰ ☆

زلف خلیلی

دیکھئے، ''رگ ہاشمی اور زلف خلیلی'' ☆

زنا بالمحرم

دیکھئے، ''ظرافت، فحاشی آمیز''؛ ''فحاشی'' ☆

زنانہ ہم جنس پسندی(Lesbianism)

دیکھیے، ''ظرافت آمیز فحاشی'': زنانہ ہم جنسی کا ہلکا سا اشارہ، ہومان، ۲۰۹؛ قریشیہ کو چاہنے والی ایک لڑکی قریشیہ کی جان بچاتی ہے، لیکن اس وقوعے میں اس لڑکی کو ہم جنس پسند ثابت نہیں کیا گیا، جمشیدی، دوم، ۲۵۹؛ عمرو عیار زنانہ ہم جنس پسندی کی ترغیب دیتا ہے، کوچک، ۵۲۲؛ عمرو کے خیالات، زنانہ ہم جنس پسندی کے باب میں، آفتاب، چہارم، ۳۵۰؛ اس کی طرف ایک اشارہ، آفتاب، چہارم، ۳۵☆

زود رفت

ابلیس خود پرست کا عیار۔ وہ کسی کو نظر نہیں آتا لیکن عمرو کو گرفتار کر لیتا ہے، نور افشاں، اول، ۱۶۱؛ دریافت ہوتا ہے کہ وہ تو عورت ہے اور ابلیس خود پرست کی بیٹی ہے، نور افشاں، اول، ۱۷۵؛ عمرو کا قابو اس پر بالکل نہیں چلتا۔ وہ عمرو کو زخمی کرتی اور امیر حمزہ کو بار بار پکڑ لیتی ہے، نور افشاں، اول، ۲۰۰، ۲۱۲؛ بھرے دربار میں دعویٰ کرتی ہے کہ حمزہ اور عمرو دونوں کو ایک دو دن میں گرفتار کر لوں گی۔ اس کی اور عمرو کی کشاکش لمبی کھنچتی ہے، نور افشاں، اول، ۲۴۳ و مابعد☆

زہرۂ سیمتن

عادل کیواں شکوہ کے عشق میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اس کے باپ کا عیار اس کی مخالفت کرتا ہے تو وہ عیار کو زندہ دفن کر دیتی ہے، گلستان، سوم، ۸۱۲☆

زہرۂ مصری

مہر نگار کی خادمۂ خاص، معتبل وفادار اس کا میاں ہے۔ آسمان پری ایک دیو کو بھیجتی ہے کہ جا کر پردۂ دنیا سے مہر نگار کو اٹھا لا۔ زہرہ اتنی حسین ہے کہ دیو اسے ہی مہر نگار سمجھ بیٹھتا ہے اور اسے اٹھا لاتا ہے۔ کچھ طنزیہ جملوں کے ردوبدل کے بعد مہر نگار اسے آزاد کر دیتی ہے لیکن اثنائے راہ میں دیو سمندون ہزار دست اسے پکڑ لیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۵۴؛ امیر حمزہ اسے رہا کراتے ہیں، نوشیرواں، اول،

۷۶۶؛ قباد کی موت پر مہر نگار ماتم میں ہے لیکن زہرۂ مصری کو مجبور کر کے مقبل اس سے ہم بستر ہوتا ہے۔ مہر نگار کو معلوم ہوتا ہے تو وہ بہت خفا ہوتی ہے لیکن اسے بتایا جاتا ہے کہ امیر حمزہ نے بھی ماتم توڑ دیا ہے اور مصروف مے نوشی ہیں، ہومان، ۷۰۶؛ مقبل جب ایک نئی عورت کر لیتا ہے تو زہرہ کہتی ہے کہ کیوں نہ ہو، آخر وہ امیر حمزہ کا خادم ہے، ہومان، ۷۳۶ ☆

ژوپین کابلی کامرانی

فرامرز بن نوشیرواں کا عیار۔ حوررخ، جو عمرو بن حمزۂ یونانی کی بیوی اور سلطان سعد کی ماں ہے، ژوپین کی بہن ہے، نوشیرواں، اول، ۹۳؛ شاہ کابل کی حیثیت سے وہ دربار حمزہ میں آیا تھا تو مہر نگار نے کہا کہ مجھے اس شخص سے ڈر لگتا ہے، ہومان، ۱۹؛ بختک اسے ورغلاتا ہے کہ امیر حمزہ کی غیر حاضری میں مہر نگار کے خیام پر حملہ کر دے۔ اگر تو کامیاب ہو گا تو تیرا بیاہ مہر نگار سے کرا دوں گا، نوشیرواں، اول، ۴۵۶؛ نوشیرواں کے کہنے پر امیر حمزہ کو زہر میں بجھائی ہوئی تلوار سے زخمی کر دیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۴۵۹؛ نوشیرواں اسے بھیجتا ہے کہ جا کر جس طرح بنے مہر نگار کو لے آ۔ لیکن عمرو اسے کامیاب نہیں ہونے دیتا اور کہتا ہے کہ امیر حمزہ کی غیر موجودگی میں یہاں کا بادشاہ میں ہوں، نوشیرواں، ۴۸۶ اول؛ فرامرز اسے اپنے دربار سے نکال دیتا ہے تو وہ ادھر ادھر گھومتا پھرتا ہے، ہومان، ۷۱۹؛ مہر نگار کو خواب میں دیکھتا ہے۔ ادھر مہر نگار بھی اسے خواب میں دیکھتی ہے، ہومان، ۷۲۴؛ اپنے عیار کتارۂ کابلی کو بھیجتا ہے کہ مہر نگار کو اٹھا لا۔ کتارہ کو مہر نگار زخمی کر دیتی ہے، ہومان، ۷۲۷ تا ۷۳۲؛ بار بار مہر نگار کو تنگ کرتا ہے۔ پھر جب امیر حمزہ اور عمرو اسے قلعۂ زرنگار سے نکال دیتے ہیں تو اوپری دل سے اسلام قبول کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۱، ۴۸؛ کئی طرح کے جرائم کا مرتکب ہوتا ہے، بالآخر وہ قباد بن امیر حمزہ کو دھوکے سے قتل کر ڈالتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۵۱، ہومان ۷۶۰ تا ۷۸۸؛ مہر نگار کے خیام پر پشت سے حملہ کرتا ہے۔ مہر نگار اور مقبل بہادری سے مقابلہ کرتے ہیں لیکن شکست اور گرفتاری کو نزدیک سمجھ کر مہر نگار ہیرے کا برادہ چبا لیتی ہے۔ امیر حمزہ پہنچتے ہیں لیکن مہر نگار کی جان نہیں بچا سکتے۔ امیر حمزہ کے ہاتھوں ژوپین کی موت اور مہر نگار کی خودکشی کا نہایت عمدہ بیان، ہومان، ۷۸۸ و مابعد ☆

ساحراؤں کی آپسی آویزشیں

یہ بھی غالباً داستان گو اور اس کے سامعین کے صنفی تعصب (یعنی عورت کے خلاف تعصب) کی ایک مثال ہے کہ غیر اسلامی ساحروں میں کبھی کوئی بڑی چپقلش نہیں ہوتی، لیکن غیر اسلامی ساحراؤں میں کہیں کہیں بڑی چپقلش نظر آتی ہے۔ بعض مثالیں حسب ذیل ہیں:

افراسیاب کی اولوالعزم ساحرائیں آپس میں لڑ پڑتی ہیں، ہوش ربا، ششم، ۳۶۴؛ گلرنگ جادو (ایک بوڑھی ساحرہ) اور عقاب ابر سوار میں لاگ ڈانٹ ہے، اگرچہ دونوں ہی حیرت کی حامی ہیں۔ گلرنگ اپنے ایک تابعدار کو بھیجتی ہے کہ جاؤ عقاب ابر سوار کا کام تمام کردو، نور افشاں، دوم، ۲۰۶؛ لیکن خود گلرنگ اور حیرت کے درمیان رنجش ہو جاتی ہے اور وہ حیرت سے برسر جنگ ہو جاتی ہے، نور افشاں، دوم، ۵۲۹؛ عقاب بھاگ نکلتی ہے لیکن ایک اور غیر اسلامی ساحر مغرور سے آمادہ بہ جنگ ہو جاتی ہے، نور افشاں، دوم، ۸۳۲؛ اسلامی ساحراؤں کے مابین صرف ایک آویزش کچھ اہمیت رکھتی ہے اور یہ احمد حسین قمر کی ایجاد طبع معلوم ہوتی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۶۴؛ اس سلسلے میں مزید دیکھیے، "ضرغام شیر دل" ☆

ساحرائیں، بعض اہم

سحر و ساحری کے اعتبار سے داستان میں مرد عورت برابر، یا تقریباً برابر ہیں۔ بلکہ بعض ساحرائیں، مثلاً بران شمشیر زن، تاریک شکل کش، دمامہ، وغیرہ تو کئی کئی مردوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ تقریباً تمام بڑی ساحراؤں کا ذکر ہر ایک کے نام کے تحت الگ الگ کیا گیا ہے۔ بعض یہاں "طلسم فتنۂ نور افشاں"، جلد دوم، سے یہاں مذکور کی جاتی ہیں۔

نصیصہٗ بدکار، نور افشاں، دوم، ۲۶۶؛ ساحرہ جسے جنسی جوع البقر ہے، نور افشاں، دوم، ۲۶۹؛ برق جادو، یہ دمامہ کی بھانجی لیکن اسلامیوں کی حامی ہے، نور افشاں، دوم، ۲۷۵ ☆

ساحر ہستی

صحرائے ہستی کا نگہبان، یہ صحرا چوتھی بلا کے حجرے کی راہ میں ہے۔ افراسیاب وہاں پہنچتا ہے،

صحرا، اور ساحر ہستی کے ساتھیوں کا عمدہ بیان، ہوش ربا، ششم، ۷۔۲۷ تا ۳۰۷ ☆

ساقی نامہ

ہر داستان کے آغاز میں ساقی نامہ اکثر درج ہوتا ہے۔ کئی ساقی نامے خود داستان گویوں کی تصنیف ہوتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جن کے بارے میں خیال ہوتا ہے کہ داستان گو نے انھیں خاص طور پر لکھوایا ہوگا۔ یا پھر وہ داستان کی زبانی روایت میں شامل رہے ہوں گے۔ کبھی کبھی کوئی غزل بھی بطور ساقی نامہ درج کی جاتی ہے۔ مختلف داستان گویوں کے حال میں ساقی ناموں کا بھی ذکر ہے۔ دیکھئے، ''داستان میں شاعری''؛ مزید دیکھئے، ''سراپا''؛ ''شاعری، آفتاب شجاعت، (اول) میں'' ☆

سائنس فکشن، ایجادات نو بہ نو

پروفیسر کلیم الدین احمد مرحوم نے لکھا ہے کہ داستان امیر حمزہ میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنھیں آج کے سائنس فکشن کی ضمن میں رکھا جانا چاہیئے۔ یہ بات صحیح ہے بھی اور نہیں بھی۔ صحیح اس معنی میں ہے کہ داستان میں بہت سی ایسی تحیر انگیز یا انوکھی چیزیں ہیں جن کا تصور بھی داستان گو کے زمانے میں عموماً نہ رہا ہوگا، لیکن جدید سائنس اور ٹکنالوجی نے ان سب کو، یا ان میں سے اکثر کو ممکن کر دکھایا ہے، اور باقی ماندہ کے لئے بھی سائنس یا ٹکنالوجی میں گنجائش نکل سکتی ہے (مثلاً اڑن طشتری)۔ لیکن داستان اور سائنس فکشن میں بنیادی فرق یہ ہے کہ سائنس فکشن میں محیر العقول باتوں کو سائنسی طور پر ممکن، بلکہ بعض اوقات سائنسی طور پر ثابت شدہ، اور کبھی کبھی سائنسی ایجادات کے طور پر موجود، قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی وہاں جو بھی بیان ہوتا ہے وہ چاہے جتنا بھی مستبعد اور ناقابل یقین ہو، لیکن اس کی بنیاد سائنس کے کسی اصول، یا نظریے، یا حقیقت پر ہوتی ہے، یا فرض کی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف، داستان میں جو کچھ ہوتا ہے وہ بزرگوں کے معجزے، کرامت، سحر و ساحری، عیاری، یا پھر (شاذ و نادر) ''حکمت'' کا کرشمہ ہوتا ہے۔ اس کی پشت پر کوئی اصول کارفرما نہیں ہوتا، سب کچھ تصرف غیر سبب یا شعبدہ یا تحفۂ بزرگاں کی بدولت ہوتا ہے۔ حکما بھی جو طلسم اپنی حکمت سے ترتیب دیتے ہیں، یا جو اعجوبہ شے اپنی حکمت سے بناتے ہیں، وہ ان ہی سے مخصوص ہوتی ہے۔ اس کے پس پشت اگر کوئی سائنسی اصول کارفرما ہے بھی تو اس کا علم

صرف اسی حکیم کو ہے۔ اور نہ ہی حکیم کی وہ ٹکنالوجی (یا حکمت) اصولاً کسی دوسرے کے لئے ممکن الحصول ہوتی ہے۔ عمرو عیار اگر اپنی عیاری سے کوئی آبدوز کشتی بناتا ہے تو وہ محض اس کی عیاری، شعبدہ بازی، چالاکی (یا ذہانت، اگر چہ یہ لفظ داستان میں استعمال نہیں ہوا) کا کرشمہ ہے یا پھر وہ کسی بزرگ کی کرامت یا کسی نبی کے معجزے یا کسی متبرک شخص کے تحفے یا دعا کی بدولت ہے۔ اسے کسی اصول یا کسی علمی مسئلے کے طور پر نہیں برتا یا بیان کیا جا سکتا۔

یہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے کام کو سبب درکار نہیں۔ باقی تمام انسانی خوارق، خواہ وہ معجزہ ہوں (جو نبی کی صفت ہے)، یا کرامت ہوں (جو اولیاء اللہ کی صفت ہے)، خواہ استدراج ہوں (جو ہے تو کرامت ہی، لیکن وہ غیر مومن کی صفت ہے)، بے سبب ظہور میں نہیں آسکتے۔ ساحر چونکہ دعواے خدائی رکھتا ہے، یا کائنات پر براہ راست متصرف ہونے کا دعوے دار ہے، لہٰذا ساحر کبھی کبھی بہ اسباب، اور اکثر بلا سبب تبدیلیاں اور تصرفات برپا کرتا ہوا بھی دکھایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کا سحر (یا اس کا طلسم)، اور اس کا شعبدہ (یا فریب نظر یا فریب عقل) باطل ہے، اس لئے ساحر کا عمل اسم اعظم، یا لوح طلسم، یا پرچۂ مقدس، یا اور کچھ نہیں تو بزرگوں کی دعا اور کرامت کے ذریعہ بے اثر یا مفتوح بھی ہو جاتا ہے۔ اس مختصر تمہید کے بعد داستان میں مذکور کچھ منتخب خوارق اور محیر العقل اشیا کا بیان ملاحظہ ہو۔

پھٹنے والے غالباً بارودی گولے explosive shells، نوشیرواں اول، ۱۸۷؛ الجوب خان شش گزی کے پاس ایک گھومنے والا آئینہ ہے جو راڈار Radar کی طرح کام کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۷۵؛ اسلام مخالف ساحر بہرام آب باز ایک دریا پر ایک عجیب بند باندھتا ہے جو سیسے کا بنا ہوا ہے، نوشیراں، دوم، ۵۵۶؛ عمرو عیار ایک طرح کی آبدوز کشتی استعمال کرتا ہے، بالا، ۶۸؛ غیر اسلامیان ایک دریا پر بند باندھ کر سیلاب لاتے ہیں اور امیر حمزہ کی فوج کو غرقاب کرتے ہیں، بالا، ۶۹؛ عمرو عیار کے جھاڑ فانوس جو آپ سے آپ جلتے بجھتے ہیں (Flashers)، بالا، ۱۱۸؛ اسلامیان اپنے فوجی قیدیوں سے بیگار لیتے ہیں یہ بات جدید Forced Labour Camps یا Concentration Camps کی یاد دلاتی ہے، بالا، ۴۸۳؛ لقا کا پہلوان النقش ایک مشینی گرز ایجاد کرتا ہے، بالا، ۵۳۹؛ مشینی قوت سے

اڑنے والی پتنگ کی مدد سے عمرو کی پرواز، ایرج، دوم،٦؛ عمرو کے مشینی کھلونے نقارچی کا کام کرتے ہیں، ایرج، دوم، ۴۸۱؛ خورشید جادو اڑن طشتری یا اڑن بم کی قسم کا ہتھیار ایجاد کرتا ہے، ایرج، دوم، ۴۸۳؛ عمرو عیار مچھلی کی شکل کی آبدوز کشتی، لکڑی کی بنی ہوئی، ایجاد کرتا ہے، ایرج، دوم، ۵۰۹؛ جادوئی شعلہ عمرو عیار کے پنجرے کو اوپر اڑا لے جاتا ہے (Jet Principle)، بقیہ، دوم، ۷۶۸؛ افراسیاب کچھ ٹی وی جیسے نظام کے ذریعہ اپنے احکام دوسروں تک پہنچاتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۵۳؛ افراسیاب کمپیوٹری نظام کی شبیہ کی طرح ظاہر ہوتا اور غائب ہوتا ہے، ہوشربا، اول، ۴۴۳؛ صرصر کی گفتگو کو عمرو لب خوانی (lip reading) کے ذریعہ سمجھ لیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۴۹۳؛ عمرو عیار شراب کو Truth Drug کے طور پر استعمال کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۵۰۹؛ عمرو ایک عیاری میں مساحت (Survey) کی جدید تکنیک استعمال کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۵۵۹؛ افراسیاب کا آئینہ، ٹی وی اسکرین جیسا کام کرتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۸۳؛ عمرو اور براں ایک خلائی جہاز میں سفر کرتے ہیں۔ یہ جہاز فولاد کا بنا ہوا اور مدور یعنی اڑن طشتری جیسا ہے، ہوش ربا، سوم، ۱۸۶؛ افراسیاب ایک چٹکی خاک کو دوائے حق گفتار (Truth Drug) کے طور پر استعمال کرتا ہے، یعنی ایسی چیز کے طور پر جس کو کھلائیں یا جس کا انجکشن دیں تو انسان کے دماغ کو اپنے خیالات پر قابو نہیں رہتا، وہ ہر بات سچ سچ بتا دیتا ہے۔ افراسیاب نے اپنے مدمقابل کو ایک چٹکی خاک کھلا کر یہی کام کیا، بقیہ، اول، ۳۰۷؛ دوائے بیہوشی جو ہذیان پیدا کرتی ہے اور جس کے استعمال کرنے والے کو فرضی اشکال نظر آتی ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۲۰۸؛ اڑتا ہوا چراغ یا ایک طرح کا راکٹ، ہوش ربا، چہارم، ۹۵۱؛ سفید ریچھ، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۳۷؛ قران کے پاس کسی طرح کا کیمرہ ہے، کیونکہ داستان گو کہتا ہے کہ اس نے "ارمان جادو کی تصویر کھینچ لی" کیونکہ اس کے پاس تصویر کھینچنے کا سامان تھا، ہوش ربا، ششم، ۲۴۲؛ بیہوشی کی دوا بطور مسکن، نور افشاں، سوم، ۱۰۳۴؛ سحر بطور hallucinogen (دوا جسے کھانے پر فرضی اشکال نظر آئیں)، ہفت پیکر، اول، ۳۱۶؛ بلاشور عیار کے پاس ایسی گولی ہے جسے کوئی کھالے تو وہ بہت تیز دوڑ سکتا ہے۔ یعنی یہ گولی وہی کام کرتی ہے جو آج کل کے Steroid کرتے ہیں، صندلی، ۱۳۴؛ قران دور کا منظر آئینے میں دیکھتا ہے، اور جو دیکھتا ہے وہ دوسروں کو بیان کرتا ہے، سکندری، سوم، ۷۹؛ داروے بے ہوشی کا انوکھا اثر، سکندری، سوم،

۸۴؛ فرعون ثانی کا بنایا ہوا آسمان جس میں سورج چاند تارے بھی ہیں، اور جس سے بارش بھی برستی ہے۔ مقابلے کے لئے ملاحظہ ہو فریڈ ہائل Fred Hoyle کا سائنس فکشن ناول The Cloud جو "صندلی نامہ" کے کوئی سو سال بعد لکھا گیا، صندلی، ۱۵۷؛ بلاشور کے کٹے ہوئے ہاتھ کی جگہ ایک مصنوعی ہاتھ اس کی کلائی میں پیوند کر دیا جاتا ہے، یعنی پلاسٹک سرجری اور مصنوعی اعضا کی تنصیب جیسا کام کیا جاتا ہے، صندلی، ۲۳۳؛ شاپور عیار ایک روبٹ (Robot) ایجاد کرتا ہے، صندلی، ۳۶۷؛ زبرجد شاہ کے پاس ایک قیطول (بڑا محل) ہے جو ہوا میں اڑتا ہے (Flying Fortress)، تورج، دوم، ۱۲۲، ۱۴۰؛ رستم ثانی کے خلاف مرآت جادو کے محیر العقل کام، تورج، دوم، ۱۰۰۵؛ زبرجد شاہ کی طرح سحران سیاہ پوش، معشوقۂ دریاے سبز رنگ، کے پاس بھی ایک اڑتا ہوا قلعہ ہے، آفتاب، اول، ۳۷۶؛ خضران شیشے کی آبدوز کشتی بناتا ہے، آفتاب، اول، ۴۷۱؛ عشاق نہ طاقی لامکاں (Anti Space) تخلیق کرتا ہے، آفتاب، دوم، ۱۰۶۳؛ خضران ایک نئی طرح کی روشنی بناتا ہے جو بجلی کی طرح ہے، آفتاب، دوم، ۱۱۰۹؛ سامری کے پاس لیسر (Laser) کی طرح کی تلوار ہے۔ اس کا نام "تیغ سامری" ہے۔ اسم اعظم اس پر اثر نہیں کرتا، اس کی بے پناہ طاقت، آفتاب، دوم، ۱۱۱۱، ۱۱۹۱؛ آفتاب کے سحر کا بنایا ہوا آسمان جس کا سورج آگ کے طوفان (Fire Storm) پیدا کرتا ہے جس کا اثر carpet bombing یعنی غنیم کی زمین کے چپے چپے پر بم برسانے جیسا ہے، آفتاب، سوم، ۳۷۲؛ غیر اسلامیان اشک آور گیس ایجاد کرتے ہیں، آفتاب، پنجم، ۵۰۹؛ لب خوانی (Lip Reading)، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۵۸؛ جینیاتی انجینیرنگ (Genetic Engineering) کی ایک مثال، عظیم الجثہ لنگور جن کی نسل ایک حکیم نے اپنے علم کے ذریعہ عام لنگوروں کی نسل میں کچھ تغیر کر کے بنائی ہے، گلستان، اول، ۵۲ تا ۵۹؛ خضران کی منڈھی کسی "سیارے یا غبارے" کی طرح پرواز کرتی ہے، گلستان، سوم، ۲۴۳؛ دواے حق گفتار (Truth Drug) کا کام کرنے والی شراب لعل، دوم، ۸۲ ☆

ستی

داستان میں ستی کے مضمون بہت کم ہیں، شاید اس لئے کہ غیر اسلامیوں کو، یا مختلف غیر اسلامی

ملکوں کے باشندوں کو رہنے والوں کو ہندو ظاہر کرنے کی کوئی کوشش داستان میں نہیں کی گئی ہے۔ بہر حال، بعض مثالیں جو قابل ذکر نظر آئیں، حسب ذیل ہیں:

خضران کی عیاری، ستی کا فرضی جلوس نکلتا ہے، آفتاب، دوم، ۸۹۴ تا ۹۰۹؛ اکوان تاجدار کی موت پر حیات خوش جمال نہایت وقار و تمکین کے ساتھ ستی ہو جاتی ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۳۰؛ سہراب ثانی اور رفیع البخت ایک صحرا میں پہنچتے ہیں جہاں ستیاں ہی ستیاں ہیں، گلستان، اول، ۳۱۷☆

سحر، جادو، نیرنج

داستان میں سحر کو ''شعبدہ'' بھی کہا گیا ہے۔ ''نیرنج'' دراصل فارسی ''نیرنگ'' کا معرب ہے۔ ''نیرنگ'' کے معنی ہیں، ''سحر، افسوں، ساحری، افسوں گری، طلسم''۔ یعنی ''نیرنگ/ نیرنج'' میں سحر، ساحری، طلسم وغیرہ کے تمام معاملات شامل ہیں۔ فارسی اور اردو میں ''نیرنج'' کی جمع ''نیرنجات'' بھی استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اردو اور فارسی میں مندرجہ ذیل لفظ زیادہ مستعمل ہیں: جادو، سحر، شعبدہ۔ ''نیرنگ'' بہت کم، اور ''نیرنج'' اس سے بھی کم مستعمل ہے۔ داستان میں ''طلسم'' کے معنی ''سحر/ جادو/ نیرنگ/ نیرنج'' سے کچھ زیادہ ہیں۔ اردو میں ''طلسمات'' بھی مستعمل ہے۔ یہ لفظ اگرچہ عربی میں جمع ہے، لیکن اردو میں واحد استعمال ہوتا ہے، اور اس کے معنی ہیں: ''کوئی بھی حیرت انگیز چیز، یا وہ چیز جو دراصل کچھ ہو لیکن دکھائی کچھ دے، بے اصل چیز''، چنانچہ سودا کا شعر ہے۔

پردے کو تعین کے در دل سے اٹھا دے
کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا

مزید دیکھیے، ''طلسم'' ☆

سحر العجائب

فریب کار ساحر جسے کوکب نے اس کے بھائی مصر الغرائب کے ساتھ طلسم نور افشاں کا عارضی حاکم مقرر کیا ہے، نور افشاں، اول، ۴؛ سحر العجائب اور مصر الغرائب دل ہی دل میں کوکب کے خلاف کینہ رکھتے ہیں کیونکہ کوکب مشرف بہ اسلام ہو گیا ہے، نور افشاں، اول، ۲۲۳؛ دیکھیے، ''حکیم اشرف

الحکمت (نورافشاں)''؛ ''معمر الغرائب''؛ ''نمونۂ قہر سامری'' ☆

سحران سیاہ پوش

دریائے سبز رنگ کی مالک، اس کی موت کے بھی دریا قائم رہتا ہے، آفتاب، اول، ۴۳۸؛ اس کے قبضے میں تین سے لے کر چار ہزار تک بیر تھے۔ اب اس کی موت پر انھیں رہائی نصیب ہوتی ہے اور وہ خوش ہیں، آفتاب، اول، ۴۴۴؛ اس کی بہن ماہیان طوفان کش اس کا پرشور ماتم کرتی ہے، آفتاب، اول، ۴۴۵ ☆

سختگاں، ابن سختگاں، ابن سختک

سختگان کا بیٹا، ارژنگ کا وزیر مقرر ہونے پر وہ ارژنگ کی سپاہ کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ (۱) بدیع الملک کے مقابلے پر، (۲) کعبہ شریف کی راہ میں گرم سفر حمزۂ ثانی پر حملہ آوری کے لئے، اور (۳) دیگر اسلامی ممالک پر لشکر کشی کے لئے، آفتاب، اول، ۳۳ تا ۳۵؛ مسلمانوں کے بارے میں اس کے جملے دلچسپ اور کہیں کہیں فحش ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ غیر اسلامی عورتیں خوبصورت اور بدصورت دونوں طرح کی ہوتی ہیں، ان کے مرد ہمیشہ بدصورت ہوتے ہیں۔ لیکن اسلامی مرد اور عورتیں دونوں حسین ہوتے ہیں، آفتاب، دوم، ۱۹۵؛ اپنے انجام سے باخبر ہے کہ ذلت، شکست اور موت اس کا مقدر ہیں، آفتاب، دوم، ۲۸۵؛ کہتا ہے کہ مسلمانوں میں قوت مردمی بہت ہے اور ان کے عضو تناسل بے حد سخت ہوتے ہیں، آفتاب، سوم، ۳۴۵؛ اسے ارژنگ پر اعتقاد نہیں ہے، جس طرح اس کے اجداد کو ارژنگ کے اجداد پر اعتقاد نہ تھا۔ لیکن وہ ارژنگ کے ساتھ اس لئے ہے کہ اسلامیوں کے خلاف اس کی نفرت اس کی بے اعتقادی سے بڑھ کر ہے، آفتاب، سوم، ۳۳۱؛ برجیس آفتاب پرست سے صلح کرتا ہے اور اسے اسلامیوں پر چڑھائی کرنے پر راضی کرتا ہے، آفتاب، سوم، ۴۲۱ تا ۴۲۵؛ اب وہ ساریق ابن بقا کے یہاں شیطان قدرت اور وزارت کے درجے پر ہے، گلستان، اول، ۵۷۷، دوم ۱۱۴؛ وہ کہتا ہے کہ ہر چند کہ اسلامیان برحق ہیں، لیکن میں اپنے اجداد کے خیال سے، اور پابندی وضع، اور شامت تقدیر کے سبب ان کا مخالف ہوں، گلستان، دوم، ۲۰۷، ۲۶۵؛ وہ اپنا نام یوں بتاتا ہے: سختگان بن سختگان بن

بختیارک بن بختک بن القش بن سگ سپید، گلستان، سوم، ۵: طیفور اس کے ہاتھوں اس کی موت، گلستان، سوم، ۸۴۰ ☆

سراپا نگاری

سراپا نگاری داستان کا خاص فن ہے۔ سراپا نثر اور نظم دونوں میں ہوسکتا ہے اور محمد حسین جاہ یہاں بھی بقیہ دونوں میں بہت ممتاز نظر آتے ہیں۔ یہ کہیں تو غلط نہ ہوگا کہ ادبی اور شعری معیار سے بھی دیکھنے پر جاہ کی سراپا نگاری بہت کامیاب نظر آتی ہے۔ بالخصوص نثر میں ان کے سراپے انتہائی دلکش اور مضمون آفرینی اور کنایاتی استعاراتی اسلوب کا بہترین نمونہ ہیں۔ چونکہ محمد حسین جاہ نے داستان کی صرف چار جلدیں لکھیں (اگر ''طلسم ہوش ربا'' کی اس مختصر جلد پنجم کو نظر انداز کردیں جو انھوں نے نولکشور پریس سے قطع تعلق کرنے کے بعد لکھی)، لہٰذا یہ کہنا پڑتا ہے کہ سراپا نگاری کے اعتبار سے ''طلسم ہوش ربا'' اول تا چہارم لاجواب اور بے ہمتا ہیں۔ ''طلسم ہوش ربا'' اول، صفحہ ۹۳۹ تا ۹۴۰ کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> مانگ جادۂ کہکشاں کو راہ بھلا دے، پیشانی نور آگیں سپیدۂ صبح صادق کو کاذب بنادے۔ خال ہندو رہزن ضمیر عاشقاں، بھویں وہ محراب جو سجدہ گاہ حسیناں، پلکیں وہ ناوک دلدوز جو ایک جنبش میں روحانیوں کو صید کریں۔ تار مژگاں ہزاروں دل قید کریں... سفیدی چشم روز روشن کو روبرو اپنے تیرہ کرگئے اور سیاہی سواد شب کو خیرہ کرے۔ رخسار تاباں گل سرخ کو ندامت سے آب آب کرے، بلکہ چشمۂ خورشید کو بے آب و تاب کرے... گردن صراحی دار، ہاتھ ہر ایک دل کی دست بری کو سر دست تیار۔ سینہ گنجینۂ نور، چھاتیوں کا اس پر ظہور۔ نار پستاں کو دیکھ کر نار بستاں کا سینہ شق ہوا، سیب ذقن کا رنگ غیرت سے فق ہوا۔ شکم صاف و شفاف تختۂ بلور۔ سیلی کی سیدھی لکیر نہ تھی پشت پر بالوں کے آنے سے عکس کا ظہور۔ ناف کو گرداب کہنا پرانی بات ہے، یہ چشمۂ آب حیات ہے۔ موے کمر، آئینۂ حسن میں گویا بال آیا ہے، یا تار خط شعاع آفتاب سپہر حسن برملا ہے۔ آگے عجب لذت کی چیز ہے۔ وہ ہنسی ہے جو موتی

چمکتی ہے، یا وہ چور خانہ ہے جس کو کلید تمنا کھولتی ہے۔ وہ مضمون حجاب ہے جس پر مہر خط شباب ہے۔ وہ مورنی ہے جو کہ مستی میں رال مور کے منھ سے ٹپکے تو وہ اپنی منقار میں لے لے۔ وہ دیدۂ پرنور ہے جس میں وصل کی سلائی سرمہ لگائے گی۔ وہ غنچۂ سر بستہ ہے جس میں ہوائے تمنا بڑی مشکل سے جائے گی۔

اب سراپا نگاری کی کچھ مزید مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

پہلا سراپا، نوشیرواں، دوم، ۴۲۶؛ سراپا میں زنانہ کپڑوں کے نام، نوشیرواں، دوم، ۷۷۶؛ نہایت طویل منظوم سراپا، ہرمز، ۷۷۵ و مابعد؛ طویل اور عمدہ منظوم سراپا، ہرمز، ۱۱۴۰ و مابعد؛ عورت کے بھیس میں عیار کا سراپا، نہایت نفیس، ہوش ربا، دوم، ۸۲؛ عمرو عیار عورت کے بھیس میں، بہت عمدہ سراپا، ہوش ربا، دوم، ۱۵۹؛ عمدہ سراپا، بہت خوب رعایتیں، ہوش ربا، دوم، ۱۷۵؛ خوبصورت سراپا، ہوش ربا، دوم، ۴۰۲؛ بہت خوب، رنگین اور ذراعریاں سراپا، ہوش ربا، اول، ۹۳۹ تا ۹۴۰، ہوش ربا، سوم، ۲۰۱؛ کوکب کی معشوقہ کا غیر معمولی سراپا، ہوش ربا، سوم، ۲۵۰؛ کنجڑنوں کا دلچسپ سراپا، ہوش ربا، سوم، ۴۰۶؛ نٹنی کے بھیس میں برق کا لاجواب سراپا، ہوش ربا، سوم، ۷۳۹، ۷۶۵؛ ماہیان زمرد رنگ کا سراپا، ہوش ربا، چہارم، ۶۰۹، ۶۱۳، ۶۱۶؛ فارسی میں سراپا، نور افشاں، اول، ۱۶۴؛ عمدہ سراپا، سکندری، اول، ۹۴؛ قاسم اور شہزادی کا نہایت عمدہ سراپا، جمشیدی، سوم، ۴۴۴؛ عمدہ سراپا، آفتاب، اول، ۳۱۷؛ آفتاب جادو کی بیٹی غزالان ابرو چشم کا عمدہ سراپا، وہ اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے درپے ہے، آفتاب، سوم، ۸۳۷؛ فارسی میں اچھا سراپا، آفتاب، سوم، ۱۷ ☆

سرخ موے کاکل کشا

افراسیاب کی عملداری میں قلعہ سرخ مویاں کی حاکم، ہوش ربا، اول، ۱۴۹؛ افراسیاب کو چھوڑ کر مہرخ سحر چشم سے مل جاتی ہے جس نے افراسیاب کے خلاف خروج کیا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۵۳، ۱۶۷؛ میدان جنگ میں، ہوش ربا، چہارم، ۸۵۹؛ اپنے گیسوؤں میں سے سامان سحر نکالتی ہے۔ شاید اسی باعث اسے کاکل کشا کہتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۹۰۵ تا ۹۰۶؛ مشعل جادو کے ہاتھوں کشتۂ سحر ہوتی

ہے۔ مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نور افشاں تین دن کی محنت کے بعد اس کی روح کو اس کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۲۸، ۱۷۱؛ ☆

سرمائے برف انداز

افراسیاب کے چار وزرا میں دوسرے نمبر کا وزیر، اس کا نام بعض جگہ سہواً سرمایہ برف انداز لکھا ملتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۰۶؛ افراسیاب کے ساتھ اسلامیوں کے خلاف مصروف جنگ ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۰۶، ۱۱۴ تا ۱۱۶ ☆

سرمایہ برف انداز

دیکھیے، ''سرمائے برف انداز'' ☆

سروسہی قد، بن سعد

ملکۂ بہار کے بطن سے سعد شاہ اسلامیان کا بیٹا، شاہور تیز رو ابن فیروزہ بن عمرو اس کا عیار ہے، نور افشاں، اول، ۳، ۱۱؛ طلسم نور افشاں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ بدیع الزماں اس کی رہائی کی فکر میں نکلتا ہے، نور افشاں، دوم، ۴۱۱ ☆

سرہنگ مصری

امیر حمزہ کا ہرکارہ اور جاسوس۔ اس کی سفاکی، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۶۶؛ اس کی عیاری، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۸۹؛ اسے سرہنگ مکی بھی کہا گیا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۴۴۴ ☆

سرہنگ مکی

امیر حمزہ کا عیار، شاید یہ اور سرہنگ مصری ایک ہی ہیں، عمدہ عیاری، ایرج، دوم، ۴۱ ☆

سعد، بن عمرو یونانی، بن امیر حمزہ

نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸؛ رستم سے اس کی آویزش، نوشیرواں، دوم، ۱۵۳ ☆

سعد، بن قباد

یہ قباد شہریار، شاہ اسلامیاں کا ایک اور بیٹا ہے اور سعد بن قباد، شاہ اسلامیاں سے مختلف ہے۔ یہ بھی کسی قسم کا بادشاہ ہے، لیکن وہ تورج بدرگ کے قابو میں ہے، تورج، اول، ۲۲۳؛ جنگ میں زخمی ہوتا ہے، آسمان پری کی فوج اسے بچالاتی ہے لیکن اس کا انتقال پردۂ قاف ہی میں ہوجاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۴۲☆

سعد، بن قباد، بن امیر حمزہ، شاہ اسلامیان

پیدائش کی پیش آمد، ہومان، ۶۹۱؛ شاہ اسلامیان مقرر ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۱۰؛ افراسیاب کی ملکہ حیرت کی بہن بہار اس پر نادیدہ عاشق ہوتی ہے، ہوش ربا، دوم، ۴۸۳؛ بہار کو اشتیاق ملاقات سعد اس قدر ہے کہ وہ لشکر اسلامیاں چھوڑ کر سعد سے ملاقات کو جاتی ہے۔ لشکر حمزہ اور پھر بہار اور سعد کی ملاقات کا بہت عمدہ بیان، ہوش ربا، دوم، ۵۹۱ ومابعد؛ ایرج اور نور الدہر آپس میں جھگڑتے ہیں مگر سعد انھیں کچھ نہیں کہتا، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۲۱ تا ۶۲۲؛ بہار سے اس کی شادی ہوش ربا کی فتح کے بعد ہوتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷؛ جہانگیر، قاسم، لندھور اور دوسروں کو چھڑالانے کے لئے اپنے آپ ہی ہفت پیکر کو چل دیتا ہے، نور افشاں، سوم، ۱۰۳۴؛ عیاری کرنے، شب خون لانے، اور بیگماتی بولی بولنے پر راضی ہوجاتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۲۶۵ تا ۲۷۱؛ جنگ میں شجاعت، ہفت پیکر، سوم، ۱۷۹؛ ایک حسینہ اس کی خاطر اپنے پرانے عاشق کو چھوڑ دیتی ہے، ہفت پیکر، سوم، ۱۷۹؛ ایک حسینہ پر خواب میں عاشق ہوتا ہے اور اس کی تلاش میں لشکر چھوڑ کر نکل جاتا ہے، سکندری، سوم، ۱۱۷ تا ۱۱۸؛ آسمان پری اور قرشیہ کی امداد کے لئے پردۂ قاف کو جاتا ہے، جمشیدی، اول ۲۲؛ عنبر افشاں نامی ساحرہ کو لوح طلسم جمشیدی کے لئے بھیجتا ہے۔ وہ ناکام ہوکر گرفتار ہوتی ہے، لیکن سعد تنہا ہی چل پڑتا ہے، جمشیدی، اول ۴۴۶ تا ۴۵۵؛ بدیع الزماں کو زیر کرلیتا ہے لیکن اسے اپنا مطیع نہیں بناتا، جمشیدی، اول، ۶۱۹؛ لوح کے احکام کی بھی پابندی میں ناکام رہتا ہے، جمشیدی، دوم، ۷۰۹؛ طلسم جمشیدی کے آخری مرحلے کو فتح کرنے کے لئے فریب کی اجازت دیتا ہے، جمشیدی، سوم، ۸۱۸؛ اپنے بیٹے حارث کے حق میں تخت سے دست

بردار ہو جاتا ہے، صندلی، ۲۱۴؛ نعرے، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸، ہوش ربا، ہفتم، ۹۱۰، نور افشاں، اول، ۱۸۱، سکندری، اول، ۷۰۸، سکندری، سوم، ۱۲۰، ۱۳۹، جمشیدی، اول، ۲۲، ۲۸، نعرہ، جمشیدی، اول، ۷۰۰ ☆

سعد طوقی

امیر حمزہ کا ایک بیٹا، وہ نقاب دار بن کر امیر سے جنگ کرتا ہے۔ جنگ کے اختتام پر دریافت ہوتا ہے کہ وہ پسر صاحبقراں ہے، ہومان، ۲۰۰ ☆

سفاکی

داستان میں قدم قدم پر حرب و ضرب اور کشت و خون ہے اور عیار بھی ہر جگہ ہیں۔ چونکہ عیاروں کا فرقہ اپنی اصل نوعیت (یعنی اپنے پیشے کی ضرورت) کے اعتبار سے سنگدل اور بے رحم ہوتا ہے، اس لئے توقع ہوتی ہے کہ داستان میں سفاکی اور اذیت دہی کے مناظر بہت ہوں گے۔ لیکن ایسا ہے نہیں۔ داستان کی دنیا اپنے طور پر مہذب بھی ہے۔ مثلاً داستان میں لونڈی غلاموں کی خرید و فروخت اور بردہ فروشی تو ہے، لیکن زنا بالجبر بہت کم ہے۔ اسی طرح، داستان میں قتل و خونریزی بہت ہے، لیکن انفرادی طور پر تشدد یا ایذا دہی کی مثالیں شاذ ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ داستان گو کو اذیت دہی اور جسمانی تشدد کے طریقوں سے واقفیت نہیں ہے۔ بس اصول یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، اذیت دہی سے محترز رہا جائے۔

ذیل میں سفاکی اور اذیت دہی کی بعض نمایاں مثالیں درج ہیں:

عمرو عیار گرفتار ہو جاتا ہے تو مردہ بننے کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا وہ واقعی مر گیا ہے، سات دن تک اسے طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی ہیں لیکن وہ چوں نہیں کرتا، نوشیرواں، اول، ۴۵۵؛ دیو عفریت کا باپ مقاتل ایک نو عمر دیو ثقیلہ دیو کو گرفتار کر کے اس کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتا ہے، حتیٰ کہ ثقیلہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۶۳؛ قصاب جوانمرد سے اقبال جرم کرانے کے لئے اس کے بچوں پر سخت تشدد کیا جاتا ہے، کوچک، ۳۷۵ و مابعد؛ معلومات حاصل کرنے کے غیر اسلامیان عمرو کو سخت اذیت پہنچاتے ہیں، ایرج، دوم، ۴۴۱؛ غیر اسلامی ساحر ناقوس کو برق بڑی بیدردی

سے قتل کرتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۸۵۰؛عمرو عیار ایک ساحر کو بڑے ظلم سے مارتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۷۵؛افراسیاب باغ سیب میں گل عذار کو بے رحمی سے قتل کرتا ہے، بقیہ، دوم، ۳۵۱؛عورت کے منھ کی بد بو سے قاسم سمجھ لیتا ہے کہ وہ ساحرہ ہے اور ہم بستری کے بہانے سے اسے بڑی بیدردی سے مار ڈالتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۲۶؛سرہنگ عیار کی سفاکی، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۶۶؛غضنفر بن اسد کی قزاقی اور سفاکی، ہفت پیکر، اول، ۳۰۹،۶۰۶؛غضنفر کی مزید قزاقی اور گھناؤنا طرز عمل، لیکن وہ نماز بھی پڑھتا ہے! ہفت پیکر، سوم، ۴۹۷، ۵۱۴؛غضنفر کا مزید گھناؤنا طرز عمل، ہفت پیکر، سوم، ۷۷۹؛اکوان چہار دست کو نقاب دار سبز پوش بیدردی سے قتل کرتا ہے، صندلی، ۳۸۱؛روئیں تن ایک غیر اسلامی پہلوان ہے۔ نورالدہر اس کو بڑی بیدردی سے مار ڈالتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۸۲۵؛ بدیع الملک کو گرفتار کرنے والے شخص کو خضر ان سخت اذیتیں دیتا ہے اور لوح طلسم کو بڑے ظلم کے بعد حاصل کرتا ہے، گلستان، اول، ۳۲۷؛قران ثالث کو ایک ساحر گرم چمچوں سے داغتا ہے لیکن قران اپنی زبان بند رکھتا ہے، گلستان، دوم، ۵۶۸؛مزید دیکھیے، ''بردہ فروشی''؛''عمرو عیار، سفاکی اور غیظ و غضب'' ☆

سکندر بن ہیکلان عاد مغربی

رائے اعظم کا بھائی اور فرامرز کا ایک سردار، ہومان، ۴؛مہران فیل زور کے معاملے میں لندھور کا ساتھ دیتا ہے کیونکہ اس کے خیال میں لندھور کے ساتھ امیر حمزہ اور قباد کا سلوک ناروا تھا، ہومان، ۱۲۸☆

سکندر ثانی

طلسم خیال سکندری کا اصل بادشاہ، بقراط ثانی اس کا تخت چھین لیتا ہے، سکندری، اول، ۷۶۰؛نورالدہر اور اس کے فوجی اسے قید سے رہا کرتے ہیں، سکندری، دوم، ۱۶۸ عمدہ جادو کرتا ہے اور اپنے وزیر کو بھی قید سے آزاد کراتا ہے، سکندری، دوم، ۴۳۴☆

سکندر دیر نشیں

اسلامیوں کا حامی ایک بزرگ، باغ محویت میں محو جادو کا سحر رد کرتا ہے، گلستان، دوم،

۲۱۰؛ بخو جادو سے اس کی عمدہ جنگ ہوتی ہے، گلستان، دوم، ۳۸۵؛ پھر شاہان طلسم چہار گوشہ سے اس کی جنگ ہوتی ہے، گلستان، دوم، ۳۸۵ و مابعد☆

سکندر رستم خو، بن رستم ثانی

حمزۂ ثانی کی بیٹی ہاجرہ اس کی ماں ہے۔ ہاجرہ کو بدیع الملک سے کوئی کد نہیں، لیکن وہ اس کے لشکر سے الگ رہنا چاہتی ہے، آفتاب، سوم، ۶۴۵؛ سکندر رستم خو اپنے باپ کی تلاش میں نکلتا ہے اور آب پرستوں کے ملک میں جا پہنچتا ہے۔ وہاں کی شہزادی محافے میں سوار کہیں جا رہی ہے۔ ہوا کے جھونکے سے محافے کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور سکندر رستم خو اس شہزادی پر عاشق ہو جاتا ہے۔ عاشق اور اس کی ہونے والی معشوق کا آمنا سامنا ہونے کا یہ طریقہ داستان میں پہلے کہیں نہیں بیان ہوا، آفتاب، سوم، ۶۴۶؛ ایک مہیب دیو سے جنگ کرتا اور اسے قتل کرتا ہے، لیکن ایک پنجہ اسے اٹھا لے جاتا ہے، آفتاب، سوم، ۶۹۴؛ اس کے طور طریقوں کا دلچسپ اور ظریفانہ بیان، آفتاب، چہارم، ۲۲۴؛ ماہ پارہ نامی شہزادی اس کے عشق میں پاگل ہو جاتی ہے، آفتاب، چہارم، ۳۰۵؛ وہ طلسم نیرنگ کو جانا چاہتا ہے لیکن شمس بن عبد الرحمٰن جنی اسے منع کرتا ہے کہ وہاں نعمان نامی ایک سردار پہلے سے موجود ہے اور اسے ایک بہت زبردست اور درجۂ پیری کو پہنچے ہوئے اسلامی کی امداد حاصل ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۴۷؛ ایک عجب بات ہوتی ہے، وہ شاہ طلسم کی لڑکی کی محبت کو ٹھکرا دیتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۱۳۰؛ مکہ شریف جانے کی تیاریوں کے دوران بدیع الملک مختلف شہزادوں میں ممالک کی تقسیم کرتا ہے۔ وہ رستم ثانی کو اپنا نائب مقرر کرتا ہے، اسے "صاحبقران اوسط" کہتا ہے اور رستم ثانی کا ڈنگل اس کو عطا کرتا ہے، گلستان، اول، ۲۴۷ و مابعد؛ ایک دلچسپ طلسم میں داخل ہوتا ہے، گلستان، اول، ۳۱۰؛ نعرہ اردو میں، گلستان، دوم، ۱۰۲؛ بھوک سے نیم جان ہونے کے باوجود کافر کے ہاتھ کا نہیں کھاتا۔ اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ تم صاحبقران اوسط کہلانے کے مستحق ہو، گلستان، سوم، ۳۲؛ تیمور کے صاحبقران خاص ہونے کا اعلان کرتا ہے، گلستان، سوم، ۱۹۷☆

سکندر زریں پوش زریں علم

ایرج نوجوان کا بیٹا، بران تیغ زن کے بطن سے۔ جواہر خنجر زن ابن شاپور اس کا عیار ہے، نور

افشاں، سوم، ۳؛ اس کا نام سلطان زریں پوش بھی ہے۔ وہ شجر پرست ہے، نور افشاں، اول، ۱۳؛ جواہر خنجر زن کی مدد سے مصر الغرائب اور سحر العجائب کے لشکروں کو شکست دے کر آگے بڑھتا ہے، نور افشاں، اول، ۷۳۰؛ اب پتہ لگتا ہے کہ وہ درحقیقت اخلاف حمزہ میں ہے۔ اس کے کارنامے، نور افشاں، دوم، ۱۵۶ و ما بعد؛ نعرہ، نور افشاں، دوم، ۱۷۳، ۱۸۱۳، سوم، ۱۰۱۸؛ جنگ میں اس کا پلہ بھاری ہے لیکن وہ طبل مراجعت بجواتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اس وجہ سے ہو کہ وہ شجر پرست ہے، نور افشاں، دوم، ۳۳۲؛ ایرج اور براں کے بیٹے کی حیثیت سے دریافت ہوتا ہے، نور افشاں، سوم، ۷۴۲ ☆

سکندر غبار انگیز بن عمرو عیار

آس بن آلوس کے پنجے سے اپنے باپ کو چھڑاتا ہے، لیکن اس مہم میں اس کی موت ہو جاتی ہے۔ عمرو اپنے بیٹے کا بہت ماتم کرتا ہے اور آس کو دھوکے سے قتل کر دیتا ہے۔ امیر حمزہ اس بات کو اخلاق بہادرانہ کے خلاف قرار دیتے ہیں اور امیر حمزہ اور عمرو کے درمیان سخت ناچاقی اور برہم پیدا ہوتی ہے۔ عمرو اور اس کے حامیوں کو امیر حمزہ اپنے لشکر سے نکال دیتے ہیں، ایرج، اول، ۶۹ و ما بعد ☆

سکندر فرخ لقا

اس کا نام امیر الرماں بھی ہے، دیکھئے، ''امیر الرماں''؛ طلسم نہ طاق کی راہ میں ایک دوازدہ منزلہ مینار سحر کے سے دوچار ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۶۳۴؛ ایک طلسم معدن آفات نامی ہے، طلسم دار الضیا اس کا ایک حصہ ہے۔ سکندر فرخ لقا اس میں داخل ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۶۷۰؛ قرشیہ اور اس کے شوہر کی جان بچاتا ہے، لعل، اول، ۴۴۶ ☆

سلطان سر برہنہ چلپشی

اسے خود سر برہنہ چلپشی بھی کہا گیا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۷۹؛ وہ دیوانہ ہے اور ہمیشہ ننگے سر رہتا ہے۔ اسے امیر حمزہ زیر کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۰۲ تا ۱۰۳؛ حضرت علی کے حکم سے امیر حمزہ کو قفس میں سے رہا کرانے کے لئے پہنچتا ہے۔ اپنی مستقل سر برہنگی کا سبب یہ ظاہر کرتا ہے کہ مجھے حضرت علی نے حکم دیا ہے کہ تو برہنہ سر رہا کر، نوشیرواں، دوم، ۴۸۲ ☆

سلطان سعد، بن عمرو یونانی، از بطن حوررخ

وہ ہیون اور ژوپین برادران کا بھانجا ہے، یعنی اس کی ماں حوررخ ان دونوں کی بہن ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۹۳؛ جنگ میں غائب ہو جاتا ہے اور حوررخ اس کے لئے پریشان ہوتی ہے، ہومان، ۲۸۳؛ نہتا ہے لیکن شیر ببر کو مار ڈالتا ہے، ہومان، ۶۰۰؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸؛ جنگ میں زخمی ہوتا ہے، آسمان پری کی فوجیں اسے اٹھا کر پردۂ قاف کو لے جانا چاہتی ہیں لیکن وہ اثنائے راہ ہی میں جاں بحق تسلیم ہو جاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۴۲ ☆

سلطان کرگدن سوار

غیر اسلامی ساحر، بے حد خوفناک، نور افشاں، سوم، ۱۷۳ ☆

سلیمان اعظم

قریشہ سلطان کا بھائی، لہٰذا امیر حمزہ کا بیٹا، لیکن شاید آسمان پری اس کی ماں نہیں ہے۔ وہ صاحبقران قاف سے مختلف ہے۔ اسے صاحبقران اعظم بھی کہتے ہیں۔ ایک بیان یہ بھی ہے کہ وہ آسمان پری ہی کے بطن سے ہے، آفتاب، چہارم، ۲۷۵؛ آسمان پری پر خفا ہوتا ہے کہ ہر چند کہ قریشیہ نے عرصہ ساٹھ برس میں اپنی شجاعت و ہمت کے کئی ثبوت دیئے ہیں، پھر بھی آپ نے قریشیہ کی شادی سلیمان ثانی سے کیوں کر دی، ، تورج، اول، ۳۲۶؛ بدیع الملک سے زیر ہو جاتا ہے، تورج، اول، ۳۲۷ و مابعد؛ عنق بن بروج نامی ایک زبردست دیوانے کو قتل کرتا ہے، تورج، دوم، ۲۵۵؛ ارشیون پری زاد بن لندھور اس کی فوج میں شامل ہوتا ہے لیکن ارشیون دیوؤں کے ہاتھ دوران شب خون قتل ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۲۷۵؛ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ کوہ قاف کو فتح کرنے کے لئے نکلتا ہے اور وہ امیر حمزہ کا نہیں، بلکہ حمزۂ ثانی کا بیٹا ہے، گلستان، اول، ۲۵۲، ۵۷۰ ☆

سلیمان ثانی بن عجیل ماہرو

امیر حمزہ کے بھائی عجیل ماہرو کا بیٹا اور قریشیہ سلطان کا شوہر۔ اس کی ماں کا نام لعل افروز پری

ہے۔وہ حورائے جنی کی بیٹی ہے جو کچھ پر اسراری ایک پیرزال (غالباً پری زاد) ہے، بالا، ۱۷۹ تا ۱۸۰؛ تولد کی پیش آمد اور یہ خبر کہ وہ صاحبقران قاف کے نام سے "گلستان باختر" کا ایک اہم کردار ہوگا، ایرج، دوم، ۵۲۷؛ اس کی شادی قریشیہ سلطان سے ہوتی ہے، صندلی، ۲۱۶؛ حمزۂ ثانی کے سرداروں کے ساتھ طلسم نارنج کو جاتا ہے، تورج، اول، ۵۹؛ سلیمان اعظم اس کی شادی سے ناخوش ہے، تورج، اول، ۳۲۶؛ بدیع الملک اپنی اصلیت چھپانے کی غرض سے دعویٰ کرتا ہے کہ میں سلیمان ثانی ہوں، تورج، اول، ۸۰؛ قریشیہ کے شوہر کی حیثیت سے اس کے کارنامے، خصوصاً یہ کہ وہ صاحبقران اعظم کو دیووں کے پنجے سے رہائی دلاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۷۳☆

سلیمان صاحبقران قاف

سلیمان اعظم بن امیر حمزہ کا بیٹا، گلستان، اول، ۲۶۸، ۵۶۰ومابعد؛ رضوانہ سبز پوش کو خوف ہے کہ اس کا باپ خاقان لوح کی قوت سے مارا جائے گا۔ اس کو اس مصیبت سے بچانے کے لئے سلیمان صاحبقران لوح طلسم کو ہاتھ سے جانے دیتا ہے، گلستان، اول، ۵۶۶؛ سلیمان صاحبقران کہتا ہے کہ میں اپنے باپ کی مرضی کے بغیر شادی نہ کروں گا، گلستان، اول، ۵۷۰؛ تیمور سے محبت کے باعث اس کو تحائف طلسمی دے دیتا ہے لیکن یہ وعدہ لیتا ہے کہ تم اسلامیوں کے خلاف جنگ میں پہل نہ کرو گے، گلستان، دوم، ۲۳۸، ۲۴۵؛ صاحبقران قاف کی رسم بدیع الملک نے قائم کی تھی، گلستان، دوم، ۲۶۳؛ دیو عفریت جب اسے اٹھا لے جاتا ہے تو اس صدمے سے آسمان پری جاں بحق تسلیم ہو جاتی ہے، آفتاب، چہارم، ۴۷۲☆

سلیمان کوچک

قریشیہ سلطان کے بطن سے سلیمان ثانی کا بیٹا، وہ نیرنگ قاف میں کسی زنداں میں محبوس ہے۔ سکندر رستم خواس کی رہائی کو نکلتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۸۱؛ اپنے ماموں سلیمان اعظم کے ساتھ پردۂ قاف کی جنگوں میں شریک ہوتا ہے، گلستان، اول، ۲۵۹☆

سماق برق مزاج

ایوان نہ طاقی کی بھتیجی، اس کی عمر نو یا دس برس کی ہے۔ اس کے پاس ایک موتی ہے جو

آئینۂ سکندری یا جام جم جیسا کام کرتا ہے، آفتاب، سوم، ۱۱۶؛ وہ تیغہ حاصل کر لیتی ہے جس سے عشاق صحرانشین کی موت لکھی ہے، آفتاب، سوم، ۸۳۳؛ عشاق سے عمدہ جنگ۔ گل سحر کی خوشبو عشاق کے دل سے محبت کا خیال مٹادیتی ہے، آفتاب، سوم، ۸۴۱؛ عشاق کو قتل کرتی ہے، آفتاب، سوم، ۸۴۶؛ سمندر شاہ سے اس کی جنگ، سمندر شاہ اس کا موتی توڑ دیتا ہے۔ وہ سخت جوابی حملہ کرتی ہے اور سمندر کسی صورت جان بچا کر طلسم گنجورۂ سلیمانی کو بھاگ جاتا ہے، آفتاب، سوم، ۸۹۶ تا ۹۰۴ ☆

سمک یلطاقی

ایک شہزادی کے بطن سے عمرو کا بیٹا، علم شاہ کا عیار، نوشیرواں، دوم، ۵۱۲، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ طلسم زعفران سلیمانی میں مقید رستم علم شاہ کو رہا کرانے جاتا ہے، سلیمانی، اول، ۱۱؛ لمبی چوڑی عیاری کرتا ہے، سلیمانی، اول، ۲۲۱؛ وہ اور جانسوز بن قران اور کئی دوسرے عیار ایک آخری معرکے کے لئے نکلتے ہیں اور سب کے سب مارے جاتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۵۰۳ ☆

سمندر جادو

دریائے سبز رنگ کا بادشاہ، وہ اپنے ایک تابع ساحر مسمی شجر جادو کے ذریعہ مسلسل بارش برسا کر شہر صنوبریہ کے تمام باشندوں کو درخت میں تبدیل کر دیتا ہے، آفتاب، اول، ۱۰۱ تا ۱۰۵؛ ایوان تاجدار اس سے ناخوش ہے اور اسے طلسم نہ طاق سے دور رکھتا ہے، آفتاب، اول، ۱۱۰ ☆

سمندر شاہ

سمندریہ کا بادشاہ، وہ خود تو کچھ بہت متاثر کن نہیں ہے لیکن اس کے نوکر زبردست ساحر ہیں، آفتاب، دوم، ۴۴۶ تا ۴۵۴؛ حکم دیتا ہے کہ آفاق کو زندہ جلا دیا جائے، آفتاب، دوم، ۸۹۴ تا ۹۰۸؛ طلسم گنجوریہ کو بھاگ جاتا ہے، لیکن اس کا بادشاہ گنجور شاہ اس کی کچھ مدد نہیں کرتا۔ وہ گنجور شاہ کو تخت سے اتار کر خود بادشاہ بن بیٹھنے کی سازش کرتا ہے، آفتاب، سوم، ۱۳۳۰ ☆

سمندون ہزار دست

پردۂ قاف کا زبردست دیو، عفریت اور اس کی ماں امیر حمزہ کے خلاف اس سے امداد کی طالب ہوتی ہے، نوشیرواں، اول، ۴۹۲؛ مہر نگار کی خاص خادمہ زہرۂ مصری کو گرفتار کر لیتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۵۴؛ امیر حمزہ کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۶۷ ☆

سمینہ بانو

عمرو عیار کی بہن، اس کے شوہر کا نام اخی سعید ہے اور ابوالفتح عیار ان کا بیٹا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۰۹ تا ۱۱۰؛ وہ لقا کے شہر میں رہتی ہے۔ بڑے بھائی کے طور پر عمرو اسے روپیہ دیتا ہے، کوچک، ۲۳۰☆

سہراب بن لندھور

رستم ثانی سے زیر ہو کر دربار رستم ثانی میں دست راستیوں کے ساتھ بیٹھتا ہے کیونکہ لندھور دست راستی ہے۔ لیکن امیر حمزہ کے دربار میں وہ دست چپیوں میں بیٹھتا ہے، کیونکہ اس کو رستم ثانی نے زر کیا تھا اور رستم ثانی دست چپی ہے۔ اس کے برخلاف، رستم ثانی سے زیر ہو جانے کے بعد گرشاسپ بن طہماس بن عنقویل دیو پرور کہتا ہے کہ ہم لوگ دست راستی ہیں، لیکن آپ کے قرب کی خاطر بائیں جانب بیٹھیں گے، تورج، دوم، ۴۸۵ تا ۴۸۶؛ افوارج حمزہ سے الگ ہو کر اسلامیوں کے ایک قلعے کا محاصرہ توڑنے کے لئے روانہ ہوتا ہے، آفتاب، اول، ۲۳۴☆

سہراب ثانی، بن رستم ثانی، بن ایرج

اس کی ماں مضراب پری سے رستم ثانی کی شادی قاف میں ہوتی ہے۔ رستم ثانی اس وقت ہامان دیو سے مصروف جنگ ہے۔ سہراب ثانی قاف ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ پھر رستم ثانی اپنی بیوی کی چچا زاد بہن محراب پری کو بھی نکاح میں لاتا ہے، آفتاب، اول، ۷۰۳؛ ہامان دیو کو قتل کرتا ہے، آفتاب، اول، ۱۱۸۸؛ رستم ثانی خواب میں آ کر التجا کرتا ہے کہ مجھے اور میرے باپ ایرج بن قاسم کو طلسم چہل چراغ

سلیمانی سے رہا کرادو، آفتاب، سوم، ۴۹۳؛ بالکل بے وجہ دو دیوؤں کو قتل کرتا ہے۔ داستان گو اس کے لئے بہت کمزور جواز پیش کرتا ہے، آفتاب، سوم، ۴۹۵؛ باپ کو خواب میں دیکھنے کے وقت اس کی عمر صرف آٹھ برس تھی لیکن وہ باپ اور دادا کو چھڑانے کے لئے چل کھڑا ہوا تھا۔ اثنائے راہ میں اس نے ایک عیاش طبع دیو کو بھی قتل کیا، آفتاب، سوم، ۵۱۲؛ حضرت سلیمان اسے نظر کردہ کرتے اور ایک کاغذ عطا کرتے ہیں جو لوح کا کام دے گا، آفتاب، سوم، ۵۳۰؛ وہ اور دیگر سرداران طلسم نہ طاق کو روانہ ہوتے ہیں کہ بدیع الملک کی مدد کریں اور برجیس کے خلاف صف آرا ہوں، آفتاب، سوم، ۱۳۲۲؛ افسونہ سحر ساز کو خواب میں دیکھ کر اس پر عاشق ہوتا ہے۔ ادھر افسونہ بھی اسے خواب میں دیکھتی اور اس پر عاشق ہوتی ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۳۹۹؛ ان چار پراسرار نقاب داروں میں ہے جنھوں نے بدیع الملک کو چنوتی دی تھی، گلستان، اول، ۱۷۱؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے ایرج نو جوان کا دنگل بیٹھنے کے لئے عطا کرتے ہیں، گلستان، اول، ۵۳۹؛ تیمور کی بہن کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کرتا ہے، گلستان، دوم، ۳۷۶☆

سہیل نارنجی پوش

غیر اسلامی ساحر، بہت عمدہ سحر کرتا ہے۔ اس میں مزاحیہ رنگ بھی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۵۷☆

سیارہ، بن عمرو

امیر حمزہ کا عیار، پھر رستم علم شاہ کا عیار، اس کی ماں رابعہ اطلس پوش کی وزیر زادی ہے۔ پیدائش کی پیش آمد، نوشیرواں، دوم، ۳۲؛ عمدہ عیاری، ہرمز، ۱۰۵۴☆

سیارۂ تیز پا

سیارہ بن عمرو کا بیٹا ہے، اس کی ماں ایک پری تھی۔ سکندر رستم خو کے ساتھ اس کے دلچسپ معاملات، آفتاب، پنجم، اول، ۱۳۰☆

سیارۂ ثانی

یہ بھی سیارہ کا بیٹا ہے، عمدہ عیاری کرتا ہے، لیکن جس دیو کے خلاف عیاری کر رہا تھا وہ اسے اٹھا کر اپنے نتھنے میں رکھ لیتا ہے۔ جب دیو کو چھینک آتی ہے تب اسے چھٹکارا ملتا ہے، آفتاب، اول، ۱۱۳۲ تا ۱۱۳۹☆

سیاسی جہت، داستان کی

دیکھیے، ''داستان کی سیاسی جہت''☆

سیال مردم ربا

طیفور کا بیٹا، وہ امیر البحر کا عیار ہے اور اس کی ماں مخلوق آبی میں سے ہے، گلستان، دوم، ۲۷۵☆

سیاوش/سیاوخش

بزرچمہر کا ایک بیٹا، اس کی پیدائش، اشک، ۲۶، بلگرامی، ۴۷☆

سیاہ قیطاس

امیر حمزہ کا گھوڑا، انھیں یہ گھوڑا حضرت ابراہیم سے ملا تھا، نوشیرواں، اول، ۱۵۹؛ امیر اسے اپنے پوتے سعد بن قباد کو بخش دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۰۱☆

سید اسمٰعیل اثر

داستان امیر حمزہ کے ایک داستان گو۔ دیکھیے ''اسمٰعیل اثر سید''☆

سیف ذوالیدین

عامر شاہ دریاباری کا بیٹا، امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں، وہ اسلام قبول کر کے امیر کے ساتھیوں میں شامل ہو جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۶۷؛ امیر حمزہ کا کاتب، لندھور کے خلاف جنگوں میں شریک ہوتا

ہے، ہومان، ۱۶ و مابعد، نوشیرواں، دوم، ۲۶۲ ☆

سلیم، ابن تورج بدرگ حرامی

اس کا نام دیلم بھی ہے، دیکھیے، ''دیلم ابن تورج بدرگ حرامی''؛ وہ اور اس کا بھائی مل کر ارژنگ ابن زمرد شاہ ثانی کو اپنا بادشاہ مقرر کرتے اور اسلامیوں سے جنگ کرتے ہیں، آفتاب، اول، ۳۳☆

سیمائے اختر پیشانی

افشاں تاجدار (غیر اسلامی بادشاہ) کی عیارہ، سکندری، سوم، ۹۳۷؛ عمرو کے ساتھ اس کی عمدہ جھڑپیں، عمرو اس پر عاشق ہے اور وہ بھی عمرو پر مائل ہے، سکندری، سوم، ۹۴۳ و مابعد؛ عمرو اس کو ایک ساحر کے ہاتھوں گرفتار ہونے اور زنا بالجبر کا شکار ہونے سے بچاتا ہے، سکندری، سوم، ۹۵۳ تا ۹۵۴؛ کتے کی عیاری کر کے عمرو اسے پکڑ لیتا ہے، سکندری، سوم، ۹۶۱ تا ۹۶۲ ☆

سیمائے بلند آواز

طلسم زعفران زار سلیمانی کا بادشاہ، شنکل جادو نے اس کا تخت و تاج چھین کر اسے قید کر لیا ہے۔ امیر حمزہ اسے رہا کراتے ہیں، سلیمانی، دوم، ۹؛ اس کا عمدہ سحر، سلیمانی، دوم، ۳۲☆

شاپور

غیر اسلامی عیار، اس کا نعرہ۔ یہ واحد موقع ہے جب کوئی غیر اسلامی عیار نعرہ کرتا ہے، تورج، دوم، ۳۰۰☆

شاپور، بن عمرو

ایرج کا عیار، فتنہ بانو کے بطن سے عمرو کا بیٹا، اس کی پیدائش کے بعد اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی ہے، بالا، ۴۲۸؛ میدان عمل میں، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۴۰ و مابعد؛ میدان عمل میں، نور افشاں، اول، ۶۵؛ طلسم نور افشاں کے ابتدائی مراحل کی لوح کو تلاش کرنے کے دوران ایرج قید ہو جاتا ہے۔

شاپورا سے چھڑاتا ہے، نورافشاں، اول، ۳۰۰؛ عمرو کے بیٹوں میں چالاک اور شاپور سب سے اچھے ہیں، ہفت پیکر، سوم، ۹۰۷؛ عمدہ عیاری، صندلی، ۳۰۸؛ عیاری کے ذریعہ عروج دیوانہ کو قتل کرتا ہے، تورج، اول، ۴۸؛ ایک معاملے میں حمزۂ ثانی گومگو میں ہیں لیکن شاپور کام کر ڈالتا ہے، تورج، اول، ۶۰۷؛ عادل کیواں شکوہ کا کہنا ہے کہ عمرو عیار کی جانشینی کے لئے شاپور سب سے بہتر تھا۔ یہ محض تقدیر ہے کہ جانشینی عمرو عیار اور اس کے بانہ ہائے عیاری شاپور کو نہ ملے، گلستان، دوم، ۱۲۹ ☆

شاطر

یہ لفظ محض ''عیار'' کے معنی میں اکثر استعمال ہوا ہے، مثلاً ہومان، ۱۳۹ تا ۱۴۰؛ لیکن ''شاطر'' سے مراد ایسا عیار بھی ہو سکتی ہے جو اوروں سے بلند رتبہ ہو، داستان گو ''مرتبۂ شاطری'' کا ذکر کرتا ہے، نورافشاں، دوم، ۸۰۲ ☆

شاعری، آفتاب شجاعت، اول، میں

اس داستان میں شاعری معمول سے کچھ زیادہ ہے۔ ذیل میں ان شعرا کی فہرست ہے جن کا کلام اس داستان میں درج ہے۔ بعض شعرا کا صرف تخلص ہے، اور یہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ کہاں کے ہیں۔ ایسا کلام جس کے شاعر کا نام نہ معلوم ہو سکا، اسے ''لا اعلم'' کے تحت درج کیا ہے۔ کچھ کلام اودھی کا ہے، اسے بھی درج فہرست کر لیا ہے۔ شروع کے چند صفحات کو چھوڑ کر یہ فہرست صرف ان شعرا کی ہے جن کا کلام معتدبہ مقدار میں درج ہے، یعنی اکا دکا شعر یا ضرب المثل اشعار وغیرہ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مثنویاں چونکہ کثرت سے ہیں اس لئے انھیں الگ درج کیا گیا ہے۔

آباد لکھنوی

۶۸۴، ۷۰۷ تا ۷۰۸ (وہی کلام دوبارہ جو ۶۸۴ پر تھا)، ۷۱۲ (وہی کلام دوبارہ جو ۶۸۴ پر تھا)، ۷۷۹ تا ۷۸۰ (وہی کلام دوبارہ جو ۶۸۴ پر تھا)۔

آتش، خواجہ حیدر علی

۶۱۹، ۷۰۰، ۸۰۱ تا ۸۰۲، ۹۴۷، ۹۴۷ (دوبارہ، مگر اشعار مختلف ہیں)، ۹۵۶، ۱۱۳۷ تا ۱۱۳۸

مثنویات اردو

۲ [شاید خود تصدق حسین کی تصنیف؟]، ۱۴، ۱۷، ۱۲۰ (ساقی نامہ)، ۱۲۰ تا ۱۲۲ (بہاریہ)، ۱۲۲، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۸۳، ۱۹۹، ۲۰۳ (ساقی نامہ) ۳۰۸ تا ۳۰۹ (ساقی نامہ)، ۳۱۶، ۳۱۷ (سراپا)، ۳۲۲، ۳۳۰، ۳۳۳ تا ۳۳۴، ۳۵۴ (ساقی نامہ، شاید تصدق حسین کی تصنیف)، ۴۶۰، ۴۷۳، ۴۸۹، ۴۹۱ تا ۴۹۲۰ کئی مختصر ساقی نامے)، ۴۹۷، ۵۳۵، ۵۶۸، ۵۹۲، ۶۰۱ (ساقی نامہ)، ۶۱۹، ۶۶۴ (ساقی نامہ)، ۷۰۱، ۷۰۴، ۷۲۱ (ساقی نامہ)، ۷۷۲ (ساقی نامہ)، ۷۸۵ (ساقی نامہ)، ۸۰۶ تا ۸۰۷ (ساقی نامہ)، ۸۹۳ تا ۸۹۴، ۱۰۱۲، ۱۱۰۱ تا ۱۱۰۲ (ساقی نامہ)، ۱۱۸۱،

مثنویات فارسی

۱۳، ۵۷۶ [شاید فردوسی؟]، ۶۰۳، ۶۷۲ [شاید فردوسی؟]، ۹۴۰ تا ۹۴۱، ۹۴۵، ۹۴۷ تا ۹۴۸، ۱۰۰۶ تا ۱۰۰۷، ۱۱۸۲

علاوہ ازیں تھوڑے سے متفرق اشعار مثنوی ہیں جن کا ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔

میر [محمد تقی میر]

۳، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۲۲، ۳۴، ۶۰۴، ۶۶۸ تا ۶۶۹، ۱۱۰۱ تا ۱۱۰۲، ۱۱۳۵ (میر کا نام مذکور کر کے)، ۱۱۴۰ (گذشتہ اشعار دوبارہ، میر کے نام کے ساتھ)

ناسخ [شیخ امام بخش]

۶۹۸

نسیم دہلوی

۶۶۹

نظامی [؟]

۳۶۸

نظیر [اکبر آبادی؟]

۷۰۱، ۷۰۳، ۷۰۸، ۷۸۳

نیر[؟]

۸۱۰ تا ۸۱۱، ۹۴۳ تا ۹۴۴

ہدف[؟]

۷۸۵ تا ۷۸۶

ہمسر[؟]

۶۴۷، ۷۰۳، ۷۵۸

ہوس[میرزا تقی؟]

۷۰۲

یتیم[؟]

۷۰۲

یوسف[؟]

۸۷، ۹۲، ۱۳۵، ۱۸۲ تا ۱۸۳، ۲۰۳، ۲۱۳، ۳۶۸ تا ۳۶۹، ۵۸۹، ۵۹۵، ۶۰۰، ۶۱۰، ۶۱۹ تا ۶۲۰

شاعری، داستان میں

دیکھیے، ”داستان میں شاعری“؛ مزید دیکھیے، ”شاعری، آفتاب شجاعت، اول، میں“؛ اور ”غزلیں، طلسم خیال سکندری، اول، میں“ ☆

شاہور

غیر اسلامی عیار، عمرو عیار سے اس کے بڑے بڑے معرکے ہوتے ہیں، جمشیدی، سوم، ۴۰۳ تا ۴۰۸ ☆

شاہور

یہ عیار مذکورہ بالا شاہور سے مختلف ہے۔ اس کے بارے میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ وہ عادل کیواں شکوہ کے عیار طیفور کا جانشین ہوگا، گلستان، سوم، ۸۴۹ ☆

شاہی جلوس اور دربار

داستان میں شاہی جلوس اور دربار اور لشکرگاہ، خواہ وہ اسلامی بادشاہ کا جلوس ہو خواہ غیر اسلامی بادشاہ کا، کئی جگہ بہت لطف لے کر اور تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہومان، ۲۷۶؛ آفتاب، اول، ۷، اور آفتاب، دوم، ۷۰۷ کو دیکھا جاسکتا ہے جہاں اسلامی بادشاہ کا جلوس بیان ہوا ہے۔ غیر اسلامی بادشاہ کے جلوس کے لئے دیکھئے، ہوش ربا، اول، ۵۴۸ و مابعد ☆

شبدیز

غیر اسلامی سردار، رستم اسے زیر کرتا ہے اور بشرط قبول اسلام اس کی جاں بخشی کردیتا ہے۔ لیکن وہ جوانمردی کے سبب اسلام لانے سے انکار کردیتا ہے۔ رستم پھر بھی اسے چھوڑ دیتا ہے، یعنی وہ بھی جوانمردی کا ثبوت دیتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۷۱۰ تا ۷۲۲ ☆

شبرنگ بن عمرو

نورالدہر کا عیار، عمدہ عیاری کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۰۲؛ طلسم خونریز کے بادشاہ کو قتل کرتا ہے کیونکہ اس نے نورالدہر کو قید کرلیا تھا، نورافشاں، اول، ۳۵۴؛ نورالدہر کے گھوڑے سے بزبان چینی میں گفتگو کرتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۳۶۴؛ عمدہ عیاری، تورج، دوم، ۴۵۴؛ عمدہ عیاری، سکندری، سوم، ۱۶ ☆

شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی

قاسم بن رستم علم شاہ کا گھوڑا، ہوش ربا، چہارم، ۸۳۹ ☆

شدید جنی

عبدالرحمٰن جنی کا بھتیجا، لیکن وہ اسلامیوں کو چھوڑ کر غیر اسلامیوں سے مل جاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۱۸۰☆

شراب الصالحین

دیکھیے، ''شراب نوشی، اسلامیوں میں'' ☆

شراب نوشی، اسلامیوں میں

امیر حمزہ شراب کی جگہ ''ماء اللحم'' پیتے ہیں۔ ممکن ہے غیر اسلامی کے یہاں شراب نہ پینے کے لئے یہ بہانہ کیا گیا ہو، یا اپنی شراب ہی کو ''ماء اللحم'' کہا ہو، نوشیرواں، اول، ۲۳۵ تا ۲۳۶، ہوش ربا، دوم، ۵۶۵، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۶۵؛ داستان کی شعریات کی روشنی میں اہل اسلام کی شراب خوری کی توجیہ، داستان گو کہتا ہے کہ شراب نوشی نہ ہو تو بزم میں ''کچھ مزہ اور لطف نہ ہوگا... ظاہر ہوا ہے کہ اس زمانے میں شراب حرام نہیں کی گئی تھی''، نوشیرواں، اول، ۲۵۳؛ اسلامیان شراب کی جگہ ایک شربت پیتے ہیں۔ اس کا نام ''شراب طہور'' ہے۔ (ممکن ہے یہ شراب ہی کا ایک خفیہ نام ہو)، آفتاب، اول، ۹؛ داستان گو کہتا ہے کہ اس زمانے میں شراب حرام نہ تھی، اس کا پینا نہ پینا آپ کی مرضی پر تھا۔ تمام صاحبقراں البتہ شراب پیتے تھے، اور بہت سے اسلامیان ایک ''خاص شربت'' پیتے تھے، آفتاب، دوم، ۳۲۶؛ اہل اسلام شراب نہیں ''شراب الصالحین'' پیتے ہیں۔ اس میں نشہ نہیں ہوتا، لیکن اس میں تندی شراب سے زیادہ ہوتی ہے، گلستان، اول، ۲۶☆

شربانو

غیر اسلامی جنگجو اور جری عورت، اسد اسے قتل کرتا ہے، صندلی، ۲۵۱☆

شعریات، داستان کی

دیکھیے، ''داستان کی شعریات اور قواعد''؛ مزید دیکھیے، ''داستان کی شعریات'' اس کتاب کی

جلد اول میں☆

شعریات، عمومی باتیں

شعرا کا کام مضمون نظم کرنا ہے، مذہب سے انھیں کوئی واسطہ نہیں، ہومان، ۶۹۴؛ مومن کی غزل گائی جاتی ہے اور ''دہلوی طرز شاعری'' کا ذکر ہوتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۵۱؛ ناسخ اور آتش کا ذکر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۳۵؛ بڑے شعرا استعارے کے ماہر ہوتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۵۷؛ شعر میں مضمون اور سچ جھوٹ کی بحث، نور افشان، اول، ۴۶۳ تا ۴۶۴؛ ایک شہزادی غزل کی شعریات بیان کرتی ہے، سراسر حالی کے انداز کی، یعنی اس کی نظر میں غزل گو دراصل اپنے کوائف بیان کرتا ہے اور ان میں بے حد مبالغہ کرتا ہے، تورج، دوم، ۸۴۴؛ غزل کی شعریات، کچھ حالی کے انداز کی، لعل، اول، ۲۱۶☆

شعشاع بن مشمش

نقاب داروں کی ایک فوج تیار کرتا ہے جو اسلامیوں اور ساریق بن لقا دونوں کے خلاف ہیں، گلستان، دوم، ۲۱۸؛ خضران سے خوفزدہ ہو کر طلسم زلزلہ کو بھاگ جاتا ہے، گلستان، دوم، ۲۳۰☆

شعلۂ شمشیر زن

غیر اسلامی عیارہ۔ برق کے ساتھ اس کی دلچسپ جھڑپیں، برق اس پر عاشق ہے، سکندری، سوم، ۱۰۲۴ تا ۱۰۲۷، ۱۰۳۲؛ برق اسے نہایت نادر اور عمدہ عیاری کر کے گرفتار کرتا ہے، سکندری، سوم، ۱۰۳۷ تا ۱۰۴۰؛ اسلام قبول کرتی ہے، سکندری، سوم، ۱۰۴۰☆

شکل کش

یہ تاریک شکل کش سے مختلف ہے۔ یہ ملکۂ حیرت کے بھائی مصور جادو کا بیٹا ہے اور اسلامیوں کے خلاف گرم عمل ہوتا ہے، ہوش ربا، اول، ۳۳۷☆

شمائل خان

لندھور کا پوتا اور شہریار کا ساتھی، لیکن جب شہریار اسلام قبول کرتا ہے تو وہ اسلام نہیں قبول کرتا اور شہریار سے الگ ہو جاتا ہے، تورج، دوم، ۲۱۲ ☆

شمس جنی

عبدالرحمٰن جنی کا بیٹا، نابکار جنی جب اس کے باپ کا قتل کر دیتا ہے تو وہ نابکار کو مار کر اس کا بدلہ لیتا ہے اور باپ کا جانشین بنتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۸۲؛ لیکن کشتگان سحر در اصل مرتے نہیں، لہٰذا بعد میں زندہ ہو کر عبدالرحمٰن جنی اپنے بیٹے شمس کو اپنا مستقل جانشین مقرر کر دیتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۷۲ ☆

شمیمہ

نہایت چالاک افراسیابی عیارہ۔ یہ شمیمۂ نقب زن سے مختلف ہے۔ عمرو اس کے عشق میں مبتلا ہوتا ہے اور بڑی مشکلوں کے بعد اسے زک دے کر اس کا دل جیت لیتا ہے، بالا، ۳۳۶ و مابعد ☆

شمیمۂ نقب زن

دیکھئے ''افراسیاب کی پانچ ممتاز عیاریاں''۔ شمیمہ ان میں تیسرے نمبر پر ہے۔ برق فرنگی اس کا جوڑی دار ہے، ہوش ربا، اول، ۱۷۶، ۱۸۰، ۱۹۲؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد برق سے اس کی شادی، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰؛ برق فرنگی کے ساتھ اس کی عیاریاں اور معرکہ آرائیاں، جمشیدی، سوم، ۳۹۴ ☆

شہباز مشرقی

عمرو بن حمزہ کا ایک سردار، ہومان، ۲۷۹ ☆

شہپال بن شاہرخ

پردۂ قاف کا بادشاہ، آسمان پری اس کی بیٹی ہے۔ جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پری کی شادی امیر حمزہ سے ہونا مقدر ہے تو وہ اس شادی کو روکنے کے لئے ایک چال چلتا ہے لیکن ناکام رہتا ہے،

نوشیرواں، اول، ۸۰ تا ۸۳؛ امیر حمزہ کی امداد لئے بغیر اس کی افواج دیو عفریت کو شکست دے دیتی ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۴۵؛ مزید دیکھئے، ''امیر حمزہ، آسمان پری سے معاملات'' ☆

شہر، داستان کے

دیکھئے، ''داستان کے شہر'' ☆

شہر یار، بن ایرج، بن قاسم

اس کی ماں بدیع الزماں کی بیٹی ہے، آفتاب، اول، ۱۱۲۱؛ اس زمانے میں، جب لندھور بظاہر نصرانی تھا، لندھور کی مدد کو ایک نقابدار ظاہر ہوتا ہے جو بظاہر اسلامی ہے، وہ دراصل شہر یار ہے، تورج، دوم، ۵۱؛ شہر یار اور بہرام گرد کے درمیان عمدہ جنگ، تورج، دوم، ۶۲؛ شہر یار تمام اسلامیوں کا صفایا کر دیتا ہے، ماسوا حمزۂ ثانی، تورج، دوم، ۷۱؛ شہر صندل میں تمثال پرستوں کی قید میں، تورج، دوم، ۸۲؛ دریافت ہوتا ہے کہ وہ ایرج کا بیٹا ہے، پھر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے، تورج، دوم، ۲۱۲؛ فرنگستان کا بادشاہ بنتا ہے، آفتاب، اول، ۱۴۳؛ اسلامیوں کے قلعے کو دشمن کے محاصرے سے آزاد کراتا ہے لیکن خود رستم ثانی کی تلاش میں فقیری لے لیتا ہے، آفتاب، اول، ۲۲۴ تا ۲۳۷؛ شہوت کی ماری ایک ساحرہ، اس کا ایک عاشق (ایک دیو)، اور ساحرہ کا ایک اور دیو سے عشق، اور پھر شہر یار سے عشق، یہ معاملات نہایت دلچسپ ہیں، آفتاب، اول، ۱۱۲۱؛ رستم ثانی اور سہراب ثانی دونوں باپ بیٹے شہر یار کے ساتھ پردۂ قاف سے پردۂ دنیا کی طرف چلتے ہیں کہ بدیع الملک سے صاحبقرانی چھین لیں، آفتاب، سوم، ۱۱۰۳؛ شہر یار اور تین دیگر نقابدار بدیع الملک سے مبارز طلب ہوتے ہیں، گلستان، اول، ۱۷۱ ☆

شہسوار قلندر، بن امیر حمزہ

دیکھئے، ''فرخ شہسوار/شہسوار قلندر'' ☆

شہنشاہ صف شکن

عمرو بن حمزہ یونانی کا بیٹا، عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے عمرو بن

حمزہ یونانی کے دنگل پر بٹھاتا ہے، گلستان، اول، ۵۳۹؛ اردو میں نعرہ کرتا ہے، گلستان، دوم، ۱۰۲؛ صمصام سیاہ پوش اسے مسحور کرتا ہے۔ سحر کے زیر اثر شہنشاہ صف شکن اپنا گلا کاٹ لیتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۴۳۶، ۴۵۵☆

شہنشاہ گوہر کلاہ، ابن بدیع الملک

دیکھئے، ''گوہر کلاہ/شہنشاہ گوہر کلاہ، ابن بدیع الملک''☆

شیر افگن

ہمائے قیصری کے بطن سے امیر حمزہ کا بیٹا، نقاب دار بن کر نور الدہر بن بدیع الزماں بن حمزہ سے مبارز طلب ہوتا ہے اور نور الدہر سے زیر ہو جانے کے بعد خود کو ظاہر کرتا ہے۔ امیر حمزہ کہتے ہیں کہ تمھاری مبارز طلبی ''آئین دلاوری'' کے عین مطابق تھی، نوشیرواں، دوم، ۳۳۱؛ میدان عمل میں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹☆

شیران شیر سوار، ابن امیر حمزہ

ملکۂ گلپوش کے بطن سے پیدائش، ہومان، ۲۲۰ تا ۲۲۱؛ پانچ سال کی عمر میں کوہان قزاق کو نیچا دکھاتا ہے۔ اس کی فوج میں پانچ سو سپاہی ہیں جو اسی کی عمر کے ہیں، ہومان، ۲۲۰؛ میمونہ گلگوں پوش سے عشق کرتا ہے۔ قنطور آہن کلاہ کو شکست دیتا ہے، ہومان، ۲۲۵ تا ۲۲۸؛ اس کی دعا سے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں سالم ہو جاتی ہیں۔ اپنے گھوڑے ابرش گل اندام دریائی کو حاصل کرتا ہے، ہومان، ۲۳۶؛ بدیع الزماں کے خلاف جنگ میں عیار کو کام میں لاتا ہے۔ کشتی پھر بھی فیصل نہیں ہوتی اور ایک پراسرار بزرگ کے مشورے پر برابر چھوڑ دی جاتی ہے، ہومان، ۲۴۲ تا ۲۴۶؛ نعرہ، ہومان، ۲۵۶، ۲۵۸؛ گرفتار ہو جاتا ہے تو اس کی معشوقائیں اسے رہا کراتی ہیں، ہومان، ۲۵۸ تا ۲۷۰؛ نقاب دار سفید پوش کی صورت میں لندھور اور پھر صاحب قراں سے جنگ اور پھر یہ دریافت کہ یہ امیر حمزہ کا بیٹا ہے، ہومان، ۲۹۰ و مابعد؛ لندھور اور رستم کے درمیان مصالحت کرانا چاہتا ہے لیکن لندھور اسے زخمی کر دیتا ہے، ہومان، ۲۹۳؛ کنیز اسے قید خانے میں کھانا کھلانے جاتی ہے اور اس پر عاشق ہو جاتی ہے۔ عشق میں کامیابی کا امکان نہ دیکھ کر

کنیز خودکشی کر لیتی ہے، ہومان، ۲۹۵؛ طہماس کے ہاتھوں اس کی موت، ایرج، اول، ۱۰☆

شیرویہ

شیران شیر سوار کا دوسرا نام☆

شیعیت

داستان میں لفظ ''اسلام'' سے عموماً شیعی اسلام مراد لیا گیا ہے، لیکن سنی، یا کسی اور مذہب کی تحقیر نہیں کی گئی ہے، اور نہ ہی مذہب امامیہ کو مذہب اہل سنت پر مناظرانہ یا فقہی انداز میں فوقیت دی گئی ہے۔ لیکن اہل اسلام کہیں کہیں مذہب اہل سنت کے پابند، یا اہل سنت کی طرح کے اعمال بھی کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ اس معاملے کی کچھ تفصیل اس کتاب کی جلد اول میں ''سامعین'' نامی باب میں ملاحظہ ہو۔

داستان میں اہل اسلام کا عمومی مذہبی ماحول مائل بہ تشیع ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ (کم سے کم لکھنؤ کی حد تک) داستان گو اور ان کے مربی شیعہ تھے۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مذہب امامیہ میں متعہ جائز ہے۔ امیر حمزہ اور ان کے اخلاف و اعقاب کثرت سے عورتیں کرتے ہیں اور اس پر کبھی کسی تعریض یا اعتذار کا اشارہ نہیں ملتا، لہٰذا داستان گو شاید ہمیں یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ امیر حمزہ اور ان کے اخلاف اور سردار سب شیعہ تھے اور ان کی بے نکاحی عورتیں دراصل ممتوعہ تھیں۔

داستان میں مذہب امامیہ اور مذہب اہل سنت سے متعلق چند معاملات درج ذیل ہیں:

سنی طرز کی طویل نعت، ہرمز، ۱۱۲۶ تا ۱۱۲۷؛ سعدی کی فارسی نعت پر اردو تضمین، ہرمز، ۱۱۳۲؛ سلیمان (غیر اسلامی اور مخالف حمزہ) امیر حمزہ سے کہتا ہے کہ آپ تقیہ کریں تو ٹھیک ہے، کہ ''اہل اسلام میں تقیہ'' جائز ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۴۰؛ سر برہنہ چلپشی اپنی برہنہ سری کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ حضرت علی نے اسے حکم دیا ہے کہ برہنہ سر رہا کر۔ داستان گو کہتا ہے کہ یہاں اس اعتراض کا محل نہیں کہ اس وقت تو حضرت علی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، پھر سر برہنہ چلپشی کو وہ کہاں مل گئے؟ داستان گو کہتا ہے کہ واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمدی اور نور علی مرتضیٰ کو تمام مخلوقات کے پہلے پیدا کیا اور حضرت علی نے پیدائش کے

پہلے بھی اکثر عام لوگوں اور نبیوں اور ولیوں کی امداد کی ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۸۲؛ اہل شر سے تعلق رکھنے والے دو کردار، ان کا نام ''فاروق'' ہے، ہومان، ۷۲، ۱۱۵؛ عمرو قاضی کے بھیس میں قباد کا نکاح پڑھاتا ہے، نکاح کا طرز کچھ سنیوں جیسا ہے، ہومان، ۶۸۸؛ اسد بن کرب تقیہ کرتا ہے، بالا، ۱۵۴؛ اسلامی فوجیوں کی شکل اور لباس سید احمد شہید کے وہابی مجاہدوں جیسی ہیں، ہوش ربا، دوم، ۵۴۴، ۹۰۶؛ مہرخ سحر چشم مصیبت کے وقت فارسی رباعی پڑھتی ہے جس میں حضرت علی کو پکارا گیا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۰۹؛ سنی طریقۂ نماز کی توصیف میں نظم، ہوش ربا، ششم، ۳۰۹ تا ۳۱۰؛ ایک غیر اسلامی سردار کا نام ''فاروق'' اور اس کے عیار کا نام ''نعمان'' ہے، نورافشاں، اول، ۴۱۷؛ پیغمبر آخرالزماں کی پیدائش کی خوشی میں مولود شریف منعقد ہوتا ہے۔ ایک بہت زبردست حکیم اور متعدد ساحر اور غیر ساحر اس میں شریک ہوتے ہیں، نور افشاں، سوم، ۳۱۱؛ کلمۂ شہادت کا شیعی روپ پڑھا جاتا ہے، تورج، اول، ۵۱۹؛ حکیم اشفاق الحکمت پابند اسلام ہے لیکن وہ تقیہ کر کے بقراط ثانی کی مصاحبت کرتا ہے اور وقت پر وہ اپنے کو ظاہر کر دیتا ہے، سکندری، دوم، ۲۷۳؛ طویل مکالمہ، جس میں سنی اور شیعی دونوں طرح کے اسلام کی تبلیغ ہے، لیکن بیان کا جھکاؤ شیعیت کی جانب ہے، تورج، دوم، ۲۱۱؛ بھوک سے نیم جان ہونے کے باوجود سکندر رستم خو کافر کے ہاتھ کا نہیں کھاتا۔ اس کے ساتھی کہتے ہیں، تم صاحبقران اوسط کہلانے کے مستحق ہو، گلستان، سوم، ۳۲؛ رستم ثانی کو بار بار شادیاں کرنے میں تکلف ہے۔ مسرور جنی اس سے کہتا ہے چار بیویاں اور لاتعداد ممتوعات کرنے میں کوئی عیب نہیں، آفتاب، اول، ۶۵۴؛ مخدوم شاہ اپنے پیروؤں سے کہتے ہیں کہ تقیہ کرو۔ وہ انکار کرتے ہیں تو تخگان کہتا ہے کہ مذہب اسلامیان میں تقیہ جائز ہے، آفتاب، سوم، ۴۸۳، ۴۸۹؛ اسلامیان اس شرط پر ہتھیار ڈالتے ہیں کہ بدیع الملک یا تو برجیس آفتاب پرست سے مغلوب ہو، یا مذہب آفتاب پرستی اختیار کر لے۔ اس ترکیب کو تقیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے، آفتاب، سوم، ۴۸۹، ۱۰۵۷؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کی توثیق کے موقعے پر ناچ گانے کے بجائے تلاوت قرآن ہوتی ہے، گلستان، دوم، ۷۶ تا ۷۷؛ شیعی اصولوں کے مطابق اسلام کی تلقین، گلستان، سوم، ۴۸۷؛ اسلامیان کی نماز، شیعہ طریق کے مطابق، گلستان، سوم، ۴۵۲، ۵۶۴؛ عادل کیواں شکوہ شیعی طرز کے اسلام کی تلقین کرتا ہے، گلستان، سوم، ۴۸۷؛ ساحر اور بدیع الملک کے مابین مذہبی مناظرہ، لعل، دوم،

۲۹۲☆

صابر نمد پوش

ہرمزاور فرامرز کے لشکر کا ایک عیار، وہ قباد کو قید بیجا سے رہائی دلاتا ہے کیونکہ قباد کی ماں مہر نگار ہے جو نوشیرواں کی بیٹی ہے، ہومان، ۶۶۸؛ نہایت عمدہ عیاری کر کے لندھور کو گرفتار کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۹۴؛ قران کے ہاتھوں اس کی موت، نوشیرواں دوم، ۴۴۵☆

صاحبقران اعظم

دیکھیے، "سلیمان اعظم" ☆

صاحبقران اوسط

صاحبقران اوسط کسی ایسے عہدے کا نام نہیں جو زمانہ قدیم سے ہو۔ بدیع الملک (صاحبقران وقت) کسی مصلحت سے یہ عہدہ ایجاد کرتا ہے۔ مکہ شریف جانے کی تیاریوں کے دوران بدیع الملک مختلف شہزادوں میں ممالک کی تقسیم کرتا ہے۔ وہ رستم ثانی کو اپنا نائب مقرر کرتا ہے اور اسے "صاحبقران اوسط" کہتا ہے۔ رستم ثانی کا دنگل وہ اس کے بیٹے سکندر رستم خو کو عطا کرتا ہے، گلستان، اول، ۲۴۷ و مابعد☆

صاحبقران قاف

دیکھیے، "سلیمان صاحبقران قاف" ☆

صاحبقرانی کے سامان

انھیں بانہ ہائے صاحبقرانی اور اثاثۂ صاحبقرانی بھی کہتے ہیں۔ علم اژدہا پیکر، جب وہ ہوا میں لہراتا ہے تو اس میں سے صدائے "یا صاحبقراں! یا صاحبقراں!" نکلتی ہے، ہومان، ۳۸؛ مسجد کرپاس، روئی کی بنی ہوئی ایک طرح کی portable مسجد جو امیر حمزہ کے ساتھ سفر میں لے جائی جاتی ہے اور وقت ضرورت پر اسے استادہ کر لیتے ہیں، ہومان، ۵۵۰؛ مندرجۂ ذیل مزید سامان بانہ ہائے صاحبقرانی میں شامل ہے: حضرت ہودؑ کا خود، حضرت داؤدؑ کی زرہ، سہراب یل کا نیچہ، گرشاسپ نوجوان کی سپر، سام بن

نریمان کا گرز، اشقر دیوزاد (گھوڑا)، نیزۂ حضرت داوٗدؑ، خنجر رستم، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۴۲؛ ان کے سوا تیغۂ عقرب سلیمانی بھی ہے جسے کوئی دوسرا دیکھے یا اٹھائے تو وہ تیغہ بچھو معلوم ہوتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۴۷؛ مزید اثاثۂ صاحبقرانی: نقارۂ سلیمانی، طبل سکندری، گلستان، اول، ۵۳۷، ۵۳۸ ☆

صاحبقراں کی صفات

قاسم بن رستم علم شاہ ایک موقعے پر امیر حمزہ سے کہتا ہے کہ میں جہنم سے ڈرتا ہوں ورنہ ہاتھ مروڑ کر آپ کی تلوار چھین لیتا اور آپ کی صاحب قرانی دھری رہ جاتی۔ اس پر رستم اسے ڈانٹتا ہے کہ چپ رہ۔ صاحبقراں موید من اللہ ہے، سکندری، دوم، ۷۹۳؛ انسان نہیں بلکہ خدا اس بات کا تعین کرتا ہے کہ صاحبقراں کون ہو، گلستان، اول، ۱۹۸؛ بدیع الملک نے خیال کیا تھا کہ جو شخص اکوان کو قتل کرے اور طلسم نہ طاق باطن کو فتح کرے، میں اسی کو اپنے بعد صاحبقراں کروں گا۔ لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ طلسم تو خاندان حمزہ کے ہر شہزادے نے فتح کیا ہے، لہٰذا یہ کوئی شرط صاحبقرانی کی نہیں ہوسکتی۔ اور یہ بھی ہے کہ اگر اسلامی سرداران مخالف ہوں تو محض بانہ ہائے صاحبقرانی لے کر کوئی کیا صاحبقراں بنے گا۔ آصف انجم طلعت کہتا ہے کہ صاحبقران ہونے کے لئے محض قوت وجرأت کافی نہیں۔ خلق، مروت، حمیت، متانت، صبر، جب یہ سب باتیں کسی میں یکجا ہوں تو اسے صاحبقرانی سزا ہے۔ پھر وہ مزید کہتا ہے کہ بدیع الملک کو چاہیئے کہ صاحبقرانی عادل کیواں شکوہ کو دے دیں۔ اگر کسی میں قوت ہوگی تو وہ لڑ کر چھین لے گا اور اگر خدا نے عادل کیواں شکوہ کو ہی صاحبقرانی کے لئے منتخب کیا ہے تو پھر کوئی کیا کرلے گا۔ اسد دوران بخت کہتا ہے کہ صاحبقرانی یا تو سب کی رائے لے کر متعین کی جائے، یا پھر نقارۂ سکندری اور طبل سلیمانی اور علم اژدہا پیکر جس کے نام پر صدائے ''یا صاحبقراں'' دیں، اسی کو صاحبقرانی ملے۔ اگر ایسا نہ ہو تو آج کی تاریخ سے ادارۂ صاحبقرانی ہی ختم کر دیا جائے۔ صاحبقرانی عطیۂ خداوندی ہے، گلستان، اول، ۵۳۴ تا ۵۳۷؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی من جانب اللہ ہے کیونکہ علم اور نقارہ اور طبل اس کو ''یا صاحبقراں'' کی آواز دیتے ہیں، گلستان، اول، ۵۳۹؛ سکندر رستم خو بھوک سے ہلاک ہو رہا ہے لیکن کافر کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتا۔ اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ صاحبقرانی آپ ہی کو سزاوار ہے، گلستان، سوم، ۳۲؛ صاحبقراں کو جہاں بہت سی لیاقتیں حاصل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ طیور کی زبان سمجھ لیتا ہے، گلستان، سوم، ۷۴؛ مزید دیکھئے،

''امیر حمزہ، بے مروتی'' ☆

صبار فتار

دیکھیے، ''افراسیاب کی پانچ ممتاز عیارنیاں''۔ افراسیاب کی خاص عیاراؤں میں دوسرے نمبر کی عیارہ۔ وہ صرصر شمشیر زن (عیارنیوں کی سردار) کی وزیرزادی بھی ہے، صبار فتار اور قران ایک جوڑی ہیں، ہوش ربا، اول، ۱۷۶، ۱۸۰؛ صرصر کے ساتھ مل کر اسد اور مہ جبیں کو گرفتار کرتی ہے، ہوش ربا، اول، ۲۶۵؛ صرصر کے ساتھ مل کر عمرو عیار کے خلاف ایک عمدہ کارنامہ انجام دیتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۸۰۳؛ برق کی عمدہ مگر ناکام عیاری کے بعد مشعل جادو کی حفاظت کے لئے صرصر اور صبار فتار مقرر ہوتی ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۲۰؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد قران سے اس کی شادی، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰ ☆

صحرائے کاج وباج / صحرائے کاج باج

دیکھیے، ''بیابان کاج وباج'' ☆

صراط ہفت رنگ

کوہ ہفت رنگ، قصر ہفت رنگ، اور دریائے نیل کا ناظم، ہوش ربا، ششم، ۳۷۳؛ اطلس قلگوں پوش کوہ ہفت رنگ کو جاتا ہے اور قلعۂ ہفت رنگ کو تباہ کر دیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۳۵۳، ۳۷۵ تا ۳۷۷ ☆

صرصر شمشیر زن

دیکھیے، ''افراسیاب کی پانچ ممتاز عیارنیاں''۔ شہر نگارستان کی ملکہ اور افراسیاب کی پانچ خاص عیاراؤں میں پہلے نمبر کی عیارہ، عمرو اس کا جوڑی دار ہے، ہوش ربا، اول، ۱۷۶، ۱۸۰؛ عیارنیوں، خاص کر صرصر، اور اسلامی عیاروں کے درمیان دلچسپ مقابلے، ہوش ربا، اول، ۱۸۰ و مابعد: برق کو نیچا دکھاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۲۱۲؛ عمدہ عیاریاں، صبار فتار کے ساتھ مل کر اسد اور مہ جبیں کو پکڑ لاتی ہے اور معمار قدرت کو بھی نیچا دکھاتی ہے۔ افراسیاب ان قیدیوں (مہ جبیں اور اسد) کو گنبد نور میں قید کر دیتا ہے، ہوش

ربا، اول، ۲۶۳ تا ۲۷۶؛ برق کو پھر نیچا دکھاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۷۵۶؛ آوارہ لونڈوں کا گروہ اسے گھیر لیتا ہے۔ وہ بہادری سے لڑتی ہے لیکن پھر لونڈے اسے قابو میں کر لیتے ہیں اور اس کے ساتھ اجتماعی زنا بالجبر (Gange Rape) کرنے کا ارادہ کرتے ہیں کہ عمرو اور قران اسے بچا لیتے ہیں۔ نہایت عمدہ تحریر، ہوش ربا، سوم، ۷۵۲؛ مجلس کو گرفتار کرتی ہے لیکن مجلس پھر بھاگ نکلتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۷۲۵ تا ۷۳۲؛ معمار قدرت کے خلاف عمدہ عیاری کرتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۲۶۸؛ صبا رفتار کے ساتھ مل کر عمدہ عیاری کرتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۸۰۳؛ بہادرانہ عیاری، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۶۷؛ جرأت مند عیاری کر کے لوح طلسم کو واپس لاتی ہے جسے افراسیاب نے عمرو عیار اور برق کی عیاری کے باعث گنوا دیا تھا، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۹۹ تا ۲۰۶؛ برق کی عمدہ اور تقریباً کامیاب عیاری کے بعد صرصر اور صبا رفتار مشعل کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتی ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۲۰؛ صرصر یہ راز معلوم کرتی ہے کہ اسلامیان دراصل غیر اسلامیان کے سپاہیوں کو پکڑ کر تاریک شکل کش کے کھانے کے لئے بھیجتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۲۹۶؛ عمدہ عیاری کر کے برہمن کو پکڑ لاتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۲۷۲؛ عمرو کی جان جانے کے خوف اور غم میں زار زار روتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۲۲۹؛ اسلام قبول کرتی ہے اور عمرو سے بیاہ کر لیتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۱؛ بہترین عیاری، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۳۵؛ قیصر نامی ساحر نے حیرت کو پکڑ لیا ہے، چالاک کو راضی کرتی ہے کہ تو جا کر حیرت کو چھڑا لا۔ پھر برق کے ساتھ خود بھی خفیہ طور پر اسی مہم پر روانہ ہوتی ہے، نور افشاں، اول، ۱۲۵ ☆

صعب خان

صلصال بن دال کا بیٹا، اسلامیوں کی طرف سے لڑتا ہوا قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں حرمان آدم خوار کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۷۴ تا ۶۷۷ ☆

صعوۂ چنگی

غیر اسلامی عیارہ جس پر عمرو، مندویل اصفہانی، اور گلباد عراقی تین عیار عاشق ہیں۔ عمرو عیار اسے اپنے لئے راضی کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۱۲؛ عیار گلباد کا پنجہ اس پر قابض ہو جاتا ہے تو ابوالفتح

اصفہانی نہایت عمدہ عیاری کر کے صعوہ کو رہا کرالاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۲۵ ☆

صلصال بن دال بن دیو بن شامہ جادو

داستان کا ایک نہایت دلچسپ کردار جس کا نام اور تفصیلات مختلف مآخذ میں مختلف ہیں، اشک کے یہاں اس کا نام سرسال ہے، وہ کوہ قاف کا بھاگا ہوا ایک دیو ہے اور امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں لیکن وہ بھاگ نکلتا ہے، اشک، جلد دوم، ۹۳ و مابعد؛ غالب لکھنوی نے اس کا نام سریال لکھا ہے، کچھ نئی باتوں کے اضافے کے ساتھ تفصیلات کم و بیش وہی ہیں جو اشک نے بیان کی ہیں، غالب، ۷۶ ۴ و مابعد؛ ''رموز حمزہ'' میں بھی تفصیلات کم و بیش وہی ہیں لیکن اس کا نام سرسال ہے، رموز، ۲۲۰ و مابعد؛ ''زبدۃ الرموز'' میں البتہ نام صلصال ہے اور تفصیلات ذرا مختلف اور مختصر ہیں۔ دوسری اہم بات یہاں یہ ہے کہ مخطوطے کے مطابق صلصال کو زلزال نامی دیو نے، جو ارسال کا نوکر تھا، اٹھا لے گیا اور اسے جزیرۂ سرگرداں میں چھوڑ گیا، زبدۃ، ورق ۱۷۰؛ امیر حمزہ سے جنگ کی غرض سے نوشیرواں اسے بلخ سے بلواتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۱۶؛ ہم اس سے دوچار ہوتے ہیں تو اس کا نام صلصال بن دال بن دیو بن شامہ جادو ہے اور وہ سات کنگورے کا تاج پہنے ہوئے ہے، اس کی ریش تا ناف ہے اور ہفت رنگ، یا بقول بعض سہ رنگ ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۸۷؛ امیر حمزہ کو امتحان آتش یعنی اگنی پریکشا (Ordeal by Fire) سے گذارنے کی پاداش میں عمرو عیار اس کی ساری ذریت کو جلا کر خاک کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۱۸؛ ایک پنجہ اسے لے جاتا ہے۔ اب اس کے نام کے ساتھ ''خان اعظم'' بھی لگا ہوا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۹۶؛ اپنی ماں کے ساتھ مباشرت کرتا ہے، ہرمز، ۳۸۶؛ اس وقت اس کی عمر دو سو برس کی ہے اور وہ ''نوشیرواں نامہ'' کے وقت سے لڑ رہا ہے، صندلی، ۳۴۱؛ اپنی دادی سے ہمبستری کرتا ہے اور سحر صندل کی طرف روانہ ہوتا ہے، تورج، دوم، ۸۲؛ اپنے بیٹے ہیکل بن صلصال کے خلاف حوت آئینہ پرست کی فوج میں اسلامیوں کے خلاف صف آرا ہے، آفتاب، چہارم، ۵۳۳؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں ہیکل بن صلصال (غیر اسلامی)، اور اس کے اور کئی بیٹے، جو اسلامی ہیں، قتل ہوتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۷۴ تا ۶۷۷؛ گھمسان کی جنگ میں ہیکل خان کی موت اپنے بھائیوں اژدر خان، صعب خان، اور بلب خان

(اسلامیان) کے ہاتھوں ہوتی ہے۔اژدر خان اور بلب خان بھی موت کے گھاٹ اترتے ہیں۔صعب خان اپنے باپ کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور غیر اسلامیوں کے خلاف زبردست محاربہ کرتا ہوا حرمان آدم خوار کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے۔لیکن حوت آئینہ پرست کو اپنے لشکر کی تباہی پر بہت غصہ ہے لہٰذا وہ حرمان آدم خوار کو حکم دیتا ہے کہ تو صلصال کو کھالے۔ حرمان اسے بھون کر کھا جاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۷۴تا۶۷۸☆

صمصام سیاہ زباں

زبردست غیر اسلامی ساحر، اس کے سحر سے مسحور ہو کر شہنشاہ صف شکن اپنا گلا خود کاٹ ڈالتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم،۴۳۶، ۴۵۵☆

صندلی صاحبقرانی

اسے دنگل صاحب قرانی بھی کہتے ہیں۔امیر حمزہ متفکر ہیں کہ صاحبقرانی سے دستبرداری کے بعد دنگل صاحب قرانی (صندلی) کس کو عطا کیا جائے۔آسمان پری کہتی ہے کہ صندلی کو طلسم آصف بن برخیا میں دلوا دیجئے۔ جو یہ طلسم فتح کرے وہ صندلی کا بھی مالک ہو۔امیر حمزہ اس مشورے کو قبول کرتے ہیں،صندلی،۲۱۶☆

صنعت سحر ساز

افراسیاب کی وزیر اول اور زبردست ساحرہ۔اس کا آنا، ہوش ربا،سوم،۶۶؛ ملکہ بہار کو عمدہ سحر کے ذریعہ زیر کرتی ہے، ہوش ربا،سوم،۹۰؛عمرو عیار کو پکڑ لیتی ہے۔ براں اسے رہا کرانے کی کوشش کرتی ہے اور دوسری کوشش میں کامیاب ہوتی ہے، ہوش ربا،سوم،۵۵۷تا۵۶۰؛اس کا سحر، ہوش ربا، ۳۷۸؛سحر ہفت بیضہ استعمال کرتی ہے لیکن وہ اسی پر پلٹ جاتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۴۴۷؛اس کا سحر، ہوش ربا، چہارم، ۹۵۳؛عمرو عیار زبردست عیاری کر کے اسے قتل کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۴۰ و مابعد☆

صنوبر شاہ

بدیع الملک کا ایک حامی، سمندر شاہ کا تابع شجر جادو نامی ایک ساحر کا سحر اس کے شہر کو تباہ کر دیتا ہے اور سارے مکینوں کو درخت میں تبدیل کر دیتا ہے، آفتاب، اول، ۱۰۱ تا ۱۰۵ ☆

صنوبر کمند انداز

دیکھئے ''افراسیاب کی پانچ ممتاز عیارنیاں''۔ افراسیاب کی خاص عیاراؤں میں سے چوتھی، جانسوز بن قران اس کا جوڑی دار ہے، ہوش ربا، اول، ۱۷۶، ۱۸۰؛ عیارنیوں اور اسلامی عیاروں کے درمیان دلچسپ مقابلے، ہوش ربا، ۱۸۰ و مابعد؛ فتح ہوش ربا کے بعد جانسوز سے اس کی شادی، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۵ و مابعد ☆

صورت نگار

مصور جادو ملکۂ حیرت کا ماموں اور سامری کا نواسا، یا بقول بعض ناجائز بیٹا ہے، صورت نگار اس کی بیوی ہے۔ بہت حسین اور بہت عمدہ ساحرہ، اس کے کارنامے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۸ و مابعد؛ خداوند داؤد کو قتل کرتی ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۹۵ تا ۹۷؛ عمرو کے ہاتھوں گرفتار ہوتی ہے تو اس کا میاں اسے رہا کرانے جاتا ہے۔ لیکن وہ بھی گرفتار ہو جاتا ہے تو افراسیاب دونوں کو زبردست سحر اور جنگ سحر کے بعد واپس لاتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۷۶ تا ۱۸۳؛ عمرو اسے قتل کرتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۳۸۴ ☆

ضحاک

ساریق بن بقا کا عیار۔ بقا اور ساریق دونوں کو دعوائے خدائی ہے، اور ضحاک کا دعویٰ ہے کہ جو مجھے زک دے گا وہ میرے بانہ ہائے عیاری کا حق دار ہوگا، گلستان، اول، ۲۴۷ ☆

ضحاک مسند نشین سامری

ذوالحصار کا بادشاہ، اور مریخ آفتاب علم کا بھائی۔ موخر الذکر اسلامی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوتے ہیں۔ دونوں کے درمیان ایلچیوں کا تبادلہ اور پھر حربہ ہائے سحر سے جنگ ہوتی

ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۲۸۹☆

ضرغام شیر دل

اسد بن کرب کا عیار، افراسیاب کی ایک خاص عیارہ تیز نگاہ خنجر زن اس کی جوڑی دار ہے، ہوش ربا، اول، ۱۸۰، ۱۹۲ و مابعد؛ ایرج کے ساتھ بڑا سخت فریب کرتا ہے، ایرج، دوم، ۲۶۷؛ عمدہ عیاری، ہوش ربا، دوم، ۱۴۵؛ صبار فتار سے اس کا مقابلہ، ہوش ربا، دوم، ۶۴۶؛ چالاک، ضرغام، اور برق عمرو عیار کے خلاف صف آزما ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۸۳؛ نہایت عمدہ عیاری، آفتاب، چہارم، ۶۴۸؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد تیز نگاہ خنجر زن سے اس کی شادی، لیکن داستان گو نے سہواً اس کا نام شاہین چنگل کشا لکھا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰☆

ضیغم شیر شکار

اسد بن کرب کا بیٹا، افراسیاب کی بیٹی مہ جبین الماس پوش کے بطن سے۔ نیرنگ صبار فتار بن ضرغام اس کا عیار ہے، نور افشاں، اول، ۳؛ نعرہ، نور افشاں، سوم، ۳۳۳، ۴۴۸، ۱۰۱۸؛ سرو سہی قد اور مہران جواں بخت کو لے کر کوکب اور بران وغیرہ کو رہا کرانے کے لئے روانہ ہوتا ہے، نور افشاں، اول، ۱۱؛ گرفتار ہوتا ہے اور بدیع الزماں اس کی مدد کو جاتا ہے، نور افشاں، دوم، ۴۱۱؛ ایرج پر شب خون لا کر اسے زخمی کر دیتا ہے، نور فشاں، سوم، ۲۴۸☆

طریقۂ تحریر، داستان کا

دیکھئے، "داستان کا طریقۂ تحریر"☆

طلحہ بن لندھور ثانی

عادل کیواں شکوہ کے صاحبقراں ہونے پر بدیع الملک اسے لندھور ثانی کے دنگل پر بٹھاتے ہیں اور اسے "صاحبقران گرز" کا خطاب دے کر لشکر یمین کا سپہ سالار مقرر کرتے ہیں، گلستان، اول، ۵۳۹؛ باغ محویت میں مسحور ہوتا ہے، اچھا بیان، گلستان، دوم، ۲۰۷☆

طلسم

طلسم کی تعریف آسان نہیں، حالانکہ طلسم کو داستان کا بہت بڑا جزو، بلکہ شاید اہم ترین جزو قرار دینا غلط نہ ہوگا۔ جیسا کہ ہم جلد اول میں دیکھ چکے ہیں، ہر چند کہ طلسم کا عنصر ایرانی داستان میں بھی تھا، لیکن اس کی اہمیت وہاں بہت کم تھی۔ طلسموں کی وسعت اور رنگارنگی تو بہر حال ہندوستانی داستان گویوں، خاص کر میر تقی خیال (''بوستان خیال''، فارسی) اور رامپور کے داستان گویوں (خاص کر میر احمد علی) کی مرہون منت ہے۔

لغات کا مطالعہ کریں تو لفظ ''طلسم'' کے جو معنی ہمیں وہاں ملتے ہیں وہ داستان میں مروج معنی کی بڑی حد تک توثیق کرتے ہیں۔ ''لغت نامۂ دہخدا'' میں مختلف مستند لغات سے استفادہ کرتے ہوئے جو معنی درج کیے گئے ہیں ان میں سے کچھ حسب ذیل ہیں:

> دستگاہی بر علم حیل انچہ خیال ہائے موہوم بہ شکل عجیب در نظر می آرند۔
>
> ترجمہ: ایسے شعبدوں اور فریب کا علم جو موہوم باتوں کو عجیب عجیب شکلوں میں نظر کے سامنے متشکل کر دیتے ہیں۔
>
> شکل عجیب کہ بر سر دفائن و خزائن تعبیہ کنند۔
>
> ترجمہ: وہ عجیب شکل جو دفینوں اور خزانوں پر آویزاں کی جاتی ہے۔
>
> طلسم از اجزاے ارضی و سماوی ساختہ می شود یعنی از بعضے ادویہ و بہ ساعت مخصوصہ، و گاہے ایں صورت از آبگینہ نیز سازند۔
>
> ترجمہ: طلسم کو زمینی اور آسمانی اجزا سے بناتے ہیں۔ یعنی بعض دواؤں کی مدد سے، اور بعض مخصوص ساعتوں میں۔ اور کبھی کبھی ایسی صورت کو شیشے سے بھی بناتے ہیں۔
>
> طلسم عبارت از تمزیج قواے فعالۂ سماوی بہ قواے منفعلۂ ارضی است، بہ وسیلۂ خطوط مخصوصی کہ اہل ایں فن وہیے بکار می برند تا بداں ہر موذی دفع کنند۔

ترجمہ: کچھ مخصوص خطوط و اشکال کے ذریعہ آسمان کے قوائے فعال (Active Powers) کو زمین کے قوائے منفعل (Passive Powers) کو ملا کر ایک کر دینے کو طلسم کہا جاتا ہے۔ اس فن کو جاننے والے کچھ موہوم چیزیں بناتے ہیں کہ جن کے ذریعہ ہر موذی کو دفع کر سکتے ہیں۔

طلسم عبارت از خارقے است کہ مبدأ آں قوائے فعالۂ آسمانی آمیختہ بہ قوائے زمینی منفعلہ است تا بداں امور شگفت وغریب پدید آورند۔

ترجمہ: طلسم ایک ایسی خارق عادت شے ہے جس کا بنانے والا آسمان کے قوائے فعال کو زمین کے قوائے منفعل میں حل کر دیتا ہے اور اس کے ذریعہ عجیب اور حیرت انگیز باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

کسے کہ احوال قابل و فاعل را بہ شناسد و بر جمع میان آنہا قادر باشد می تواند بر ظہور آثار عجیب و شگفتی پے برد۔

ترجمہ: جو کوئی شخص قبول کرنے والی (یعنی زمین) اور عمل کرنے والے (یعنی آسمان) کے احوال کو جانتا ہو اور ان کو جمع کرنے کی قدرت رکھتا ہو، اس کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ عجیب آثار اور حیرت انگیز چیزوں کو ظہور میں لائے۔

داستان کی دنیا میں سحر/ جادو/ نیرنج کی تین اہم صورتیں ہیں:

(۱) ایک تو یہ کہ کسی خاص موقعے یا ضرورت پر کوئی چیز بنائی جائے، مثلاً کوئی منظر، کوئی عمارت، کوئی جانور، وغیرہ۔ یا مثلاً کسی کو کسی کام سے معذور کر دیا جائے، کسی پر کوئی بلا یا مصیبت ڈال دی جائے، کسی کو نامناسب یا غلط کاموں پر مجبور کر دیا جائے، وغیرہ۔ ضرورت ختم ہو جانے، یا ساحر کی موت یا شکست پر، یا بعض حالات میں رد سحر کے عمل کی بدولت، وہ سحر بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسے شعبدۂ سحر کہتے ہیں۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ سحر سے کام لے کر کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے کوئی ایسی شے یا صورت حال برپا کی جائے جس کی نوعیت استمراری ہو۔ مثلاً مشہور ہے کہ کسی حکیم نے دریائے نیل

کے مگرمچھوں کو طلسم بند کر دیا تھا کہ وہ مصر کے کسی باشندے کو گزند نہ پہنچائیں۔ یا مثلاً خزانے کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے زیر زمیں دفن کر کے دفینے کے دہانے پر طلسمی سانپ متعین کر دیتے تھے کہ اگر کوئی شخص غیر اس خزانے پر قبضہ کرنا چاہے تو سانپوں سے ڈر کر اپنے ارادے سے باز رہے۔ یا مثلاً کسی دروازے کو طلسم بند کر دیتے تھے کہ وہ کسی سے کھل نہ سکے۔ ''طلسم ہوش ربا'' میں ذکر ہے کہ ساحر مشمش نے کچھ لوگوں کے چہرے پر ایسا طلسم باندھا تھا کہ جو انھیں دیکھ لیتا تھا وہ ہنستا تھا اور روتا تھا اور اسی عالم میں جاں بحق تسلیم ہو جاتا تھا (ہوش ربا، ششم، ۶۱۷)۔

تیسری صورت یہ ہے کہ زمین پر کہیں کوئی ایسی جگہ بنائی جائے جس کے نام میں ''طلسم'' کا لفظ شامل ہو (مثلاً طلسم ہوش ربا، طلسم خیال سکندری، وغیرہ)۔ مزید یہ کہ اس جگہ (یا طلسم) کی تسخیر کے لئے ''لوح طلسم'' ضروری ہو، اور جس کا فتاح بھی اسی وقت متعین کر دیا جائے جس وقت اس جگہ (یعنی اس طلسم) کا قیام عمل میں آیا تھا۔ عموماً وہ وقت بھی پہلے سے مقرر ہوتا ہے جب طلسم کی شکست ہوگی، یا جب طلسم تسخیر کیا جائے گا۔ یہ جگہ ایک ملک، یا کئی ملکوں کا مجموعہ ہو سکتی ہے۔ ہفت پیکر کے ایک محل میں سات منزلیں ہیں، اور ہر منزل ایک ملک کے برابر ہے۔ کبھی کبھی ایک طلسم کے اندر بھی طلسم ہو سکتے ہیں۔ طلسم کے بنانے والے، یا کسی وقت مقررہ پر اس طلسم کے بادشاہ، کی موت پر وہ طلسم درون طلسم ختم یا تباہ نہیں ہوتا۔ ایسا طلسم بھی استمرار رکھتا ہے اور یہ اسی وقت ختم ہو سکتا ہے جب اس کے فاتح، یا ''فتاح'' کو لوح طلسم حاصل ہو، اور اس لوح کی ہدایت کی روشنی میں وہ طلسم کو شکست کرے یا اسے فتح کرے۔

بعض طلسموں کے ساتھ ''مرحلے'' بھی ہوتے ہیں۔ ''مرحلہ'' بھی طلسم کی طرح ہوتا ہے لیکن اس کو فتح کرنے کے لئے لوح لازمی نہیں ہوتی۔ کسی طلسم کے مرحلے عموماً اس طلسم کی سرحد، یعنی طلسم میں داخل ہونے کے لئے دروازے کے راستے میں بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب سب مرحلے ختم ہو جاتے ہیں تو طلسم کا دروازہ، یا اس کے اندر جانے کی راہ، نظر آنے لگتی ہے۔

بعض طلسموں میں ''دربند'' بھی ہوتے ہیں۔ یہ گویا وہ مرحلے ہیں جو طلسم میں داخلے کے بعد سر کرنے ہوتے ہیں تا کہ قلب طلسم، یا شاہ طلسم کے صدر مقام تک رسائی ہو سکے۔

''ہوش ربا'' سب میں انوکھا ہے، کہ یہ دو طلسموں کا نام ہے۔ ایک تو طلسم ہوش ربائے ظاہر،

اور دوسرا طلسم ہوش ربا ہے باطن۔ طلسم ظاہر کے رہنے والے، جو افراسیاب کی عام رعایا ہیں، طلسم باطن میں داخل نہیں ہو سکتے۔ طلسم باطن میں افراسیاب، اس کی ملکہ، اس کے استاد، قریبی اعزا، سرداروں اور بادشاہوں کے مسکن ہیں، اور حجرۂ ہفت بلا بھی یہیں ہے۔ طلسم باطن میں کئی اور پر اسرار اور خفیہ مقامات ہیں (''طلسم ہوش ربا''، دوم، ۷۵۱، سوم، ۶۸۳، ۷۳۸)۔ ان کے علاوہ اس طلسم میں ایک مقام ''ظلمات'' بھی ہے (''طلسم ہوش ربا''، اول، ۱۶، اور دیگر کئی حوالے)۔

طلسم اگرچہ عام دنیا کی طرح بنایا جاتا ہے اور بعض اوقات عام دنیاوی مقامات کے بالکل متصل بلکہ کبھی کبھی ان کے اندر ہوتا ہے، لیکن کوئی ضروری نہیں کہ اس میں عام دنیا کی طبیعیات کے سب قوانین رائج ہوں۔ طلسم کے ساحر، اور ظاہر ہے کہ طلسم کا بادشاہ بھی، بہت سے ایسے کاموں پر قادر ہوتے ہیں، مثلاً: عمل سحر کے ذریعہ ہوا میں اڑنا، پانی یا کے ابر و ہوا کے بغیر سیلاب یا آندھی لانا، جہاں آگ کی ایک چنگاری بھی نہ ہو وہاں پر طوفان آتش قائم کرنا، طلسم کے اندر آنے والوں کو نابینا کر دینا، یا ان کا راستہ بھلا دینا، ان کی یا اپنی شکل بدل لینا، وغیرہ، جو عام دنیاوی قوانین کے خلاف ہیں۔ طلسم کی تعمیر میں سحر، اور دیگر علوم مثلاً نجوم، ستاروں کے موافق اور مساعد ہونے کا حساب، ہیئت، کیمیا (تبدیل ہیئت و فطرت اشیا)، سیمیا (جسے عرف عام میں نظر بندی کہتے ہیں، یعنی ہو کچھ اور دکھائی کچھ دے)، ریمیا (یعنی وہ علم جس کا جاننے والا اپنی مرضی سے جہاں چاہے آ جا سکتا ہے)، وغیرہ بروے کار لائے جاتے ہیں۔

طلسم کی تخلیق و تعمیر میں جو علوم کام میں لائے جاتے ہیں انھیں مجموعی طور پر ''ہیمیا'' کہتے ہیں۔ طلسم، اور اسی وجہ سے سحر و ساحری کا بنیادی فعل یہ ہے کہ اشیا کی تخلیق بغیر اسباب کی جائے۔ لہٰذا ساحر، یا طلسم کا بنانے والا، قادر مطلق کی برابری کا دعویٰ رکھتا ہے، کہ قادر مطلق کو بھی کسی بھی چیز کی تخلیق کے لئے اسباب کی حاجت نہیں۔

زمین کو قوت منفعل یا قوت قابل (قابل = قبول کرنے والا، حاصل کرنے والا) کہنا اور آسمان کو قوت فاعل کہنا کئی تہذیبوں میں عام ہے۔ لیکن طلسم کی تعریف جو اوپر مذکور ہوئی اس میں یہ نکتہ پنہاں ہے کہ طلسم وہ شخص بناتا ہے جو زمین کی قوت منفعل اور آسمان کی قوت فاعل دونوں کو بخوبی سمجھتا ہو اور ان کے امتزاج پر قادر ہو۔ ظاہر ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ طلسم ساز کو تخلیق اشیا کے لئے

کسی سبب یا واسطے یا شے کی ضرورت نہیں۔ وہ شے سے زیادہ قوت کے بل بوتے پر کام کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلسم میں دنیاوی علم ہیئت اور طبیعیات کے قوانین جاری نہیں ہوتے۔ طلسم کی زمین آسمان الگ ہی ہوتے ہیں۔ ''یہ مقام [حجرۂ ہفت بلا] علم نیرنج و ہیئت سے حکمائے طلسم نے خاص طلسمی بنائے ہیں۔ اور طلسم میں رات و دن اور ہوتے ہیں۔ اور خط استوا اور قطب بخلاف ان قطبوں افلاک دنیاوی کے اور بنائے جاتے ہیں'' (''طلسم ہوش ربا''، جلد اول، ص ۹۲۸)۔

داستان میں جن اور جتنے طلسموں کا ذکر ہے ان کی فہرست بے حد طویل ہوگی۔ داستان کے بیالیس ہزار سے زیادہ صفحات میں کچھ نہیں تو دو ہزار طلسموں کا ذکر کیا گیا ہوگا۔ ان میں سے بعض کا صرف نام آیا ہے، یا زیادہ سے زیادہ ایک دو جملے ان کے تعارف میں لکھے گئے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کی داستان کچھ صفحوں میں بیان ہوئی ہے۔ اور کچھ ایسے ہیں جن کی داستان سینکڑوں بلکہ ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ کچھ طلسموں کے اندر بھی طلسم ہیں۔ داستانی کرداروں کی طرح طلسموں کے بھی نام بہت گونجیلے، یا انوکھے، یا شاعرانہ ہوتے ہیں۔ ذیل میں چند اہم طلسموں کی فہرست ہے:

طلسم آبدار سلیمانی:

اس کی فتاحی نقاب دار یاقوت پوش کے نام لکھی ہوئی ہے، آفتاب، سوم، ۱۰۵۱؛

طلسم آصف بن برخیا:

امیر حمزہ متفکر ہیں کہ صاحبقرانی سے دستبرداری کے بعد دنگل صاحب قرانی (صندلی) کس کو عطا کیا جائے۔ آسمان پری کہتی ہے کہ صندلی کو طلسم آصف بن برخیا میں ڈلوا دیجیے۔ جو یہ طلسم فتح کرے وہ صندلی کا بھی مالک ہو۔ امیر حمزہ اس مشورے کو قبول کرتے ہیں، صندلی، ۲۱۶؛

طلسم آئینہ:

ہوش ربا کے اندر ایک طلسم۔ اس کی لوح ایرج کو براں بنت کوکب روشن ضمیر سے ملتی ہے، ہوش ربا، دوم، ۷۲۴؛ ایرج کا داخلہ طلسم میں، ہوش ربا دوم، ۲۶۹ و مابعد؛ ایرج اس طلسم کو تسخیر کرتا ہے اور امیر حمزہ کو آزاد کراتا ہے جو طلسم میں محبوس تھے، ہوش ربا، دوم، ۳۰۵؛

طلسم ابلق:

شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ اس داستان میں ایرج ثانی کے حالات اور عادل کیواں شکوہ کی پیدائش کا احوال درج ہوگا، اور اگر شائقین چاہیں گے تو میں اسے لکھوں گا، گلستان، اول، ۵۳۱ ومابعد؛

طلسم ارژنگ یاقوت نگار:

طلسم فیروز کا ایک تحتی طلسم، بہار انگیز تاجدار اس کا حاکم ہے، لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴؛

طلسم اسپان سلیمانی:

نورافشاں، اول، ۷۳۹ تا ۷۴۲؛

طلسم اشواق:

قاسم اس میں داخل ہوتا ہے، کوچک، ۱۸۷؛

طلسم افراسیابی:

قاسم بن ایرج اس کا فتاح ہے۔ یہاں اسے تیغۂ پلارک افراسیابی حاصل ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۶۴؛

طلسم انارستان سلیمانی:

نورالدہر اس طلسم میں داخل ہوتا ہے، ایرج، دوم، ۶۲؛

طلسم بہارستان سلیمانی:

تاریک چار چشم اس کا حاکم ہے۔ شہنشاہ گوہر کلاہ اس کا فتاح ہوگا، لعل، اول، ۱۶۹، ۲۲۰؛ اس کی لوح کا ایک حصہ ایک خوبصورت لڑکی کے دل میں نصب ہے اور دوسرا حصہ اس لڑکی کے معشوق کی ران میں پیوست ہے۔ شہنشاہ گوہر کلاہ دونوں کو قتل کرتا ہے، لعل، اول، ۲۳۲، ۲۵۰، ۲۶۳؛

طلسم بیت الجمال:

طلسم فیروز کے اندر ایک طلسم جس کی آبادی عورتوں پر مشتمل ہے اور ملکۂ اختر جمال اس پر حکومت کرتی ہے، لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴؛

طلسم بیت الحزن:

طلسم فیروز کا ایک تحتی طلسم۔ ملکۂ شاہد سیمیں ساق اس کی حاکم ہے، لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴؛

طلسم بیت المال:

یہ بھی طلسم فیروز میں ایک ذیلی طلسم ہے۔ اس کا بادشاہ زرریز محاسن دراز جادو ہے اور وہ دعوائے خدائی رکھتا ہے، لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴؛

طلسم بے لوح و بے نام:

بدیع الملک اس کا فتاح ہے۔ داستان گو نے اس کا نام نہیں بیان کیا۔ نہ ہی اس کی کوئی لوح ہے، اور تمام داستان میں یہ محض دوسرا طلسم ہے جس کی کوئی لوح نہیں۔ ''ایرج نامہ''، اول، میں بھی ایک طلسم عجائب بے لوح ہے۔ فتاحی کے بعد البتہ بدیع الملک کو ایک لوح ملتی ہے جس پر فتاح طلسم کے لئے مبارک باد وغیرہ کے کلمات منقوش ہیں، تورج، اول، ۴۵۷ تا ۴۶۱؛

طلسم بین الطرفین:

طلسم ہفت پیکر کے اندر ایک طلسم، ہفت پیکر، سوم، ۲۶؛

طلسم تحت الارض:

طلسم ابلق کی طرح اس میں عادل کیواں شکوہ وغیرہ کے حالات ہیں۔ شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ اگر شائقین چاہیں گے تو میں اسے بھی لکھوں گا، گلستان، اول، ۵۳۱ و مابعد؛

طلسم جمشیدیہ:

نور الدہر اور ایرج اس میں داخل ہوتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۳۰؛

طلسم چنار:

طلسم ہفت پیکر میں ایک طلسم، ہفت پیکر، سوم، ۱۱۲؛ یہاں بدیع الملک کو کئی ہولناک عجائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان مقابلوں کے بعد ہی اسے اپنی معشوقہ کا وصل نصیب ہوگا، لعل، اول، ۶۱۲ تا ۶۱۷؛

طلسم چہار گوشہ:

اس کا باندھنے والا آصف بن برخیا، وزیر حضرت سلیمان پیغمبر ہے۔ مکرانیوں کو اس کے

باعث بڑی کٹھنائیاں پیش آتی ہیں، گلستان، دوم، ۲۹۴، ۳۸۵؛

طلسم چہل چراغ سلیمانی:

یہاں کا بادشاہ اور یہاں کے لوگ ابلیس پرست ہیں، آفتاب، سوم، ۵۳۵؛

طلسم چہل سر:

طلسم فیروز کا ایک مزید تحتی طلسم، اس کے بادشاہ کا نام عفریت چہل سر ہے، لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴؛

طلسم حسن آگیں:

فہیم عقیل نامی ایک اسلامی حکیم نے اسے باندھا ہے۔ اس کی لوح اسی حکیم کی قبر میں دفن ہے، گلستان، سوم، ۲۶۶؛

طلسم حکیم فلسفہ ثانی:

حکیم فلسفہ کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ وہ اسلامی ہے۔ سعد اس طلسم میں داخل ہوتا ہے، جمشیدی، سوم، ۴۹۷؛

طلسم حیرانی سلیمانی:

اس کے بارے میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ امیر حمزہ نے اسے فتح کیا ہے، جمشیدی، سوم، ۶۳؛

طلسم حیرت افزا:

یہاں کا بادشاہ ایک نہایت خوبرو جوان ہے جو ساحر نہیں ہے۔ لیکن اس طلسم کے محافظ ذوالخرطوم کے اوپر دو سو ساحران جلیل ہیں۔ جہاں ذوالخرطوم تعینات ہے وہاں سے طلسم حیرت افزا تین ہزار میل دور ہے اور ذوالخرطوم بھی وہاں جا نہیں سکتا، آفتاب، پنجم، اول، ۶۷۸؛

طلسم خنزیر:

حیرت و کراہیت انگیز طلسم جس میں جانوروں کی سڑتی ہوئی لاشوں، بول و براز، اور مردہ خوری کے مناظر ہیں۔ قہار فیل زور (غیر اسلامی) اسے فتح کرتا ہے اور اسلامی اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں، نور افشاں، دوم، ۳۵۴ تا ۳۸۲؛

طلسم خونخوار:

اس کی فتاحی کے لئے آفتاب شجر پرست اور بدیع الملک میں مقابلہ ہوتا ہے۔ آفتاب شجر پرست ہار مان لیتا ہے، لعل، اول، ۶۹۲ تا ۶۹۵؛ خونخوار آتش چشم کی موت بدیع الملک کے ہاتھوں نہایت سنسنی خیز انداز میں ہوتی ہے۔ عمرو اس کے عیار کو قتل کرتا ہے۔ بدیع الملک طلسم کو فتح کر لیتا ہے، لعل، اول، ۷۶۸ تا ۷۷۷؛

طلسم خونریز:

اس میں ہر طرف خون ہی خون ہے۔ بدیع الزماں اس کا فتاح ہے، بالا، ۲۷۴ و مابعد؛

طلسم خیال سکندری:

اسے حکیم ارسطو نے حکیم خیال کے مزار پر باندھا تھا۔ نور الدہر اس کا فتاح ہوگا، لیکن ایرج اس پر راضی نہیں ہے۔ لہٰذا دونوں ہی اس کی فتاحی کو نکلتے ہیں، سکندری، اول، ۱۸ تا ۱۹؛

طلسم خیمۂ فرنگ:

مختلف فرنگی ملک یہاں خیموں میں موجود ہیں۔ ہر خیمے کا اپنا واضح قومی تشخص ہے۔ نور الدہر کا اس طلسم میں داخلہ، بالا، ۵۲۵ و مابعد؛

طلسم دار الضیا:

سکندر فرخ لقا کا طلسم میں داخلہ، آفتاب، پنجم، اول، ۶۷۰؛ قبرستان، جس کے مردے زندہ ہیں، آفتاب، پنجم، اول، ۸۴۱ تا ۸۴۴؛ در بند مقابر، اسی طرح کا ایک اور قبرستان، آفتاب، پنجم، اول، ۸۸۴؛

طلسم دخمۂ مراد:

یہاں مردے ہی مردے ہیں جو زندہ ہو کر لڑتے اور پھر قبر میں جا کر سو جاتے ہیں۔ بدیع الزماں اس طلسم کو فتح کرتا ہے، بالا، ۲۸ و مابعد؛

طلسم ذوفنوں:

طلسم فیروز میں ایک طلسم، اس کا حاکم حکیم ہفت ہنر ہے۔ اس طلسم کا ایک معلم

(Guide) بھی ہے۔ وہ اسلامی ہے لیکن طلسم کشا کے خلاف ہے۔ آخر میں وہ بڑی آسانی سے سپر ڈال دیتا ہے، لعل، دوم، ۴۶۷؛

طلسم رنگیں فلک:

طلسم فیروز میں ایک طلسم جہاں دیوانوں کی بہتات ہے۔ مذبوح لالہ رنگ اس طلسم کا حاکم ہے، لعل، اول، ۲۳ تا ۲۴؛

طلسم زرافشاں حصار:

ایک شہر، اس کے باہر اسی نام کا ایک دلچسپ طلسم بھی ہے، ایرج، اول، ۱۲۹؛

طلسم زعفران زار سلیمانی:

امیر حمزہ کا طلسم میں داخلہ، نوشیرواں، اول، ۶۸۴؛ طلسم کی تفصیلات، جمشیدی، سوم، ۹۷۱، ۹۷۶؛ شنکل دیو پرور اس طلسم کا بادشاہ ہے۔ امیر حمزہ کے ہاتھوں شنکل قتل ہوتا ہے اور طلسم فتح ہوتا ہے، سلیمانی، دوم، ۷۸۸ وما بعد؛

طلسم زلزلہ:

خضران کے خوف سے شعشاع بھاگ کر طلسم زلزلہ میں پناہ لیتا ہے، گلستان، دوم، ۲۳۰؛

طلسم سحر آفریں:

طلسم فیروز میں ایک طلسم، ملک الماس روشن بخت اس کا بادشاہ ہے، لعل، اول، ۲۳ تا ۲۴؛

طلسم سفید بوم سیاہ بوم:

نوشیرواں، اول، ۷۴۷؛

طلسم سیمابیہ:

شہنشاہ گوہر کلاہ اپنے باپ بدیع الملک کو اس طلسم سے رہا کراتا ہے، تورج، اول، ۷۴۵؛

طلسم شمشیر جنباں:

طلسم حسن آگیں کا ایک اور نام، گلستان، سوم، ۲۷۹؛

طلسم شیراں:

بدیع الملک کا طلسم میں داخلہ، تورج، اول، ۷؛

طلسم صنم کدۂ آزری:

اس کی حاکم ملکہ ناوک افگن جادو ہے۔ عجائب سے مملو اس طلسم میں عورتیں ہی عورتیں ہیں۔ کچھ مرد بھی ہیں لیکن وہ سب نابالغ ہیں۔ حسین الزماں ان کا خدا ہے، لعل، دوم، ۵۱۰ و مابعد؛

طلسم طاؤساں:

ایرج کا اس طلسم میں داخلہ۔ نہایت دلچسپ طلسم، لعل، اول، ۲۵۵؛

طلسم طرطوسیہ:

اس کا بادشاہ ایک غیر اسلامی حکیم طرطوس نامی ہے۔ ایرج کا اس طلسم میں داخلہ، آفتاب، پنجم، اول، ۶۷۷؛

طلسم طہمورث دیو بند:

بدیع الزماں کا طلسم میں داخلہ، ہرمز، ۶۱۴؛ اس طلسم کی قدیم تاریخ، ہرمز، ۶۱۸؛

طلسم عجائب:

اس طلسم کی کوئی لوح نہیں، ایرج، دوم ۳۵۱؛ اس طلسم کے عجائب، ایرج، دوم، ۳۶۲؛

طلسم عجائب رنگ:

حمزۂ ثانی کا اس طلسم میں داخلہ۔ شیخ تصدق حسین کہتے ہیں کہ اگر پڑھنے والوں نے فرمائش کی تو اس طلسم کی داستان بیان کروں گا جو "طلسم ہوش ربا" سے بڑھ چڑھ کر ہوگی، تورج، دوم، ۶۵۷؛

طلسم عناصر اربعہ:

امیر حمزہ کے حکم سے کرب اور بدیع الزماں کو اس طلسم میں بھیجا جاتا ہے، بالا، ۷۴؛

طلسم فیروز:

اس کا خالق ایک اسلامی حکیم جالینوس نامی تھا۔ اس کے داماد فیروز نے اسے تخت سے اتار کر حکومت غصب کر لی۔ اس میں کئی چھوٹے بڑے طلسم ہیں، جن میں حسب ذیل نو کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، ("لعل نامہ"، اول، ۲۳ تا ۲۴):

طلسم ارژنگ یاقوت نگار، اس پر بہار انگیز تاجدار کی حکومت ہے،

طلسم بیت الجمال، اس پر ملکۂ اختر جمال راج کرتی ہے،

طلسم بیت الحزن، اس پر ملکۂ شاہد سیمیں ساق کا راج ہے،

طلسم بیت المال، اس کے بادشاہ کو دعوائے خدائی ہے۔ اس کا نام زرریز محاسن دراز جادو ہے،

طلسم چہل سر، اس پر عفریت چہل سر کی حکومت ہے،

طلسم ذوفنون، اس کا حاکم حکیم ہفت ہنر کے نام سے جانا جاتا ہے،

طلسم رنگیں فلک، اس میں کئی دیوانے ہیں اور مذبوح لالہ رنگ اس کا حاکم ہے،

طلسم سحر آفریں، اس کے بادشاہ کو ملک الماس روشن بخت کہتے ہیں،

طلسم مرآۃ العدم، اس پر قیصر صاف باطن کا راج ہے۔ یہ طلسم فیروز میں نواں اور آخری طلسم ہے۔ یہاں پہنچنے کے لئے پچھلے آٹھ کو تسخیر کرنا ضروری ہے۔

یہ سب طلسم ایک دوسرے سے ایک ایک سال کی مسافت پر ہیں، لعل، دوم، ۱۶۹؛ طلسم فیروز کا ایک طلسم باطن بھی ہے، لیکن فیروز غاصب اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا۔ حمزۂ ثانی اسے بآسانی تسخیر کر لیتے ہیں، لعل، دوم، ۱۸۴ تا ۱۹۰؛ فیروز کو شکست ہوتی ہے لیکن وہ اسلام نہیں قبول کرتا اور قتل ہوتا ہے، لعل، دوم، ۵۹۷؛

طلسم فیروزۂ جمشیدی:

اسد اس طلسم میں داخل ہوتا ہے، ایرج، دوم، ۲۵۰؛

طلسم فیلقوس:

حضرت ابراہیم کی بشارت و ہدایت کے مطابق اس کا فتاح رستم علم شاہ بن حمزہ ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۳۶؛

طلسم کاؤسیہ:

مخمور سحر چشم اس طلسم میں گرفتار ہو جاتی ہے، بقیہ، اول، ۴۳۰؛ ایرج اور نور الدہر اسے رہا

کرانے جاتے ہیں، بقیہ، اول، ۴۳۳؛ فتح طلسم، بقیہ، ۴۶۷ و مابعد؛

طلسم کربنوس عاد:

کرب اس میں داخل ہوتا ہے، نوشیراں، دوم، ۳۱۸؛ طلسم کو تسخیر کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۲۰؛

طلسم گرداب قلعہ:

حمزۂ ثانی کو اس طلسم میں قید کیا جاتا ہے، صندلی، ۴۰۳؛ طلسم کی تفصیلات، صندلی، ۴۰۸؛

طلسم گلزار خدنگ:

اس طلسم کی راہ میں حمزۂ ثانی کو کئی عجائب و غرائب کا سامنا ہوتا ہے، لعل، دوم، ۱۷۴؛

طلسم گلزار سلیمانی:

صندلی، ۱۳۳؛ اس کی تفصیلات، صندلی، ۲۰۴؛

طلسم گلفشاں:

گلفشاں جادو یہاں کا حاکم ہے۔ پرندے کے روپ میں ایک جن اس طلسم کے اندر امیر حمزہ کی رہنمائی کرتا ہے، ہومان، ۸۷ و مابعد؛

طلسم گنجورۂ سلیمانی:

سمندر شاہ اس طلسم میں پناہ لیتا ہے۔ اس کے عجائب اور غرائب، آفتاب، سوم، ۹۱۹ تا ۹۲۱؛

طلسم گوہر بار:

ہفت پیکر، دوم، ۳۵۲؛ اس کا حاکم مکلل خان صاحب چراغ جمشیدی ہے، آفتاب، چہارم، ۶۹۷؛

طلسم گوہر گرہ:

قاسم کا اس طلسم میں داخلہ، ہوش ربا، سوم، ۸۱۰؛

طلسم معدن آفات:

طلسم دار الضیا اس کا ایک حصہ ہے۔ سکندر فرخ لقا اس کا فاتح ہوگا، آفتاب، پنجم، اول،

۶۷۰؛

طلسم موسیقار:

سعد کا اس طلسم میں داخلہ، جمشیدی، دوم، ۵۹۵؛

طلسم مہتاب:

رفیع البخت اسے تسخیر کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۶؛

طلسم مینوسواد:

کرب دلاور اس کا فتاح ہے، نور افشاں، دوم، ۱۰۰ و مابعد؛

طلسم نادر فرنگ:

یہاں انگریزوں کی آبادی ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۷۶؛ اس میں لوح کی جگہ ایک کاغذ ہے، امیر حمزہ کو وہ کاغذ حضرت عیسیٰ عنایت کرتے ہیں اور طلسم اس کی مدد سے تسخیر ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۷۷؛

طلسم نارنج (۱):

عمرو بن حمزہ اسے تسخیر کرتا ہے اور نارنج جادو کو قتل کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۲۸؛

طلسم نارنج (۲):

لاہوتہ غول اسلامیوں سے بھاگ کر یہاں پناہ لیتی ہے۔ رستم، بدیع الملک اور دوسرے کئی سردار اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ جو کوئی طلسم نارنج کو فتح کرے گا وہ حمزۂ ثانی کا جانشین ہوگا، تورج، اول، ۶؛

طلسم نخشب:

ایرج اس کی فتاحی کے لئے جاتا ہے، لعل، اول، ۴۴۶؛

طلسم نوخیز جمشیدی:

جمشید ثانی کا باندھا ہوا طلسم، جمشید ثانی ہی اس کا حاکم ہے۔ سعد بن قباد اس کا فتاح ہوگا، جمشیدی، اول، ۲۱؛

طلسم نور آگیں:

اس کے بادشاہ حسین الزماں کو دعوائے خدائی ہے، آفتاب، سوم، ۹۷۱؛ رفیع البخت اس طلسم

میں داخل ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۱۹۱؛ رفیع البخت اس طلسم کی فتاحی کی تیاری کرتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۶؛

طلسم نور افشاں:

کوکب اور افراسیاب کے استاد نور افشاں کا بنایا ہوا طلسم، کوکب روشن ضمیر اس کا بادشاہ ہے۔ اس میں کئی مرحلے بھی ہیں، ہوش ربا، دوم، ۸۱۸؛ اس کی قدیم تاریخ اور جغرافیہ، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۶؛

طلسم نہ طاق:

حکیم اشراق کے بھائی حکیم اشفاق کا بنایا ہوا طلسم، اس کی ایک لوح ہے اور ایک مہرہ بھی ہے۔ دونوں ایک ساتھ ہوں تو کارگر ہیں، تنہا دونوں بے اثر ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۳۴؛ مزید تفصیلات، لعل، دوم، ۸۴۸ تا ۸۵۶؛

طلسم نہ طاق باطن:

تفصیلات، آفتاب، پنجم، اول، ۹۰۳؛ مزید تفصیلات، نہایت دلچسپ، آفتاب، پنجم، اول، ۹۱۰؛

طلسم نیرنگ:

پردۂ قاف میں ایک نہایت حیرت انگیز اور عجائب وغرائب سے بھرا ہوا طلسم، نور الدہر اس کے مراحل کو طے کرتا ہوا اس کی فتاحی کی طرف رواں ہوتا ہے، بالا ۵۷۲ تا ۶۰۰؛

طلسم نیرنگ قاف:

طلسم کا تھوڑا سا حال، شیخ تصدق حسین کہتے ہیں، میں اسے پورا لکھوں گا، آفتاب، سوم، ۶۰۸ تا ۶۱۰، ۱۰۴۶، ۱۰۵۷، ۱۱۰۱، ۱۱۸۴؛

طلسم ہزار اسپ:

امیر حمزہ کا اس طلسم میں داخلہ، درویش ذاکر، درویش مذکر، زعفران زاہد، اور مہر نوش سبز پوش جو اس طلسم کے اساطین ہیں، امیر کا ساتھ دیتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۱۳؛

طلسم ہزار برج:

تورج کا طلسم میں داخلہ، ہوش ربا، دوم، ۲۰۴؛ طلسم کے دروازے پر، ہوشربا، دوم، ۹۱۳؛ اس

طلسم کے اسرار، ہوش ربا، سوم، ۲۸۱؛ شہر ناپرساں، طلسم کا ایک شہر جس کے باشندے کاغذ کے بنے ہوئے ہیں اور رات کو زمین پر گر جاتے ہیں، ہوش ربا، سوم، ۳۹۵؛ بے سر لوگوں کی فوج امیر حمزہ کی فوج کو گھیر لیتی ہے، ایرج، دوم، ۳۷۳؛

طلسم ہزار شکل:

امیر حمزہ سے شکست کھانے کے بعد لقا نے یہاں پناہ لی تھی۔ پھر یہاں سے بھی نکل کر وہ طلسم ہوش ربا کی سرحد پر کوہ عقیق کے بادشاہ سلیمان کے یہاں پناہ لیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۳ وما بعد؛

طلسم ہفت پیکر:

ہفت پیکر یہاں کا حاکم ہے، اس کے ایک محل میں سات منزلیں ہیں، اور ہر منزل ایک ملک کے برابر ہے، ہفت پیکر، اول، ۳۰ تا ۵۱؛ طلسم کے عجائب وغرائب، نور افشاں، سوم، ۳۷۸؛ اس کی تفصیل طلسم ہوش ربا کی طرز پر بیان ہوئی ہے، نور افشاں، سوم، ۷۹۶؛ طلسم بین الطرفین اور طلسم چنار وغیرہ طلسم اس کے اندر ہیں ہفت پیکر، سوم، ۲۶، ۱۱۲؛

طلسم ہوش ربا:

شاہ جادواں افراسیاب یہاں کا بادشاہ ہے۔ طلسم باطن اور طلسم ظاہر کے درمیان ایک دریاے خون رواں حائل ہے، ہوش ربا، اول، ۱، دوم، ۷۵۱، سوم، ۷۳۸؛ یہاں ایک طلسم زیر زمیں بھی ہے، ہوش ربا، سوم، ۱۰۷؛ ہوش ربا میں ظلمات طلسم نامی ایک جگہ ہے جہاں بڑے بڑوں کو بار نہیں، ہوش ربا، سوم، ۶۸۳؛ ہوش ربا میں ساٹھ مرحلے، ساٹھ عقدے، سات دریا اور سات باغ ہیں۔ ساٹھ شہزادیاں اور ساٹھ بادشاہ اس میں مقیم ہیں۔ اس کی قدیمی تاریخ اور جغرافیہ، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۶، ۹۳۸، اس طلسم میں گلزار سلیمانی اور سیر گاہ جمشیدی بھی ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۹۵؛ اس کا سیاسی جغرافیہ، ہوش ربا، چہارم، ۲۲۱ تا ۲۲۲؛ مزید دیکھیے ''داستان کے مقامات''؛ ''طلسم باطن'' ☆

طلسم ہوش ربائے باطن

دیکھیے ''طلسم باطن'' ☆

طلسم ہوش ربا ے ظاہر

دیکھئے، ''طلسم باطن''؛ مزید دیکھئے، ''داستان کے مقامات'' ☆

طلسم باطن

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، طلسم ہوش ربا کے دو بڑے حصے ہیں: باطن، اور ظاہر۔ پھر باطن کا ایک حصہ اور بھی ہے جسے ''ظلمات' یا'' پردۂ ظلمات'' کہتے ہیں۔

ظلمات کا ذکر ''طلسم ہوش ربا'' کے سوا کسی داستان میں نہیں ملتا۔ طلسم باطن کا تصور بھی بیشتر ''طلسم ہوش ربا'' سے مخصوص ہے اور یہ شاید میر احمد علی کی ایجاد ہے۔ لیکن طلسم باطن کا تھوڑا بہت اشارہ دوسری داستانوں، مثلاً ''طلسم ہفت پیکر'' میں نظر آتا ہے۔

طلسم ہوش ربا ے باطن کو طلسم ظاہر سے الگ کرنے والا ایک دریا ہے۔ اس کا نام دریاے خون رواں ہے۔ اس پر دھوئیں کا ایک پل ہے جو پل پری زاداں کہلاتا ہے۔'' دو شیر دھوئیں کے اندر پل پر کھڑے ہیں اور ایک عمارت پل کے اوپر تین درجے کی بنی ہے۔ اول درجے میں اس کے پری زادیں شہنائیاں اور قرنائیں منھ سے لگائے ہیں اور دوسرے درجے میں پریاں موتی جھولی میں بھرے ہوئے کھڑی اچھالتی ہیں کہ موتی دریا میں گرتے اور دریا کی مچھلیاں ان موتیوں کو منہ میں لئے تیرتی پھرتی ہیں۔ اور تیسرے درجے میں بڑے بڑے قد آور جوان، قوم کے حبشی ہیں، کہ دو دو صفیں باندھے ہوئے باشمشیر برہنہ کھڑے ہیں اور آپس میں لڑ رہے ہیں۔ اور خون ان کے جسم سے بہ بہ کر دریا میں گرتا ہے کہ پانی اس کا وہی خون ہے۔ اسی سے نام اس کا دریاے خون رواں اور نام پل کا پل پریزاداں ہے'' ہوش ربا، اول، ۱۶ تا ۱۷، سوم، ۸۳۸؛ پل پریزاداں کا مزید بیان، ہوش ربا، چہارم، ۲۵۳ تا ۲۵۴؛ مزید دیکھئے، ''طلسم'' ☆

طلسم ظاہر

دیکھئے، ''طلسم''؛ ''طلسم باطن'' ☆

طور بانو، بنت بہمن

اس باپ قلعۂ تنگ حصار کا حاکم ہے۔ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔ عمرو بن حمزہ سے دن بھر انفرادی جنگ میں دونوں برابر رہتے ہیں۔ امیر حمزہ انھیں الگ کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ طور بانو میری بیٹی ہے۔ بہمن کو امیر حمزہ زیر کر لیتے ہیں اور اسے اپنا ''وکیل'' اور ''جانشین'' مقرر کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۴۸؛ بہمن کی نیت اس وقت بدل جاتی ہے جب وہ مہر نگار کو دیکھ کر اس پر عاشق ہو جاتا ہے۔ طور بانو اپنے باپ سے کئی بار جنگ کر کے اسے زخمی کرتی ہے، حتیٰ کہ بہمن لشکر حمزہ چھوڑ کر آب چلمن نامی جگہ کو بھاگ جاتا ہے۔ امیر اسے ایک سال کی مہلت دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۴ تا ۵۸؛ بالآخر وہ نوشیرواں سے مل جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۹ ☆

طور بانو، بنت سیقول

شہر سیقولیہ کے بادشاہ سیقول کی لڑکی، سیقول نے بدیع الزماں کو قید کر رکھا ہے۔ طور بانو عشق نورالدہر سے مغلوب ہو کر نورالدہر کو رہا کراتی ہے۔ دونوں شادی کر لیتے ہیں، تورج اس شادی کا ثمرہ ہو گا۔ جب بدیع الزماں کہتا ہے کہ میں اب تمھارے باپ کے پاس جا کر سب حقیقت ظاہر کرنا چاہتا ہوں تو طور بانو اسے داروے بیہوشی دے کر اور گھوڑے پر لاد کر اپنے ساتھ لے کر بھاگ نکلتی ہے۔ اثنائے راہ میں آندھی آتی ہے اور بدیع الزماں کہیں غائب ہو جاتا ہے، بالا، ۱۷ تا ۱۸۷ ☆

طوفان، بن عمرو عیار

سکندر فرخ لقا کا عیار، اس کا نعرہ۔ طلسم دارالضیا کی شہزادی کو موت سے بچاتا ہے، اس وقت سکندر فرخ لقا کسی اور جگہ پر گرفتار بلا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۶۷۱ ☆

طوق حراں گرد

ابوالمعدن گرد اور طوق حراں گرد دونوں امیر حمزہ کے علم بردار ہیں، نوشیرواں، دوم، ۷۷؛ ہومان، ۳۸☆

طول مست آبلہ روے سمرقندی

سمرقند کا بادشاہ، صلصال بن دال کے کہنے پر نوشیرواں کی مدد پر تیار ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۴۱؛ اس نے مالک اژدر کو قید کر لیا ہے۔ لیکن طول مست کی بیٹی دل افروز جو پہلوان بھی ہے، مالک اژدر کی کمان زہ کرنے میں کامیاب ہوتی ہے تو دونوں میں عشق ہو جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۷۰ و مابعد؛ سمرقند کی فتح پر قبول اسلام سے انکار کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۷۷؛ امیر حمزہ کے سرداروں میں شامل نظر آتا ہے، ہومان، ۶۸۰ ☆

طہماس، بن عنقویل دیو پرور

نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸، سلیمانی، اول، ۶۱۳ تا ۶۱۴؛ امیر حمزہ اسے کشتی میں زیر کرنے میں ناکام رہتے ہیں، بالا، ۷۰۷؛ امیر حمزہ کے بیٹے فرخ شہسوار کو مار ڈالتا ہے، بالا، ۷۲۸ تا ۷۲۹؛ کہتا ہے کہ اگر حمزہ نے مجھے موت کی دھمکی نہ دی ہوتی تو میں اسلام قبول کر لیتا، بالا، ۷۴۵؛ داستان کے عام غیر اسلامیوں کے برخلاف طہماس بہت متین اور پروقار کردار ہے، بالا، ۷۴۸، ۷۸۰؛ طبل صاحبقرانی سے اسے جواب حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ بدیع الزماں کا دوست ثابت ہوگا اور امیر حمزہ کو بدیع الزماں اپنے فرزندوں میں سب سے پیارا ہے، ایرج، اول، ۱۲؛ عنطلی آباد کے باہر امیر حمزہ کے لشکر کو شکست فاش دیتا ہے، ایرج، اول، ۱۲؛ نقاب دار اسے گرفتار کرتا ہے، طہماس اسلام قبول کر لیتا ہے، ایرج، اول، ۱۶ تا ۲۰؛ لندھور سے اس کے بہت عمدہ معاملات، ایرج، دوم، ۵۵۶؛ خدا کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے متکلمون کی طرح گفتگو کرتا ہے، صندلی، ۱۳۸ ☆

طیفور بادیہ گرد، بن شاپور شیر دل بن عمرو عیار

طیمور شیر پرور اور پھر عادل کیواں شکوہ کا عیار، اس کی پیدائش کے حالات کے لئے دیکھئے، ''ایرج ثانی''؛ اس کی پیدائش کا ایک اور قصہ ہے جو ''گلستان باختر'' میں اس طرح مذکور ہے: ایرج جب طلسم لالہ زار سلیمانی کی فتاحی کے بعد واپس ہو رہا تھا تو اس کی بیوی ملکۂ مہ جبیں گل لالہ پوش کو ایرج کا اور اس کی وزیر زادی کو شاپور کا حمل تھا۔ اثنائے راہ میں کچھ ایسی افتاد پڑی کہ ایرج اور شاپور اپنی بیویوں سے

جدا ہو گئے۔ دونوں عورتوں نے بے کسی کے عالم میں جنگل کی تنہائی میں ایک ایک بیٹے کو جنم دیا لیکن ایک چیتا آکر دونوں ماؤں کو کھا گیا۔ پھر اچانک ایک شیرنی نے اپنے بیشے سے باہر نکل کر دونوں معصوم بے کسوں کو اپنا دودھ پلایا اور انھیں پالا پوسا۔ جب وہ بچے بعد میں آبادی میں پہنچے تو ایرج کے بیٹے کا نام طیمور شیر پرور اور شاپور کے بیٹے کا نام طیفور بادیہ گرد رکھا گیا، گلستان، دوم، ۱۵۷ تا ۱۶۱؛ ایک بیان یہ بھی ہے کہ وہ مخلوق آبی میں سے ہے اور اس کی شادی مخلوق آبی کے بادشاہ نہنگ بچۂ دریانشین کی بیٹی صدف مراد کی وزیرزادی دردانہ ماہی نژاد سے ہوئی۔ نہنگ بچۂ دریانشین کی دختر صدف مراد سے عادل کیواں شکوہ کی شادی ہوتی ہے۔ اس شادی سے ایک بیٹا امیر البحر پیدا ہوگا اور طیفور کے یہاں بھی ایک بیٹا ہوگا جو امیر البحر کا عیار ہوگا، گلستان، دوم، ۱۹۱؛ نہایت عمدہ عیاری کر کے خضران اسے فریب میں ڈالتا ہے، گلستان، سوم، ۱۱۱؛ بانہ ہائے عیاری حاصل کرتا ہے اور عیار صاحبقراں مقرر ہوتا ہے، گلستان، سوم، ۱۲۴؛ بانہ ہائے عیاری کو اپنے جانشین شاہور کے لئے طلسم زلزلہ میں چھوڑ کر عازم مکہ ہوتا ہے کہ وہاں جا کر جنگ احد میں شریک ہو، گلستان، سوم، ۸۴۹ ☆

طیمور شیر پرور، بن ایرج

اس کی پیدائش کے حالات کے لئے دیکھئے "طیفور بادیہ گرد، بن شاپور شیر دل بن عمرو عیار"؛ صاحبقران قاف اسے کچھ تحائف دیتے ہیں لیکن نصیحت کرتے ہیں کہ جنگ میں پہل کبھی نہ کرنا، گلستان، دوم، ۲۳۸، ۲۴۵؛ خضر نامی ایک جن کو اس سے کچھ کینہ ہے اور وہ اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہے، گلستان، دوم، ۲۴۵؛ طیفور ریہ کو جاتا ہے، عمدہ اخلاق بہادرانہ کا اظہار کرتا ہے، گلستان، دوم، ۲۷۵؛ اس کی جنگ کا عمدہ بیان، گلستان، دوم، ۳۶۷؛ نعرہ، گلستان، دوم، ۴۳۹؛ ایک عامل اور اس کا دیوانہ بیٹا طیمور سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ دیوانے کو طیمور زیر کرتا ہے اور عامل کو اس کا عیار ایک بزرگ کی مدد سے قابو میں لاتا ہے، گلستان، دوم، ۴۵۰؛ اسلامی سرداروں سے بارگاہ سلیمانی اور بانہ ہائے صاحبقرانی کے لئے جنگ کرتا ہے، گلستان، دوم، ۶۲۵؛ عادل کیواں شکوہ اور طیمور دونوں کی مہارت جنگ اور شجاعت کا عمدہ بیان، گلستان، دوم، ۶۳۰ تا ۶۳۳؛ عادل کیواں شکوہ سے اس کی ان بن، قسور سارے کا سارا عادل

کیواں شکوہ کا ہے، گلستان، سوم، ۹۰؛ سکندر رستم خو اعلان کرتا ہے کہ طیمور صاحبقران خامس ہے، گلستان، سوم، ۱۹۷؛ طلسم شمشیر جنباں کی لوح کو حاصل کرنے کے لئے پردۂ قاف کو جاتا ہے، گلستان، سوم، ۲۷۹؛ طیمور ہی اگلا صاحبقراں ہوگا، گلستان، سوم، ۸۴۹ ☆

ظرافت، سوقیانہ، یا عمومی

داستان میں جس طرح انسانی زندگی اور انسانی تجربے کے تقریباً تمام پہلو موجود ہیں، اسی طرح ظرافت کے بھی تمام رنگ یہاں نظر آتے ہیں۔ لطیف، ادبی چاشنی لئے ہوئے تہ دار مزاح سے لے کر سخت ترین طنز، اور خوش طبعی سے لے کر قبل از بلوغی، خام، اور سوقیانہ بے لطف مزاح سے لے کر پرلطف عریانی اور ٹھیٹ فحاشی تک ہر طرح کے مزاح کی مثالیں داستان میں موجود ہیں۔ برازیات، یعنی گوہ موت کے مضامین (Scatology) سے دلچسپی بھی اسی وسعت کیف وکم کا ایک پہلو ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے کہ داستان میں فحاشی بہت کثرت سے ہے۔ ہر طرح کی مزاح کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

عمرو عیار کی پیدائش، داستان گو نے تکلیف دہ چیزوں کو بھی شگفتگی کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے، عمرو عیار کی شکل وشباہت، اس کا دبلاپن، وہ اس قدر منحنی ہے کہ اپنے باپ کی آستین میں کھو کر رہ جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۶ تا ۶۹؛ عمدہ ظرافت، نوشیرواں، اول، ۲۷۳؛ سوقیانہ مزاح، جو احمد حسین قمر کا خاص انداز ہے، شیخ تصدق حسین بھی اس سے خالی نہیں ہیں، نوشیرواں، اول، ۵۶۷؛ زر کی توصیف میں عمرو کی تقریر، نوشیرواں، دوم، ۴۱۰ تا ۴۱۱؛ سمٰوات کی شادی کا مزاحیہ بیان، سمٰوات جادو لندھور اور الماس خاں ابن لندھور دونوں پر عاشق ہے اور دونوں سے بیک وقت شادی رچانے کو تیار ہے، اسے دھوکے میں ڈال دیا جاتا ہے کہ تمھارا نکاح دونوں سے ہو رہا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۶۲ و مابعد؛ ظریفانہ شاعری، نوشیرواں، دوم، ۵۹۷؛ خونیں اور گھناونا مزاح، نوشیرواں، دوم، ۷۰۰ تا ۷۰۲؛ خداوند لقا (زمرد شاہ) کے ساتھ ایک مزاحیہ منظر، ہرمز، ۷۵۲؛ ایک ساحر کی زبان لکنت کرتی ہے، اسے بگل اور bagpipe کا تحفہ عطا ہوتا ہے، ہرمز، ۸۷۰؛ مزاحیہ بیان، کوچک، ۳۶۲؛ دیوسمک ایک گھوڑے کو لے کر اڑ جاتا ہے۔ گھوڑے کا سئیس اسے روکنے کے لئے زین پکڑ کر لٹک جاتا ہے، پھر اس کے بعد دوسرا سئیس اسے پکڑ لیتا

ہے، پھر تیسرا۔ اس طرح یکے بعد دیگرے ستائیس سیس ایک کو ایک تھامے ہوئے گھوڑے اور دیو کے ساتھ پرواز کناں ہیں، بالا، ۱۴۷؛ تھوڑا سوقیانہ لیکن مزیدار بیان، بالا، ۲۲۱؛ عمرو عیار کی چھیڑ خانیاں، ایرج، دوم، ۱۱۷؛ لطیف مزاح، فرعون اس بات کی فلسفیانہ توجیہیں کرتا ہے کہ اسے اسلامیوں کے ہاتھ سے شکست ہی شکست کیوں نصیب ہوتی ہے، تورج، اول، ۵۰۴؛ جنسی اشاروں پر مشتمل مزاح اور عمدہ تحریر، تورج، دوم، ۵۱۵؛ عمدہ ظریفانہ تحریر اور عیاری، ہوش ربا، اول، ۱۷۸؛ نہایت مزاحیہ اور ڈھٹائی سے بھرپور عیاریاں، ہوش ربا، اول، ۳۲۲ و مابعد؛ برق فرنگی اور قران وغیرہ طول طویل اور ظریفانہ عیاری کرتے ہیں، ہوش ربا، دوم، ۴۳۸؛ قران کی عیاری: افراسیاب کو یقین دلا دیتا ہے کہ وہ بہار سے محو اختلاط ہے، حالانکہ وہ بہار نہیں بلکہ ایک گھسیارا ہے جس کی صورت قران نے بدل دی ہے۔ ادھر گھسیارا اپنی جگہ پر سمجھ بیٹھتا ہے کہ افراسیاب امرد ہے، اور اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۵۶۹؛ افراسیاب کو چکمہ دے کر مضحکہ خیز انداز میں کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، نہایت عمدہ اگرچہ بازاری قسم کا مزاح، ہوش ربا، دوم، ۵۶۹؛ کچھ سوقیانہ مگر دلچسپ مزاح، ہوش ربا، سوم، ۲۰۱؛ برازیات اور مزاح، ہوش ربا، سوم، ۶۱۷؛ ساحرہ گوز صادر کرتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۴۰؛ برق بیت الخلا والی عیاری میں نئی بات پیدا کرتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۶۴۰ و مابعد؛ طوائفوں کا دلچسپ بیان، ہوش ربا، سوم، ۶۴۶ و مابعد، ہوش ربا، سوم، ۸۹۱ و مابعد؛ فحش ہجویہ منظوم سراپا، ہوش ربا، چہارم، ۶۰۹، ۶۱۳، ۶۱۶؛ چابک اور صورت نگار کے درمیان جنسی اشاروں سے بھرپور وقوعہ، ہوش ربا، چہارم، ۶۲۹؛ عمرو عیار اور چالاک کی ظرافت اور عیاری، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۱۹ تا ۱۳۰؛ لشکر گاہ کا عمدہ ظریفانہ بیان، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۷۹؛ سحر اور ظرافت، عمدہ تحریر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۵۷، ۴۲۳؛ اسد کو جادو کے ذریعہ مٹر کا دانہ بنا دیا گیا ہے، ایک چوہیا اسے ہڑپ کر جاتی ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۴؛ بدمذاق ظرافت، افراسیاب کو عمرو عیار کے سامنے بے انتہا خائف دکھایا گیا ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۱؛ فحش اور سفاک ظریفانہ بیان، افراسیاب اس کا ہدف ہے، بقیہ، دوم، ۸۳۳؛ بھاری اور بے لطف مزاح، نورافشاں، دوم، ۲۰۵؛ چالاک کی عمدہ تقریر، غمزہ وعشوہ سے بھری ہوئی، نورافشاں، دوم، ۲۰۵؛ ساحروں پر دارُوئے بے ہوشی کے اثر کا نہایت عمدہ بیان، نورافشاں، دوم، ۲۱۵؛ غیر اسلامی لشکر کی ساحراؤں کی گالی گلوج اور زبانی جنگ، بے

لطف اور سوقیانہ تحریر، نور افشاں، سوم، ۲۶۳؛ خوف اور سحر کے باعث حواس باختہ غیر اسلامی ساحروں کا گروہ ایک اہم غیر اسلامی ساحر بت خونریز کے ساتھ عمل قوم لوط کرتا ہے۔ داستان گو نے وقوعہ یوں بیان کیا ہے گویا وہ مزاحیہ ہو، لیکن اس کا اثر نہایت کراہیت انگیز اور گھناونا ہے، نور افشاں، سوم، ۴۰۵؛ جنسی اشاروں کا حامل مزاح، ہفت پیکر، دوم، ۲۵۸؛ دلچسپ مزاح، ہفت پیکر، دوم، ۴۷۳، ۴۸۶؛ عمدہ مزاحیہ تحریر، ہفت پیکر، سوم، ۱۴۷، ۳۱۰؛ داروے بے ہوشی کا اثر، نہایت پر لطف، سکندری، سوم، ۸۴؛ بوڑھی عورت کی مستیاں اور بے حیائیاں، احمد حسین قمر اور شیخ تصدق حسین دونوں کے یہاں یہ مضمون اکثر بد مذاق مزاح کا بہانہ بن جاتا ہے، جمشیدی، اول، ۵۹۱، جمشیدی، دوم، ۳۴۳؛ خضران کی عیاری، بدیع الملک کو فریب دیتا ہے، عمدہ تحریر، آفتاب، اول، ۱۵؛ ہرمز بن نوشیرواں، سیارۂ ثانی، اور ایک دیو کا دلچسپ وقوعہ، آفتاب، اول، ۱۱۳۰ تا ۱۱۳۹؛ زنا بالمحرم پر مبنی بے لطف فحاشی، آفتاب، دوم، ۲۵۴؛ مزاح بالکل بے لطف، یا مبتذل، یا نہایت کمزور، آفتاب، دوم، ۲۷۴؛ جنگ سے جی چرانے والوں کا مزاحیہ اور طنزیہ بیان، داستان میں یہ جگہ جگہ نظر آتا ہے۔ اس جگہ ذرا زیادہ پر لطف اور مفصل ہے، آفتاب، سوم، ۳۲۲؛ ارژنگ کی تقریر بے ارادہ حماقت اور ظرافت سے مملو ہے، آفتاب، سوم، ۴۱۵؛ حیران کچھ گستاخانہ، کچھ نیم جنسی باتیں کہتی ہے، ایوان اس سے خفا ہو کر عمدہ سحر کے ذریعہ اسے قتل کر ڈالتا ہے، آفتاب، سوم، ۷۲۰؛ عمدہ ظریفانہ تحریر، آفتاب، چہارم، ۱۱۰؛ دلچسپ اور ظریفانہ بیان، آفتاب، چہارم، ۲۲۴؛ لاہور کی سوقیانہ عیاری، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۶؛ عیاری کے ساتھ لطیف ظرافت، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۷؛ سیارۂ ثانی ہرمز کے ساتھ دلچسپ عیاری کرتا ہے لیکن اس کا انجام اور بھی دلچسپ نکلتا ہے۔ ایک دیو ہرمز کو اٹھا کر اپنے نتھنے میں ڈال لیتا ہے۔ دیو جب چھینکتا ہے تو ہرمز باہر نکل آتا ہے، آفتاب، اول، ۱۱۳۰ تا ۱۱۳۹؛ عمدہ ظریفانہ بیان، گلستان، دوم، ۲۸۴؛ زمرد شاہ ثانی اور خداوند آئینہ کے درمیان بالکل تازہ اور دلچسپ ظریفانہ معاملات، لعل، دوم، ۲۲۱؛ مزید دیکھیے، "بزدلی"؛ "زنا بالمحرم"؛ "ظرافت، فحاشی آمیز"، اور "فحاشی" ☆

ظرافت، فحاشی آمیز

امیر حمزہ کے اتالیق کو نشانہ بنا کر عامیانہ مزاح، نوشیرواں، اول، ۱۱۴، ہرمز، ۳۸۶؛ زنا بالمحرم

کی مزاحیہ صورت، دوساحر اور ساحرہ بھائی بہن ہیں۔ بہن امیر حمزہ پر عاشق ہے اور بھائی امیر حمزہ کی بیوی رضیہ پر۔ ان کا قابو امیر حمزہ یا رضیہ پر نہیں چلتا تو بھائی امیر حمزہ کی شکل اختیار کرتا ہے اور بہن رضیہ کی۔ دونوں ہم بستر ہو کر منشائے دلی حاصل کرتے ہیں، کوچک، ۵۲۱؛ عمرو عیار دوسروں کو امرد پرستی اور زنانہ ہم جنس پسندی کی ترغیب دیتا ہے، کوچک، ۵۲۲؛ ساحروں میں زنا بالمحرم عام ہے اور اسے اکثر ظرافت پیدا کرنے کے لئے لایا جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۶۷، کوچک، ۵۳۲؛ بلا اور صبا، ساحروں کی جوڑی بھائی بہن ہے اور میاں بیوی بھی، ہوش ربا، دوم، ۹۱۶، ہوش ربا، چہارم، ۳۲۳: بختیارک کا سوقیانہ بیوہار، ہوش ربا، چہارم، ۲۹۷، ۳۲۳؛ کچھ فحش ہجو کی صورت میں ماہیان زمرد رنگ کا سراپا، ہوش ربا، چہارم، ۶۰۹؛ عمرو عیار بالکل بے وجہ عامیانہ پن کا اظہار کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۶۸۴، ۴۰۷؛ ہلکی سی فحاشی، نظم میں، ہوش ربا، چہارم، ۱۷۷؛ عامیانہ پن، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۶، ۵۷، ۶۲، ۶۸، ۴۷، ۱۸۴، ۲۱۳، ۲۴۹؛ ثمرات اور دیگر ساحروں کی جنس پسندی کا عامیانہ بلکہ رکیک بیان، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۶۹ تا ۲۷۳؛ سوقیانہ اور اٹھلاہٹ سے بھرا ہوا بیان، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۷؛ سوقیانہ نظم، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۸۸؛ بے لطف اور عامیانہ مزاح، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۱۲؛ قہار نامی جادوگر براں پر عاشق ہو جاتا ہے، قمر کے رنگ کی مزیدار لیکن فحاشی آمیز سوقیانہ تحریر، نور افشاں، اول، ۶۷؛ عامیانہ مگر چونچال تحریر، نور افشاں، اول، ۱۱۲؛ بے لطف اور بے ضرورت عریانی، نور افشاں، اول، ۱۴۵ تا ۱۴۶؛ لڑکے کا بھیس بنا کر عمدہ عیاری، تھوڑی سی فحاشی بھی، نور افشاں، اول، ۲۵۳؛ فحش مکالمہ مگر بے لطف، نور افشاں، اول، ۲۶۰، ۲۶۴؛ جنس نگاری، قمر کے عام انداز میں، نور افشاں، اول، ۶۶۰ تا ۶۶۱، ۶۸۳ تا ۶۸۴؛ پرزور لیکن سوقیانہ تحریر، اسرار سامری نام کا ایک فوق الفطرت وجود جو خود بے حد عیاش ہے، ایک جادوگر سے کہتا ہے کہ تو تصیصۂ بدکار نامی ساحرہ سے ہم بستر ہو جا اور اسلامیوں کے خلاف اس کی مدد مانگ، نور افشاں، دوم، ۲۶۶؛ ناگوار اور سوقیانہ انداز تحریر، دوم، ۵۵۶، ۵۶۲؛ ناگوار جنسی انداز اور زنا بالمحرم کے سوقیانہ اشارے، نور افشاں، دوم، ۶۴۳؛ ناگوار جنسی بیان اور زنا بالمحرم کے اشارے، نور افشاں، دوم، ۸۷۸؛ حیرت اور چالاک کے درمیان لطیف جنسی معاملات، نور افشاں، سوم، ۲۸۸ و مابعد؛ سحر زدہ اور خوف زدہ ساحروں کا گروہ بت خونریز نامی زبردست غیر اسلامی ساحر کے ساتھ

عمل قوم لوط کرتے ہیں، ظرافت کے بجائے گھناونا پن، نور افشاں، سوم، ۴۰۵؛ ایک حبشی عورت کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوتا ہے، بے حد نا گوار تحریر، نور افشاں، سوم، ۴۰۷؛ امیر حمزہ ایک طلسم میں داخل ہوتے ہیں، عمدہ تحریر کے بعد بے لطف سوقیانہ پن، نور افشاں، سوم، ۷۱۱ تا ۷۲۹؛ سعد اور ایک امرد پرست کے درمیان معاملات، عامیانہ پن، ہفت پیکر، دوم، ۸۱۴؛ قمر کے انداز کی نا گوارا جنسی تحریر، سکندری، سوم، ۱۲۸، ۱۳۶؛ زنا بالمحرم اور زنانہ ہم جنس پسندی دونوں کی شائق ایک ساحرہ، سلیمانی، دوم، ۳۰؛ بے ضرورت سوقیانہ پن، سلیمانی، دوم، ۳۹۷؛ بازاری مکالمات، آفتاب، ول، ۱۱۲۷ تا ۱۱۲۸؛ زنا بالمحرم کا نہایت سوقیانہ تذکرہ، آفتاب، دوم، ۲۵۴؛ بے ضرورت جنسی تحریر اور عامیانہ پن، آفتاب، دوم، ۱۲۱۲ ☆

ظلمات

طلسم ہوش ربا ے باطن میں ایک پر اسرار مقام، اسے ''پردۂ ظلمات'' بھی کہتے ہیں۔ پردۂ ظلمات میں افراسیاب کے بزرگ رہتے ہیں، ہوش ربا، اول، ۱۶؛ ظلمات میں بڑے بڑوں کا بھی گذر ممکن نہیں، ہوش ربا، سوم، ۶۸۳؛ مزید دیکھیے، ''طلسم ہوش ربا'' ☆

ظلمات چہار چشم

ایک حسینہ۔ تاریک شکل کش کی ترغیب پر افراسیاب راضی ہو جاتا ہے کہ اپنی ملکہ حیرت کو بے دخل کر کے ظلمات کو اپنی ملکہ بنا لے، ہوش ربا، سوم، ۴۹۶؛ کوکب کی ملکہ حنائے گلگوں پوش کے ہاتھوں اس کی موت، ہوش ربا، سوم، ۵۳۳ ☆

ظلمانہ

بہار اعجاز کی نانی، اسلامیوں کے خلاف عمدہ سحر کرتی ہے، جمشیدی، دوم، ۱۲۹؛ ہزار سعی کے باوجود عمرو کا قابو اس پر نہیں چلتا۔ وہ عمرو ہی کو پکڑ لیتی ہے، جمشیدی، دوم، ۱۲۹؛ عمرو بالآخر اسے پکڑتا ہے لیکن اس کی معاون ساحرہ اسے رہا کرا لیتی ہے۔ عمرو اسے دوبارہ گرفتار کر لیتا ہے، جمشیدی، دوم،

۱۴۲ تا ۱۴۷ ☆

عادل

پہلوان عادی کا بیٹا، بالا، ۷۴ ☆

عادل شیر دل

لندھور کا ساتھی، لندھور کے حکم کی تعمیل میں وہ دشمن پر شب خون لاتا ہے اور امیر حمزہ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔ بعد میں اسے معافی مل جاتی ہے، سلیمانی، اول، ۹۲ و مابعد؛ دجال خونخوار ہندوستان پر حملہ کرتا ہے اور حملے کے دوران عادل شیر دل کو قتل کر دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۵٦۷ ☆

عادل کیواں شکوہ، ابن ایرج ثانی، ابن ایرج، ابن قاسم

اس کی پیدائش کی تفصیلات کے لئے دیکھئے''ایرج ثانی''؛ نقاب دار ابلق سوار کے بارے میں دریافت ہوتا ہے کہ وہ عادل کیواں شکوہ ہے لیکن اس کے باپ کا حال نہیں کھلتا، آفتاب، پنجم، اول، ۹٦۳؛ طلسم نہ طاق باطن کے مرحلۂ ششم پر آخری جنگ کے لئے تیاری کرتا ہے۔ شاہ اسلامیاں ابھی تک سنکٹ میں ہے اور بدیع الملک صاحب قراں ابھی طلسم نہ طاق میں کسی دور دراز جگہ پر ہیں، آفتاب، پنجم، اول، ۹۷۴؛ طلسم نہ طاق ظاہر میں تنہا داخلہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۳۴٦؛ داراب ثانی اور عادل کیواں شکوہ ایک انوکھی جادوئی صورت حال میں گرفتار ہو جاتے ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۱۰؛ دوبارہ یہ صورت پیش آتی ہے کہ نقاب دار کے روپ میں وہ ایرج پر اپنا پنجہ قابض کرتا ہے، درحالے کہ اور کسی کو اس کا یارا نہیں، پھر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ایرج کا پوتا عادل کیواں شکوہ ہے، گلستان، اول، ۱۸٦؛ طلسم نہ طاق باطن میں داخل، گلستان، اول، ۳۳۲؛ حاتم طائی کی طرح اپنا گوشت بھیڑیے کو کھلاتا ہے، گلستان، اول، ۳٦۷؛ جادوئی اسلحہ جات حاصل کرتا ہے، گلستان، اول، ۳۷٦؛ بظاہر بدیع الملک کو شک ہے کہ عادل کیواں شکوہ میں صاحب قرانی کے صفات ہیں، گلستان، اول، ۵۳۴؛ بدیع الملک اسے صاحبقران رابع مقرر کرتا ہے، لیکن اس کے پہلے بدیع الملک سرداروں سے مشورہ کرتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ کئی لوگ عادل کیواں شکوہ کے مخالف ہیں۔ بالآخر یہ طے ہوتا ہے کہ طبل سکندری، علم اژدہا پیکر، اور اور نقارۂ

سلیمانی جس کے لئے "یا صاحبقراں" کی آواز بلند کریں وہی صاحبقراں ہو۔ اس امتحان کے نتیجے میں عادل کیواں شکوہ کو صاحبقرانی ملتی ہے، گلستان، اول، ۵۳۹؛ اسم اعظم سیکھنے کے بعد عادل کیواں شکوہ کے چہرے پر نئی طرح کا نور دوڑ جاتا ہے، صاحب قرانی اختیار کرنے پر کوئی دھوم دھڑکا، یا رقص وغنا کا بندو بست نہیں ہوتا، صرف تلاوت قرآن ہوتی ہے، گلستان، دوم، ۶۷ تا ۷۷؛ اس کی موت لاہوت آتش پرست کے ہاتھوں ہوگی۔ شاہ طلسم کی چار بیٹیوں سے اس کے چار بیٹے ہوں گے جو چار دانگ عالم میں صاحب قرانی کریں گے، گلستان، دوم، ۳۱۴؛ اس کی دعا سے مردے میں دوبارہ جان آجاتی ہے۔ دوسری بار کے وقوعے میں آپسی معاملات کا بہت عمدگی سے بیان ہوا ہے، گلستان، دوم، ۳۱۳، ۴۲۸؛ افلاک کے ساتھ نعروں کی جنگ، گلستان، دوم، ۶۰۰؛ امیر حمزہ کا نعرہ استعمال کرتا ہے، گلستان، دوم، ۶۳۳؛ عادل کیواں شکوہ اور تیمور کی جنگی مہارت، گلستان، دوم، ۶۳۰ تا ۶۳۳؛ عادل کیواں شکوہ کو اپنی موت اور نئے صاحب قراں اور نئے جانشین عمرو عیار (تیمور) کا ظہور بہت قریب معلوم ہوتا ہے۔ اپنی صاحب قرانی کے ختم ہو جانے کا اسے رنج ہے، عمدہ داستان گوئی، گلستان، سوم، ۷۰؛ سہان اور اس کے عاشق کو غرق آب کر دیتا ہے، پھر پچھتاتا ہے، گلستان، سوم، ۱۲۰ تا ۱۲۸، ۲۱۲؛ خضران اور عادل کیواں شکوہ کے مابین ناچاقی کے دوران خضران چاہتا ہے کہ عادل کیواں شکوہ سے صلح ہو جائے لیکن عادل از راہ غرور اس کی درخواست نامنظور کر دیتا ہے، گلستان، سوم، ۴۵۲؛ خضران (عمرو ثالث) سے طویل شکر رنجی اور مغائرت کے بعد بالآخر پھر دوستانہ قائم کرتا اور خضران سے طالب عفو ہوتا ہے۔ پھر بانہ ہائے صاحب قرانی کو تیمور کے لئے طلسم زلزلہ میں چھوڑ کر جنگ احد میں شرکت کے لئے خود مکہ کو روانہ ہو جاتا ہے، گلستان، سوم، ۸۴۹ ☆

عادی پہلوان

عادیہ بانو (امیر حمزہ کی دائی پلائی) کا بیٹا اور بے حد گرانڈیل، تنومند، بسیار خور، اس کے مکمل القاب، نوشیرواں، اول، ۷۱؛ شکل وصورت، نوشیرواں، اول، ۲۲۱؛ امیر حمزہ کے ہاتھوں اس کی شکست اور حضرت ابراہیم کی تلقین کے نتیجے میں قبول اسلام، نوشیرواں، اول، ۲۲۶؛ اس کے ۴۴ بھائی ہیں، عمرو کے بہکاوے میں آکر بختک کی نوعمر بیٹی کے ساتھ ہم بستر ہوتا ہے، لڑکی صدمے سے مرجاتی ہے۔ عمرو ایک

فرضی قصہ گھڑ کر شیبے کو عادی کی طرف سے ہٹا لے جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۳۸، غالب، ۱۹۳؛ ایک اور عورت اس کی ہم بستری کے صدمے سے جاں بحق تسلیم ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۷؛ دریا میں بہ کر اندلس پہنچ جاتا ہے اور عادیہ بانو بنت معروف شاہ کو کشتی میں شکست دے کر اس سے شادی کر لیتا ہے (ماں اور بیوی ایک ہی نام کی ہیں)۔ اس شادی سے کرب پیدا ہوگا، نوشیرواں، اول، ۱۷۹ تا ۱۸۰؛ بسیار خوری کا ایک کارنامہ، بالا، ۱۱۶؛ اس کی تقدیر کا رجحان ایسا ہے کہ وہ جلد جلد زخمی ہو جاتا ہے، بالا ۱۱۶؛ گلشن آرا کو لاجورد شاہ کی پرستش کرنے والوں سے بچانے کی مہم میں جان دیتا ہے، تورج، دوم، ۱۱۵؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸، کوچک، ۳۰۷، نوشیرواں، اول، ۵۰۲ تا ۵۰۳ ☆

عادیہ بانو

عادی پہلوان کی ماں، ساکنۂ قلعۂ تنگ رواحل۔ شروع سے عاقلہ اور مومنہ ہے اور امیر حمزہ کی رضاعی ماں بننے کے لئے واحد موزوں شخصیت ہے۔ حضرت ابراہیم اس کے خواب میں آکر اسے مشرف بہ اسلام کرتے ہیں اور امیر حمزہ کی رضاعت کے لئے تیار کرتے ہیں۔ وہ عمرو کی بھی دائی پلائی بنتی ہے، نوشیرواں، اول، ۷۰ تا ۷۱؛ اس کے دودھ کی دھار اس قدر زبردست ہے کہ لوہے کی سات چادروں کو پھاڑ کر نکل جاتی ہے، لیکن امیر حمزہ پھر بھی دبلے رہتے ہیں کیونکہ ان کے بھی حصے کا دودھ عمرو پی جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۲؛ امیر حمزہ سے کہتی ہے کہ میرے بیٹے عادی کو مشرف بہ اسلام کردو، نوشیرواں، اول، ۲۱۹☆

عالم افروز

ایرج بن قاسم کا بیٹا، اس کا عیار کاؤس ایک جھوٹی ''خدا'' دم خبیثہ (جو حقیقت میں بندریا ہے) کو قتل کرتا ہے، جمشیدی، سوم، ۷۳۳؛ امیر حمزہ سے کشتی لڑتا ہے، عمدہ بیان، جمشیدی، سوم، ۶۹۶☆

عامر شاہ دریا باری

امیر حمزہ کا ایک ساتھی، ہومان، ۵۷۱☆

عبدالجبار حلبی

دست راستی، امیر حمزہ کی حالت زخم داری میں ان کی دیکھ بھال کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۹؛ مسحور ہو کر لندھور کے خلاف سرگرم عمل ہوتا ہے، چالاک اس کی جان بچاتا ہے، ہومان، ۳۴۲ تا ۳۴۵؛ لندھور ثانی کی جان بچاتے وقت جنگ میں قتل ہوتا ہے، جنگ کا بہت عمدہ اور طویل بیان، آفتاب، چہارم، ۸۶☆

عبدالرحمٰن جنی

قاف کے بادشاہ شہپال بن شاہرخ، اور پھر شہپال کی بیٹی آسمان پری کا وزیر اور کاہن اعلیٰ۔ آسمان پری کی پیدائش پر اس کے مستقبل کے بارے میں پیشین گوئیاں کرتا ہے اور بادشاہ کو مشورہ دیتا ہے کہ آسمان پری کو امیر حمزہ سے بیاہا جائے، نوشیرواں، اول، ۸۰ تا ۸۳؛ دیو عفریت کے کشتہ ہونے کے بعد وہ اس کی کھوپڑی سے امیر حمزہ کے لئے جام کلۂ عفریت بناتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۸۳ تا ۶۸۷؛ اشقر دیوزاد کے والدین کو آسمان پری کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۳۷؛ آسمان پری کو مشورہ دیتا ہے وہ جلد بازی میں امیر حمزہ یا مہر نگار کے خلاف کوئی غلط قدم نہ اٹھالے، بلکہ اسے چاہئے کہ امیر حمزہ اور مہر نگار کی شادی کے انتظامات کی نگرانی وہ خود کرے، نوشیرواں، دوم، ۱۲ تا ۱۵؛ بزرجمہر کے ساتھ مل کر امیر حمزہ کے بدن سے پوست گاؤ کو جدا کرتا ہے۔ امیر حمزہ کو گائے کی کھال میں سی کر عقابین پر چڑھایا گیا تھا۔ کھال ان کے جسم سے اس طرح چپک گئی کہ گویا دوسری جلد بن گئی۔ کھال کے جدا کئے جانے کے دوران امیر حمزہ تکلیف سے بے ہوش ہو جاتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۴۹۳؛ سنکٹ کے وقت میں آسمان پری کو مشورہ دیتا ہے کہ امیر حمزہ کے گھرانے کے کسی فرد کو امداد کے لئے طلب کرو، جمشیدی، اول، ۱۶؛ اس کے طور طریقے متانت اور وقار سے خالی نظر آتے ہیں، جمشیدی، اول، ۱۹؛ وہ خاصا بزدل معلوم ہوتا ہے، جمشیدی، دوم، ۷۳۳؛ آسمان پری اور قریشیہ سلطان کے اغوا ہو جانے پر حکم لگاتا ہے کہ وہ دونوں طلسم گلفشاں میں قید ہیں اور اگر چند دنوں میں وہاں سے آزاد نہ ہوئیں تو ان کی موت واقع ہو جائے گی، ہومان، ۸۶ تا ۸۷؛ اس کا بھتیجا نابکار جنی اس کا خون کر دیتا ہے، آفتاب، چہارم،

۴۸۲؛ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ حقیقتاً مرا نہیں ہے، ''زندہ'' ہو کر وہ اپنی جگہ اپنے بیٹے شمس کو دے دیتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۴۷ ☆

عجیل ماہرو، ابن عبدالمطلب

امیر حمزہ کا سگا بھائی، بے حد شراب خور ہے، بالا، ۱۶۷؛ اس کے بیٹے سلیمان ثانی کی شادی قریشیہ سے ہوتی ہے، صندلی، ۲۱۶ ☆

عدم توافق

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، توافق کی کمی، یا تکرار، یا تھوڑا بہت تضاد، زبانی بیانیے میں عام ہیں، کیونکہ زبانی بیانیے کی فطرت اور نظام ہی ایسا ہے۔ زبانی بیانیے کا مصنف کوئی ایک شخص نہیں ہوتا، بلکہ اس کی ایک روایت ہوتی ہے۔ پھر اس روایت کو بہت سے لوگ مختلف وقتوں اور مختلف جگہوں میں بیان کرتے ہیں اور اپنے حافظے، قوت ایجاد، سامعین کی توقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس ایک روایت (یا متعدد روایتوں) میں نئی باتیں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ پرانی باتیں کچھ محو ہوتی رہتی ہیں، کچھ بدلتی رہتی ہیں۔ اس طرح زبانی بیانیہ کے عام ڈھانچے اور بنیادی قصے اور وقوعوں میں زیادہ تغیر تو نہیں آتا، لیکن کچھ نہ کچھ تبدیلی اور کہیں کہیں عدم توافق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ داستان امیر حمزہ (طویل) جیسی وسیع الذیل داستان میں تھوڑے بہت عدم توافق کا ہونا فطری بات ہے، خاص کر جب ہم اس بات کو دھیان میں رکھیں کہ اس کی زمانی تاریخ بہت لمبی ہے اور مکان کے لحاظ سے یہ کئی ملکوں اور تہذیبوں تک پھیلی ہوئی ہے۔

سچ پوچھئے تو یہ بات داستان امیر حمزہ کے بیان کنندگان کے لئے بڑی قابل تعریف ہے کہ اس میں کوئی بہت بڑا عدم توافق نہیں، یعنی اس میں کوئی ایسا عدم توافق نہیں جو کسی اہم وقوعے یا کردار میں کوئی بڑا فرق پیدا کر دے۔ ایک دو مثالیں جو نسبۃً توجہ انگیز ہیں، درج ذیل کی جاتی ہیں:

امیر حمزہ قرآن پاک کی آیت پڑھتے ہیں حالانکہ ابھی پیغمبر اسلام کی بعثت ہوئی نہیں ہے، ایرج، دوم، ۲۰۷؛ ہرمز ابن نوشیرواں کا بیٹا پرویز اسے قتل کر دیتا ہے (ایرج، دوم، ۶۹۶)، لیکن آفتاب،

اول، ۱۱۳۰ تا ۱۱۳۹ میں اسے زندہ دکھایا گیا ہے۔ ''آفتاب شجاعت'' کے واقعات بہت بعد میں ہیں اور ''ایرج نامہ'' شروع کی داستان ہے (ملاحظہ ہو اس کتاب کی جلد دوم کا باب دوم، ''ترتیب داستان'')۔ لہٰذا اسے داستان گو کا سہو یا عدم توافق ماننا چاہیئے۔

حمزۂ ثانی حکم دیتے ہیں کہ رستم ثانی جا کر بدیع الملک کی مدد کرے۔ رستم ثانی کا اصل نام شہریار ہے۔ لیکن عملاً جو شہریار امدادی مہم پر جاتا ہے وہ حارث بن سعد بن قباد کا داماد ہے۔ شیخ تصدق حسین کو یہ بات بھول گئی ہے، لہٰذا انھوں نے شہریار عرف رستم ثانی کو بیک وقت دو جگھوں میں بہت دیر تک سر گرم عمل دکھایا ہے، تورج، دوم، ۲۷۲ تا ۴۱۱؛ عدم توافق درعدم توافق کی مثال قران حبشی کی موت کا بیان ہے۔ تورج مکاری کو کام میں لا کر قران کو قتل کر دیتا ہے (تورج، اول، ۴۶۸)، لیکن ہم قران کو ''آفتاب شجاعت'' میں بھی سر گرم عمل دیکھتے ہیں۔ آفتاب، دوم، ۱۳۰۲؛ قران کی موت کی دوسری روایت یہ ہے کہ وہ چاہ محسن پر جنگ کے دوران عمرو ثانی اور حمزۂ ثانی کی جان بچاتے بچاتے موت کے گھاٹ اترتا ہے، لعل، اول، ۶۰۸؛ اسی طرح، امیر حمزہ کی بیٹی قریشیہ [قریشہ] سلطان کی موت پر بھی دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت ہے کہ وہ حضرت سلیمان کے مقبرے پر گھمسان جنگ کے دوران کھیت رہتی ہے۔ اس کے بعد اہل قاف کا قتل عام ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۴۶۰ و مابعد؛ لیکن پھر ہمیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ سکندر فرخ لقا اسے اور اس کے شوہر کو موت سے بچاتا ہے، لعل، اول، ۴۴۶؛ مزید دیکھیئے ''داستان میں تکرار'' ☆

عروج، بن بروج، بن عوج، بن عنق

''تورج نامہ''، دوم، میں عوق بن بروج یا عنق بن بروج بھی ایک دیوانہ ہے، لیکن وہ الگ شخص ہے، دیکھیئے ''عنق، بن بروج''؛ عروج ایک دیوانہ ہے جو امیر حمزہ کے خلاف لاہوت کی مدد کرتا ہے، تورج، اول، ۵؛ وہ اس قدر طویل القامت ہے کہ عمرو کی آواز سننے کے لئے عمرو کو اسے اپنے کان میں بٹھانا پڑتا ہے، تورج، اول، ۴۵؛ حمزۂ ثانی اسے دیکھ کر گھبرا جاتے ہین لیکن شاپور اسے عیاری سے قتل کرتا ہے، تورج، اول، ۴۸ ☆

عشاق سبزہ رنگ

سحر و ساحری میں افراسیاب کا استاد۔ افراسیاب اپنی نوعمری میں اس کا امرد بھی رہا تھا، ہوش ربا، چہارم، ۹۵۱ ☆

عشاق نہ طاقی

ماہر جادوگر، وہ ایک ''لا مکاں'' (Anti-space) خلق کرتا ہے، آفتاب، دوم، ۱۰۶۳؛ خضران پہلے تو اسے زک دیتا ہے لیکن بعد میں خود ہی گرفتار ہو جاتا ہے، آفتاب، دوم، ۱۰۴۵ تا ۱۰۷۵؛ بڑی سنسنی خیز موت مرتا ہے، آفتاب، دوم، ۱۰۹۱ ☆

عفریت دیو

یہ اس دیو عفریت سے مختلف ہے جو ''نوشیرواں نامہ''، جلد دوم، میں پردۂ قاف کا ایک دیو ہے۔ یہ عفریت بھی پردۂ قاف کا ساکن ہے، وہ شہپال کا دشمن ہے اور اسی کے حملے کے باعث امیر حمزہ پردۂ دنیا سے اٹھوا منگائے جاتے ہیں۔ لیکن عفریت دیو کی ماں عفریت کی شکست کی پیشین گوئی کرتی ہے اور اسے مشورہ دیتی ہے کہ تم سمندون ہزار دست نامی دیو کی مدد لو، نوشیرواں، اول، ۴۹۲؛ اس کا باپ مقاتل ایک نوعمر دیو ثقیلہ دیو کو گرفتار کر کے اس کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتا ہے، حتیٰ کہ ثقیلہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۶۳؛ امیر حمزہ کے خوف سے طلسم زرفشان سلیمانی کو فرار کر جاتا ہے۔ امیر حمزہ اس کے تعاقب میں وہاں پہنچتے ہیں۔ اس کو سوتا ہوا پا کر امیر حمزہ اس کے تلوے میں اپنا نیزہ چبھو کر اس کو جگانا چاہتے ہیں، وہ نیند میں بڑبڑاتا ہے کہ مچھر بہت تنگ کرتے ہیں۔ امیر حمزہ اسے اور اس کی ماں ملعونہ جادو کو قتل کرتے ہیں۔ عفریت کی کھوپڑی کو عبدالرحمٰن جنی صاف کر کے امیر کے لئے ''جام کلۂ عفریت'' بناتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۷۴ تا ۶۸۷؛ اس کا بھتیجا رعد شاطر اچانک امیر کی بیٹی قریشیہ اور آسمان پری کو اٹھا لاتا ہے اور طلسم سفید بوم سیاہ بوم میں قید کر دیتا ہے۔ امیر انھیں وہاں سے چھڑانے پر مجبور ہوتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۴۷ ☆

عقابین

''فرہنگ آنندراج'' میں ''عقابین'' کے معنی حسب ذیل لکھے ہیں:

عبارت از دو چوب بلندے کہ وزیر نوشیرواں بر پا کردہ حمزہ را در پوست گاو کشیدہ بر بالاے آں بستہ بود۔

ترجمہ: ان دو بلند لکڑیوں کو کہتے ہیں جو نوشیرواں کے وزیر نے قائم کی تھیں اور امیر حمزہ کو گائے کی کھال میں لپیٹ کر ان کے اوپر باندھ دیا تھا۔

داستان میں ''عقابین'' لوہے کا پنجرہ ہے جو ایک اونچے لٹھے پر قائم کیا گیا ہے اور اس لٹھے کا پایہ دور تک زمین میں گڑا ہوا ہے۔ عقابین پر امیر حمزہ کی طویل اقامت کے بعد انھیں ایک اور عقابین میں یعقوب شاہ ختنی نے قید کیا تھا۔ وہاں عقابین کو صاف الفاظ میں لوہے کا قفس کہا گیا ہے۔ امیر حمزہ عقابین پر قید ہیں، بظاہر کوئی ان کا پرسان حال نہیں۔ عمرو عیار انھیں رہا کرانے کے لئے بڑے جتن کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۵۰ و مابعد؛ زنبیل میں چھپ کر رہائی حاصل کرنے سے امیر حمزہ کو انکار ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۴۷؛ امیر کی اولادیں اور خاص سردار اور پیر فرخاری نوشیرواں کی افواج کو شکست دے کر امیر کو رہا کرانے کی تدبیریں کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۴۸۵ و مابعد؛ امیر حمزہ کے ساتھی فیصلہ کرتے ہیں کہ قفس کو توڑ کر امیر کو رہا کرانے کے بجائے قفس ہی کو اٹھا کر لے چلیں اور پھر اطمینان سے قفس کو کھولیں۔ لیکن عقابین کو لے جانے کا مطلب ہے اس فولادی ڈھانچے کو اکھاڑ کر لے جانا جس پر امیر کا قفس قائم ہے۔ اور وہ ڈھانچا زمین میں دور تک گڑا ہوا ہے۔ لہٰذا تمام لوگ الگ الگ زور لگا کر تھوڑا تھوڑا اسے اکھاڑتے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے (نوشیرواں، دوم، ۴۹۱):

عمرو بن حمزہ	سوا گز
لندھور	عمرو بن حمزہ سے ایک گرہ کم
فرامرز عاد مغربی	لندھور سے کچھ کم
رستم علم شاہ	تین گز اور ایک گرہ

مالک اژدر　　لندھور سے نصف گرہ کم

پیر فرخاری　　کم وبیش ایک گز

عمرو بن حمزہ (دوبارہ)　　باقی حصہ

لیکن جب لٹھے کو اکھاڑ کر اس کو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ قفس ہی موجود نہیں جس میں امیر حمزہ قید تھے۔ بہت گریہ وزاری ہوتی ہے اور بعد میں انھیں بزرجمہر کا ایک بیٹا والا گہر جس کا ایک نام دریادل بھی ہے مطلع کرتا ہے کہ امیر کا قفس آسمان پری نے اٹھوا منگوایا تھا تاکہ امیر کو اس صعوبت سے رہائی دلائے، نوشیرواں، دوم، ۹۳۴؛ امیر حمزہ کی طرح حمزۂ ثانی کو بھی عقابین پر قید کیا جاتا ہے، تورج، اول، ۵۵۰☆

علقمہ خیبری

ہشام خیبری کا باپ، القش اسے مروا ڈالتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۴؛ لیکن ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ مرا نہیں اور امیر حمزہ نے اسے بہت بعد میں گرفتار کیا، نوشیرواں، اول، ۲۰۳☆

علامہ

اسلام مخالف ساحرہ، افلاک جادو کی معشوق، عمرو ثانی اس پر عمدہ عیاری کرتا ہے، لعل، اول، ۱۴۰☆

علم شاہ، ابن حمزہ

دیکھیے، ''رستم علم شاہ ابن حمزہ'' ☆

علو ہمتی

دیکھیے، ''جواں مردی'' ☆

عمرو، بن رستم، بن حمزہ

اس کی ماں آلاگرد فرنگی کی بیٹی ثمینہ ماہ پیکر ہے۔ وہ کچھ کمزور جسم کا انسان ہے، ہوش ربا، پنجم،

دوم، ۳۸۹؛ اس کے بارے میں ایک واقعہ عادل کیواں شکوہ نے مدتوں بعد بیان کیا ہے کہ وہ فریطا کوک عقرب چشم بقا پرست کی بیٹی ناہید کج ابرو کے عشق میں گرفتار ہو کر اس سے ملنے کے لئے ایک عورت کے بھیس میں ناہید کے محل میں پہنچ جاتا ہے اور اسے بھی اپنے عشق میں مبتلا کر کے نکال لاتا ہے۔ فریطا کوک عقرب چشم اور اسلامیوں کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔ رستم اور فریطا کوک دونوں زخمی ہوتے ہیں۔ خداوند بقا اس معاملے میں فریطا کوک کی کچھ مدد نہیں کرتا بلکہ اس پر طنز کرتا ہے کہ تیری بیٹی ہی بدکار تھی۔ فریطا کوک اسی دم بقا پرستی سے توبہ کرتا ہے اور خودکشی کر لیتا ہے۔ عمرو بن رستم کو اس بات کا بہت غم ہوتا ہے اور وہ سپہ گری ترک کر دیتا ہے کہ جن ہاتھوں میں چوڑی پہنی تھی ان سے اب اسلحہ کس منہ سے اٹھاؤں، گلستان، سوم، ۱۷۵ تا ۱۸۶؛ مزید دیکھئے، فریطا کوک عقرب چشم ☆

عمرو ثانی، ابن عمرو عیار

اس کی پیدائش کے حال کے لئے دیکھیں، ''حمزۂ ثانی، بن حمزہ''؛ بلاشور نامی غیر اسلامی عیار کو قتل کرتا ہے، تورج، اول، ۵۶؛ بے اثر اور مذبذب، بآسانی پکڑ جاتا ہے، تورج، اول، ۶۴۱ تا ۶۳۵؛ شہریار کی عم زاد کو اس کی مرضی سے اٹھا لاتا ہے، لیکن امیر حمزۂ ثانی اس منطق کو تسلیم نہیں کرتے کہ اس نے وہی کیا ہے جو شہنشاہ گوہر کلاہ (ابن بدیع الملک) اس کے پہلے کر چکا تھا۔ حمزۂ ثانی کا کہنا ہے کہ آل حمزہ کا معاملہ اور ہے۔ وہ جو کچھ کریں وہ اوروں کے لئے روا نہیں۔ شہریار اس لڑکی کو بہرام سے بیاہ دیتا ہے۔ لڑکی خودکشی کر لیتی ہے، تورج، دوم، ۱۸۴ تا ۱۸۸؛ حمزۂ ثانی کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور ایک نہایت بدمنظر جذام زدہ مردم خور دیو کو قتل کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۹۴؛ اس کے بیٹے رضوان کی زبانی حمزۂ ثانی اسے صلح اور دوستی کا پیغام بھیجتے ہیں؛ رستم ثانی کو چھڑانے کے لئے مفصل اور عمدہ عیاری، تورج، دوم، ۶۱۱؛ تین بار موت مانگے بغیر اسے بھی موت نہ آئے گی، تورج، دوم، ۹۱۶؛ عجائب جادو اسے گرفتار کرنے کے لئے لمبا چوڑا سحر تیار کرتا ہے اور عیارنیوں کو بھی استعمال کرتا ہے۔ عیارنیاں عمرو ثانی اور تین دیگر سرداروں کو پکڑ لاتی ہیں، تورج، دوم، ۹۲۹؛ حمزۂ ثانی کو مشورہ دیتا ہے کہ تمثال پر فوج کشی نہ کی جائے، حمزۂ ثانی اس کی بات نہیں مانتے تو وہ بددماغ ہو کر اردوے حمزہ سے نکل جاتا ہے، تورج، دوم، ۱۰۷۳؛ خود

کو لقا ظاہر کرتا ہے اور عمدہ عیاری کرتا ہے، لعل، اول، ۵۹؛ علامہ بن دمامہ ساحرہ کے خلاف عمدہ عیاری، لعل، اول، ۱۴۰؛ اس کا لالچی پن بدمزہ کرتا ہے۔ بدیع الزماں کا بھی یہی خیال ہے، لعل، اول، ۱۵۹؛ خداوند عجائب کو قتل کرتا ہے اور اسی دوران ایک مختصر طلسم کا فاتح بھی بنتا ہے، لعل، اول، ۳۳۸؛ اپنے باپ عمرو عیار کے ساتھ دلچسپ باہمی معاملات، لعل، اول، ۵۵۹؛ خونخوار آتش چشم کے وزیر اوتاغ کو عمدہ عیاری کر کے مارتا ہے، لعل، اول، ۷۶۸ تا ۷۷۷؛ اسلامیان کو فیروز کی قید سے آزاد کرانے کے لئے لمبی اور شاندار عیاری کرتا ہے، لعل، دوم، ۱۹؛ مفصل اور دلچسپ عیاری، لعل، دوم، ۵۸۵؛ غنیم کے بیت المال کو لوٹنے کا فیصلہ کرتا ہے، کیونکہ اس کا خیال ہے کہ وہ بہت مقروض ہے، اور موجودہ مہم کے دوران قرضہ اور بھی بڑھ گیا ہوگا، لعل، دوم، ۳۸۴ تا ۳۸۵؛ نعرہ، لعل، دوم، ۷۷۵ ☆

عمرو عیار، آئین جنگ

وہ گلیم اوڑھ کر کسی کو قتل نہیں کر سکتا، نوشیرواں، دوم، ۳۷۹، ایرج، دوم، ۱۵۷؛ جنگ کرنے کے لئے سوار ہو کر نہیں جا سکتا، لیکن عیاری کرنے کے لئے ایسی کوئی شرط نہیں، نوشیرواں، دوم، ۴۱۲؛ جب گرفتار ہو جاتا ہے تو زنبیل اس کے پاس سے غائب ہو جاتی ہے، نوشیرواں، اول، ۵۷۲؛ بزرگوں کے معجزانہ تحفوں کو صرف حفظ جان کے لئے استعمال کر سکتا ہے، بقیہ، دوم، ۸۱۴؛ عیاروں کا کام فریب سے قتل کرنا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۰۱؛ لیکن جب فریق مخالف بیہوش ہو تو اسے قتل نہیں کر سکتے، نور افشاں، اول، ۶۶؛ وہ عیاری، یا قتل، اسی وقت سر انجام دیتا ہے جب اس کا دل گواہی دے، نور افشاں، دوم ۵۷۷ تا ۵۷۸، ۶۰۵؛ ساحر یا ساحرہ کو زنبیل کے اندر تین دن سے زیادہ نہیں بند رکھ سکتا، تورج، دوم، ۸۹۳ ☆

عمرو عیار، افواج

پہلا ذکر، نوشیرواں، دوم، ۴۱۲؛ اس کی فوج عیاراں کی تعداد اب تین لاکھ چوراسی ہزار ہے، بالا، ۳۹؛ عمرو کی فوج میں چار مہتر اور چودہ سرہنگ ہیں۔ صورت تبدیل کرنے کے فن میں ان سے زیادہ ماہر کوئی نہیں، ہوش ربا، سوم، ۶۳۰ ☆

عمرو عیار، القاب، نام، اور شان

امیر حمزہ کی طرح عمرو عیار کے بھی مفصل القاب سب سے پہلے خلیل علی اشک نے اپنی جلد چہارم، صفحہ ۲ پر حسب ذیل بیان کئے ہیں:

سر خیل پا پوش بوسان[؟] بساط بنی آدم، مولانا معظم، جامع الفضل والکرم، دوندۂ بے درنگ، قلعہ گیر بے جنگ، صاحب قنطورۂ وزنگ، مرداں را سر ہنگ، نا مرداں را پالہنگ، یعنی جنت مآب، شیخ الاصحاب، خواجہ عمر بن ضمری نامدار، چراغ لشکر اسلام۔

مزید حوالوں کے لئے دیکھیں، ہرمز، ۳۳۶، ۷۹۳، ہوش ربا، اول، ۵۳، ہوش ربا، چہارم، ۶۸۴، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۷؛ ہوش ربا، ششم، ۵۶۳۔

عمرو نے ایک جگہ خود اپنا نام مع القاب یوں بیان کیا ہے:

> ہزبر دشت طراری و نہنگ بحر ذخار عیاری، سرہنگ سرہنگان بساط بلاد بنی آدم، مولائے معظم ومکرم، جامع الفضل والکرم، دوندۂ بے درنگ، قلعہ گیر بے جنگ، مرداں را سرہنگ و نامرداں را پالہنگ، صاحب قنطورہ وزنگ، عیار جہانگیر عالم، محترم ومحتشم زلزلۂ قاف ثانی سلیمان، حمزۂ صاحبقران، امیر عالی شان، عیار طرار مکار غدار و خنجر گذار خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار (ہوش ربا، ششم، ۹۰۸)

عمرو کے نام کا معاملہ تھوڑا پیچیدہ ہے۔ زیادہ تر داستانوں میں ہے کہ امیر حمزہ اور عمرو کے نام بزرجمہر نے رکھے، اشک، اول، ۲۸ تا ۲۹؛ بلگرامی، ۵۰، غالب، ۳۲، نوشیرواں، اول، ۶۹ تا ۷۰؛ لیکن ایسا بھی ہے کہ خواجہ عبدالمطلب نے امیر حمزہ کا نام ابوالعلا اور عمرو عیار کا نام عمرو (مع واؤ) رکھا۔ امیر حمزہ کا نام شروع کی داستانوں میں ابوالعلا بھی آیا ہے، لیکن حمزہ نام بھی شروع سے موجود رہا ہے۔ ("زبدۃ" ورق ۷)۔ ملحوظ رہے کہ "زبدۃ" میں ہر جگہ نام عمرو مع واؤ ہی مذکور ہے۔ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ عمرو کا نام رکھنے والے کی صراحت نہیں کی گئی ہے۔ خواجہ عبدالمطلب نے امیر حمزہ کا نام حمزہ رکھا، لیکن عمرو کا نام کس نے رکھا، یہ بیان نہیں کیا گیا۔ (ہم اٹکل سے کہہ سکتے ہیں کہ خواجہ عبدالمطلب نے رکھا ہو

گا)، رموز، ۱۲؛ بہر حال، ''رموز'' میں نام بہ وقت پیدائش، اور پھر ہر جگہ عمرو (مع واؤ) ہی مذکور ہے: بزرجمہر نے عمرو کا نام عمر (بے واؤ) رکھا، اشک، ۲۸ تا ۲۹؛ بزرجمہر نے عمرو کا نام عمرو (مع واؤ) رکھا اور سارے القاب بھی بیان کئے، نوشیرواں، اول، ۷۰؛ بزرجمہر کہتا ہے کہ ہم نے اس کا نام ''عمرو بالفتح'' رکھا (بلگرامی، ۵۰)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نام کا تلفظ بفتحتین بروزن ''خبر'' ہوگا، نہ کہ بسکون دوم بر وزن ''شہر''۔

یہ بات دھیان میں رہے کہ عربی میں ''عمر'' (اول مضموم، دوم مفتوح) کی ایک تصغیر ''عمرو'' بھی ہے اور اس کا تلفظ اول مفتوح اور دوم ساکن کے ساتھ بروزن ''دہر'' یا بروزن ''شہر'' کیا جاتا ہے۔ بزرجمہر نے جو صراحت کی ہے کہ بچے کا نام ''عمرو بالفتح'' ہے (بلگرامی، ۵۰) تو اس مطلب یہی نکلتا ہے کہ نام کا تلفظ اول دوم مفتوح کے ساتھ بروزن ''خبر'' ہوگا۔ جن داستانوں میں یہ صراحت نہیں ہے لیکن نام مع واؤ لکھا ہے۔ (غالب، زبدۃ)، وہاں یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ نام کا تلفظ اول مفتوح اور دوم ساکن کے ساتھ بروزن ''دہر/شہر'' ہوگا۔ لیکن جن داستانوں میں محض ''عمر'' لکھا ہے، وہاں یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ نام کا تلفظ اول مضموم اور دوم مفتوح کے ساتھ بروزن ''ہُنَر'' ہے۔ اس الجھاؤ کو دور کرنے کی صورت صرف یہ ہے کہ داستان میں دیکھیں کہ جہاں کہیں عمرو کا نام کسی منظومے کے اندر ہے تو وہاں کس وزن پر آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ داستان (طویل) میں منظوم نعرے جگہ جگہ ہیں، لیکن ملحوظ رہے کہ داستان کے فارسی روپ میں نعرے نہیں ہیں، بلکہ اشک کے یہاں بھی نعرے نہیں ہیں۔ لہٰذا نعروں کی ایجاد ہندوستانی ہے، اور عمرو کے نام کا تلفظ ہندوستانی داستان ہی کے ذریعہ طے ہو سکتا ہے۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ عمرو کے منظوم نعروں میں (ایک نعرے کے سوا) ہر جگہ اس کا نام بروزن ''خبر'' لکھا گیا ہے، اور نام کا املا ''عمرو'' درج کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ ایرانی داستان میں جو بھی تلفظ رہا ہو، لیکن اس کے ہندوستانی روپ میں تلفظ بروزن ''خبر'' اور املا ''عمرو'' ہی درست ہے۔ ''دہر/شہر'' تلفظ جس نعرے میں نظم ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے، (نوشیرواں، اول، ۳۵۹)۔

عمرم کہ کلہ از سر قیصر ببرم
رنگ از رخ بختک بد اختر ببرم

در مجلس خسرواں چو گردم ساقی
تیغ و سپر و سبو و ساغر ببرم

یہ نعرہ کئی جگہ آیا ہے، مثلاً نوشیرواں، اول، ۴۱۸، نوشیرواں، دوم، ۱۲۹، وغیرہ، لیکن کاتبوں نے اسے کہیں پر ''عمرم'' لکھا ہے اور کہیں ''عمردم''، یعنی داستان گو، یا کاتب کو اس بات کا کچھ لحاظ نہیں کہ صحیح املا کیا ہے۔ نعرے کے وزن میں (یہ نعرہ رباعی کی بحر اور ہیئت میں ہے) بہر حال ''عمردم/عمرم کہ'' بروزن مفعولُ ہی ہوگا۔ یہ دھیان رہے کہ غالب نے بھی عمرو کا نام بروزن ''خبر'' باندھا ہے ؎

در معنی سے مرا صفحہ لقا کی ڈاڑھی
غم گیتی سے مرا سینہ عمرو کی زنبیل

بعض نسخوں میں ''امر'' بفتحتین لکھا ملتا ہے۔ اس سے یہ بات مصدق ہو جاتی ہے کہ غالب کے زمانے میں عمرو عیار کے نام کا تلفظ بروزن ''خبر'' تھا۔ غالب نے اس تلفظ کا التزام ایک فارسی قصیدے میں بھی کیا ہے (در مدح نواب کلب علی خاں) ؎

زغمزۂ تو چہ گویم کہ آں بود زعمرو
دلیر و چست و ہنرمند تر بہ عیاری

یہی تلفظ اس قصیدے میں بار بار آیا ہے۔ فارسی قصیدے میں بھی غالب کے اس تلفظ سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ فارسی میں بھی رائج تلفظ بروزن ''خبر'' ہوگا۔ یا پھر یہ کہ غالب چونکہ داستان کثرت سے سنتے تھے، لہٰذا انھوں نے داستان گویوں کا تلفظ برتا اور اس بات کو اہمیت نہ دی کہ فارسی محاورے میں کچھ اور تلفظ ممکن ہے۔ اردو کی حد تک تو یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ صحیح تلفظ بروزن ''خبر'' ہی ہے۔ طوطا رام شایاں نے اپنی نظم کردہ داستان امیر حمزہ موسوم بہ ''طلسم شایاں'' میں بھی ہر جگہ بروزن ''خبر'' لکھا ہے۔ یہ داستان اول بار نول کشور پریس سے ۱۲۷۹ مطابق ۱۸۶۲ / ۱۸۶۳ میں چھپی تھی۔ میں نے اس کا ایک ایڈیشن مورخہ ۱۸۸۷ دیکھا ہے۔ اس میں ہر جگہ ''عمرو'' مع واؤ لکھا ہے لیکن وزن ہر جگہ ''خبر'' کا ہے۔ اس وقت میرے پیش نظر ۱۸۸۲ کا ایڈیشن ہے، اس میں بھی ہر جگہ عمر بروزن ''خبر'' ہے، لیکن بغیر واؤ۔ لہٰذا ہم صرف اندازہ کر سکتے ہیں کہ ''عمر'' بفتحتین ہے، بضم اول و فتح دوم نہیں ہے۔ عمرو کی پیدائش

پر بزرجمہر کا قول اور اس کا نام ''طلسم شایاں'' صفحہ ۲۶ پر یوں ہے۔

بڑا ہی شوخ ہوگا اور چالاک
نہایت مفتری عیار بے باک
عمر القصہ اس نے نام پایا
قلم اب دوسرے مطلب پر آیا

مزید مثالوں کے طور پر، ایک ہی صفحہ (۴۸) سے حسب ذیل اشعار ہیں۔

سنے جس وقت مضموں زہر آمیز
عمر کی آتش غصہ ہوئی تیز
فرو حمزہ نے کی آتش عمر کی
نہیں انسان کو لازم ہے گرمی

☆

بٹھایا الغرض ان کو بہ توقیر
عمر دل میں مگر تھا سخت دلگیر

☆

سنو اب دوسرے دن کی کہانی
عمر نے بھی برسم میہمانی

☆

جہاں بیٹھے ہوئے تھے دونوں مہمان
کئے حاضر عمر نے لا کے دو خوان

☆

خجالت سے نہایت طیش کھایا
عمر کے قتل پر خنجر اٹھایا

مندرجہ بالا اشعار سے یہ بات تو صاف ہو جاتی ہے کہ عمرو عیار کا نام بروزن ''خبر'' ہی درست ہے اور جہاں محض ''عمر'' لکھا ملے اسے کتابت کی غلطی قرار دینا چاہیئے اور بروزن ''ہنر'' نہ پڑھنا چاہئے کیوں کہ یہ نام بہر حال بروزن ''ہنر'' نہیں ہے۔ ''طلسم ہوش ربا''، چہارم کے اول ایڈیشن (۱۸۹۰) میں ہر جگہ ''عمر'' ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی کتابت کی غلطی ہے۔ ''طلسم ہوش ربا''، اول، صفحہ ۸۱۸ پر ایک مثال ایسی ہے جہاں عمرو کا نام منظوم نعرے میں نہیں بلکہ منظوم بیانیہ میں آیا ہے اور وہاں بھی اس کا تلفظ بر وزن ''خبر'' ہی ہے، کیوں کہ املا ''عمرو'' لکھا ہوا ہے لیکن عمرو بروزن شہر یا بروزن ہنر ہونے کا سوال ہی نہیں۔

عمرو کو جو کرتے تھے ساحر ہلاک
گریباں سحر کا ہوا غم سے چاک

رہا اس کے املے کا معاملہ، تو جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، داستان میں بالعموم اسے عمرو مع واؤ لکھا گیا ہے، لیکن کہیں کہیں اس سے انحراف بھی ہے۔ انحراف کو ہم کاتب/ داستان گو کی لاپروائی پر محمول کر سکتے ہیں۔ ''زبدۃ الرموز'' اور ''رموز حمزہ'' میں بہر حال عمرو مع واؤ ہے۔ اسی کو درست کہا جائے گا۔

عمرو کی شان وحشمت، ہوش ربا، دوم، ۱۷۲: کہنگ عیار کے خلاف لڑنے کے لئے تزک و احتشام کے ساتھ نکلتا ہے، نوشیرواں دوم، ۴۱۲ ☆

عمرو عیار، امیر حمزہ اور ان کی اولادوں سے محبت اور ناچاقیاں

عمرو عیار بقول بزرجمہر ''باعث حفظ جان حمزۂ صاحب قران'' ہے، نوشیرواں، اول، ۱۲۱: امیر حمزہ کو ''اوعرب بے مروت'' کہہ کر پکارتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۴۰: ایک غیر اسلامی غیر ساحر کو دھوکے سے مار ڈالتا ہے۔ نوشیرواں اس کا طعنہ امیر حمزہ کو دیتا ہے اور امیر حمزہ اپنے عیار عیاراں عمرو سے فوراً برأت کا اظہار اور اسے معاف کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ عمرو ناراض ہو کر امیر کو چھوڑ دیتا ہے اور انھیں پکڑ لانے کی متعدد کوششیں کرتا ہے اور بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ پھر دونوں کو خواب میں بشارت ہوتی ہے کہ صلح کر لو۔ جھگڑا ختم ہو جاتا ہے اور دونوں حسب معمول ''عاشق و معشوق'' ہو جاتے ہیں،

نوشیرواں، دوم، ۱۶۱ و مابعد؛ سکندر غبار انگیز کے معاملے میں امیر حمزہ سے ناچاقی ہو جانے کے بعد عمرو ایک کافر کو مسلمان کر کے اسے صاحب قرانی پر قائم کرتا ہے، ایرج، اول، ۶۹، و مابعد؛ اس کی فوج ''ناقدر دانوں اور ناانصافوں'' کے خلاف نعرہ لگاتی ہے، ایرج، اول، ۱۵۶؛ امیر حمزہ ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہیں، ایرج، اول، ۱۶۶؛ بران تیغ زن، معشوقۂ اسد کی جان بچانے کے لئے مرنے کو تیار ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۳۴؛ علیٰ ہذا القیاس، اسد کی جان بچانے کے لئے بھی اپنی جان دینے کو تیار ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۰۸؛ امیر حمزہ کو اپنے بچپن کا معشوق بیان کرتا ہے [لیکن اس میں کوئی جنسی اشارہ نہیں ہے، ''عاشق و معشوق'' کے لفظ عمرو عیار اور امیر حمزہ کے لئے داستان میں جگہ جگہ استعمال ہوئے ہیں]، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۴۹۷؛ نسیم سحر نگاہ نامی دشمن عیارہ کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے، لیکن امیر حمزہ کی خاطر اس سے لڑنے جاتا ہے، امیر اس کا بے حد اکرام کرتے ہیں، نور افشاں، دوم، ۲۳ تا ۳۳؛ امیر حمزہ اسے ترغیب دیتے ہیں کہ اپنا ''عشق'' میرے ہاتھ دو گھنٹے کے لئے بیچ دو، نور افشاں، دوم، ۳۴؛ امیر حمزہ کے ساتھ اشقر کی رکاب پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے، سکندری، سوم، ۱۰۳؛ امیر حمزہ کے سلسلے میں کچھ تذبذب، یا شاید صرف طمع کا معاملہ، سلیمانی، دوم، ۱۲۶، ۳۹۶؛ امیر حمزہ کے ساتھ نہایت عمدہ باہمی معاملات، تورج، دوم، ۱۶۵؛ امیر حمزہ کو اپنا ''عاشق'' بیان کرتا ہے، سلیمانی، اول، ۸۶۹ ☆

عمرو عیار، پیدائش، بچپن، نوجوانی

''نوشیرواں نامہ'' میں عمرو کی پیدائش کی جو تفصیلات ہیں وہ اشک (۲۸ تا ۲۹) اور غالب (۳۲) میں بیان شدہ تفصیلات سے مختلف ہیں۔ ''نوشیرواں نامہ'' کے بقول عمرو کی ماں سیڑھی سے گرتی ہے اور زچگی کے دوران اس کی موت ہو جاتی ہے، اس کا شوہر اس پر زبردستی کر کے قبل از وقت وضع حمل کا مرتکب نہیں ہوتا۔ باپ کا نام امیہ ضمری ہے، نوشیرواں، اول، ۶۶ تا ۶۹؛ لطف کی بات یہ ہے کہ ''آفتاب شجاعت'' میں ایک جگہ عمرو کی پیدائش کی تفصیلات بالکل ویسی ہی ہیں جیسی کہ اشک اور غالب اور عبداللہ بلگرامی (۵۰ تا ۵۱) نے لکھی ہیں، یعنی ''نوشیرواں نامہ'' سے مختلف ہیں، حالانکہ ''آفتاب شجاعت'' اور ''نوشیرواں نامہ'' دونوں ایک ہی داستان گو یعنی شیخ تصدق حسین کی بیان کردہ ہیں، آفتاب، دوم، ۹۵۹ تا

۹۶۰؛ خواجہ عبدالمطلب اس کا نام اور سارے القاب رکھتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۰؛ ننھے بچے کی چوریاں، نوشیرواں، اول، ۱۰۷؛ اپنے اور امیر حمزہ کے اتالیق مولوی حرمان اموی کے ساتھ برا اور ظالمانہ سلوک، نوشیرواں، اول، ۱۰۹ تا ۱۱۴؛ اتالیق کی موت امیر حمزہ کے ہاتھوں، نوشیرواں، اول، ۱۱۷؛ نئے اتالیق جمال الحسن پر بھی کچھ ویسی ہی گذرتی ہے، نوشیرواں، اول، ۱۲۱؛ مہر نگار کی وزیر زادی فتانہ سے اس کی ملاقات اور عشق، نوشیرواں، اول، ۳۲۷☆

عمرو عیار، پیغمبری اور خدائی تحفہ جات

حضرت جبریل اسے حسب ذیل تحفے عطا کرتے ہیں: (۱) قرغول، اس سے اسے طی الارض پر قدرت حاصل ہو جاتی ہے، (۲) باد مہرہ، جسے پھونکیں تو اس کی آواز دور دور تک پھیلتی ہے، (۳) حقۂ پردار، جو ایک طرح کا اڑنے والا آتش گیر ڈبہ ہے، (۴) ایک دانۂ انگور جس کا کھانے والا حسب مرضی اپنی صورت بدل سکتا ہے، (۵) ایک دانۂ انگور جس کا کھانے والا اعلیٰ درجے کا مغنی بن جاتا ہے، اور (۶) ایک اور دانۂ انگور جسے کھا کر ۳۶۰ عیاریاں حاصل ہوتی ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۳۲ تا ۱۳۴؛ حکیم بزرجمہر اپنے بیٹے بزرگ امید کے ہاتھ عمرو کے حسب ذیل تحفہ جات بھجواتا ہے: (۱) تنبان [برجس (Breaches) کی طرح کے تنگ اور اونچے پائجامے]، (۲) آفت بند [لنگوٹ]، پیراہن حریر، (۴) پیراہن کتان، (۵) قنطورۂ زربفتی، (۶) نیم تاج مرصع، (۷) آفتاب گیر (Visor)، (۸) فلاخن، (۹) لچھہ ہائے کمند، (۱۰) پانچ خنجر مرصع، (۱۱) چوالیس زنگولے، (۱۲) کیسۂ قارورۂ نفط، (۱۳) دوا میں بھگو کر خشک کی ہوئی روئی جسے پانی میں بھگو دیں تو پانی مبدل بہ شراب ہو، (۱۴) حقۂ موم روغن، (۱۵) عطر دان پر از عطر فتنہ، (۱۶) دم طاؤس کا مگس ران، (۱۷) پانی کا مشکیزہ، (۱۸) تلوار جوہر دار، (۱۹) گردۂ سپر، (۲۰) ترکش، (۲۱) کمان، (۲۲) قرولیاں، (۲۳) چادر عیاری مشبک کہ جس کو اس میں باندھے اس کا دم نہ گھٹے، (۲۴) جوتیاں، روئی سے زیادہ نرم، (۲۵) ان پر سقرلاطی خاک انداز، (۲۶) دو مہرے ریشم میں گندھے ہوئے، رانوں میں باندھنے کے لئے، کہ اگر ہزار کوس کی دوڑ مارے تو پاؤں نہ تھکیں؛ غالب، ۶۶ تا ۶۷، بلگرامی، ۱۰۲ تا ۱۰۴؛ حضرت خضر اسے کلیچہ (کلچہ) اور مشکیزہ عطا

کرتے ہیں کہ جو کبھی نبڑتے نہیں اور جن سے بھوک پیاس وقت ضرورت پر مٹ جاتی ہے۔ حضرت خضر اسے گلیم بھی عطا کرتے ہیں جس میں ہر چیز لپیٹی جاسکتی ہے اور مطلق وزن نہیں معلوم ہوتا، غالب، ۱۱۶؛ حضرت الیاس جال الیاسی عطا کرتے ہیں جس میں ہر چیز سما جاتی ہے، غالب، ۱۱۷؛ سر اندیپ پر اسے حسب ذیل تحفے ملتے ہیں: حضرت اسحٰق سے اسم اعظم، حضرت آدم سے دیو جامہ اور زنبیل جس پر ہاتھ مار کر جس شکل کا بننا چاہے، بن جائے، اور ہر زبان کو سمجھ سکے، حضرت داؤد سے دوتارہ، حضرت صالح سے دوندگی، اور پیغمبر آخر الزماںؐ سے یہ برکت کہ جب تک خود سے تین بار موت نہ مانگے گا، اسے موت نہ آئے گی، غالب، ۱۲۰، بلگرامی، ۱۸۸؛ گرداب سکندری پر حضرت الیاس اسے گلیم عیاری اور جال الیاسی عطا کرتے ہیں اور حضرت خضر اسے نہ ختم ہونے والا کلچہ اور مشک عطا کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۳۳۵ تا ۳۳۷؛ سر اندیپ میں قدم گاہ حضرت آدم پر اسے حسب ذیل تحائف حاصل ہوتے ہیں: (۱) حضرت آدم کی طرف سے دیو جامہ، اس کا پہننے والا تمام بلاؤں، شیاطین، اور بری چیزوں سے محفوظ رہے گا، (۲) حضرت خضر اسے زنبیل، (۳) اور حسب منشا صورت بدلنے کی قوت عنایت فرماتے ہیں۔ حضرات دانیال، اسحٰق، اور داؤد علیہم السلام اسے مندرجہ ذیل عطا کرتے ہیں، (۴) منڈھی دانیالی جس میں ساحر نہیں داخل ہو سکتا، (۵) ہتھوڑا، (۶) جام، (۷) پاتابۂ سقرلاتی، (۷) قنطورۂ زر بفتی، (۸) تازیانہ، (۹) گوپھن عیاری، (۱۰) حضرت صالح کی طرف سے اسے دیر تک دوڑتے رہنے کی قوت عطا ہوتی ہے، (۱۱) حضرت داؤد اسے لحن شیریں عنایت فرماتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۳۴۹؛ بی بی آصفہ باصفا اسے امیر حمزہ کے توسط سے اپنی کمند بھجواتی ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۴۷؛ عمرو کے پاس تخت رواں ہے۔ داستان گو کے بقول وہ ایک طرح کا اڑن کھٹولا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۲۱؛ اس کے پاس ایک کلاہ حجاب الابصار ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۲۱؛ تحفہ جات کی مکمل فہرست، ہوش ربا ششم، ۱۹ تا ۲۰؛ امیر حمزہ تحفہ جات کے چھن جانے کی دھمکی دے کر عمرو سے اس بات کا وعدہ لیتے ہیں کہ وہ اپنے تحفہ جات صرف ''راہ خدا'' میں استعمال کرے گا، ہوش ربا، ششم، ۱۱۹ تا ۲۰؛ جال الیاسی کو جال ادریسی بھی کہتے ہیں، لعل، دوم، ۳۸۵☆

عمرو عیار ثالث

آفتاب، چہارم، ۲۷۵؛ مزید دیکھئے، ''خضران'' ☆

عمرو عیار، خاص خاص عشق اور شادیاں

فتانہ (مہر نگار کی وزیر زادی) سے عشق کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۲۷؛ فتنہ بانو سے شادی کرتا ہے، فتنہ بانو اس کی کئی طرار ترین اولادوں کی ماں ہوگی، نوشیرواں، اول، ۴۵۰؛ رابعہ اطلس پوش کی وزیر زادی شیوہ سے شادی کرتا ہے، اس کے بطن سے سیارہ پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۳۲؛ مشک بوے کاکل کشا کی وزیر زادی دلربا سے شادی کرتا ہے، اس کے بطن سے نسیم بن عمرو تولد ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۱۴۲؛ عادی کی بیوی عادیہ بانو کی وزیر زادی کو بیاہتا ہے۔ اس سے تیز رفتار اندلسی پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۱۸۰؛ گردیہ بانو کی وزیر زادی پری چہرہ سے شادی کرتا ہے، وہ امیہ کی ماں ہوگی، نوشیرواں، دوم، ۳۱۱؛ ایک مجہول سے زمیندار کی بیٹی بیاہتا ہے، وہ چالاک کی ماں ہوگی، نوشیرواں، دوم، ۳۱۲؛ شہزادی ماہ جادو سے شادی کرتا ہے، اس کے بطن سے سمک یلطاقی پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۵۱۲؛ فتح ہوشربا کے بعد صرصر شمشیر زن مسلمان ہو جاتی ہے، عمرو سے اس کی شادی ہو جاتی ہے۔ امیر حمزہ تمام عیاروں کا نکاح پڑھاتے ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۴، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۰؛ صرصر سے شادی کے فوراً بعد عمرو ایک ساحرہ جوگن کے عشق میں مبتلا ہو کر اس سے شادی کرتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۳۱؛ اس کی ایک بیوی ساحرہ بھی ہے، وہ دمامہ جادو کی بھانجی ہے، نورافشاں، سوم، ۸۵۸؛ عمرو اور اس کے ساتھی عیارنیوں کے ایک جرگے پر عاشق ہوتے ہیں، سکندری، دوم، ۸۷۴؛ ان کی سردار سے عمرو کا ایک بیٹا ہوگا جو طلسم زعفران زار سلیمانی میں سرگرم عمل ہوگا، سکندری، دوم، ۵۱۹؛ لعلان حور پیکر کو عمرو سے بے غرض محبت ہے اور وہ اس کی خاطر امیر حمزہ سے لڑے گی، سلیمانی، اول، ۷۳۷ ☆

عمرو عیار، زنبیل

خواجہ خضرا سے زنبیل عطا کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۳۴۹؛ طول وعرض میں زنبیل صرف ایک معمولی تھیلی کے برابر ہے، نورافشاں، سوم، ۳۵۶؛ اندرون زنبیل کا حال، عمدہ بیان، نوشیرواں، اول،

۶۷۲؛اندرون زنبیل کا حال،نوشیرواں، دوم، ۳۷۹؛افراسیاب کی قید میں زنبیل عمرو سے جدا ہو جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۴۸۰؛اندرون زنبیل، ہوش ربا، اول، ۵۸۶، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۵۲، ۴۴۲ تا ۴۴۳، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۲۵؛ اندرون زنبیل،نور افشاں، اول، ۲۶۳؛اندرون زنبیل، ہفت پیکر، سوم، ۱۱۱۳؛اندرون زنبیل، عمدہ تحریر، سکندری، اول، ۵۳۰؛اندرون زنبیل کا عمدہ اور مفصل بیان، آفتاب، پنجم، دوم، ۲۹۶؛اسلم شیطان بچہ کی دلچسپ سرگذشت زنبیل کے اندر، بہترین بیان، سلیمانی، اول، ۱۱۵، ومابعد؛عمرو اپنی موت کا یقین ہو جانے پر زنبیل کو استفادۂ عام کے لئے وقف کردیتا ہے، لعل، دوم، ۱۰۰۸☆

عمرو عیار، سفا کی اور غیظ وغضب

علاج کے بہانے ژوپین کو سخت ایذا پہنچاتا ہے،نوشیرواں، اول، ۵۴۰؛صلصال نے امیر حمزہ کو آگ کی آزمائش میں ڈالا تھا، اس کے بدلے میں عمرو اس کی تمام اولادوں کو آگ میں جلا کر خاک کردیتا ہے،نوشیرواں دوم، ۶۱۸؛ ظالمانہ عیاری اور ساحروں کا بے دریغ قتل، ایرج، دوم، ۵۴۴؛عمرو اور برق کی ظالمانہ عیاری، بقیہ، اول، ۱۶۲؛ایک ساحر کو نہایت بے دردی سے مار ڈالتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۵۴۹؛ ساحر کو جلتے ہوئے تیل میں ڈال دیتا ہے اور اس طرح بران تیغ زن کو دوبارہ زندہ کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۴۲؛صورت نگار اور اس کے شوہر مصور کو تازیانے لگاتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۴۵ تا ۱۴۹؛ عمرو اور برق ڈاکوؤں کی طرح ظالمانہ حرکتیں کرتے ہیں، ہفت پیکر، دوم، ۴۰؛عمرو دوبارہ یہی حرکت کرتا ہے، سکندری، اول، ۱۸۶؛ عیاری کے ذریعہ ساحروں کا قتل عام کرتا ہے، سکندری، دوم، ۵۲☆

عمرو عیار، صورت شکل اور بعض خصائص

صورت بہ وقت پیدائش،نوشیرواں، اول، ۶۹؛شروع سے ہی فریبی اور مکار ہے،نوشیرواں، اول، ۶۹؛زنا بالجبر کی ترغیب دیتا ہے (عادی کو پھسلا کر بختک کی نابالغ بیٹی کے ساتھ زنا بالجبر پر آمادہ کرتا ہے)، پھر لڑکی کی موت کے بارے میں جھوٹا قصہ گھڑتا ہے،نوشیرواں، اول، ۲۳۸ تا ۲۴۶؛ بیماری کا

بہانہ کر کے امیر حمزہ کو شراب پینے پر راغب کرتا ہے، مہر نگار خفا ہو کر اردوے حمزہ سے نکل جاتی ہے، نہایت عمدہ تحریر، ہومان، ۷۰۵، و مابعد؛ مختلف زبانیں جانتا ہے، مثلاً زبان عیاری، نوشیرواں، اول، ۳۴۳، زبان جنی، نوشیرواں، دوم، ۱۴۱، ۷۰۴، عبرانی، بالا، ۱۷، عربی، نوشیرواں دوم، ۷۰۴؛ انتہائی کنجوس ہے، فتنہ بانو سے شادی کر کے اسے ''جھنجھی کوڑی'' برائے خرچ دیتا ہے، یہی سلوک رابعہ اطلس پوش کی وزیر زادی شیوہ کے ساتھ بھی شادی کے بعد کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۴۵۰، دوم، ۳۲؛ بردہ فروشی کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۲۳؛ خود پر ہنستا ہے کہ میری بھی شکل کیا بے ڈھنگی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۰۴؛ لیکن یہ بھی ہے کہ وہ اپنی بہن کی مالی امداد کرتا ہے، کوچک، ۲۳۰؛ امیر حمزہ، اور غیر اسلامیان دونوں کے خلاف دلچسپ فریب کرتا ہے، ایرج، دوم، ۳۴۲؛ اردوے حمزہ کے قحبہ خانے کا منتظم ہے، ایرج، دوم، ۳۸۷؛ قاسم اور کچھ دوسرے مل کر ایرج کو مار ڈالنا چاہتے ہیں (ایرج اس وقت غیر اسلامی ہے) لیکن عمرو اپنی فراست سے یہ بات جانتا ہے کہ ایرج وہ نہیں ہے جو دکھائی دیتا ہے۔ وہ ایک دلچسپ فریب کر کے قاسم وغیرہ کو ایرج کی جان لینے سے باز رکھتا ہے، ایرج، دوم، ۶۲۳؛ کوکب اور ایرج کے درمیان پرانے جھگڑے ختم کرا کے شان دار مصالحت کراتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۸۴۲؛ دوسرے گھریلو مسائل بھی حل کرتا ہے، اشک، دوم، ۲۲ تا ۲۳، کوچک، ۳۳۰؛ کنجوسی کا مزید حال، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۵، جمشیدی، دوم، ٦٦؛ داستان گو کا بیان ہے کہ ساری فریب دہی، چکمہ بازی اور شعبدہ بازی کے باوجود عمرو کا دل بہت پاک صاف ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۰؛ رستم علم شاہ کو اس کی کنجوسی کی سزا بھی دے ڈالتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۴۷۴؛ بردہ فروش ہونے کا ڈھونگ رچاتا ہے، لیکن اس قدر وثوق انگیزی کے ساتھ، کہ گمان ہوتا ہے وہ سچ مچ کا بردہ فروش ہے، نور افشاں، سوم، ۳۵۴☆

عمرو عیار، عیاریاں

تلبیس نام کا ایک معمولی عیار جو کریت سے وابستہ ہے، بآسانی عمرو پر قابو پالیتا ہے اور امیر حمزہ کو چرا لے جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱٦۲؛ ژوپیں کو فریب دیتا ہے کہ زہرہ مصری دراصل مہر نگار ہے، اس کے بعد وہ ایک بدصورت بڑھیا کو مہر نگار کے بھیس میں لاتا ہے، پھر پہلوان عادی جیسے لحیم شحیم شخص کو مہر

نگار بنا کر پیش کرتا ہے، پرلطف مزاح، نوشیرواں، اول، ۳۸۳، ومابعد؛ ادنیٰ درجے کی عیاری، نوشیرواں، اول، ۳۷۲، نوشیرواں، دوم، ۱۳۱؛ ہشام تیز پراں (غیر اسلامی) عیار کے خلاف ناکام رہتا ہے، ہومان، ۱۴۵ تا ۱۵۳؛ گرفتار ہو جاتا ہے تو مردہ بننے کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا وہ واقعی مر گیا ہے، سات دن تک اسے طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی ہیں لیکن وہ چوں نہیں کرتا، نوشیرواں، اول، ۴۵۵؛ ''نازک عیاری'' کی اصطلاح کا استعمال، مراد غالباً ایسی عیاری ہے جو نہایت درجہ ذہانت پر مبنی اور معمولی بھیس بدلنے وغیرہ سے ہٹی ہوئی عیاری ہو، نوشیرواں، اول، ۷۰۷؛ عمدہ عیاریاں، نوشیرواں، دوم، ۱۱۹، ۱۶۱، ۴۰۳؛ سادہ سی عیاری جس کی تفصیلات مزے لے لے کر بیان ہوئی ہیں، لیکن انجام یہ ہے کہ عمرو بالآخر بختک کو بیہوش کر کے ابلتی ہوئی دیگ میں زندہ ڈال کر اس کا ہریسہ پکا ڈالتا ہے اور نوشیرواں، بختک کے بیٹے بختیارک، اور دوسروں کی ضیافت کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۹۸ تا ۷۰۳؛ عمدہ عیاری، کوچک، ۶۹۵، و ما بعد؛ قدموں کے نشان کے ذریعہ کھوج لگاتا ہے، بالا، ۷۲۰؛ عمدہ عیاری، ایرج، اول، ۴۷، ومابعد؛ زیور شاہ کے عیار نسناس عقربی کا داؤ عمرو پر چل جاتا ہے، ایرج، دوم، ۱۵؛ نقاب دار کے عیار کو شکست دینے میں ناکام رہتا ہے، ایرج، دوم، ۳۱۵؛ شہناز جادو کے خلاف عمدہ عیاری، ایرج، دوم، ۳۵۵؛ یاقوت ملک نامی عیارہ کو شکست دینے میں ناکام رہتا ہے، ایرج، دوم، ۴۰۴؛ ساحر اسے پکڑ کر اذیتیں دیتے ہیں مگر وہ سب کچھ سہ جاتا ہے، ایرج، دوم، ۴۴۱؛ انوکھی عیاری، بقیہ، اول، ۶۶۶؛ مرآت آئینہ دار کا آئینہ اپنے تاجدار کے ذریعہ سوالوں کے جواب دیتا ہے، عمرو اسے گرفتار کر لیتا ہے، بقیہ، دوم، ۱۲۸ تا ۱۲۹؛ شعلہ خوار آتش خو ایک جادوئی شیطان ہے، عمرو اسے افراسیاب ہی کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ افراسیاب جھنجھلا کر رو دیتا ہے، بقیہ، دوم، ۶۲؛ چالاکی سے بھرپور عیاری، بقیہ، دوم، ۴۸۱؛ غیر دلچسپ عیاری، بقیہ، دوم، ۸۶۴؛ عمرو اور چالاک کی دوہری عیاری، نہایت عمدہ، ہوش ربا، اول، ۴۲؛ قران اور برق کے ساتھ مل کر دلچسپ اور چابک دست عیاریاں، ہوش ربا، اول، ۸۴ تا ۱۰۱؛ بہت عمدہ عیاری کر کے ملکہ بہار کو گرفتار کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۱۷۸؛ دوسرے عیاروں سے مل کر بہت عمدہ عیاری کرتا ہے، آفات اور اس کی بیوی کو دشمن سے چھڑاتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۹۴؛ بڑی مفصل عیاری کر کے افراسیاب کو دھوکا دیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۴۹۱؛ عیاری میں زمین کی پیائش

(مساحت) کے فن کا استعمال کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۵۵۹؛ عورت کا بھیس بدل لینے والی عیاری کا مسحور کن بیان، ہوش ربا، دوم، ۱۵۳؛ زبردست عیاری، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۱ تا ۱۳۷؛ نٹوں کے طائفے میں شامل ہو کر عمدہ عیاری کرتا ہے، ہوشربا، چہارم، ۸۶۸؛ غیر اسلامیان کا شاندار جادو، لیکن عمرو تختہ پلٹ دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۱۹۵؛ چالاک کے ساتھ مل کر عمدہ عیاری اور مزاح، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۱۹ تا ۱۳۰؛ احمد حسین قمر کے عدم حفظ مراتب کی ایک اور مثال کہ عمرو کو مخمور کا کل کشا پر غداری کا شک ہوتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۵۱؛ قزاقوں سے امداد لینے میں اسے کوئی عار نہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۲۶؛ خداوند داؤد کو لمبی چوڑی عیاری کر کے گرفتار کرتا ہے اور جشن مناتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲، ۴۳، ومابعد؛ قران سے لڑ جاتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۹۳؛ صرصر کے ساتھ فحش اور بیہودہ برتاؤ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۰۳؛ مصنوعی آنکھیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۰۲ تا ۶۰۳؛ شاگردوں کی عیاریوں پر نکتہ چیں ہوتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۴؛ صنعت سحر ساز کو بہت عمدہ عیاری کے ذریعہ قتل کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۴۰، ومابعد؛ فارسی اشعار جن میں عمرو کی ثنا بطور رد زدکی گئی ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۱؛ افراسیاب کو عمرو سے بے انتہا خوف ہے، لیکن قمر کا مزاحیہ بیان یہاں بے لطف، ہوش ربا، ششم، ۹۱؛ افراسیاب اور مشعل کو باوقار چنوتی دیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۰۸؛ انوکھی عیاری کرتا ہے اور افراسیاب کے گنبد سحر کو تباہ کرتا ہے، ہوش ربا ہفتم، ۶۱۷، ۶۴۲؛ عیار زود رفت کے خلاف عمدہ عیاری، نور افشاں، اول، ۲۴۸، ومابعد؛ گویے لڑکے والی اچھی عیاری لیکن مکالمے رکیک ومبتذل، نور افشاں، اول، ۲۰۸، ومابعد؛ ابلیس کے شہر میں زبردست عیاریاں، نور افشاں، اول، ۲۶۰، ومابعد؛ ''شاطر'' سے مراد ایسا عیار ہو سکتی ہے جو اوروں سے بلند رتبہ ہو۔ داستان گو ''مرتبۂ شاطری'' کا ذکر کرتا ہے، نور افشاں، دوم، ۸۰۲؛ عمدہ عیاری، خود کو بے رحم بردہ فروش ظاہر کرتا ہے، نور افشاں، سوم، ۳۵۴؛ برق کے ساتھ عمدہ عیاری، نور افشاں، سوم، ۷۸۹؛ بے حد شاندار عیاریاں، ہفت پیکر، اول، ۶۴۰، ۶۶۰؛ خون کے قطروں کا معائنہ کر کے سراغ لگاتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۱۱۱۸؛ ٹھیکہ لے کر عیاری کرتا ہے، بالکل نئی بات، سلیمانی، اول، ۵۹۴ تا ۶۵۳؛ بہت لمبی اور دلچسپ عیاری، سلیمانی، اول، ۷۹۶؛ فال لینے کا انوکھا طریقہ، سلیمانی، دوم، ۱۳۴؛ ساقی گری کا خوبصورت بیان، سلیمانی، دوم، ۷۸ تا ۸۱؛ ساحرہ اسے جسمانی اذیت پہنچاتی ہے مگر وہ ثابت قدم

رہتا ہے، سلیمانی، دوم، ۹۴؛ رمل اور دوسرے فنون میں اس کی دستگاہ، سلیمانی، دوم، ۲۷۴؛ بی بی آصفہ با صفا کی کمند استعمال کرتا ہے، سلیمانی، دوم، ۳۶۷؛ گلیم اوڑھ کر لوح نہیں حاصل کرنا چاہتا، سلیمانی، دوم، ۵۴۶؛ در بند اعظم میں عمدہ عیاری، سلیمانی، دوم، ۷۳۰؛ اگھوری ساحرہ کے خلاف اگھوری بن کر عیاری کرتا ہے، جمشیدی، دوم، ۳۷۷؛ جمشید ثانی کی عیارہ کو کئی کوششوں کے بعد پکڑنے میں کامیاب ہوتا ہے، جمشیدی، دوم، ۷۵۵؛ بے ہوشی پر مبنی اچھی عیاری، جمشیدی، سوم، ۸۵؛ اسلام مخالف عیار بلا شور اس کا ناک میں دم کر دیتا ہے، صندلی، ۱۲۴؛ امیر حمزہ کی خاطر آدم خوری کرتا ہے، ہرمز، ۶۷۶؛ عمدہ عیاری، تورج، دوم، ۶۶؛ سیمائے اختر پیشانی عیارہ کے ساتھ اس کی عمدہ جھڑپیں۔ سیما کو وہ اجتماعی زنا بالجبر سے بچاتا ہے، سکندری، سوم، ۹۴۳ تا ۹۵۴؛ چالاک کے ساتھ مل کر بقراط ثانی کے خلاف عمدہ عیاریاں کرتا ہے، سکندری، سوم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۳، ۱۰۲۴ تا ۱۰۳۲ ☆

عمرو عیار، مغنی

دشمن اسے جسمانی اذیت دے کر گانے پر مجبور کرتے ہیں، ایرج، دوم، ۴۴۱؛ حیرت اور مصور کو اپنے گانے سے لبھاتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۳۷؛ گانے کے ساتھ بتانے کا بھی ماہر ہے، نور افشاں، اول، ۳۹۰؛ بتانے کا عمدہ بیان، نور افشاں، دوم، ۶۲۷؛ مقامات موسیقی، ہفت پیکر، سوم، ۱۰۰۳ ☆

عمرو عیار، موت

عمرو کو پیغمبر آخر الزماںؐ کی بشارت ہے کہ جب تک تین بار اپنی موت کی دعا نہ مانگے گا اسے موت نہ آئے گی، اشک، ۱۳۰، غالب، ۱۲۰، بلگرامی، ۱۸۷ تا ۱۸۸؛ عمرو اپنی موت کے لئے دو بار دعا کرتا ہے، دوسری بار اس وقت جب ڈاکو اس پر قابو پا جاتے ہیں اور اسے کنویں میں ڈال دیتے ہیں، لعل، دوم، ۱۰۰۶؛ خواجہ زادگان، یعنی خواجہ بزرجمہر کے بیٹے (اب وہ شاہ مصر ہیں) پیشین گوئی کرتے ہیں کہ اب عمرو کی موت نزدیک ہے، لعل، دوم، ۱۰۰۹؛ عمرو جہاں جہاں جاتا ہے یہی دیکھتا ہے کہ قبر کھودی جا رہی ہے اور جب وہ پوچھتا ہے کہ یہ کس کی قبر ہے، تو جواب ملتا ہے کہ یہ قبر عمرو کے لئے کھودی جا رہی ہے۔ عمرو

ہر جگہ سے بھاگتا پھرتا ہے یہاں تک کہ روم پہنچتا ہے۔ ایک قبر تازہ کھدی ہوئی تیار ہے، اس میں ایک قیمتی لعل پڑا ہوا ہے۔ لعل کی لالچ میں عمرو قبر میں اتر جاتا ہے اور قبر آپ سے آپ بند ہو جاتی ہے، لعل، دوم، ۱۰۱۰☆

عمرو عیار، نعرے

''نعرہ'' سے مراد رجزیہ اشعار ہیں۔ ملحوظ رہے کہ بڑے کرداروں، مثلاً امیر حمزہ، عمرو عیار، رستم علم شاہ، بدیع الزماں، وغیرہ کے زیادہ تر نعرے فارسی میں ہیں۔ لیکن اردو نعرے بالکل مفقود نہیں ہیں۔ یہاں چند نعروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

رباعی کی بحر میں نعرہ، نوشیرواں، اول، ۳۵۹، ۴۱۸، ہفت پیکر، دوم، ۳۹؛ اردو میں نعرہ، نوشیرواں، دوم، ۴۷۹؛ بقیہ، اول، ۱۵۰؛ فارسی نعرے، ہوش ربا، اول، ۱۵۰، ۳۱۰، ۸۴۲؛ ہوشربا چہارم، ۸۸۱، ۱۰۴۳ تا ۱۰۴۵؛ ہوش ربا، پنجم، اول، ۲۰، ۱۲۶؛ نور افشاں، اول، ۱۱۲، ۱۹۴، ۲۱۴، ۲۴۸، ۲۶۲، ۵۱۸، ۶۰۸؛ نور افشاں، دوم، ۱۴۲؛ ہفت پیکر، اول، ۶۶۱؛ نیا نعرہ، ہفت پیکر، سوم، ۶۰۳؛ سکندری، اول، ۱۸۹؛ سکندری، سوم، ۸۲، ۱۱۱؛ جمشیدی، اول، ۵۹۱؛ جمشیدی، سوم، ۹۵؛ تورج، اول، ۵۱۵؛ ہومان، ۱۴۹، ۵۶۱☆

عمرو گورزاد ختنی

قاسم بن رستم علم شاہ کی افواج کا بادشاہ، یہ اس زمانے کا قصہ ہے جب قاسم اسلامیوں میں شامل نہ تھا، ہومان، ۲۶۴☆

عمرو یونانی، بن حمزہ

یونان کی شہزادی گلشن آرا (اور بقول بعض ناہید مریم) کے بطن سے امیر حمزہ کا بیٹا۔ اس کے حالات پیدائش مختلف داستانوں میں مختلف بیان ہوئے ہیں، اشک، دوم، ۲۲ تا ۲۳؛ نارنج، ۷ تا ۸؛ حسب ذیل دو بیانات میں ایک بہت ہی پر لطف فرق ہے: نوشیرواں، اول، ۴۴۹، اور ۵۰۸؛ طلسم نارنج

کو فتح کرتا اور نارنج جادو کو قتل کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۹۲۸؛ امیر حمزہ کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ عمرو یونانی نے ایک معاملے میں بزدلی سے کام لیا ہے، اس بات پر رنجیدہ ہو کر عمرو یونانی خودکشی کی کوشش کرتا ہے، عمرو عیار اسے ارادۂ خودکشی سے باز رکھتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۳؛ طور بانو کو زیر کرنے میں ناکام رہتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۸؛ شیخ تصدق حسین نے اس کی ماں کا نام گلشن آرا بتایا ہے، اور احمد حسین قمر نے ناہید مریم؛ ذرا سی بات پر خفا ہو کر لشکر حمزہ سے نکل جاتا ہے اور نقاب دار پلنگینہ پوش کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۶۰، ۲۷۰؛ علم شاہ کے ساتھ عمدہ معاملات باہمی، علم شاہ یہاں بھلے آدمیوں جیسا بیوہار رکھتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۹۲؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸؛ لندھور سے جنگ کرنے نکلتا ہے لیکن عین میدان جنگ میں ایک آہو اس کی توجہ کو بھٹکا دیتا ہے۔ عمرو یونانی مسحور ہو کر گرفتار ہو جاتا ہے، ہومان، ۲۷۷ تا ۲۷۸؛ جادوئی عیاری کے ذریعہ بظاہر اس کی موت واقع ہوتی ہے لیکن لندھور پر کوئی اثر نہیں ہوتا، ہومان، ۲۸۳؛ امیر حمزہ کے سرداروں کو آسمان پری اپنے مخصوص رعونت بھرے انداز میں بلا بھیجتی ہے۔ امیر حمزہ "پیرانہ سالی" کے سبب جانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حمزۂ ثانی کو بلالو۔ لیکن حمزۂ ثانی بھی جانے سے انکاری ہیں، بالآخر عمرو یونانی ابن امیر حمزہ اپنی خدمات پیش کرتا ہے، تورج، دوم، ۱۴۱ تا ۱۴۷؛ عوج بن بروج سے مقابلے میں وہ عوج کو مار لیتا ہے، لیکن جنگ کی تکان اور صدمے سے خود اس کی موت واقع ہو جاتی ہے، تورج، دوم، ۲۵۵ ☆

عنبر بار

ساحرہ جس کے خلاف سعد بن قباد کے اچھے معرکے ہوتے ہیں، جمشیدی، دوم، ۲۲۷، و مابعد ☆

عنق، بن بروج

ایک دیوانہ جو دیوؤں سے بھی بڑھ کر قوت رکھتا ہے۔ اس کی چوبدست ۳۵۰۰ من کی ضرب رکھتی ہے۔ پہلے وہ شہریار بن حمزہ، پھر گوہر کلاہ بن حمزہ کو شکست دیتا ہے، تورج، دوم، ۱۹۰، ۲۴۶؛ سلیمان اعظم کے ہاتھوں اس کی موت، تورج، دوم، ۲۵۵ ☆

عورتوں کی فرماں روائی، داستان میں

امیر حمزہ کا گذر پردۂ قاف میں ایسے ملک میں ہوتا ہے جہاں عورتیں ہی عورتیں ہیں۔ وہ ایک مقدس درخت کے تنے سے لپٹ جائیں تو حاملہ ہو جاتی ہیں، لیکن ہر حمل سے لڑکی ہی پیدا ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۵؛ ثریا راج نامی ایک ملک جہاں صرف عورتیں ہیں۔ اس کی ملکہ کا نام نمکین شیریں ادا ہے، ہومان، ۱۲۱؛ کوہ پرستوں کا ملک جہاں صرف عورتیں ہیں اور ایک عورت ملکۂ انصرام کوہ پرست ان کی حاکم ہے۔ انھیں مرد کی ضرورت نہیں۔ فرشتگان قدرت انھیں حاملہ کرتے ہیں۔ اس ملک کی تباہی بھی نہایت سنسنی خیز اور تماشا آگیں انداز میں ہوتی ہے، آفتاب، دوم، ۳۳۵ و مابعد؛ طلسم فیروز کے اندر بیت الجمال نامی طلسم جس کی حاکم ملکہ اختر جمال ہے، لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴؛ طلسم صنم کدۂ آزری کی حاکم ملکہ ناوک افگن جادو ہے۔ عجائب سے مملو اس طلسم میں عورتیں ہی عورتیں ہیں، مرد جو ہیں تو سب کے سب نابالغ ہیں۔ حسین الزماں ان کا خدا ہے، لعل، دوم، ۵۱۰ و مابعد☆

عورتوں کے محاورے

یوں تو داستان میں زبان کا ہر اسلوب اور ہر طرز مل جاتا ہے، لیکن عورتوں کے محاوروں اور رعایت لفظی کا یہاں خاص اہتمام ہے۔ چند حوالے جہاں عورتوں کے محاورے کثرت سے ہیں، ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

نوشیرواں، اول، ۱۰۴ تا ۱۰۵؛ ہوش ربا، سوم، ۲۱۵ تا ۲۱۶، ۳۶۱، ۴۱۸، ۵۰۷، ۵۱۰، ۵۱۲، ۶۴۶ تا ۶۴۷، ۸۵۷؛ آفتاب، اول، ۱۱۲۷ تا ۱۱۲۸؛ آفتاب، سوم، ۳۴۶☆

عورتیں، داستان میں

دیکھیے، ''داستان میں عورتیں''؛ مزید دیکھیے، ''عورتوں کی فرماں روائی، داستان میں''☆

عوق، ابن بروج

ایک دیوانہ جو تین ہزار من کی چوب دست باندھتا ہے، بدیع الملک بھی اس سے عاجز

ہے، تورج، دوم، ۲۴۸؛ لندھور پر حاوی ہو جاتا ہے، لیکن عمرو یونانی کے ہاتھوں خود قتل ہو جاتا ہے۔ اسے قتل کرنے کی تکان سے عمرو کی بھی موت ہو جاتی ہے، تورج، دوم، ۲۵۵؛ مزید دیکھیے، ''عنوق''؛ ''عروج'' ☆

عیار، عیاری

ایک کے بعد ایک عیاریاں، تیزی اور چالاکی سے بھرپور، ہوش ربا، اول، ۱۵۰؛ عمرو اور اس کے ساتھی افراسیاب کو بار بار زک دیتے ہیں اور ذلت تک پہنچاتے ہیں، تحریر نہایت عمدہ، ہوش ربا، اول، ۲۰۶؛ برق کی بہترین عیاری، ہوش ربا، اول، ۲۱۲؛ اسلامیوں کی بے حد شوخ اور ظریفانہ عیاریاں، ہوش ربا، اول، ۳۲۲؛ برق، قران اور ضرغام کی عمدہ عیاریاں، ہوشربا، اول، ۸۱۴؛ عمدہ عیاریاں اور ان کا ترکی بہ ترکی جواب، ہوش ربا، دوم، ۹۲۶؛ براں دوسرے عیاروں کی امداد سے عمرو کی جان بچاتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۸۱۷؛ ضرغام اور برق مل کر ساحروں کے درمیان غضب کی تباہیاں ڈھاتے ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۴۰؛ آدم خور ساحر کے ہاتھوں ضرغام اور برق کی گرفتاری اور مصیبتیں، چالاک انھیں رہا کراتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۳۶؛ عیاران اپنی تمام تر شعبدہ بازیوں اور شاطری کے باوجود بعض اوقات ساحروں کو گرفتار کرنے یا قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۱، ۹۷۵؛ برق، چالاک، اور ضرغام، بیک وقت عمرو عیار کے خلاف نبرد آزما ہوتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۸۳؛ غیر اسلامی عیاروں کی عمدہ عیاری، صندلی، ۳۰۸؛ عیاری کے فن کی تعریف، آفتاب، چہارم، ۵۰۴؛ بدیع الملک (صاحب قران وقت) کے خلاف غیر اسلامی عیاروں کی موثر کارروائیاں، خضران انھیں بالآخر زک دیتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۲۸۰ تا ۲۹۶؛ اسلامی عیاروں کی دوسری اور تیسری پیڑھی کے عیار تمام ساحروں کا صفایا ایک ہی وار میں کر دیتے ہیں، آفتاب، پنجم، دوم، ۶۹۸ ☆

عیارنی/عیارہ

داستان میں عیارائیں خاصی تعداد میں ہیں اور اکثر موثر ہیں۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ داستان میں عورتوں کا مقام بعض حیثیتوں میں مردوں کے برابر ہے۔

داستان میں عیارنی کا ظہور یا پہلی آمد: ترکستان کے بادشاہ فرمان شاہ کی عیارہ جس کا نام فتنہ ہے۔ فتنہ اسلامیوں کو طرح طرح سے جھکائیاں دیتی ہے، عمرو عیار اس پر عاشق ہو جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۲۶ تا ۴۳۳؛ عمرو کو یاقوت ملک نامی ایک نہایت تیز طرار عیارہ سے عشق ہو جاتا ہے، اس کے شاگردوں کو یاقوت ملک کی عیار بچیوں سے عشق ہو جاتا ہے۔ عمرو اور اس کے ساتھیوں کو یاقوت ملک خوب خوب تنگ کرتی ہے، ایرج، دوم، ۳۹۰ تا ۴۰۴؛ فن عیاری میں یاقوت ملک کی مہارت، ایرج، دوم، ۴۱۷؛ صبار فتار (افراسیاب کی ایک ممتاز عیارنی) اور ضرغام کی جنگ، ہوش ربا، دوم، ۶۴۶؛ افراسیاب اپنی عیارنیوں کو نا اہلی کی سزا دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۱۰؛ چالاک کی جان بچاتی ہیں، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۱۵؛ افراسیاب کی پانچوں عیارنیاں میدان عمل میں، ہوش ربا، چہارم، ۱۰۳۴، و مابعد؛ پانچوں عیارائیں گرفتار ہوتی ہیں۔ ان کا مثالی کردار، ہوش ربا، ششم، ۶۲۷؛ پانچوں عیارائیں اسلام لاتی ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۴؛ اپنے اپنے جوڑی داروں سے ان کا نکاح ہوتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۷ تا ۱۰۳۲؛ عیارنیوں کی افسر عیارنی جس کے لشکر میں ستر ہزار عیارائیں ہیں، سکندری، دوم، ۴۸۱؛ نہایت حسین عیارہ، اسلام مخالف، ضرغام کے عشق میں مبتلا ہو جاتی ہے، تورج، اول، ۳۲۱؛ رستم ثانی کے خلاف چار بڑی عیارنیاں (۱) مرقع، (۲) تصویر، (۳) چنچل، اور (۴) کنچل، طلسم صندل کی لوح کو حاصل کرنے اور رستم ثانی کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوتی ہیں، تورج، دوم، ۸۶۲؛ اسد ثانی اور تین دیگر سرداروں کو عیارنیاں پکڑ لیتی ہیں، تورج، دوم، ۹۲۹؛ مزید دیکھیے، ''چالاک''؛ ''سیمائے اختر پیشانی''؛ ''شعلۂ شمشیر زن''؛ ''صرصر شمشیر زن''؛ ''عمرو عیار، عیاریاں''؛ ''فتنہ بانو''؛ ''قران'' ☆

عین الزماں

اسلامی پہلوان اور بدیع الملک کا ساتھی، آفتاب، اول، ۸ ☆

غزلیں، طلسم خیال سکندری، اول، میں

جیسا کہ ''داستان میں شاعری'' کے تحت مذکور ہوا، داستان میں شاعری بہت ہے، اور طرح طرح کی ہے۔ بعض داستانوں میں غیر ضروری اور طول طویل غزلوں کی بھرمار ہے۔ احمد حسین قمر کی بیان کردہ

داستانوں میں یہ بات عیب کی حد تک پہنچ گئی ہے، لیکن ممکن ہے (غالباً) ترنم سے سنائی جانے کی وجہ سے سامعین کو ان سے اکتاہٹ نہ ہوتی ہو، بلکہ ایک طرح کی راحت (Relief) محسوس ہوتی ہو۔ یہاں نمونے کے طور پر '' طلسم خیال سکندری''، اول، میں درج شدہ غزلوں کی تعداد اور ان غزلوں کے شعرا کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ فہرست صرف غزلوں کو محیط ہے، دیگر اصناف کو نظر انداز کیا گیا ہے:

شاعر کا نام/تخلص	غزلوں کی تعداد
آتش	۶۹
جلال، ضامن علی	۳۱
رعنا، مردان علی خان	۴
صفیر (بلگرامی؟)	۱۳
ضبط (لکھنوی؟)	۱
قمر، احمد حسین	۳
لاادری (اردو)	۱۲
لاادری (فارسی)	۲۱
مخفی (شہزادی زیب النسا سے منسوب)	۹
ناسخ	۳۲
نسیم دہلوی	۴۶
نظام (رامپوری؟)	۲
نور لکھنوی	۱۷
ہندی (آغا حجو؟)	۳۶
میزان	۳۰۱

چونکہ اصل داستان کے صفحات کی تعداد ۸۹۱ ہے، اس لئے غزلوں کا اوسط ہر تین صفحے پر ایک غزل کا بیٹھتا ہے۔ آتش (۶۹)، نسیم دہلوی (۴۶)، [آغا حجو] ہندی (۳۶)، ناسخ (۳۶)، اور ضامن علی

جلال (۳۱) کی غزلیں دو تہائی سے زیادہ یعنی ۲۰۴ ہیں ☆

غضنفر بن اسد

دیوانوں کو قزاقوں کے گروہ کی صورت میں مجتمع و منظم کرتا ہے، بقیہ، اول، ۵۶۹؛ نسیم جالندھری اسے جنسی معاملات میں مشغول رکھتی ہے تا کہ وہ افراسیاب کا سامنا نہ کرے (یعنی بزعم خود اس کی حفاظت کرتی ہے)، بقیہ، اول، ۵۷۸؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۷۷۷؛ قزاقی اور سفاکی، ہفت پیکر، اول، ۶۰۶،۳۰۹؛ قزاقی اور گھناؤنا طرز عمل، لیکن نماز بھی پڑھتا ہے! ہفت پیکر، سوم، ۴۹۷، ۵۱۴؛ امیر حمزہ سے گستاخانہ پیش آتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۵۶۷، ۵۷۹؛ مزید گھناؤنا طرز عمل، ہفت پیکر، سوم، ۷۷۹؛ دشمنوں کے لالچ اور حماقت کا فائدہ اٹھا کر ان کی صفوں میں اختلال و افتراق پیدا کرتا ہے، سکندری، دوم، ۲۱۸ تا ۲۲۸ ☆

فاضل شیر دل

لندھور کا بھتیجا، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰؛ دجال خونخوار کے حملۂ ہندوستان کے دوران دجال خونخوار کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۵۶۲ ☆

فتانہ

صلصال بن دال کے عیار یزک خطائی کی بیٹی، اس کے حسن کی جھلک دیکھ کر تمام عیاران حمزہ اس پر عاشق ہو جاتے ہیں۔ عمرو عیار کو قران لالچ دیتا ہے کہ استاد آپ فتانہ مجھے دلوا دیجیے تو صلصال کا خزانہ آپ کی نذر کروں گا، نوشیرواں، دوم، ۵۸۳ و مابعد؛ عمرو عیار اس غرض سے یزک کے گھر جاتا ہے کہ عیاری کر کے فتانہ کو اٹھا لائے، لیکن کامیابی نہیں ہوتی، نوشیرواں، دوم، ۵۹۹ و مابعد؛ مہتر قران جذبۂ عشق سے مغلوب ہو کر فتانہ کو خود ہی اٹھا لاتا ہے۔ فتانہ اس سے راضی ہو جاتی ہے نوشیرواں، دوم ۷۰۳ ☆

فتنہ

یہ فتنہ بانو بن فرمان شاہ سے مختلف ہے اور عیارہ نہیں ہے۔ عمرو عیار سے اس کی شادی، اسے

حمل ٹھہرتا ہے جس سے فرخ پیدا ہوگا، نوشیرواں، اول، ۴۵۰؛ مہر نگار کی رفیق خاص، ہومان، ۶۸۰؛ سمک عیار اس کے چالاک ترین بیٹوں میں سے ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۱۲؛ وہ شاپور اور چالاک کی بھی ماں ہے، بالا، ۴۲۸، (لیکن شیخ تصدق حسین کو شک ہے کہ چالاک اس کے بطن سے ہے)، نوشیرواں، دوم، ۵۱۲؛ عمدہ عیاری کر کے مہر نگار کو گرگیں اور میلاد سے بچاتی ہے اور بعد میں انھیں قتل بھی کرا دیتی ہے، عمدہ تحریر، ہومان، ۷۱۰ تا ۷۱۹ ☆

فتنہ بانو

فرمان شاہ کی بیٹی، بے حد حسین اور نہایت عمدہ عیارنی، عمرو اس کے عشق میں مبتلا ہوتا ہے اور اس کے حسن سے اس درجہ متاثر ہوتا ہے کہ ''جوش الفت'' کی وجہ سے اپنی ہی تردید کر بیٹھتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۲۶؛ عمرو کی گرفتاری اور اپنی حفاظت میں اس کی عمدہ عیاری، قران کے ذریعہ عمرو کی رہائی ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۳۴؛ سوار چرمی لباس کی قید سے قران اسے آزاد کراتا ہے۔ وہ اسلام قبول کر لیتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۶۰ ☆

فحاشی

داستان کے بارے میں عام تصور یہ ہے کہ اس میں فحاشی بہت ہے اور یہ ''بہو بیٹیوں'' کے پڑھنے یا سننے کی چیز نہیں ہے۔ لیکن فحاشی کی تعریف تقریباً ناممکن ہے، الا یہ کہ ہم کہیں کہ وہ تحریر فحش ہے جس میں اعضائے جنسی اور اعمال جنسی کے نام صاف کھلے کھلے لکھے ہوں اور ان کو جنسی عمل یا جنسی لطف اندوزی سے براہ راست متعلق کیا گیا ہو۔ لیکن یہ تعریف بہت کارآمد نہیں ہے اور بہت محدود بھی ہے۔ بہت سی تحریریں اعضائے جنسی/ اعمال جنسی کے کھلے بیان کے بغیر بھی فحش ہو سکتی ہیں اور بعض لوگوں کی نظر میں ''بوسہ/ آغوش/ لپٹنا/ گلے لگانا'' وغیرہ الفاظ بھی فحش ہو سکتے ہیں۔ فحاشی کا تصور مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہو سکتا ہے۔ بہر حال، کام چلاؤ تعریف کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس تحریر میں فحاشی ہے جس میں جنسی اعضا/ اعمال کا بیان کھلا ہوا اور نام لے کر ہوا ہو اور جس کا مقصد جنسی لذت اندوزی پیدا کرنا ہو۔

لیکن ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ فحاشی کی جو بھی تعریف متعین کی جائے، داستان میں ایسی

عبارتیں بہت ہی کم ہیں جنھیں شائستگی اور تہذیب کے خلاف کہا جا سکے۔لیکن یہ بھی ہے کہ ایسی عبارتوں میں کئی ایسی ہیں جن میں جنسیاتی یا شہوت آمیز عناصر موجود ہیں۔اس کے ساتھ یہ بھی کہا جانا چاہیئے کہ ہماری کئی مثنویاں بھی ایسی ہیں جن میں جنسیاتی یا شہوت آمیز اشعار بعض جگہ بہت نمایاں ہیں۔اور جدید اردو فکشن (افسانہ و ناول) تو ایسے معاملات کے بیان میں چنداں تکلف نہیں کرتا۔لہٰذا جنسی یا شہوانی معاملات کے ذکر مین داستان گو تنہا نہیں ہے۔اور کمیت کے اعتبار سے دیکھیں تو داستان میں ان عناصر کا وجود آٹے میں نمک کے برابر ہے، اور فحاشی جو تعریف ہم نے اوپر متعین کی ہے، داستان کی کوئی عبارت اس پر پوری نہیں اترتی۔

فحاشی کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ہمارے یہاں کئی لفظ ہیں لیکن ان میں سے کسی لفظ کی تعریف قطعی طور پر نہیں ہو سکتی۔ان میں سے بعض کے تو معنی بھی فحاشی نہیں، لیکن ہم انھیں جس مفہوم میں برتتے ہیں وہ ''فحاشی'' کے بہت قریب ہے۔مندرجۂ ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں:

رکاکت

ابتذال

سوقیانہ پن

عامیانہ

عریاں

''رکاکت'' کے معنی ہیں، عقل کا سست ہونا، اپنے گھر والوں کے لئے غیرت مند نہ ہونا۔اس شخص کو بھی رکیک کہتے ہیں جس کے گھر والے اس سے خوف نہ کریں۔اس سے غالباً ''بے حیائی'' کے معنی اردو والوں نے بنائے اور پھر موجودہ معنی، یعنی ''تہذیب سے گرا ہوا ہونا'' نکلے۔

''ابتذال'' کے معنی ہیں، کسی چیز کو خرچ کر ڈالنا، کسی کپڑے کو بار بار پہننا، کسی چیز کا دھیان نہ رکھنا۔ان سے مجازی معنی نکلے، کسی چیز کا بے اعتبار اور بے قدر ہونا۔لہٰذا علم بیان کی اصطلاح میں وہ مضمون مبتذل کہلایا جو بار بار باندھا گیا ہو اور اس طرح اپنی قدر و اعتبار کھو چکا ہو۔یہاں سے ''عامیانہ'' اور پھر ''بازاری'' کے معنی نکلے۔ان معنی سے نئے معنی ''خلاف تہذیب'' برآمد کئے گئے۔

''سوقیانہ'' کے معنی ظاہر ہیں کہ یہ لفظ ''سوق'' سے نکلا ہے۔ ''سوق'' کے معنی ہیں ''بازار''، لہٰذا اس سے ''بازاری/ عامیانہ/خلاف تہذیب'' معنی برآمد ہوئے۔

''عامیانہ'' اور ''عریاں'' کے معنی پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ سب الفاظ اردو میں کبھی کبھی ''فحش'' کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، حالانکہ ''عامیانہ/عریاں'' بیان کے لئے ضروری نہیں کہ وہ فحش بھی ہو۔ بہر حال، ہمارے یہاں ''فحش / عامیانہ، رکیک/ تہذیب سے گرا ہوا/ بازاری/فحش/مبتذل/عریاں'' یہ سب کلمات اور فقرے اور ان کی طرح کے کچھ اور کلمات اور فقرے اب کم و بیش ہم معنی ہو گئے ہیں۔

انگریزی میں Obscenity اور Pornography دو الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان تفریق بہت مشکل ہے۔ لیکن مختصراً کہہ سکتے ہیں کہ وہ تحریر Obscene ہے جس میں جنس کے معاملات کو کھل کر بیان کیا گیا ہو، لیکن ایسے بیان کا مقصد، یا خاص مقصد، جنس سے لطف اندوزی، یا جنسی شہوانی ہیجان پیدا کرنا نہ ہو۔ اس کے برخلاف، Pornography اس تحریر کے لئے لاتے ہیں جس میں جنس کے معاملات کو کھل کر بیان کرنے کا مقصد جنس سے لطف اندوزی ، یا جنسی ہیجان پیدا کرنا ہو۔ انگریزی میں ایک لفظ Prurience بھی ہے، جس کے معنی ہیں، جنسی معاملات کا نہایت دلچسپی اور کثرت سے بیان، اس قدر کہ وہ ناگوار گذرے یا وہ مریضانہ معلوم ہو۔ اردو میں ان الفاظ کے لئے جامع اور متبادل الفاظ نہیں ہیں۔

ظاہر ہے کہ اردو ادب کی جن تحریروں، اور جن زبانی بیانیوں سے ہم بحث کر رہے ہیں، ان پر مندرجہ بالا تینوں میں سے کوئی اصطلاح جاری نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمیں بے حد سخت معلم اخلاق بننا ہو، یا ہمیں کوئی دشمنی نکالنی ہو، تو بہت سے بہت منٹو، میرا جی، اور عصمت چغتائی کی بعض تحریروں کو Obscene اور Prurient کے بین بین کہیں رکھ سکتے ہیں۔ فحاشی بمعنی Pornography کی ضمن میں تو اردو کی کوئی ادبی تحریر، یا داستان کی کوئی بھی عبارت نہیں آتی۔ داستان میں سراپا پر مبنی بعض نظم و نثر، اور ایک آدھ دوسری عبارتیں ایسی ہیں جنھیں ''نرم فحاشی'' یعنی SoftPornography کے تحت رکھا جا سکتا ہے۔ باقی جو کچھ ہے اسے آپ ''مبتذل'' کہہ لیں، ''سوقیانہ پن'' کہہ لیں، یا ''رکاکت'' کہہ لیں۔ لیکن

یہ سب الفاظ ہمارے یہاں بہت منفی اور ناپسندیدہ تصور پیدا کرتے ہیں۔ اور داستان کی ''مبتذل'' عبارتوں میں بھاری کثرت ایسی عبارتوں کی ہے جن میں شوخی اور کھلنڈرے پن اور ظرافت کے عناصر ''فحاشی'' پر پوری طرح حاوی ہیں۔

داستان کے پورے مزاج اور فضا کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے حسب ذیل عنوان قائم کئے ہیں:

براز یات، یعنی Scatology

ظرافت، سوقیانہ یا عمومی

ظرافت، فحاشی آمیز

داستان میں ایک شے اور بھی ہے جس کے لئے ہمارے یہاں کوئی لفظ نہیں۔ انگریزی میں اسے Incest کہتے ہیں۔ اردو میں شرعی اصطلاح ''زنا بالمحرم'' سے کام چلایا جاسکتا ہے۔ مراد یہ کہ ایسے شخصوں کے درمیان جنسی فعل کا وقوع جن کا آپس میں نکاح حرام ہے۔ داستان میں (خاص کر احمد حسین قمر کے یہاں) کئی ساحر اور ساحرائیں ایسے پیش کئے گئے ہیں جن میں زنا بالمحرم عام ہے، یا جائز ہے، بلکہ ایک آدھ جگہ تو مستحسن ہے۔ اس بات کا ذکر جس طرح کیا گیا ہے وہ آج کی طبیعتوں پر بہت ناگوار ہوگی اور اسے Prurience کے تحت رکھیں تو غلط نہ ہوگا۔ زنا بالمحرم کا وقوع بہت کم ہونے کے باعث ہم نے اس کا الگ عنوان نہیں قائم کیا ہے۔ اس کی مثالیں ''ظرافت، فحاشی آمیز'' میں مذکور کر دی گئی ہیں۔ دیکھئے، ''برازیات''؛ ''ظرافت، سوقیانہ یا عمومی'' ☆

فرامرز بن قارن عدنی

قارن شاہ عدنی کو قتل کر کے امیر حمزہ اس کے بیٹے فرامرز کو اس کی جگہ دے دیتے ہیں، لیکن ان کے دل میں کچھ بے نام سی خلش ہے اور فرامرز کو دیکھ کر ان کا دل کانپتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۷۷؛ مہر نگار کی خودکشی کے بعد امیر حمزہ فقیری لے لیتے ہیں، فرامرز کا عیار کہنگ ان پر قابو پالیتا ہے، فرامرز بن قارن انھیں عقابین پر مقید کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۵۲؛ کرب کے ہاتھوں فرامرز کی موت، لیکن علم

شاہ اس پر ناخوش ہوتا اور کرب کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۰۲ ☆

فرامرز، بن نوشیرواں

نوشیرواں اور زر انگیز [بعض جگہ مہر انگیز بھی نام ملتا ہے] کے یہاں اس کی پیدائش، نوشیرواں، اول، ۱۰۵؛ گلیم گوش کو تعینات کرتا ہے کہ جا کر مہر نگار کو قتل کرو (مہر نگار اور فرامرز سگے بہن بھائی ہیں)، نوشیرواں، دوم، ۳۴۰؛ اپنے باپ کو تخت سے ہٹا دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۸۹؛ نغرہ، کوچک، ۵۱؛ لقا کے ساتھ ہو جاتا ہے، ایرج، دوم، ۷۰۸؛ قباد کے قاتل گلیم گوش پر خفا ہوتا ہے، عمرو کے ہاتھوں گلیم گوش کی موت ہوتی ہے، ہومان، ۷۰۰ ☆

فرامرز عاد مغربی، بن شاہ ہلال زریں تاج

اس کی بہن آذر ملک کے دل میں خیال آتا ہے کہ فرامرز کو دشمن سے خطرہ ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۳۰ تا ۴۳۱؛ ملک زادہ قمر زاد (جو ایک پری کے بطن سے امیر حمزہ کا بیٹا ہے) دونوں بہن بھائی کی جان بچاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۵۹؛ فرامرز بن قارن عدنی اور فرامرز عاد مغربی کے درمیان عمدہ جنگ، نوشیرواں، دوم، ۴۷۸؛ اس کی بیٹی یاقوت ملک کی شادی کرب (بن عادی وعادیہ بانو) سے ہوتی ہے، وہ امیر حمزہ کے سامنے بلا جنگ سپر اندختگی پر آمادہ ہے لیکن امیر انکار کر دیتے ہیں، ہومان، ۵۵۵؛ امیر کا پنجہ اس پر قابض ہو جاتا ہے لیکن وہ قبول اسلام سے انکار کر دیتا ہے۔ امیر حمزہ اسے قتل نہیں کرتے، قید کر دیتے ہیں، ہومان، ۵۵۶؛ سہیل مغربی اور گلیم گوش عیاران فرامرز اسے چھڑا لیتے ہیں لیکن وہ بزور عیاری آزاد ہو نا پسند نہیں کرتا اور قید میں واپس چلا جاتا ہے، ہومان، ۵۸۴ تا ۵۸۸؛ اسلام قبول کرتا ہے، امیر حمزہ اسے ''پسر خواندہ'' کرتے ہیں اور کرب کے بائیں بیٹھنے کی جگہ دیتے ہیں، ہومان، ۵۹۳؛ نغرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸ ☆

فرخ، ابن عمرو عیار، از بطن فتنہ بانو

پیدائش کی پیش آمد، نوشیرواں، اول، ۶۸۱؛ عمرو بن حمزہ کا عیار بنتا ہے، دوران شکار عمرو بن حمزہ کو ایک کھیت میں آہو کا تعاقب کرنے سے منع کرتا ہے، ہومان، ۲۷۸ ☆

فرخ بخت سلطان، ابن فرخ شہسوار/شہسوار قلندر، بن امیر حمزہ

اس کی ماں کا نام نخشی ہے، نقاب دار یاقوت پوش کے روپ میں قاسم اس کو ہزیمت دیتا ہے، ہومان، ۴۴۲ ☆

فرخ شہسوار، بن امیر حمزہ

اس کی ماں کا نام مشکبوے کاکل کشا ہے، وہ سلیمان فارسی کی بیٹی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۳۶؛ پیدائش، نوشیرواں، دوم، ۱۴۲؛ اسے شہسوار قلندر بھی کہتے ہیں، نعرہ، بالا، ۴۳۹؛ یاقوت سحر کے زور سے اس کو شکست دی جاتی ہے، بالا، ۵۵۶؛ نخشب کے بادشاہ الپ خان کی بیٹی سرو قامت پر عاشق ہوتا ہے۔ الپ خان راضی ہو جاتا ہے اور دونوں کی شادی کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۷۸ تا ۵۷۹؛ شیران شیر سوار سے جنگ کرتا ہے، زخمی ہو کر میدان خالی کرتا ہے، پھر اس کی ملاقات بدیع الزماں سے ہوتی ہے، ہومان، ۲۳۹؛ طہماس کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے، بالا، ۷۲۸ ☆

فرہاد خاں یک ضربی، ابن لندھور

اس کی ماں کا نام جہاں افروز، بنت شاہ اجروکیہ ہے۔ پیدائش کی پیش آمد، نوشیرواں، اول، ۶۸۱؛ مکہ معظمہ اور حضرت عبدالمطلب کو مصیبت میں چھوڑ کر چلے آنے سے لندھور انکار کرتا ہے تو فرہاد خاں اس سے جنگ کرتا ہے۔ لندھور کے ساتھ اس کی انفرادی جنگ فیصلہ کن نہیں ثابت ہوتی تو اس کا مختلف البطن بھائی ارشیون اس کے مقابل ہوتا ہے لیکن گرفتار کر لیا جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۴۳؛ اپنے عیار طیفور سے لندھور کو اٹھوا منگاتا ہے اور لندھور اور ارشیون کو قتل کرانے کا ارادہ کرتا ہے، لیکن نورالدہر جو قلندر کے بھیس میں ہے، ان کو بچالاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۲۲ تا ۴۲۳؛ نورالدہر کو گرفتار لیتا ہے، لیکن اب اسے عقل آجاتی ہے اور توبہ کر کے اسلام قبول کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۳۴؛ ایک بار پھر گمراہ ہو کر فرامرز کی فوج میں شامل ہوتا ہے اور لندھور سے جنگ کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۹۰ ☆

فریطاکوک عقرب چشم

ایک بادشاہ جو لقا کے بھائی بقا کو خدا مانتا ہے۔ اس کی بیٹی ناہید کج ابرو پر عمرو بن رستم عاشق ہو

جاتا ہے اور ایک حیلہ کر کے اسے لے آتا ہے۔ فریطا کوک اور اسلامیوں میں جنگ ہوتی ہے۔ فریطا کوک زخمی ہو جاتا ہے، ساتھ ہی رستم علم شاہ بھی زخمی ہوتا ہے۔ امیر حمزہ مرہم سلیمانی فریطا کوک کے لئے بھیجتے ہیں لیکن وہ اسے لینے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس درمیان بقا بھی پہنچ جاتا ہے اور فریطا کوک عقرب چشم پر طنز کرتا ہے کہ تیری بیٹی ہی بدکار تھی، میں کیوں تیری مدد کرتا۔ فریطا کوک غیرت اور غصے میں آ کر مذہب لقا پر لعنت بھیجتا ہے اور خودکشی کر لیتا ہے۔ مرنے کے پہلے وہ امیر حمزہ کو کہلاتا ہے کہ یا تو ناہید کج ابرو کو قتل کر ڈالیں یا عمرو بن رستم سے اس کا نکاح کر دیں، گلستان، سوم، ۱۷۵ تا ۱۸۶ ☆

فضل بن گیا ہور، بن گیا ہور خون آشام

جنگ کئے بغیر بدیع الزماں کا مطیع ہو جاتا ہے اور اسلام قبول کرتا ہے، کوچک، ۱۵۹ انعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸ ☆

فہرستیں

جیسا کہ ہم جلد اول میں دیکھ چکے ہیں، اشیا کی طویل فہرستیں زبانی بیانیہ کا ایک عنصر ہیں۔ داستان گو جب کسی شے (مثلاً کھانا، یا جانور) کا بیان کرتا ہے تو اس شے کی مختلف انواع کی فہرست (اور اکثر طویل فہرست) بھی بیان کرتا ہے۔ داستان (مختصر) میں فہرستیں خاصی نمایاں ہیں۔ میر باقر علی کی داستان گوئی کے جو حالات ملتے ہیں ان میں بھی فہرستوں کا خاص تذکرہ ہے کہ میر باقر علی اشیا کی لمبی لمبی فہرستیں بیان کرتے تھے۔ داستان (طویل) میں فہرستوں کا عمل دخل نسبۃً بہت کم ہے، شاید اس وجہ سے کہ داستان خود ہی بہت طویل ہے اور اس میں ہر طرح کی اشیا کی بہتات ہے۔ لیکن داستان (طویل) سے فہرستیں بالکل غائب بھی نہیں ہیں۔ ذیل میں چند اہم فہرستوں کا ذکر کرتا ہوں:

کھانے، نوشیرواں، اول، ۱۱۱؛ اشک، ۲۱۷؛ بیماریاں، نوشیرواں، اول، ۵۳۸؛ ہتھیار، نوشیرواں، اول، ۷۷۹، ۷۸۴؛ امیر حمزہ کے اسلحہ، ہومان، ۵۵۰، ۶۳۰؛ موسیقی کے ساز، کوچک، ۶۳۴؛ راگ اور راگنیاں، کوچک، ۶۳۴؛ شکاری پرندے، کوچک، ۶۴۶؛ اسلامی سردار، بالا، ۳۲۱؛ اسلامی سرداروں کی بہت طویل فہرست، ایرج، اول، ۶۰؛ جھوٹے خداؤں کی ایک طویل فہرست، ہوش

ربا، سوم، ۸۴۴؛ پرندے، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۹۱؛ بانہ ہائے صاحب قرانی، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۴۲؛ عمرو عیار کے تحفہ جات، ہوش ربا، ششم، ۱۹ تا ۲۰؛ دست چپی اور دست راستی، صندلی، ۲۱۳؛ پھول، آفتاب، اول، ۶۰۲؛ پھول، آفتاب، دوم، ۲۳۱؛ غیر اسلامیوں کے دیوی دیوتا، آفتاب، چہارم، ۵۶۲؛ گذشتہ اور موجودہ سرداران حمزہ، آفتاب، چہارم، ۶۹۶؛ کھانے، لعل، دوم، ۷۹، ۴؛

بیانیہ کے مثالی نمونے (Paradigm) مدتوں باقی رہتے ہیں، بلکہ شاید کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس بنیادی اصول کی کارفرمائی کا ثبوت بعض اوقات غیر متوقع حالات اور دور دراز کی جگہوں میں ملتا ہے۔ مثلاً فہرست سازی کا شوق ہمیں موجودہ زمانے کے ایک نہایت مقبول، اور عوام میں بے حد ہر دل عزیز امریکی ناول نگار جان گریشم (John Grisham) کے یہاں بھی ملتا ہے۔ اس کے ایک ناول The Last Juror (مطبوعہ Arrow Books، ۲۰۰۴) کے صفحہ ۹۰ پر ایک فہرست ملاحظہ ہو:

Her garden had produced most of the meal. She and Esau grew four types tomatoes, butterbeans, string beans, black-eyed peas, crowder peas, cucumbers, eggplant, squash, collards, mustard greens, turnips, vidalia onions, yellow onions, green onions, cabbage, okra, new red potatoes, carrots, beets, corn, green peppers, cantaloupes, two varieties of watermelon, and a few other things she couldn't recall at the moment.

آگے چل کر ایک معمولی سی ہانڈی جسے Pot Roast کہتے ہیں، اس کے پکانے کی ترکیب یوں لکھی ہے (صفحہ ۱۳۸):

Take a beef rump roast, leave the fat on it, place it in the bottom of the pot, then cover it with new potatoes, onions, turnips, carrots, and beets; add some salt, pepper, and water, put it in the oven on slow bake, and wait five hours.

معلوم ہوا کہ داستان گو ہی نہیں، جدید ناول نگار کو بھی دنیا کے مختلف ہنروں اور فنون کی

تفصیلات کی مہارت ہونا چاہیئے، اور اس کا جی چاہے تو اسے اپنی معلومات کی نمائش کے لئے اشیا کی فہرستیں اور ان کا طریق استعمال بھی بتانے سے گریز نہ کرنا چاہیئے۔ داستان میں بیانیہ کے اسالیب اور طرق کا خزانہ موجود ہے، ضرورت تلاش اور مہم جوئی کی ہے ☆

فیروز

طلسم فیروز کا غاصب بادشاہ، لعل، دوم، ۲۳ تا ۲۴؛ مزید دیکھئے، ''طلسمات'' کے تحت، ''طلسم فیروز'' ☆

فیروزہ بن عمرو عیار

وہ بارگاہ سلیمانی کی داروغگی میں کرب کا نائب بھی ہے، ہومان، ۲۰؛ دلچسپ عیاری، ہفت پیکر، دوم، ۲۵۸؛ اس کے پاس سینکڑوں چابیاں ہیں، ہفت پیکر، دوم، ۹۳۸؛ لڑکیاں اس کی آواز پر عاشق ہو جاتی ہیں لیکن اس کی بدصورتی سے نفرت کرتی ہیں اور جب وہ ان سے کہتا ہے کہ اسلام قبول کرو اور مجھ سے شادی کر لو تو انکار کر دیتی ہیں، ہفت پیکر، دوم، ۸۴۶؛ دلچسپ اور نئی عیاری، جمشیدی، اول، ۱۳۲؛ کئی لوگوں کو رہا کراتا ہے، جمشیدی، اول، ۲۲۶؛ کچھ حیرت انگیز بلاؤں سے اس کا سامنا، جمشیدی، اول، ۵۲۴؛ بہترین اور نئی عیاری، سکندری سوم، ۱۳۲ و مابعد ☆

فیروزۂ گوہر تاجدار

دیکھئے، ''مہر گوہر تاجدار'' ☆

فیل میمونہ مبارک

لندھور کی خاص سواری کا ہاتھی، زمرد شاہ ثانی کے خلاف جنگ کے دوران زخمی ہو کر اس کی موت ہوتی ہے، لعل، اول، ۱۹ ☆

قاسم، ابن علم شاہ، ابن حمزہ

اس کی ماں ملک خاور کی شہزادی ہے۔ پیدائش کی پیش آمد اور پھر پیدائش کی خبر، نوشیرواں،

دوم، ۵۴۹، ۵۷۵: پیدائش پر ملک ترک اس کا اتالیق مقرر ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۶۹: عالم طفولیت ہی میں امیر حمزہ سے بانہ ہائے صاحب قرانی طلب کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۰۷: طلسم افرسیاب کی فتاحی کرتا ہے اور تیغۂ پلارک افراسیابی حاصل کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۶۴: خود کو بدیع الزماں کا ''ہوا خواہ، مطیع اور فرماں بردار'' کہتا ہے، ہرمز، ۱۱۱۹: گنجاب کی فوج اور طریق جنگ بہتر ہونے کی وجہ سے گنجاب سے شکست کھاتا ہے، کوچک، ۴۰۸: دوران جنگ ''علی! علی!'' کا نعرہ بلند کرتا ہے، کوچک، ۶۶۷، ۶۸۲: اس کی معشوقہ ماہ تاجدار کی شادی کسی اور سے کی جارہی ہے، وہ خودکشی کر لیتی ہے، کوچک، ۶۸۶: نعرہ، بالا، ۲۳۷، بقیہ، اول، ۱۱۵، ہوش ربا، چہارم، ۷۲۶، ۸۰۸، ۹۶۸، نورافشاں، اول، ۲۳۲، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۵۷، سوم، ۳۸۲، ۶۸۲، ۸۰۱، سکندری، اول، ۱۰۰، جمشیدی، اول، ۴۲، جمشیدی، دوم، ۷۲۳، سلیمانی، اول، ۶۱۳، ہومان، ۶۶۷: القاب و خطابات، ہوش ربا، چہارم، ۸۳۹: اولاد نہ ہونے کا غم کرتا ہے، لیکن ایرج دراصل اسی کا بیٹا ہے، ایرج کی ماں گیتی افروز ہے، ایرج، اول، ۲۵، ۴۵۵، ایرج، دوم، ۱۷، ۴۵، ۷۴: گیتی افروز کے ساتھ بدتہذیبی سے پیش آتا ہے، لیکن گیتی افروز نہایت وقار و تمکین سے جواب دیتی ہے، ایرج، دوم، ۶۵۷: طلسم ہوش ربا میں صرصر عیارہ اسے گرفتار کر لیتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۹۱۹: منھ کی بدبو سے ساحرہ کو پہچانتا ہے اور اثنائے مباشرت اسے بیدردی سے قتل کر دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۲۶: ایرج اور بدیع الزماں عین جنگ میں آپس میں لڑتے بھڑتے اور بدکلامیاں کرتے ہیں، نورافشاں، دوم، ۷۴۱: نام و نمود حاصل کرنے کی غرض سے لشکر حمزہ چھوڑ دیتا ہے، نورافشاں، سوم، ۲۹: دست چپی اور دست راستی کی آویزشوں میں پڑنے اور بے فائدہ باہمی چپقلش میں گرفتار ہونے پر امیر حمزہ خفا ہوتے اور قاسم اور بدیع الزماں کی سرزنش کرتے ہیں۔ اس کے بعد دونوں مل کر مشترک دشمن کے خلاف صف آرا ہوتے ہیں اور بہترین اخلاق بہادرانہ کا مظاہرہ کرتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۶۸۲: اس کی شکل و صورت اور شفق سے اس کے عشق کا اچھا بیان، ہفت پیکر، سوم، ۲۴۹: امیر حمزہ کے ساتھ گستاخی سے پیش آتا ہے، سکندری، دوم، ۷۹۲: ایک پتھر کی مورت اس پر ''عاشق'' ہو جاتی ہے۔ قاسم کی ایک اور چاہنے والی اسے ''قتل'' کر دیتی ہے، جمشیدی، اول، ۴۱۲: عجب ہیبت ناک اور ڈرامائی موت مرتا ہے۔ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں لہٰذا وہ اپنے مدمقابل کی گردن چبا ڈالتا

ہے۔اس کے تعب سے اس کی موت ہو جاتی ہے، تورج، اول، ۵۴۷؛ اس کا لقب لعل خفتان خاوری ہے، اس کی ماں خورشید خاوری ہے، لہٰذا اسے خاور میں دفن کیا جاتا ہے، آفتاب، اول، ۱۰۹۱؛ خورشید خاوری اس کے مزار سے ہٹتی نہیں، آفتاب، دوم، ۱۲۰؛ قاسم کے مزار پر خورشید خاوری کی موت، آفتاب، چہارم، ۳۷۷☆

قبابہ ٔچینی

دیکھئے، ''کبابہ ٔچینی'' ☆

قباد، شاہ مدائن

نوشیرواں کا باپ، ایک خواب دیکھتا ہے جس کی تعبیر بزرجمہر بیان کرتا ہے لیکن اس کے پہلے وہ اپنے باپ کے دشمن الققش کی تذلیل وتضحیک کراتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۲ تا ۲۸؛ اس کی موت اور نوشیرواں کی تخت نشینی۔ بزرجمہر اسکا وزیر اس شرط پر بنتا ہے کہ وزیر کے فیصلوں میں نوشیرواں دخل انداز نہ ہوگا، نوشیرواں، اول، ۴۳ ☆

قباد شہریار ابن امیر حمزہ، شاہ اسلامیان

مہر نگار کے بطن سے اس کی پیدائش۔ پرنانا کے نام پر عمرو اس کا نام قباد رکھتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۸؛ شاہ اسلامیان مقرر ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۰۲؛ حضرت آدم اسے تحائف اور برکات عطا کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۱۲ تا ۲۱۳؛ علم شاہ بن حمزہ قباد کی توہین کرتا ہے۔ قباد آزردہ ہو کر لشکر حمزہ سے چلا جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۸۴؛ امیر حمزہ اس معاملے میں علم شاہ کی طرف داری کرتے ہیں، قباد اور مہر نگار کی نہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۰۰؛ فیروزۂ زہر خوار، موت اعظم، شاہ صفا ترک، عرشی تاجدار، قرشی تاجدار اس کے خاص سردار ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۶۵؛ نعرہ، ہومان، ۵۸۳؛ حضرت آدم قباد کو تلقین کرتے ہیں کہ اپنے باپ سے معافی مانگو، ابھی کئی بڑے بڑے کام تم سے سرزد ہونے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۴۳؛ ماہ مغربی سے اس کی شادی، ہومان، ۶۷۶ و مابعد؛ ماہ مغربی کے بطن سے سعد

بن قباد پیدا ہوگا۔ قباد وعدہ کرتا ہے کہ میں تمھیں تمام بیویوں کے اوپر رکھوں گا، ہومان، ۶۹۱؛ موت کی پیش آمد اور موت کا نہایت عمدہ بیان، ہومان، ۶۹۱ تا ۶۹۹؛ فرامرز کے عیار گلیم گوش کے ہاتھوں قباد کا قتل، نوشیرواں، دوم، ۳۴۸؛ اس کی موت کی مختلف روایتیں یک جا بیان ہوئی ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۸۵ تا ۳۹۶☆

قران حبشی

وہ شاہ حبشہ کا فرزند ہے۔ اس کی اوائلی زندگی، ہوش ربا، سوم، ۱۰۷، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۵۶؛ حضرت علی اسے نظر کردہ کرتے ہیں۔ اس کی موت اسی وقت ہوگی جب وہ غنیم کے ہاتھوں قید ہوگا۔ سترہ سو گز لمبا اژدہا، قران اسے مار ڈالتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۵۶ تا ۲۵۹؛ وہ ماہر مغنی بھی ہے، ہومان، ۲۸؛ امیر حمزہ اور عمرو کو مہلہل جادو کے ہاتھوں قتل سحر سے بچاتا ہے، ہومان، ۲۹؛ ''تورج نامہ'' کے وقت اس کی عمر ایک سو بیس برس ہے، تورج، اول، ۴۴۰؛ شور انگیز، اس کی پہلی معشوقہ، بالا، ۱۷۴؛ یاقوت ملک عیارہ کے ہاتھوں عمرو کو زک پہنچتی ہے لیکن قران حبشی اس عیارہ پر قابو پالیتا ہے۔ الماس بادنامی عیارہ جو یاقوت کی ساتھی ہے، وہ بھی قران کے ہاتھوں نیچا دیکھنے پر مجبور ہوتی ہے، ایرج، دوم، ۴۰۴؛ عمرو اور برق کے ساتھ مل کر بہت عمدہ عیاری کرتا ہے، ہوش ربا، اول، ۸۴ تا ۱۰۱؛ شرارہ نامی ایک زبردست ساحرہ کو قتل کرتا ہے، عمدہ بیان، ہوش ربا، اول، ۳۳۱؛ نعرہ، بقیہ، اول، ۲۰۲، ۲۱۲؛ بقیہ، دوم، ۶۰۹، ہوش ربا، سوم، ۵۲۵، ۷۰۶؛ جیحون نامی عیار سے زک اٹھاتا ہے، بقیہ، دوم، ۵۰۳؛ عمدہ عیاری، بقیہ، دوم، ۶۰۹؛ دوبارہ عمدہ عیاریاں، ہوش ربا، دوم، ۶۲، ۶۶؛ برق وغیرہ کے ساتھ مل کر عمدہ مزاحیہ عیاری، ہوش ربا، دوم، ۴۳۸؛ باغبان کے ہاتھوں اسے نیچا دیکھنا پڑتا ہے، پھر قران اپنی مشہور ''درخت والی عیاری'' کے ذریعہ باغبان پر قابو پالیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۲۲۰ تا ۲۲۵؛ قطب طلسم کے ساتھ اپنے سرداروں کی رہائی کے لئے نکلتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۴۸ تا ۱۲۵۳؛ عمرو اور براں کی رہائی کی مہم میں کوکب روشن ضمیر کا ساتھ دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۲۵ تا ۱۳۲۷؛ افراسیاب کو مار ڈالنے کی ترکیبیں سوچتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۵۳؛ عمرو سے اس کا اختلاف اور جنگ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۹۳؛ عمرو اور دیگر

ساتھیوں کی رہائی کے لئے سرگرم عمل ہے، سکندری، دوم، ۴۸۰ تا ۴۸۶؛ عمرو اس کی شجاعت کا اعتراف کرتا ہے، سکندری، سوم، ۷۷۸۱۷؛ آئینۂ سحر میں دور کی جنگ کا حال دیکھتا اور دوسروں کو بتاتا ہے، سکندری، سوم، ۷۹۰؛ تورج مکاری کو کام میں لاکر قران کو قتل کر دیتا ہے، تورج، اول، ۴۶۶۱ تا ۴۶۷؛ لیکن ہم قران کو "آفتاب شجاعت" میں بھی سرگرم عمل دیکھتے ہیں، آفتاب، دوم، ۱۳۰۲؛ قران کی موت کی دوسری روایت یہ ہے کہ وہ چاہ محسن پر جنگ کے دوران عمرو ثانی اور حمزۂ ثانی کی جان بچاتے بچاتے موت کے گھاٹ اترتا ہے، لعل، اول، ۶۰۸ ☆

قران ثالث

جس طرح عمرو عیار کے بیٹے اور صاحب قران وقت کے خاص عیار کا نام عمرو ثانی، اور پھر اسی حیثیت کے حامل اس کے بیٹے کا نام خضران اور عمرو ثالث ہے، اسی طرح قران کے بیٹے کا نام قران ثانی، اور پھر اس کے بیٹے کا نام قران ثالث ہونا چاہیئے تھا، لیکن ہمیں قران ثانی کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ ممکن ہے کہ جس داستان میں ہم اس سے دو چار ہوتے، وہ داستان لکھی ہی نہ گئی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی ہزار کرداروں کے انبوہ میں قران ثانی مجھ سے نظر انداز ہو گیا ہو۔ قران ثالث کا ذکر البتہ کہیں کہیں ملتا ہے اور مختصراً وہ حسب ذیل ہے:

غزالان آہو چشم کو گرفتار کرتا اور اس کو قتل کرتا ہے، لیکن یہ قتل در اصل محض فریب ہے۔ وہ غزالان کو مارتا نہیں، دشمنوں کو چکمہ دینے کے لئے یہ اس کی عیاری ہے، آفتاب، اول، ۹۸۶؛ برق ثانی، سمک ثالث، یزک ثالث، وغیرہ کے ساتھ میدان عمل میں، آفتاب، پنجم، اول، ۸۰۹؛ مزید کارنامے، آفتاب، پنجم، اول، ۸۲۷ و مابعد؛ بہت عمدہ عیاری، گلستان، دوم، ۵۱۹؛ ایک ساحر اس سے اقبال جرم کرانے کی خاطر اسے گرم لوہے سے داغتا ہے، لیکن قران ثالث پھر بھی ثابت قدم رہتا ہے، گلستان، دوم، ۵۶۸ ☆

قرملسپ

اول مضموم۔ اس کا پورا نام گونجیلے، طویل، اور لطف انگیز تحیر افزا داستانی ناموں کا اچھا نمونہ

ہے: قرملسپ، بن غرماسپ، بن طرماسپ، بن طہماس، بن عنقویل دیو پرور۔غیر اسلامی پہلوان اور ارژنگ بن زمرد شاہ کی فوج کا سردار، وہ ساڑھے چھ سو من کا ساطور باندھتا ہے، آفتاب، چہارم، ۳۷۸؛مظفر خون آشام، اور الماس خان دو بڑے اسلامی سرداروں کو قتل کرتا ہے، آفتاب چہارم، ۳۸۲☆

قرناطیس

عیاش اور امرد پرست ساحر+ بادشاہ، سلیمانی، اول، ۶۳۲ و مابعد؛عمرو عیار کا اس سے اچھا مقابلہ، سلیمانی، اول، ۶۷۶ و مابعد؛ توبہ کرتا ہے اور داخل اسلام ہوتا ہے، سلیمانی، اول، ۶۹۳☆

قریشہ [قریشیہ] سلطان بنت امیر حمزہ

آسمان پری اس کی ماں ہے۔اس کا نام کہیں قریشہ اور کہیں قریشیہ ملتا ہے، لیکن قریشیہ زیادہ مروج معلوم ہوتا ہے۔ پیدائش کی پیش آمد، نوشیرواں، اول ۶۹۸؛ اس کی پیدائش کے بعد امیر حمزہ پردۂ دنیا پر واپس جانا چاہتے ہیں لیکن آسمان پری انھیں فریب سے روک لیتی ہے، نوشیرواں، اول، ۷۱۰ و ما بعد؛ نوشیرواں قتل حمزہ کا حکم دیتا ہے لیکن قریشہ سلطان نمودار ہو کر امیر کی جان بچاتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۶؛ متعدد دیو اور انسان اس کے خواہاں ہیں۔وہ ان کے ہاتھوں طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہوتی ہے لیکن ہمت نہیں چھوڑتی، بلکہ کبھی مرعوب بھی نہیں ہوتی۔ دیو کریت اسے بھگا لے جاتا ہے۔وہ جنگ کرتی ہے اور فاروق جنی کو قتل کر کے بھاگ نکلتی ہے۔پھر شب آہنگ دیو اسے پکڑ لینا چاہتا ہے، وہ اسے قتل کر دیتی ہے۔پھر اسے ایک دیو پکڑ لیتا ہے، اس کے بعد خار اشکن دیو اسے گرفتار کر لیتا ہے۔قریشیہ بالکل ہراساں نہیں ہوتی، ہومان، ۷۲ و مابعد؛ باپ کے شانہ بشانہ لڑتی ہے۔اس کا ایک نیا چاہنے والا امیر حمزہ کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ایک اور چاہنے والا خود اپنے بھائی کو بر بنائے رشک قتل کر دیتا ہے۔پھر اس کا ایک اور چاہنے والا آسمان پری کو رہا کراتا ہے اور قریشیہ کا بوسہ لینا چاہتا ہے۔قریشیہ اسے قتل کر دیتی ہے، ہومان، ۸۱ تا ۹۶؛ آسمان پری صحرا میں بھٹکتی پھرتی ہے تو قریشیہ ماں سے کہتی ہے کہ امیر حمزہ کے مصائب تو یاد کرو، ہومان، ۹۷؛ ایک ساحر و عیار کے چنگل سے امیر حمزہ کو رہا کراتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۰۲؛ گرد یہ

بانو اور اس کے نوزائیدہ بچے (یعنی بدیع الزماں بن حمزہ) کی استعانت کرتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۱۳؛ امیر حمزہ صاحبقرانی سے دست بردار ہوتے وقت قریشیہ کا عقد سلیمان ثانی بن عجیل ماہرو سے کر دیتے ہیں، صندلی، ۲۱۶؛ قاسم اور بدیع الزماں کے مابین نہایت عقلمندی سے ثالثی کرتی ہے، کوچک، ۱۸۲، ۱۸۴، ۵۷۷، جمشیدی، اول، ۱ تا ۵۰؛ اورنگ دیو اسے جمشید ثانی کی قید سے آزاد کراتا ہے لیکن خود جمشید کے ہاتھوں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، جمشیدی، دوم، ۲۵۴؛ آسمان پری کو مصیبت سے رہا کرانے کی کوشش میں کئی مردانہ مہمات سے دوچار ہوتی ہے۔ وہ گرفتار ہوتی ہے، رہا ہوتی ہے، پھر گرفتار ہوتی ہے اور آسمان پری کے ساتھ سزائے موت کی مستوجب ٹھہرتی ہے، جمشیدی، دوم، ۲۵۷ تا ۲۷۶؛ ایک عورت جو بظاہر قریشیہ پر عاشق ہے، اس کی جان بچاتی ہے، جمشیدی، دوم، ۲۵۹؛ امیر حمزہ، لندھور، قاسم، ایرج، رستم علم شاہ، نورالدہر اس کی مشترکہ مساعی سے آسمان پری اور قریشیہ بالآخر رہا ہوتی ہیں، لیکن پھر فوراً ہی گرفتار ہو جاتی ہیں، جمشیدی، دوم، ۷۳۳؛ آسمان پری اور امیر حمزہ نے قریشہ کی شادی سلیمان ثانی کر دی ہے، لیکن سلیمان اعظم اس شادی کو پسند نہیں کرتا ہے، حالانکہ قریشہ نے مسلسل ساٹھ سال سے جنگوں اور مہمات میں کامیابی سے شرکت کر کے اپنی لیاقت ثابت کر دی ہے، تورج، اول، ۳۲۶؛ اب وہ قاف کی حکمراں ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۴۷؛ حضرت سلیمان کے مقبرے پر گھمسان جنگ کے دوران کھیت رہتی ہے۔ اس کے بعد اہل قاف کا قتل عام ہوتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۴۶۰ و مابعد؛ لیکن ہمیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ سکندر فرخ لقا اسے اور اس کے شوہر کو موت سے بچاتا ہے (یعنی حضرت سلیمان کے مقبرے پر اس کی موت کی روایت شاید درست نہ تھی)، لعل، اول، ۴۴۶ ☆

قریشیہ ثانی بنت سلیمان ثانی از بطن قریشیہ سلطان

داستان میں اس کی پہلی آمد، تورج، دوم، ۵۳۸؛ پردہ قاف میں سرگرم عمل، آفتاب، چہارم، ۴۷۷☆

قزاق

یہاں ''قزاق'' سے مراد عام ڈاکو یا لٹیرے نہیں، بلکہ دو طرح کے کردار ہیں۔ ایک تو وہ جنھیں

پرانی یورپی تاریخ میں ''ڈاکونواب'' (Robber Baron) کہتے تھے، یعنی بڑے زمیندار، جن کی آمدنی کا بڑا ذریعہ اور اہم مشغلۂ زیست لوٹ مار کے سوا کچھ نہ تھا۔ دوسری طرح کے کرداروں اور ڈاکو نوابین میں فرق صرف اتنا ہے کہ داستان میں جو قزاق ہیں وہ زمیندار سے زیادہ سردار ہیں یا ڈکیتوں کے جرگے کے سربراہ ہیں، لیکن وہ جنگجو بھی ہیں۔ یعنی ضرورت کے وقت وہ جنگ میں شریک ہوتے اور بہادرانہ کارنامے بھی انجام دیتے ہیں۔ جنگجو قزاق زیادہ تر وہ ہیں جو امیر حمزہ کے اخلاف میں ہیں اور انھوں نے کسی باعث قزاقی اختیار کر لی ہے۔ داستان کے کرداروں میں قزاق کی نوع (Category) کس نے شامل کی اور کیوں، یہ کہنا بہت مشکل ہے۔ بہر حال یہ تقریباً طے ہے کہ ''دیوانہ'' کی نوع کے مانند قزاق کی نوع بھی ہندوستانی داستان گویوں کی ایجاد ہے۔ داستان میں سب سے زیادہ نمایاں قزاق غضنفر بن اسد بن قاسم ہے۔ ذیل میں اس کے کچھ حالات درج کیے جاتے ہیں:

غضنفر اپنے ساتھیوں کو قزاقوں کے گروہ کی صورت میں مجتمع کرتا ہے۔ غضنفر کے مظالم کا بیان قمر نے لطف لے لے کر کیا ہے، بقیہ، اول، ۵۶۹؛ غضنفر بن اسد کی قزاقی اور سفاکی، ہفت پیکر، اول، ۳۰۹، ۶۰۶؛ غضنفر کی مزید قزاقی اور گھناؤنا طرز عمل، لیکن وہ نماز بھی پڑھتا ہے! ہفت پیکر، سوم، ۴۹۷، ۵۱۴؛ غضنفر کا مزید گھناؤنا طرز عمل، ہفت پیکر، سوم، ۶۷۷؛

قزاقی کے بعض دوسرے معاملات حسب ذیل ہیں:

عمرو عیار کو قزاقوں کی مدد لینے میں کوئی عار نہیں، ہر چند کہ قزاق ''حق'' پر نہیں ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۲۶؛ امیر حمزہ کے ساتھی بھی قزاقوں کی سی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں ہفت پیکر، اول، ۲۱۷☆

قطب طلسم

یہ کردار صرف ''طلسم ہوش ربا'' کی اولین چار جلدوں میں ملتا ہے۔ اس سے ہم گمان کر سکتے ہیں کہ محمد حسین جاہ ہی نے اسے ایجاد اور استعمال کیا ہے۔ اس کا اصل نام ماہ افلاک چینی ہے۔ قران جب امیر حمزہ کے لوگوں کی رہائی کے لئے کوشاں ہوتا ہے تو قطب طلسم اس کی امداد کو آتا ہے، ہوش ربا، چہارم،

۱۲۴۸☆

قلعۂ ذوالامان

بہت سے بڑے بڑے اسلامی امرا اور سردار خود کو تنہا پا کر حارث بن سعد کی بادشاہت میں قلعۂ ذوالامان کو عازم ہوتے ہیں کہ وہ ان کے خیال میں محفوظ پناہ گاہ ہے، (نام کی طنزیہ معنویت قابل لحاظ ہے)۔ کئی محترم بیگمات بھی وہاں محصور کر دی جاتی ہیں۔ حارث کی طرف سے پیغامات ملنے پر کئی اسلامی سردار قریب و دور سے جمع ہوتے ہیں کہ شاہ اور اس کی افواج و مخدرات کی حفاظت کی جائے۔ لیکن حوت آئینہ پرست (جس کی فوج میں آدم خور بھی بہت ہیں، ان کا سردار حرمان آدم خوار ہے)، صلصال بن دال بن شامہ، اور دجال خونخوار کی فوجوں کے ہاتھوں اسلامیان کو زبردست شکست ہوتی ہے۔ حوت بھی اسلامیوں کے ہاتھ مارا جاتا ہے اور اس کے پہلے حوت کے حکم سے حرمان آدم خوار صلصال کو بھی کھا لیتا ہے لیکن اسلامی سرداروں کی تقدیر پر موت کی مہر لگ چکی ہے۔ اکثر اسلامی بیگمات خودکشی کرتی ہیں اور دو کی موت زہریلی تلوار کے زخم سے ہوتی ہے۔ ان کی امداد اور رہائی کے لئے اسد ثانی کے دیر میں پہنچنے کے باعث کسی کی بھی جان نہیں بچتی۔

اسلامی امرا جو قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں شریک ہیں اور جن میں سے اکثر یہاں موت کے گھاٹ اترتے ہیں ان میں سے بعض اہم نام حسب ذیل ہیں۔ ان میں سے اکثر امیر حمزہ کے ساتھ کے ہیں اور داستان گو کے بقول اب بہت ضعیف ہو چکے ہیں:

بہرام خان

بہرام صحرانشین

پیر فرخاری

حارث بن سعد بن قباد، شاہ اسلامیان

ساقط شاہ

سلطان بخت مغربی

شاہ صفاترک

صفوان شاہ

طوفان خان، بن بہرام خان

عادل خان، بن گنجاب شاہ

قارن بخت مغربی

قہرش بن عنطر سوکیاے طوفانی

کامل خان، بن گنجاب شاہ

کپی ارزال

کپی زلزال

مسروق دیوانہ

منظر شاہ یمنی

کئی اسلامی بیگمات قلعۂ ذوالامان میں محصور تھیں۔ ان میں سے دو نے غنیم کے خلاف مقاومت کی اور زہر میں بجھائی ہوئی تلوار سے زخمدار ہو کر مریں۔ ان کے نام ہیں:

زبیدہ شیر دل، بنت امیر حمزہ (طیفور زہر خوار کی زہر میں بجھائی ہوئی تلوار کے زخم سے مرتی ہے)۔

گردیہ بانو، والدۂ بدیع الزماں بن امیر حمزہ (طیفور زہر خوار کی زہر میں بجھائی ہوئی تلوار کے زخم سے مرتی ہے)۔

مندرجۂ ذیل بیگمات شکست اور گرفتاری کو قریب دیکھ کر زہر پی لیتی ہیں:

بلقیس عدنی، والدۂ سعید عدنی بن امیر حمزہ

جہاں افروز، بنت لقا، والدۂ تورج بن بدیع الزماں

حاجرہ، بنت امیر حمزہ، زوجۂ شہریار بن ایرج

رقیہ سلطانہ، والدۂ سکندر فرخ لقا

گوہر ملک، بنت گنجاب، والدۂ نور الدہر بن بدیع الزماں

گیلی بہادر [گیلی سوار؟]، والدۂ چوگان بن امیر حمزہ
ماہ تاجدار، والدۂ سعد بن قباد و شہریار بن قباد
مہر افروز، بنت یاقوت شاہ، والدۂ غضنفر بن اسد
مہینہ بانو، والدۂ ہاشم تیغ زن بن امیر حمزہ
نیلی [گیلی؟] ثانی، والدۂ اسفندیار گیلانی

مرنے والوں میں پیچان بن عمرو عیار اور سرہنگ مکی عیار بھی ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۹۶ تا ۷۴۴ ☆

قمر، احمد حسین

مختصر سوانح:

ہوش ربا، ششم، ۳، نور افشاں، اول، ۷۳۰؛ ان کا انتقال ماہ ذی قعدہ، ۱۳۱۸ (مطابق فروری-مارچ ۱۹۰۱) میں ہوا، ہومان، ۸۱۴؛ ہومان، ۸۱۳ تا ۸۱۴ پر اشتیاق حسین سہیل ابن احمد حسین قمر، کی تقریظ میں درج ہے کہ ''طلسم ہوش ربا''، جلد پنجم تا ہفتم، ''بقیۂ طلسم ہوش ربا''، جلد اول و دوم، ''طلسم ہفت پیکر'' ہر سہ جلد، ''طلسم خیال سکندری''، ہر سہ جلد، قمر کی تحریر کردہ وہ داستانیں ہیں جن کا تعلق ''دفتر سے نہیں ہے''۔ اس سے ان کی مراد کیا ہے، یہ واضح نہیں ہوا۔ شاید ان کا مطلب یہ ہے کہ دفتروں کی اولین فہرستیں جو ارباب نولکشور پریس نے مرتب کی تھیں، ان میں ان داستانوں کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن اس سے یہ مطلب نکالنا درست نہیں کہ یہ داستانیں داستان امیر حمزہ کا حصہ نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بارے میں مبالغے کی عادت جو قمر میں تھی، وہی ان کے داماد میں بھی آ گئی تھی؛

اسلامیوں کے درمیان آویزشیں:

قمر کو اسلامیوں کے درمیان آویزش دکھانے کا شوق اس قدر ہے کہ پہلے تو اسلامی ساحراؤں کے درمیان چپقلش دکھاتے ہیں (ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۶۴) اور اب ضرغام، چالاک، اور برق اسلامی عیاروں کو عمرو عیار کے خلاف صف آرا دکھاتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۸۳؛ غیر اسلامیوں کے جنگ کے

دوران قاسم اور بدیع الزماں آپس میں بانس پھوڑنیوں کی طرح لڑ پڑتے ہیں اور تلوار اٹھا لیتے ہیں، نہایت نا مناسب، نورافشاں، دوم، ۱۴۱۷؛ مخمور اور بہار آپس میں لڑتی ہیں، وقار اور تمکین سے بالکل عاری، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۶۴؛

اسلوب بیان:

کچھ تصدق حسین کا سا انداز، بقیہ، دوم، ۱۲؛ اٹھلاہٹ اور اتراہٹ، برق فرنگی کی زبان سے اپنا ذکر کرتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۷، ۷۲، ۸۶؛ جھوٹے خداؤں کی تعداد ۱۷۵ ہے، یہ گنتی اتنی بڑی ہے کہ انگریزی میں بھی نہ ہوگی، پر لطف طنز، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۴۵۲؛ بدمذاقی اور اٹھلاہٹ بیان میں یکجا، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۷؛ قمر اٹھلاہٹ سے اپنا ذکر کرتے ہیں، بالکل بے مطلب، ہفت پیکر، سوم، ۳۱۲؛ گھسے پٹے فقروں، میکانیکی قافیہ بازی، اور غیر اسلامی عورتوں کے لئے مسلسل ''بی''، ''بوا'' وغیرہ کا استعمال نہایت ناگوار، سکندری، اول، ۱۳۶، ۴۳۲، ۴۶۸؛ بعض نئے وقوعے لیکن تحریر بے جان، جمشیدی، اول، ۱۷۴ تا ۲۲۰؛ تیز رفتار بیان، جمشیدی، سوم، ۱۲۵؛

بڑبولا پن:

احمد حسین قمر اکڑ کر کہتے ہیں کہ میں ''مورخ'' ہوں، بقیہ، اول، ۶۸۴؛ ''طلسم ہفت پیکر'' کی خوبیوں پر اکڑتے ہیں، بقیہ، دوم، ۸۶۴؛ دعویٰ کرتے ہیں کہ ''طلسم ہوش ربا'' دراصل میری تصنیف ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴؛ پھر وہی ڈینگ کے انداز، کہتے ہیں میں حفظ مراتب کا خاص خیال رکھتا ہوں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹۵؛ چھوٹی سی عیاری کا بیان کر کے ڈینگ ہانکتے ہیں کہ میں بھی کیا قیامت ہوں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۰۲؛ کہتے ہیں کہ داستان گوئی میرے لئے دون مرتبہ ہے لیکن کیا کروں شائقین مانتے ہی نہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۷ تا ۶۲۸؛ پھر وہی بڑبولا پن، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۵۳ و ما بعد؛ دوبارہ ڈینگیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۵۳ و مابعد؛ اس بار ڈینگ بھی اور بے لطف طول کلامی بھی، ہوش ربا، پنجم، دوم ۵۶۱، ۵۷۵؛ پھر شیخی بگھارتے ہیں، امید کرتے ہیں کہ ''نوشیرواں نامہ'' مجھے ہی لکھنے کو ملے گی، ہوش ربا، ششم، ۲۰؛ پھر شیخی کرتے ہیں کہ حجرۂ ہفت بلا میری اختراع ہے۔ میر احمد علی اور محمد حسین جاہ کے چٹکیاں لیتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۱۷؛ بے حد اکڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جاہ نے زیادہ تر داستان

ہوش ربا مجھ سے چرائی ہے اور وعدہ کرتے ہیں کہ موقع ملا تو ''طلسم ہوش ربا'' کی اولین چار جلدیں میں دوبارہ لکھوں گا، ہوش ربا، ششم، ۲۷۲؛ مزید ڈینگیں، کہتے ہیں کہ یہ داستان طلسم ہوش ربا میری تصنیف ہے، ہوش ربا، ششم، ۴۹۳؛ قمر پھر ڈینگ ہانکتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے میر احمد علی کی داستان کو نیا رنگ دیا، ہوش ربا، ہفتم، ۶۷۴؛ قمر کہتے ہیں کہ میری داستان (گوئی) ''بوستان خیال'' سے بڑھ کر ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۲۲۹؛ قمر پھر ڈینگ ہانکتے اور جاہ پر تعریض کرتے ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۷۶۸؛ دوبارہ ڈینگ، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۲۱؛ قمر کے صاحب زادے دعویٰ کرتے ہیں کہ ساری داستان طلسم ہوش ربا میرے باپ نے لکھی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۷۴؛ ''بوستان خیال'' پر اپنی فوقیت کا دعویٰ دوبارہ کرتے ہیں، نور افشاں، دوم، ۲۸۹؛ قران اور دیگروں کی اچھی عیاری دکھا کر قمر فوراً اکڑتے ہیں کہ دیکھا، عیاری کے وقوعے میرے یہاں کس قدر خوب ہیں! سکندری، دوم، ۵۱۳؛

بے ربط تحریر:

نور افشاں، اول، ۱۱؛ بے ربط تحریر مگر اچھی عیاریاں، نور افشاں، اول، ۶۵؛ ایک اہم کردار کو کسی تیاری کے بغیر داستان میں ڈال دیا ہے، گذشتہ واقعات سے کوئی ربط بھی ظاہر نہیں کیا گیا، نور افشاں، سوم، ۴۱۰؛ کرداروں کی کثرت، جلد جلد بدلتے ہوئے مناظر، لیکن اکھڑا اکھڑا بیانیہ، جمشیدی، دوم، ۵۴۲ تا ۵۹۵؛

بے لطف تحریر:

سعد کی سینہ موت پر ماتم، غیر ضروری اور بے لطف اطناب، ہومان، ۶۱۳؛ بقیہ، اول، ۴۶۷، ۵۵۱؛ غضنفر کے گھناونے کارناموں کا ذکر لطف لے لے کر کیا گیا ہے، بہت بدمزہ تحریر، بقیہ، اول، ۵۶۹؛ بے رنگ تحریر، افراسیاب، آفات چہار دست، اور ماہیان زمرد پوش ایک طرف ہیں، کوکب روشن ضمیر، نور افشاں، اور برہمن ایک طرف۔ جنگ کی اتنی عمدہ صورت حال کا قمر کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے، بقیہ، اول، ۷۲۲؛ بے مزہ طوالت، شاری نہ داستان گوئی سے مشابہ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۸۲ تا ۴۸۳، دوم، ۹۹ تا ۱۰۴؛ داؤد کی موت کا بیان بہت بیجا طول اور شدت کے ساتھ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۹۵ و مابعد؛ بے مزہ لفاظی اور اطناب، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۶۱، ۵۷۵؛ کوکب اور افراسیاب کی جنگ اس بار بھی بے مزہ،

ہوش ربا، پنجم، دوم، ۴۲۵؛ بے لطف اطناب، نور افشاں، دوم، ۸؛ بنگالہ کے بادشاہ کے بارے میں ایک طویل غیر ضروری داستان، قمر خود کہتے ہیں کہ اس کا یہاں کوئی محل نہیں، نور افشاں، دوم، ۷۵۹ ومابعد؛

بے مزہ مزاح:

افراسیاب کو عمرو عیار سے بے حد ڈر لگتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۹۱؛

جذبۂ تجسس پیدا کرنے کی کوشش:

ہوش ربا، پنجم، دوم، ۷۶۳؛

زبانی بیانیہ:

قمر کہتے ہیں مجھے زیادہ لکھنے کی عادت نہیں۔ بہت کچھ تو میں زبانی ہی بیان کرتا ہوں، ہوش ربا، ششم، ۱۱۶۳؛ آنکھوں دیکھے حال کی طرز میں بیانیہ، بہت خوب، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۴۴؛ سحر اور زور بازو کی مدد سے جنگ کا بیان بالکل بے لطف، لیکن کچھ دیر بعد ایسی ہی ایک جنگ کا بیان نہایت عمدہ۔ شاید داستان گو نے دونوں وقوعے زبانی یاد کر لئے تھے، اس بات کا خیال کئے بغیر کہ ایک معمولی ہے اور ایک اچھا ہے، ہومان، ۳۶۹ تا ۳۷۲، پھر ہومان، ۳۷۴؛

سیاسی اشارے:

انگریزوں کو ذلیل کرنے کی عمدہ ترکیب، قصر حسینان فرنگ کا بیان جہاں عورتیں قمیص پہنتی ہیں، ہیٹ لگاتی ہیں۔ عمرو حسینان فرنگ کی سردار مس جولیٹ کو قتل کرتا ہے۔ ایک انگریز جس کا نام لاٹ صاحب ہے، وہ مس جولیٹ کو زندہ کر دیتا ہے۔ لیکن در حقیقت وہ مس جولیٹ نہیں، عمرو ہے۔ عمرو بالآخر لاٹ صاحب کو قتل کر دیتا ہے، نور افشاں، سوم، ۵۷۲؛ قاسم کی ماتحتی میں ایک گورا پلٹن بھی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۸۹؛ قمر اپنے زمانے کے پولیس والوں کی زیادتیوں پر تبصرہ کرتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۷۱؛

شاعری:

فارسی حمد، مصنفۂ قمر، نور افشاں، اول، ۴؛ اچھا ساقی نامہ، بقیہ، دوم، ۶۱۳ تا ۶۱۴؛ دہلوی رنگ شاعری کی تحسین، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۵۱؛ نہایت عمدہ مزاحیہ ساقی نامہ (بعنوان "ساقن نامہ")، پوری داستان (طویل) میں فقید المثال، لیکن شاید یہ قمر کی تصنیف نہیں ہے، ہوش ربا، ششم، ۷۴۳ تا ۷۵۵ ☆

طلسم:

طلسم خنزیر، جو سراسر گلی سڑی لاشوں وغیرہ۔ غیر اسلامی سردار قہار فیل زور اسے فتح کرتا ہے کیونکہ کوئی اسلامی سردار اسے چھونا بھی نہ چاہے گا۔ اس طرح قہار فیل زور انجانے میں اسلامیوں کی مشکل آسان کرتا ہے، نہایت عمدہ تحریر، نور افشاں، دوم، ۲۷۲؛

عمدہ تحریر:

قاسم پر آسمان پری کا خفا ہونا، ذرا سی بات لیکن عمدہ تحریر، ہومان، ۹۷؛ مختصر اور تیزی سے بدلتے ہوئے وقوعے، گویا تصویریں (Miniatures) جلد جلد نظر کے سامنے سے گذارے جا رہے ہوں۔ زبانی بیانیہ کی قوت کا عمدہ استعمال، لیکن تحریر میں کچھ بے ربطی محسوس ہوتی ہے، ہومان، ۱۵۰ تا ۱۹۰ وما بعد؛ ایک دیو اپنی معشوقہ کو اژدہے اور ہاتھی کا گوشت عمدہ کھانوں کے طور پر پیش کرتا ہے، بہت خوب، ہومان، ۱۹۳؛ ہلال زریں تاج کا امیر حمزہ کے پاس جانا، اپنے بیٹے کی جان بخشوانے کے لئے، عمدہ بیان، ہومان، ۵۹۰؛ قباد شہریار کی موت، بہت عمدہ بیان، ہومان، ۶۹۳ تا ۷۰۰؛ عمدہ تحریر، بقیہ، اول، ۱۴۶؛ جمشید ثانی اور گمنام آتش بار دو غیر اسلامی ساحر دو اسلامی ساحراؤں بہار اور مخمور کی تسخیر کے لئے خونیں جنگ کرتے ہیں، بقیہ، دوم، ۱۵۵؛ اچھی جادوئی جنگ، بقیہ، دوم، ۲۲۰ وما بعد؛ نور افشاں جادو اپنے دوستوں کو رہا کراتا اور دشمنوں کو قید کرتا ہے، عمدہ تحریر، بقیہ، دوم، ۴۵۰؛ عمدہ تحریر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۸۸ تا ۹۲؛ غیر اسلامی شہزادی کلمہ پڑھنا ذرا مشکل سے سیکھ پاتی ہے، دلچسپ انداز بیان، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۴۸، نور افشاں، اول، ۳۴۷؛ دریائے سحر کا بیان بہت خوب، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۲۶؛ براں، حیرت، چالاک، افراسیاب کے درمیان معاملات کا عمدہ بیان، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۹۷ تا ۲۰۳؛ قباد شہریار کی موت کے مختلف قصوں کو یکجا کر کے بیان ہوئے ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۸۵ تا ۳۹۶؛ تحرک سے بھرپور بیان، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۸ وما بعد، ۴۲۶، ۴۹۰ وما بعد؛ افراسیاب اپنے معشوق امرد کو قربان گاہ پر بھینٹ چڑھاتا ہے، عمدہ تحریر، ہوش ربا، ششم، ۹۰ وما بعد؛ افراسیاب اور مشعل جادو کے سامنے عمرو کی مبارز طلبی، نہایت عمدہ اور پر وقار، ہوش ربا، ششم، ۱۰۸؛ براں بنت کوکب روشن ضمیر کا شرمیلا پن بہت خوبی سے دکھایا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۵۰؛ صحرائے ہستی کا بہت عمدہ بیان، ہوش ربا، ششم، ۲۲۷ تا ۲۳۰؛ شہنا نواز جادو کی موت کا عمدہ بیان، ہوش ربا، ششم، ۸۵۱؛

پانچویں بلا کے حجرے کی راہ میں صحرا کا اچھا بیان، ہوش ربا، ششم، ۸۵۹ تا ۸۶۱؛ ساتویں بلا کے حجرے کا اچھا بیان، ہوش ربا، ہفتم، ۳۳۳؛ ایرج کا طلسم نور افشاں پر حملہ، عمدہ تحریر، ہوش ربا، ہفتم، ۶۹۶ و مابعد؛ تحرک سے بھری ہوئی عمدہ تحریر، نور افشاں، اول، ۱۳۸، ۱۷۵؛ ریگستان کا اچھا بیان، نور افشاں، اول، ۳۵۸؛ نقاب دار زریں پوش اور بدیع الزماں کے درمیان نہایت عمدہ معاملات، نور افشاں، دوم، ۶۹۷؛ امیر حمزہ اپنا لباس کھو بیٹھتے، پھر اسے حاصل کرتے، اور پھر اسے گنوا بیٹھتے ہیں، بہت عمدہ، نور افشاں، سوم ۵۱۱؛ ملکۂ حیرت مختلف دشمنوں کے پھندے میں تھی، بالآخر چالاک اسے رہا کراتا ہے اور عمرو عیار مشورہ دیتا ہے کہ چالاک اور حیرت کی شادی کردی جائے۔ امیر حمزہ کہتے ہیں، فیصلہ حیرت پر منحصر ہے، نور افشاں، سوم، ۷۷۰؛ عمرو کی گرفتاری کا عمدہ بیان، ہفت پیکر، اول، ۲۴۰؛ جنگ کا عمدہ حال، ہفت پیکر، اول، ۲۱۹؛ عمدہ عشقیہ منظر، ہفت پیکر، اول، ۱۷۴؛ قاسم کی شکل و شباہت اور شفق کا قاسم سے عشق بہت خوبی سے بیان ہوئے ہیں، ہفت پیکر، دوم، ۲۴۹ تا ۲۵۸؛ عمدہ سحر و ساحری، ہفت پیکر، دوم، ۶۱۶؛ بہت لطیف جنسیاتی اشارے، عموماً قمر کے یہاں یہ انداز نہیں ملتا، ہفت پیکر، سوم، ۵۲۶؛ عمرو اور جہاں آرا کے درمیان بہت خوب عشقیہ مکالمہ، ہفت پیکر، سوم، ۸۴۷؛ جنگ کا زبر دست بیان، ہفت پیکر، سوم، ۱۱۶۱؛ سحر و ساحری کے اچھے نمونے، سکندری اول، ۵۲۸ تا ۵۳۰؛ جادو کے اثر سے اسلامیان مسلسل متلی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، بہت خوب، سکندری، اول، ۱۱۸؛ طائران سحر پہلے گرفتار کرتے ہیں پھر قیدیوں کی نگرانی بھی کرتے ہیں، خوب، سکندری، دوم، ۳۵، ۳۷۸؛ لوح طلسم کے لیے جنگوں کا عمدہ بیان، بقراط ثانی کو معلوم ہے کہ میری شکست لابدی ہے، لیکن پھر بھی وہ جی چھوڑتا نہیں۔ اسی طرح، ایرج جانتا ہے کہ لوح مجھے نہیں ملنے والی، یہ نور الدہر کی تقدیر میں ہے، لیکن پھر بھی وہ نور الدہر سے جنگ آزما رہتا ہے، سکندری، دوم، ۵۵۸ تا ۶۲۸؛ زخمی ہرن کے مضمون پر بہت عمدہ انحراف، سکندری، سوم، ۴۶؛ قران آئینۂ سحر میں دور سے جنگ کے مناظر دیکھتا اور بیان کرتا ہے، نہایت عمدہ، سکندری، سوم، ۷۹؛ جادو اور عشق و عاشقی (معشوق کو رام کرنے) کے عمدہ منظر، جمشیدی، اول، ۲۷۸، ۳۷۶؛ نہایت عمدہ اور اچھوتا مضمون، ایک سنگی شبیہ جو قاسم پر عاشق ہے، جمشیدی، اول، ۴۱۹ تا ۴۲۸؛ دلچسپ زنگی، جمشیدی،، اول، ۴۰۵؛ انوکھی بلائیں، جمشیدی، ۲۴؛ عمدہ تحریر، جمشیدی، دوم، ۱۷؛ قرشیہ کی چاہنے والی ایک عورت اسے دشمنوں سے رہا کراتی ہے، بہت خوب، جمشیدی، دوم، ۲۵۹؛ سحر و ساحری کا بہت اچھا نمونہ،

جمشیدی، دوم، ۳۰۸؛ عورت کو راضی کرنے کی کوشش میں ناکامی کے بعد زنا بالجبر، اور اس کی نہایت سخت سزا، داستان میں زنا بالجبر کا واقعہ بہت ہی کم ہوتا ہے، جمشیدی، دوم، ۳۱۴؛ اگھوری ساحرہ، بالکل نئی بات، بہت اچھی تحریر، جمشیدی، دوم، ۳۷۷؛ اچھا بیان اور عام مضمون سے انحراف، جمشیدی، سوم، ۴۴۴ تا ۴۶۵؛

عیاری:

بے ربط تحریر مگر اچھی عیاریاں، نور افشاں، اول، ۶۵؛ اچھی عیاری لیکن فحاشی کی بھی جھلک ہے، یہ قمر کا خاص انداز ہے، نور افشاں، اول، ۲۵۳؛ قران کی عمدہ عیاری، بقیہ، دوم، ۶۰۹؛ کئی عیار مل کر کام کرتے ہیں، بہت خوب، نور افشاں، سوم، ۷۸۹؛ عیاری، اور جادو، اور پتلۂ سامری کے ذکر کے ساتھ عمدہ تحریر، ہفت پیکر، سوم، ۴۴۹، ۴۷۰؛ قران اور دیگر عیاروں اور عیاراؤں کی عمدہ عیاری، سکندری، دوم، ۴۸۰ تا ۵۰۵؛ فیروزہ ابن عمرو کی بالکل نئی عیاری، سکندری، سوم، ۱۳۲ و مابعد؛

فحاشی، بدمذاقی، عریانی، وغیرہ:

اچھی عیاری لیکن فحاشی کی بھی جھلک ہے، یہ قمر کا خاص انداز ہے، نور افشاں، اول، ۲۵۳؛ زنا بالمحرم اور فحاشی کے اشارے، نور افشاں، سوم، ۱۴۲؛ ہندوؤں پر طنز، انتہائی بدمذاقی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۲؛ رعایت لفظی مگر بدمذاقی کے ساتھ، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۴۲۹،۲ تا ۴۳۰؛ بت خونریز نامی ایک زبردست غیر اسلامی ساحر ہے، لیکن خود اسی کی طرف کے ساحر بوجہ سحر اور بوجہ خوف اپنے حواس کھو بیٹھتے ہیں اور بت خونریز کے ساتھ اغلام بالجبر کرتے ہیں۔ احمد حسین قمر نے اس وقوعے کو یوں بیان کیا ہے گویا یہ کوئی ظریفانہ یا کھلنڈرے پن کی بات ہو، لیکن ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ بے حد نفرت انگیز ہے، مزاح کا نام نہیں، نور افشاں، سوم، ۴۰۵؛ ایک زنگی عورت پر بھی ایسی ہی کچھ گذرتی ہے۔ یہاں تو قمر نے بدمذاقی اور بے مطلب سفا کی کے سارے بند توڑ دیے ہیں، نور افشاں، سوم، ۴۰؛ بے ضرورت بدمذاقی اور ابتذال کی مثالیں، جگہ جگہ زنا بالمحرم بھی ہے، نور افشاں، سوم، ۴۵۷، ۵۰۰، ۵۳۸، ۶۱۷؛

مذہبی رجحان اور سامعین کا لحاظ:

شیعی طرز کا مولود شریف، احمد حسین قمر کا لکھا ہوا، نور افشاں، سوم، ۳۱۱ تا ۳۱۶؛ ہندوؤں پر طنز، انتہائی بدمذاقی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۲؛ برہمنوں پر بدمذاق طنز، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۰۸؛ ہندوستانیوں پر

بے وجہ طنز، ہفت پیکر، سوم، ۳۷۵؛

مزاح:

اچھی تحریر، ہلکا مزاح اور بیان کی رفتار تیز، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹۵؛ عمدہ مزاحیہ تحریر، ہفت پیکر، سوم، ۱۴۷؛ مزاح اچھا لیکن ذراعریاں اشارے لئے ہوئے، ہفت پیکر، دوم، ۲۵۸؛ دلچسپ اور عمدہ مزاحیہ تحریر، ہفت پیکر، دوم، ۴۷۳، ۴۸۶؛ اچھا مزاح، ہفت پیکر، سوم، ۱۴۷، ۳۱۰؛

مناسبت اور توافق کی کمی:

عشق کا مارا افراسیاب ''شہنشاہ جادوان'' عشقیہ غزل پڑھتا ہے، ہوش ربا، اول، ۳۷۵ تا ۳۷۶؛ افراسیاب کو ایک اسلامی سپاہی (در اصل ایک شیطانی وجود جو عمرو کا خدمت گذار ہے) جھکائیاں دیتا ہے۔ افراسیاب تنگ آکر رونے لگتا ہے، بقیہ، دوم، ۶۲؛ قمر کی داستان گوئی میں نہ افراسیاب میں کچھ تمکین و وقار ہے نہ کوکب میں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۲۱، ۲۴ تا ۴۰؛ عدم توافق و عدم تناسب، ہوش ربا، پنجم، اول، ۱۱۴، ۱۲۶؛ افراسیاب اور حیرت کے آپسی اطوار و سلوک ان کے مرتبے سے گرے ہوئے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۸۴ و مابعد؛ قران ایک مبتذل سی غزل افراسیاب کو سناتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۸۸؛ غیر اسلامیوں کے جنگ کے دوران قاسم اور بدیع الزماں آپس میں بانس پھوڑنیوں کی طرح لڑ پڑتے ہیں اور تلوار اٹھا لیتے ہیں، نہایت نامناسب، نورافشاں، دوم، ۱۴۷؛ داستان کے دوران پیغمبر کی ولادت باسعادت کے موقعے طول طویل مولود شریف، ظاہر ہے کہ داستان کا وقوع جس زمانے میں فرض کیا جائے گا اس زمانے میں پیغمبر اسلام کی پیدائش کا کوئی سوال نہیں۔ لیکن قمر نے یہ مولود شریف شاید اپنے کسی مربی کی فرمائش پر یہاں ڈال دیا ہے۔ یا پھر وہ شاید یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ میں داستان گو بھی ہوں اور نثار بھی ہوں۔ مولود میں ایک حکیم صاحب بھی شریک ہوتے ہیں لیکن ان کا نام نہیں ظاہر کیا گیا۔ ممکن ہے یہ کسی مربی کی طرف اشارہ ہو۔ مجمع میں (یعنی داستان کے اندر) ساحر اور غیر ساحر دونوں ہیں۔ بیان کا انداز شیعی ہے، نورافشاں، سوم، ۳۱۱ تا ۳۱۶؛ غیر اسلامی ساحرائیں بھٹیارنوں کی طرح آپس میں لڑتی ہیں۔ قمر کو اس طرح کے بیان میں بظاہر مزہ آتا ہے، نورافشاں، سوم، ۲۶۳؛ بادشاہ اسلامیان سعد عورتوں کی زبان بولتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۲۹۶؛ ہفت پیکر سعد طوقی کا سامنا ہفت پیکر سے ہوتا ہے اور سعد کے ہاتھوں اسے گزند پہنچتا ہے۔ ہفت پیکر بچوں کی

طرح رونے لگتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۷۰۹؛ بقراط ثانی کہنے کو خدا ہے لیکن وقار و دبدبہ سے بالکل عاری، سکندری، اول، ۱۱۷؛ طائر سحر کی شعر خوانی، بے تکی بات ہے، جمشیدی، سوم، ۱۵۸؛

نقل، دوسرے داستان گویوں کی:

قمر نے کہیں کہیں تصدق حسین کے وقوعوں کی نقل کی ہے، مثلاً ہوش ربا، پنجم، میں نوشیرواں، دوم، ۱۵، پر مذکور امیر حمزہ اور مہر نگار کی شادی کو چھپ کر دیکھنے کے وقوعے کی نقل ہے۔ پھر ہومان میں نوشیرواں، دوم، ۲۰ پر مذکور مہر نگار کی جلا وطنی کے وقوعے کی نقل ہے۔ ہوش ربا، ششم، ۱۲۰۶ میں کوچک، ۲۸۲ و مابعد پر مذکور داستان کی نقل ہے ☆

قمرزاد، ابن حمزہ، قمر چہر کے بطن سے

مذکور، ہومان، ۵۲۳؛ لندھور کی بیوہ بہار پری کی جان بچانے کی کوشش میں موت کے گھاٹ اترتا ہے، آفتاب، چہارم، ۷۶۱ ☆

قہور دیو پرور، ابن حمزہ

گاو لنگی سوار کی بیٹی کے بطن سے اس کی پیدائش، کوچک، ۳۳؛ امیر حمزہ اس پر قابو پانے سے ناکام رہتے ہیں، صندلی، ۱۸۷ ☆

قندس دیوانہ (اول)

داستان میں مذکور ہونے والا پہلا دیوانہ، امیر حمزہ اسے دو شبانہ روز کی کشتی کے بعد زیر کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۵ ☆

قندس دیوانہ (دوم)

اس دیوانے کو رستم علم شاہ تین شبانہ روز کی کشتی کے بعد زیر کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۲۵۸ ☆

قوت ضرب، گرز کی

ہم داستان میں اکثر پڑھتے ہیں کہ فلاں سردار یا پہلوان ایک ہزار من کا گرز باندھتا ہے، یا فلاں کا گرز سترہ سو من کا ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ گرز مذکور کا وزن اتنا ہے۔ معنی دراصل یہ ہیں کہ

اس گرز کی ضرب اتنے من کی چوٹ کا اثر رکھتی ہے۔ بعض پہلوانوں کے گرز حسب ذیل ہیں:

گرز کی قوت ضرب کی تعریف، صندلی، ۳۴۷؛ غیر اسلامی پہلوان مبہوت برق انداز کا گرز ایک ہزار من کا ہے، ہومان، ۲۵۳؛ عنق، بن بروج ایک دیوانہ جو دیووں سے بھی بڑھ کر قوت رکھتا ہے۔ اس کی چوبدست ۳۵۰۰ من کی ضرب رکھتی ہے، تورج، دوم، ۱۹۰، ۲۴۶؛ عوق، ابن بروج ایک دیوانہ جو تین ہزار من کی چوب دست باندھتا ہے، بدیع الملک بھی اس سے عاجز ہے، تورج، دوم، ۲۴۸؛ ایک غیر اسلامی دیو، اس کا قد دو سو گز ہے اور اس کا گرز چوبیس سو من کا ہے۔ ایک اسلامی دیو، اس کا قد ایک سو تیرہ گز ہے اور اس کا گرز بائیس سو من کا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۳۵۹☆

قویل ہندی

وہ اور دویل ہندی لندھور کے سرداروں میں سے ہیں، ہومان، ۱۷؛ رستم علم شاہ اسے مع فیل اٹھا کر قلعے کی خندق میں ڈال دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۶۹☆

قیطول

دیکھئے، ''لقا کی جنتیں، قیطول وغیرہ'' ☆

قیماس خان خاوری

خورشید خاوری کا بھائی، وہ اس قدر تنومند ہے کہ سو آدمی مل کر اسے گھوڑے پر سوار کراتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۵۴۱ امیر حمزہ تین دن کی کشتی کے بعد اس کو زیر کرتے ہیں لیکن قیماس خان اسلام لانے سے انکار کرتا ہے۔ اس کی جواں مردی دیکھ کر امیر اس کی جاں بخشی کر دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۶۸۶؛ وہ اپنی مرضی سے اردوے حمزہ میں واپس آتا اور قبول اسلام کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۸۶؛ قرامرز کے ساتھ اسی طرح کے واقعے کے لئے دیکھئے، ''اخلاق بہادرانہ'' ☆

کافور خنجر بار

شبرنگ بن عمرو عیار کا بیٹا، وہ مہران جواں بخت کا عیار ہے، نور افشاں، اول، ☆

کاؤس

عالم افروز کا عیار، دم خبیثہ کو قتل کرتا ہے، جمشیدی، سوم، ۵۳۳ ☆

کبابۂ چینی

پریزاد، پردۂ قاف میں شہپال کا نقارچی ہے، نوشیرواں، اول، ۶۳۸، ۶۵۸؛ اب وہ امیر حمزہ کا نقارچی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۱۳ (اس کا نام کہیں کہیں قبابۂ چینی بھی لکھا ہوا ہے) ☆

کپی ارزال

نوشیرواں کے خلاف امیر حمزہ کی طرف سے جنگ آزما ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۴۷؛ رستم علم شاہ کے سرداروں میں شامل ہوتا ہے، ہومان، ۳۹۵؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں ذوفنون عیار کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترتا ہے، آفتاب، چہارم، ۲۷۷ ☆

کپی زلزال

کپی ارزال کا ساتھی، رستم علم شاہ کے سرداروں میں شامل ہوتا ہے، ہومان، ۳۹۵؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں ذوفنون عیار کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترتا ہے، آفتاب، چہارم، ۲۷۷ ☆

کتارۂ کابلی

ژوپین کابلی کا عیار، نوشیرواں، اول، ۴۵۶؛ بختک کا عیار، ہومان، ۱۲ ☆

کذاب

فرعون ثانی کا عیار۔ رستم علم شاہ کئی کروڑ کی فوج میں درانہ گھس کر قتل عام کرتا ہے اور سکندر رستم خو کو فرعون ثانی کی قید سے چھڑاتا ہے۔ پھر وہ فرعون ثانی کے تخت کے سامنے گھٹنے ٹیک کر فرعون ثانی کو دھمکیاں دیتا ہے۔ اسی اثنا میں کذاب عیار چپکے سے آتا ہے اور پیچھے سے رستم کا سر کاٹ لیتا ہے۔ یہ وقوعہ ایک بار پھر داستان کے اس اصول کو ثابت کرتا ہے کہ داستان میں موت کچھ اہمیت نہیں رکھتی، ورنہ اتنے

بڑے کردار کی موت اس آسانی سے نہ واقع ہوتی اور اس کا بیان اس درجہ سرسری اور بے پروائی سے نہ کیا جاتا، تورج، اول، ۵۳۸، آفتاب، پنجم، اول، ۲۳۹ ☆

کرب، ابن عادی، از بطن عادیہ بانو اندلسی

اس کے نام کا حرف دوم مکسور ہے۔ وہ دست راستی ہے اور سردار بھی ہے اور عیار بھی۔ اس کی پیدائش اور بچپن کے بارے میں دو بیانات، نوشیرواں، اول، ۲۱۶، ۳۱۴، داستان گو کہتا ہے کہ ہاں میں یہ وقوعہ پہلے بیان کر چکا ہوں، نوشیرواں، دوم، ۳۱۶ تا ۳۱۷؛ حضرت علی اسے نظر کردہ کرتے ہیں، نوشیرواں دوم، ۳۱۶؛ امیر حمزہ بھی اسے زیر نہیں کر سکتے، ہرمز، ۱۱۰؛ طلسم کربنوس کی فتاحی، نوشیرواں، دوم، ۳۲۰؛ رستم کے ساتھ نہایت شائستہ برتاؤ کرتا ہے جب کہ رستم کا برتاؤ نہایت نامناسب ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۲۶؛ اس کی اچھی کارکردگی اسے بارگاہ سلیمانی کی داروغگی دلاتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۲۹؛ وہ فرامرز بن قارن عدنی کو قتل کرتا ہے تو رستم علم شاہ خفا ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۰۲؛ ایک اژدہا اسے گھونٹ لیتا ہے، وہ خود کو ایک باغ میں پاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۲۶؛ کسی جرم یا قصور کے بغیر امیر حمزہ اسے بارگاہ سلیمانی کی داروغگی سے ہٹا دیتے ہیں، وہ خفا ہو کر لشکر حمزہ چھوڑ دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۷۶؛ بارگاہ سلیمانی کا داروغہ دوبارہ، فیروزہ عیار اس کا نائب ہے، ہومان، ۱۹ تا ۲۰؛ فرامرز عاد مغربی کی بیٹی یاقوت ملک سے شادی، ان کے بیٹے رستم ثانی کی پیدائش کی پیش آمد، ہومان، ۶۷۴؛ زبیدہ شیر دل بنت حمزہ سے اس کی شادی، کوچک، ۳۳۰؛ سرداری اور عیاری دونوں کے جوہر دکھاتا ہے، ایرج، دوم، ۳۵۶؛ جذامی بن کر اچھی عیاری کرتا ہے، نور افشاں، دوم، ۹۵؛ نعرہ، ایرج، دوم، ۳۱۸، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸، نور افشاں، دوم، ۱۳۳، تورج، اول، ۴۵۰ ☆

کرہ، بن اشقر

امیر حمزہ کا ایک اور گھوڑا، اس کی اصل، بالا، ۱۶، ۷۱؛ ایرج کی سواری میں ہے، اس کی پیدائش وغیرہ کی تفصیلات، ایرج، دوم، ۷۹؛ اسد اس کو ایرج سے چھین لیتا ہے، ایرج، دوم، ۸۳ ☆

کشتی گیری کی اصطلاحات

امیر حمزہ اور گردیہ بانو کے درمیان کشتی، نہایت عمدہ اور اصطلاحات کشتی گیری سے بھرا ہوابیان ،تھوڑی سی جنسی لذت لئے ہوئے،نوشیرواں، دوم، ۳۰۸؛بدیع الزماں بن حمزہ کوترک جوشن پوش کشتی گیری اوردوسرے فنون حرب وضرب کی تعلیم دیتا ہے۔پورابیان طرح طرح کی اصطلاحات سے بھرا ہوا ہے، کوچک، ۷۷ومابعد؛ایرج، دوم،۲۸۱؛ہوش ربا، چہارم، ۶۴۱؛ہوش ربا، ششم، ۱۲۶۸تا۱۲۶۹؛ تورج، دوم، ۲۹۱؛کشتی گیری اور اس کی اصطلاحات کا مفصل بیان، سلیمانی، اول، ۳۰۴تا۳۱۰☆

کلباد عراقی

گلیم گوش کا بیٹا، بعد میں امیر حمزہ کے لشکر میں عیار، اس کا ساتھی گلباد عراقی ہے، ہومان، ۶۷۶؛صعوہ چنگی پر عاشق ہے،لیکن صعوہ کوعمرو عیار سے عشق ہے۔ابوالفتح اصفہانی نہایت چالاکی سے صعوہ کوکلباد کے چنگل سے چھڑالاتا ہے،نوشیرواں، دوم، ۱۱۲، ۱۲۵؛مکاری سے مسلمان ہوتا ہے اور نوشیرواں کوعقابین سے چھڑالاتا ہے،نوشیرواں،دوم،۱۳۰ ☆

کم کم جادو، بنت مالک اژدرزردپوش

باپ بیٹی کی جوڑی، دونوں نہایت مشاق اور ماہر، کچھ کچھ کوکب اور براں کی یاددلاتے ہیں، آفتاب،پنجم،دوم،۷۶۵ ☆

کوکب روشن ضمیر

شاہ نورافشاں، اس کاظہور، ہوش ربا، اول، ۷۲۶؛طلسم نورافشاں میں عمروعیار کازبردست اورشاندار استقبال، ہوش ربا، دوم، ۱۷۲؛عمرواس سے ملاقات کو جاتا ہے، اس وقت اس کی غیر معمولی شان وشوکت، ہوش ربا، دوم، ۳۳۶تا۳۳۹؛مہرخ سحرچشم کوافراسیاب نے پکڑوالیاتواس کے بدلے میں حیرت کوپکڑواکراپنے طلسم میں آسمان سحر میں قید کر لیتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۷۷۵؛مہرخ سحرچشم کو

بڑی جرأت اور ہوشیاری سے چھڑالاتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۸۲۴؛ جب خداوند داؤد اس سے کہتا ہے کہ براں کو مجھ سے بیاہ دے تو خودکشی کر لینا چاہتا ہے، بقیہ، اول، ۱۲۹؛ عمرو کو ماہیان زمرد رنگ اور افراسیاب نے پردۂ ظلمات میں قید کر دیا ہے، کوکب اسے وہاں سے چھڑالاتا ہے، بقیہ، دوم، ۵۹۸؛ مہرخ سحر چشم کے بیٹے شکیل کے چچا عشاق کی صلاح پر عمرو عیار اس کی امداد مانگنے جاتا ہے، اس وقت کوکب کی زبردست قوت اور ساحری کا اظہار، ہوش ربا، چہارم، ۲۱۳؛ اس کی غیر معمولی ساحرانہ قوتیں، ہوش ربا، چہارم، ۲۳۱ و مابعد؛ اس کی قوت، ہوش ربا، چہارم، ۹۳۲؛ دشت فنا میں، ہوش ربا، چہارم ۱۳۱۹ تا ۱۳۲۴؛ بیابان فنا کو تسخیر کرتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۳۶؛ نعرہ، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۲۵، پنجم، دوم، ۱۵۲، ۱۸۱؛ مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نور افشاں تین دن کی محنت کے بعد تمام کشتگان سحر کی روحوں کو ان کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۷۱؛ ایرج اور براں کے عشق پر خفا ہوتا ہے۔ اس بات پر بھی رنجیدہ ہے کہ افراسیاب کی شکست اور موت میں میرا بھی بڑا ہاتھ ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۶۷۹؛ ایرج کی درخواست شادی کو مسترد کر کے امیر حمزہ سے جنگ کی تیاری کرتا ہے، امیر حمزہ شادی کے معاملے میں کوکب کے ہم خیال ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۶۹۱ تا ۶۹۲، ۶۹۳ تا ۶۹۴؛ عمرو عیار کی چالوں کو بیکار کر دیتا ہے، ہوش ربا، چہارم ۱۴۷؛ قبول اسلام کے بعد سحر سے توبہ کر لیتا ہے، نور افشاں، اول، ۴؛ معصیت کے بھی عالم میں سحر نہیں کرتا، نور افشاں، اول، ۹۰ ☆

کہنگ

فرامز بن قارن عدنی کا عیار، اس نے امیر حمزہ کو اس حال میں گرفتار کیا جب وہ تارک الدنیا تھے۔ پھر کہنگ نے انھیں عقابین پر قید کیا، نوشیرواں، دوم، ۳۵۲ ☆

کیوان

اکوان تاجدار کا بھائی، وہ طلسم نہ طاق کا بادشاہ اور خداوند ہے، تین ساحراؤں کو تین مختلف طلسموں میں بند کر دیتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۵۱۳؛ بالائے ہوا جنگ اور اس کی موت، آفتاب، پنجم، دوم، ۹۱۰ ☆

کیوان دیو

آسمان پری کا نوکر، آسمان پری اسے امیر حمزہ کو پردۂ قاف میں پریشان رکھنے کے لئے مقرر کرتی ہے، نوشیرواں، اول، ۴۸۷ ☆

گالیاں

دیکھئے، ''بدکلامی اور گالیاں''؛ شادی کے موقعے پر عمدہ گالی گائی جاتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۷۳۱ ☆

گاؤلنگی گاؤسوار

شاہ بربر، اس کے آٹھ بیٹے، تین ماتحت بادشاہ، اور سولہ سرداران عظام ہیں۔ ان کے دلچسپ اور گونجیلے نام، ہرمز، ۷ ۱۱۴؛ قاسم اور گاؤلنگی کے بیٹوں کے درمیان جنگیں، ہرمز، ۱۱۵۰ و مابعد؛ بختک مشورہ دیتا ہے کہ نوشیرواں کی بیٹی مہر گوہر تاجدار کو گاؤلنگی گاؤسوار سے بیاہ دیا جائے، اس کے عوض میں وہ اسلامیوں کے خلاف ہرمز اور فرامرز کی امداد کرے گا، ہومان، ۶۷۵؛ اس کی ایک بیٹی امیر حمزہ سے منعقد ہوتی ہے، اس کے بطن سے قہور دیو پرور متولد ہوتا ہے، صندلی، ۱۸۷ ☆

گرازالدین

اول مضموم، بختک کا ایک نام (گراز=سور، یعنی خنزیر)، لیکن یہ لفظ فارسی ہے اور اس میں عربی الف لام نہیں لگ سکتا مزید یہ کہ اس میں کاف فارسی (گ) ہے جو عربی زبان میں ہے نہیں۔ لہٰذا 'گرازالدین' مزاحیہ نام بھی ہے، تحقیری تو ہے ہی، نوشیرواں، اول، ۵۷ ☆

گردباد

عادل کیواں شکوہ کا عیار۔ ذہانت سے بھرپور عیاری کرتا ہے اور عادل کیواں شکوہ اور داراب ثانی کو ایک بہت منتقم ساحرہ کے ہاتھوں موت سے بچاتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۵۱۵؛ مزید عیاریاں،

آفتاب، پنجم، دوم، ۵۲۷ ☆

گردیہ بانو، بنت بہرام اردبیلی

اول مضموم، نقاب دار کے روپ میں امیر حمزہ سے جنگ آزما ہوتی ہے اور شکست کھا کر خودکشی کرنا چاہتی ہے۔ امیر حمزہ خود کو ظاہر کر دیتے ہیں اور اسے خودکشی سے باز رکھتے ہیں۔ دونوں کی شادی ہو جاتی ہے، بدیع الزماں اس کے بطن سے پیدا ہوگا، نوشیرواں، دوم، ۳۱۱؛ بدیع الزماں کی پیدائش اور گردیہ کے مصائب، آسمان پری اپنے دیوؤں کو بھیجتی ہے کہ جاؤ گردیہ کو کھا لو، لیکن گردیہ دیوؤں کے خلاف مقاومت کرتی ہے۔ قریشیہ سلطان مداخلت کر کے اس کی جان بچاتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۱۳ و مابعد؛ امیر حمزہ سے اس کی دوبارہ ملاقات اور دوبارہ وصل، اس وصل سے زبیدہ شیر دل پیدا ہو گی، نوشیرواں، دوم، ۴۹۴؛ خونخوار جب قلعۂ ذوالامان کو تسخیر کر لیتا ہے تو گردیہ اور زبیدہ قلعہ چھوڑ دیتی ہیں، آفتاب، چہارم، ۷۳۷؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں غنیم سے لڑتے ہوئے طیفور زہر خوار کی زہر میں بجھائی ہوئی تلوار کے زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو جاتی ہے، آفتاب، چہارم، ۷۴۴ ☆

گرز کی قوت ضرب

دیکھیے، ''قوت ضرب، گرز کی'' ☆

گل اندام

بلقیس کے بطن سے تورج کی بیٹی، اس کی شادی ارژنگ سے ہوتی ہے، آفتاب، اول، ۲۵☆

گلباد عراقی

گلیم گوش کا بیٹا، بعد میں امیر حمزہ کا عیار بنتا ہے، اس کے بھائی کا نام کلباد عراقی ہے، وہ اکثر ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں، ہومان، ۶۷۶؛ عمرو عیار اور گلباد مل کر کئی عمدہ عیاریاں کرتے ہیں۔ دونوں کو صعوۂ چنگی سے عشق ہے۔ بالآخر وہ عمرو عیار سے راضی ہوتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۰۵ تا ۱۲۲؛ نوشیرواں کو

عقابین پر سے آزاد کراتا ہے۔ اس وقت یہ بات کھلی کہ اس کا قبول اسلام جھوٹا تھا، نوشیرواں، دوم، ۱۳۰☆

گلشن آرا/ ناہید اختر

امیر حمزہ کی ایک بیوی، اس کا نام ناہید اختر بھی بتایا گیا ہے۔ اس کے بطن سے عمرو یونانی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی ولادت کے بارے میں دو روایات ہیں، اشک، دوم، ۲۲ تا ۲۳، ۷۵ تا ۷۶؛ نارنج، ۷ تا ۸؛ نوشیرواں، اول، ۴۴۹، ۵۰۸؛ لاجورد شاہ کے خلاف جنگ میں عادی اس کی محافظت کرتا ہے۔ جب عادی لڑتا ہوا مارا جاتا ہے تو وہ خودکشی کر لیتی ہے، تورج، دوم، ۱۱۵☆

گلگون صحرانورد

غیر اسلامی عیارہ، عمرو اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس کی عیاریاں، جمشیدی، ۳۲۸☆

گلیم گوش

سکندر عاد مغربی اور فرامرز عاد مغربی کا عیار۔ ابوالفتح اصفہانی اس کے کان کاٹ لاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۳۴؛ قباد کو اٹھا لے جاتا ہے، ہومان، ۴۰؛ فرامرز عاد مغربی کے عیار سہیل کے ساتھ مل کر فرامرز عاد مغربی کو امیر حمزہ کی قید سے نکال لانا چاہتا ہے لیکن فرامرز اس طرح آزاد ہونے پر راضی نہیں ہوتا، ہومان، ۵۸۴ تا ۵۸۷؛ مندویل اصفہانی کی سفارش پر لشکر حمزہ میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ اس کے دل میں کھوٹ ہے، اور عمرو عیار اس بات کو سمجھ جاتا ہے لیکن امیر حمزہ متفق نہیں ہوتے اور اسے برقرار رکھتے ہیں، ہومان، ۶۷۸؛ موقع پا کر قباد کو قتل کر دیتا ہے۔ عمرو عیار اسے مار ڈالتا ہے، ہومان، ۶۹۴ تا ۷۰۰؛ کلباد اور گلباد اس کے بیٹے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۳۴؛ مکر سے مسلمان ہوتا ہے اور قباد کو قتل کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۴۷ تا ۳۴۸؛ قباد کا خون کر دینے کے بعد گلیم گوش بھاگ کر نوشیرواں کے پاس پہنچتا ہے۔ نوشیرواں غیر معمولی شرافت کا ثبوت دیتے ہوئے اسے امیر حمزہ کے حوالے کر دیتا ہے اور اپنے اور امیر حمزہ کے درمیان جنگ بندی کا اعلان کرتا ہے (واضح رہے کہ اس روایت اور ہومان نامہ کی روایت میں اختلاف ہے، جو اوپر مذکور ہوئی)، نوشیرواں، دوم، ۳۵۱☆

گلیم گوش

ایک قوم جس کے افراد کے کان بہت لمبے ہوتے ہیں۔ پردۂ قاف سے مراجعت کے دوران امیر حمزہ کو شاہ گلیم گوشاں گرفتار کر کے اپنی بیٹی انھیں جبراً بیاہ دیتا ہے۔ امیر حمزہ کئی گلیم گوشوں کو قتل کر کے اور شہزادی گلیم گوش کو چھوڑ کر چلے آتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۶۵۰ و مابعد☆

گنجفہ کی اصطلاحات

جمشیدی، دوم، ۵۳۵؛ تورج، دوم، ۳۷۲☆

گورزاد ختنی ابن حمزہ، از بطن گل چہرہ

پیدائش کی پیش آمد، نوشیرواں، دوم، ۶۳۲؛ اس بات کی وضاحت کہ اسے ''گورزاد'' کیوں کہتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۷۳۹ ☆

گوہر تاجدار، بنت نوشیرواں

اس کے نام فیروزۂ گوہر تاجدار، اور مہر گوہر تاجدار بھی ہیں، دیکھئے ''مہر گوہر تاجدار'' ☆

گوہر کلاہ/شہنشاہ گوہر کلاہ، ابن بدیع الملک

اپنے مالک کی لڑکی کے ساتھ فرار ہو جاتا ہے، تورج، اول، ۵۸۱؛ ایک طلسم کی فتاحی کرتا ہے، لیکن کچھ لطف کے ساتھ نہیں، تورج، دوم، ۵۹۰؛ فارسی اور اردو میں نعرے، لیکن نثر میں، آفتاب، دوم، ۴۸۳؛ ایلچی کی حیثیت سے مغرورانہ برتاؤ، آفتاب، دوم، ۵۴۰؛ سمٰوات جادو کے ہاتھ گرفتار ہو کر قتل ہونے کو ہے کہ نور الدہر نمودار ہو کر اسے اور بدیع الملک وغیرہ سب کو بچا لیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۲۴۷ تا ۲۴۸؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے نور الدہر کا دنگل بیٹھنے کے لئے عطا کرتا ہے، گلستان، اول، ۵۳۹؛ طلسم بہارستان سلیمانی کی فتاحی کرتا ہے، لعل، اول، ۲۳۲؛ تاریک چار چشم کو قتل کرتا ہے، لعل، اول، ۳۱۵☆

گوہر ملک، بنت گنجاب، والدۂ نورالدہر

بدیع الزماں کی معشوقہ اور بیوی، کوچک، ۶۳۶؛ نورالدہر کی ماں، ہرمز، ۶۱۶؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں اسلامیوں کی شکست کے بعد خودکشی کر لیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۲۴۲ ☆

گہرائے اختر شناس

لقا کا وزیر، بالا، ۱۸۶ ☆

گہرزاد، بن حمزہ

لندھور کی بیوہ بہار پری کی جان بچاتے ہوئے خود جان دے دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۱۷۶ ☆

گہرش خطائی

بدیع الزماں کے سرداروں میں سے ایک، ہومان، ۴۷۰ ☆

گیتی افروز، بنت لقا

قاسم کی معشوقہ اور بیوی، غیر اسلامیوں کے ہاتھ گرفتار ہونے سے بچنے کی خاطر خودکشی کر لیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۳۸۶ ☆

لاچین

ہوش ربا کا اصل بادشاہ۔ وہ اسلام کی طرف مائل ہے، افراسیاب اسے تخت سے اتارنے کی سازشیں کرتا ہے اور دھوکے سے اس کو گرفتار کر لیتا ہے،، بقیہ، اول، ۹ تا ۱۶؛ اس کا بدلہ لینے کے لئے شاہ بنگال کا حملہ، بقیہ، اول، ۱۷؛ نور افشاں کے سحر کی بدولت اس کا جاہ و جلال، بقیہ، دوم، ۲۴۷، ۲۵۰؛ افراسیاب کے ان سرداروں کے نام جنھوں نے لاچین کی معزولی میں مدد دی تھی، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۶۸۷؛ عمرو عیار اسے توسن حصار کے زندان میں ڈھونڈ لیتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۱۷۲ تا ۱۱۸۱؛

لاچین مطیع اسلام ہو جاتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۱۸۱؛ قلعۂ توسن حصار کے قیدی رہا ہوتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۲۲۰ تا ۱۲۲۱؛ صرصر انھیں پھر پکڑ لاتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۸۶؛ دوبارہ آزاد ہو کر لاچین افراسیاب کے خلاف مہمات میں شریک ہوتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۴۸ تا ۱۵۱، ۳۰۰ و مابعد؛ فتح ہوش ربا کے بعد امیر حمزہ ہوش ربا کی حکومت لاچین اور اس کی ملکہ بلقیس کو پیش کرتے ہیں، ہوش ربا، ہفتم، ۶۷۹ ☆

لاہوت اور لاہوتہ

میاں بیوی کی جوڑی، دونوں غول ہیں۔ امیر حمزہ لاہوت کو زیر کرتے ہیں، لاہوتہ طلسم نارنج کو بھاگ جاتی ہے، تورج، اول، ۵ ☆

لاہور

داؤ مجہول، رفیع البخت کا عیار، عوجان مردار خوار کے خلاف عمدہ عیاری، آفتاب، پنجم، دوم، ۷۶؛ اسی کے خلاف ذرا فحش عیاری، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۶؛ ذہانت سے بھرپور عیاری، آفتاب، پنجم، دوم، ۳۶۸ ☆

لاہور شیر دل

طیفور بادیہ گرد کو غلطی سے لاہور شیر دل کہہ دیا گیا ہے، گلستان، دوم، ۱۶۲ و مابعد؛ دیکھیے، ''طیفور، بن شاپور بن عمرو عیار'' ☆

لعل، بن تورج

زیمان بن رستم خاں بن گاو لنگی گاو سوار کا خون پی لیتا ہے، تورج، اول، ۶۷۴ ☆

لقا، عرف زمرد شاہ باختری، عرف یاقوت شاہ

تعارف، ہرمز، ۶۱۶؛ اس کی داڑھی کے بال بال میں موتی پروئے ہوئے ہیں، کوچک، ۱۴۱؛ اس کی جنت، بالا، ۵۲؛ اس کی شکل صورت، بالا، ۵۳، ۱۳۵، ۲۷۱؛ افراسیاب کی طرح وہ بھی غاصب

ہے، بال، ۴۰۴، ۴۸۷؛ نمرود شاہ جو ایک اور دعوے دار خدائی ہے اس کی سلطنت چھیننا چاہتا ہے، بالا، ۵۳۸؛ اسلامیوں سے اس کی جنگ بے نتیجہ رہتی ہے، بالا، ۶۷۹؛ اس کی بنائی ہوئی تقدیریں ہمیشہ غلط ہوتی ہیں اس لئے اس کا ایک معتقد اسے پیٹ ڈالتا ہے، بالا، ۷۲۸؛ عنطلی آباد کے عجائب وغرائب پر حیرت کرتا ہے، بالا، ۷۸۶؛ بہار کا سحر اسے مضحکہ خیز بنا دیتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۵۸۵؛ افراسیاب کا جو بھی سردار اس کی حمایت کو آتا ہے وہ مارا جاتا ہے، اموات کے ایک لمبے سلسلے کے بعد بھی افراسیاب کہتا ہے کہ میں اگر لقا کی تابع داری نہ کروں تو ایمان کھوؤں گا، ہوش ربا، چہارم، ۱۰؛ پردۂ تاریک کو بھاگ جاتا ہے اور ایک دیونی پر عاشق ہو جاتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۷۶ تا ۱۲۷۸؛ اس کی شکل وشباہت، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۷، ہوش ربا پنجم، دوم، ۲۳۶؛ ہر طرف سے پھنس جانے پر امیر حمزہ کے خدائے نادیدہ سے دعا کرتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۶۸۳؛ گرفتار ہوتا ہے اور اپنی لڑکیوں کے کہنے پر اسلام لاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۰ تا ۱۰۱۳؛ بختیارک کے بہکانے پر لشکر اسلام سے بھاگ جاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۳۸؛ بڑے سنکٹ میں ہے، اب وہ تنہا ہی جنگ کر رہا ہے، سب نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہے، صندلی، ۱۵۰؛ ایک غول عورت سے اس کی اولادیں اور پھر اس کی موت، صندلی، ۲۱۱ تا ۲۱۹؛ اب وہ (شاید دوبارہ زندگی پا کر؟) ہفت پیکر کے ایک محل میں رہتا ہے جس میں سات منزلیں ہیں، اور ہر منزل ایک ملک کے برابر ہے، ہفت پیکر، اول، ۳۰ تا ۵۱ ☆

لقا کی جنتیں، قیطول، وغیرہ

''قیطول'' (اول مفتوح، واؤ معروف) بمعنی ''قلعہ'' ہے۔ لیکن ٹیک چند بہار (صاحب ''بہار عجم'') کے بموجب زمرد شاہ باختری [= لقا] نے قیطول نامی ایک قلعہ بطور خاص قندھار کے پاس ایک پہاڑی پر بنوایا تھا۔ اسے نادر شاہ نے مسمار کر دیا لیکن اس کے نشان اب بھی موجود ہیں [یعنی ۱۷۵۰ کے بعد]۔ لہٰذا ٹیک چند بہار نے زمرد شاہ باختری [لقا] کو تاریخی شخص قرار دیا ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ داستانی کردار (یا ''خدا'') زمرد شاہ باختری [لقا] کا نام اسی بادشاہ کے نام پر رکھا گیا ہو۔

داستان گو کے بموجب لقا کے قیطول بہت شاندار ہیں لیکن کاغذ اور بانس کے بنے ہوئے

ہیں۔لقا کے قیطولوں کا سب سے زیادہ ذکر ''بالا باختر'' میں ملتا ہے۔چند مثالیں: بالا، ۵۲، ۲۶۳، ۲۶۸، ۲۹۳ ☆

لکھنؤ، معاصر اور مقامی زندگی

نوشیرواں، اول، ۵۹؛ ہومان، ۱۶۸؛ بختک کے بوٹوں میں کیلیں لگی ہوئی ہیں (spiked boots) وہ بوٹ پہنے پہنے عمرو کو ٹھوکر مارتا ہے۔عمرو قسم کھاتا ہے کہ بختک کو مار ڈالوں گا، ہومان، ۶۳۹؛ نوشیرواں، دوم، ۱۵ تا ۱۷؛ پرامیسری نوٹ اور اس کی رجسٹری، بالا، ۱۹۳؛ امیر حمزہ وعدہ کرتے ہیں کہ عمرو کو مطلوبہ رقم مع سود دیں گے، اس کی تصدیق میں وہ پرونوٹ لکھتے ہیں، ایرج، دوم، ۱۳۹؛ رقاصہ، جس کا نام نسیم جالندھری [یا کہیں کہیں جالندری] ہے، بقیہ، اول، ۵۷۸؛ مومن کی غزل گائی جاتی ہے اور ''دہلوی طرز شاعری'' کا ذکر ہوتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۵۱؛ ناسخ اور آتش کا ذکر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۳۵؛ رقاصائیں بذریعہ ریل پہنچتی ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۳۷؛ کارخانہ کاغذ سازی [شاید نول کشوری کارخانے کی طرف اشارہ ہے]، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۷؛ اودھ اخبار کا ذکر، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۷۵؛ اسٹیمپ ڈیوٹی، رجسٹری، وغیرہ کا ذکر، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۵۹؛ برہمنوں کی بولی، ''تیرہویں صدی'' کا ذکر، گویا یہ واقعات تیرہویں صدی ہجری میں پیش آئے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۱؛ معاصر لکھنوی زندگی کا ذکر، ذرا ست قسم کی ظرافت، نور افشاں، دوم، ۲۰۵؛ قصر حسینان فرنگ، یہاں کی عورتیں قمیص پہنتی ہیں، ہیٹ لگاتی ہیں۔ان کی سربراہ کا نام ''مس جولیٹ'' ہے، عمرو اسے مار ڈالتا ہے۔ایک انگریز جس کا نام ''لاٹ صاحب'' ہے، خیال کرتا ہے کہ میں نے اسے زندہ کر دیا ہے، لیکن در حقیقت وہ بھی عمرو ہی ہے جو بھیس بدلے ہوئے ہے۔عمرو لاٹ صاحب کو بھی قتل کر دیتا ہے، نور افشاں، سوم، ۲۷۵؛ درگاہ کے پیچھے کوڑے کا ڈھیر، عیار اس میں چھپتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۴۶۵؛ عالم پریشانی میں شہزادی کا ہاتھ الماری میں جا پڑتا ہے، وہاں اسے دیوان جلال ملتا ہے، ہفت پیکر، سوم، ۳۹۸؛ گورا پلٹن، ہفت پیکر، سوم، ۶۹۹؛ نول کشور پریس اور لکھنؤ کا ذکر، سکندری، اول، ۱۰۶؛ رقاصاؤں کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے کہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ زمانہ حاضر کی ہیں، سکندری، دوم ۴۶۷؛ بستی جان، جدن،

ادھا بیگم، حیدر جان، امراؤ بیگم: ممکن ہے یہ لکھنؤ کے حقیقی ارباب نشاط کے نام ہوں، سکندری، سوم، ۱۲۴؛ عمرو عیار کہتا ہے کہ اب میں مرزا غالب کی ایک غزل گاؤں گا، سلیمانی، دوم، ۱۸۰؛ تبلیغ اسلام کے بارے میں لمبی اور بے لطف بحث۔ یہ بھی ذکر آتا ہے کہ تبلیغی کتابیں طبع کرا کے بے قیمت تقسیم کی جائیں۔ (ممکن ہے یہ عیسائی مشنریوں کی تقلید میں ہو، یا ان پر طنز ہو)، آفتاب، اول، ۷۸؛ حیدر جان کا نام دوبارہ، اور سندر نامی ایک اور طوائف کا ذکر، ممکن ہے یہ لکھنؤ کے حقیقی ارباب نشاط کے نام ہوں، آفتاب، اول، ۷۰۱؛ معاصر شعرا کے نام، آفتاب، دوم، ۲۶۹؛ تبلیغ اسلام کے لئے کتابوں کے انطباع کا ذکر دوبارہ، آفتاب، سوم، ۱۰۱۲؛ نکاح نامے کی رجسٹری، انگریزی باجے، میونسپلٹی کا لگوایا ہوا پانی کا نل، ریلوے ٹرین، آفتاب، چہارم، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۶۰؛ کتوں کے بسکٹ، آفتاب، چہارم، ۲۷۷؛ بالکل غیر ضروری طور پر مقامی معاصر زندگی کے حوالے، آفتاب، پنجم، اول، ۵۴؛ چائے، گلستان، سوم، ۱۵۰؛ دوکانوں پر سائن بورڈ، لعل، دوم، ۳۷۶☆

لندھاوا، بن لندھور

اس کی ماں کا نام مہر ان فیل زور ہے۔ اس سے شادی کے موقعے پر لندھور اور خاندان حمزہ میں ناچاقی ہوگئی تھی۔ پیدائش کی پیش آمد، ہومان، ۶۷۴؛ پیدائش، بالا، ۷۴☆

لندھور، بن سعدان، خسرو ہندوستان

سعدان کا بیٹا اور شہپال ہندی کا بھتیجا، وہ شیث پیغمبر کی اولاد میں ہے، نوشیرواں، اول، ۳۱۶؛ سلمان بن طلحہ کے اسلحہ اور فیل میمونہ اسے حاصل ہوتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۳۱۸ تا ۳۲۱؛ تخت نشین ہوتا ہے۔ نوشیرواں اس سے خراج کا طالب ہوتا ہے۔ لندھور انکار کرتا ہے اور کہلا بھیجتا ہے کہ خراج وصول کرنا ہے تو کسی سردار کو بھیجیں جو مجھے جنگ میں زیر کر سکے، نوشیرواں، اول، ۳۲۵؛ امیر حمزہ کے ساتھ اس کی کشتی سات شبانہ روز جاری رہتی ہے، نوشیرواں، اول، ۳۳۲؛ شاروق کی بیٹی چالیس دن کی مہلت چاہتی ہے تا کہ لندھور کی گرفتاری کی سبیل نکال سکے، نوشیرواں، اول، ۳۸۰؛ اجرو کیہ کے بادشاہ کی بیٹی جہاں افروز سے شادی کرتا ہے، اس کے بطن سے فرہاد خاں یک ضربی پیدا ہوگا، نوشیرواں، اول،

۶۸۱؛ لندھور اور بہرام بادشاہ سگ سراں اور اس کی فوج کو شکست دیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۷۱۵؛
لندھور کا چچا لندھور اور بہرام کو گرفتار کر کے اندھا کرا دیتا ہے، لندھور کا چچا شاہ خفتانیان ہے، نوشیرواں،
اول، ۷۱۹؛ شاہ صفارتک اسے قید کر کے ۱۷ سال تک قید رکھتا ہے۔ امیر حمزہ کو اس کی خبر نہیں ہوتی کیونکہ
وہ پردۂ قاف میں ہیں۔ لندھور کو امیر حمزہ کی خبر نہیں ہوتی کیونکہ وہ قید میں ہے۔ لندھور کو رنج ہے کہ امیر نے
میری خبر نہ لی۔ وہ حکم دیتا ہے کہ میرے سامنے امیر حمزہ کا نام نہ لیا جائے۔ ادھر امیر حمزہ نے بھی ایسا ہی حکم
دے دیا ہے۔ عمرو عیار کی سعی سے دونوں میں میل ملاپ ہوتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۹ تا ۶۳؛ رستم علم شاہ
اور لندھور کے درمیان شاندار مگر بے نتیجہ کشتی، امیر حمزہ انھیں الگ کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۵۵؛ غیر
معمولی بہادری، نوشیرواں، دوم، ۶۹۵؛ مہران فیل زور پر عاشق ہوتا ہے، چاہتا ہے کہ رسم شادی بارگاہ
سلیمانی میں ادا کی جائے، لیکن امیر حمزہ کی بعض اولادیں تنگ نظری اور حسد کے باعث اس کی اجازت نہیں
دیتیں۔ لندھور خفا ہو کر ان سے جھگڑ پڑتا ہے اور رستم علم شاہ، سعد بن قباد وغیرہ کو زخمی کر کے قید کر لیتا ہے،
ہومان، ۱۵ و مابعد؛ جھنجھلاہٹ میں ایک بوڑھی بے گناہ عورت کو قتل کر ڈالتا ہے، ہومان، ۶۶: اپنے حال پر
دل میں غور کرتا ہے کہ نہ تو قباد مجھے بارگاہ سلیمانی دے گا اور نہ ہی میں معافی مانگوں گا، پھر کیا ہو؟ داراب
اسے مشورہ دیتا ہے کہ صلح اور میل ملاپ کر لو، ہومان، ۲۷۷؛ عمرو بن حمزہ بظاہر قتل ہو جاتا ہے (درحقیقت
وہ کشتۂ سحر ہے، صحیح معنی میں مرا نہیں ہے، لیکن یہ بات ابھی ظاہر نہیں) لیکن لندھور پر کچھ اثر نہیں ہوتا،
ہومان، ۲۸۳؛ وفور شرم کے باعث امیر حمزہ کا سامنا کرنے سے جان چراتا ہے، ہومان، ۳۳۷؛ سات
سو جزیرے اس کے زیر نگیں ہیں، ہومان، ۳۴۰؛ جنگ کے دوران امیر حمزہ سے مصالحت اور میل ہو
جانے کے بعد امیر حمزہ اس کے ساتھ بڑی متانت اور محبت سے پیش آتے ہیں، ہومان، ۴۸۲ تا ۴۸۵؛
بڑی دھوم کے ساتھ مہران فیل زور کو بیاہتا ہے۔ لندھادہ بن لندھور کی پیدائش کی پیش آمد، ہومان، ۶۷۴؛
امیر حمزہ جب صاحبقرانی سے دست بردار ہوتے ہیں تو ایرج اور نور الدہر میں صندلی صاحبقرانی کے لئے
جھگڑے ہونے لگتے ہیں۔ لندھور کہتا ہے، "داغ مفارقت صاحبقراں نے ایسا دل پر اثر کیا ہے کہ مجھ میں
طاقت دوستی دست راستیوں کی اور دشمنی دست چپیوں کی باقی نہیں رہی"۔ وہ عازم ہند ہوتا ہے کہ راستے
میں اس کا نواسا جزائل شاہ (یا جذائل خان)، وہ غیر اسلامی ہے) اسے اندھا کر دیتا ہے،، صندلی،

۲۱۷ تا ۲۱۹؛ حضرت ابراہیم اس کے خواب میں آکر اس کی بینائی واپس لاتے ہیں، صندلی، ۳۲۸؛ امیر حمزہ ذرا سی بات پر اس سے خفا ہو کر اسے لشکر بدر کر دیتے ہیں، بہت عمدہ تحریر، بالا، ۳۰۲ تا ۳۱۳؛ امیر حمزہ سے لڑنے پر خودکشی کو بہتر قرار دیتا ہے، بالا، ۳۲۴؛ غضنفر کے دو سرداروں کو ایرج قتل کرا دیتا ہے، لیکن لندھور کچھ نہیں کرتا، ایرج، دوم، ۵۵؛ ایرج کی زیادتیوں پر افسوس کرتا ہے لیکن کرتا کچھ نہیں۔ کچھ ایسے اشارے ہیں کہ اسے ایرج سے عشق ہے، یہ کشش بظاہر Homoerotic معلوم ہوتی ہے، امرد پرستی پر مبنی نہیں۔ ایرج کا سردار طرملسپ اسلامیوں کا قتل عام کر ڈالتا ہے۔ لندھور کچھ نہیں کرتا سوا اس کے کہ ایرج کو معذرت پر مجبور کرتا ہے ایرج، دوم، ۵۷ تا ۶۷؛ مزید اسلامی قتل ہوتے ہیں، لیکن لندھور اب بھی کچھ نہیں کرتا، ایرج، دوم، ۸۹؛ لندھور اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ ایرج کے خلاف کچھ اقدام کیوں نہیں کرتا، ایرج، دوم، ۲۴۴؛ لندھور کو ایرج سے عشق ہے، داستان گو یہ بات صاف کہتا ہے، ایرج، دوم، ۳۶۷؛ خورشید روشن تن کے ساتھ ہو جاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۸۸۷؛ امیر حمزہ اور عمرو عیار قید میں ہیں، لندھور کو انھیں رہا کرانے کی بہت جلدی ہے اس لئے وہ تنہا ہی نکل چلتا ہے۔ ہفت پیکر اسے گرفتار کر کے مسحور کر دیتا ہے اور اسے ایک کنویں میں کودنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ داستان گو نے یہ بالکل نئی بات پیدا کی ہے، نورافشاں، سوم، ۷۹۸؛ مسحوری کے عالم میں وہ قاسم بن رستم علم شاہ کے خلاف ہو جاتا ہے اور اس سے جنگ کرتا ہے، نورافشاں، سوم، ۸۰۶؛ ایک بار پھر وہ مسحور ہے اور اس بار وہ امیر حمزہ کے خلاف بغاوت کر دیتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۳۹۷؛ میل ہو جانے کے بعد امیر حمزہ کی جان بچاتا ہے۔ "ہومان نامہ" میں بھی یہ قصہ بیان ہوا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۴۵۳؛ ایک بار پھر مسحور ہو جاتا ہے۔ امیر حمزہ اہل ہند کے خلاف توہینی فقرے کہتے ہیں، سکندری، اول، ۱۵۰؛ اب وہ حمزۂ ثانی کے لشکر میں ہے، خواب میں اپنی موت کی بشارت اسے ملتی ہے، اور یہ بھی کہ داراب سیمیں زرہ کسی مصیبت میں ہے۔ لندھور فوراً اس کی امداد کو نکل پڑتا ہے، لعل، اول، ۴ تا ۱۱؛ زمرد شاہ ثانی کی فوج کے آدم خور اسے زندہ کھا جاتے ہیں، لعل، دوم، ۱۹☆

لندھور ثانی، بن لندھور، بن سعدان

لندھور ثانی اور مالک اژدر ثانی اپنے باپوں کی طرح مصروف جنگ ہیں، تورج، دوم، ۴۴؛

عبدالجبار حلبی اور بہت سے دوسرے پرانے سرداروں کولندھور ثانی کی جان بچانے کی کوشش میں جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے، آفتاب، چہارم، ۸۶ ☆

لندھور کی فوج

اس کے فوجیوں کی شکل وشباہت وہابی سپاہیوں سے کچھ کچھ ملتی ہے، ہومان، ۵۵۲؛ اس کے گھوڑے کا نام نیرنگ تازی ہے، ہومان، ۵۸۹؛ لندھور کی فوج میں ہندوستان کے مختلف فرقوں، ذاتوں اور قوموں کے سپاہی ہیں ہندو بھی ہیں، بالا، ۳۳؛ سلطان دہلی، مارواڑ کا اہرمن، اور اودے پور کا ریون رائے بھی لندھور کی فوج میں شامل ہیں، تورج، دوم، ۱۱۶ ☆

لندھور کے نعرے

نوشیرواں، اول، ۴۳۲، ۶۸۱؛ نوشیرواں، دوم، ۵۹، ۶۱، ۶۹، ۸۳؛ بالا، ۲۵۷، ۲۵۸؛ ہوش ربا، اول، ۵۱؛ ہوش ربا، چہارم، ۸۰۸؛ نعرے کی عبارت بہت طویل، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸؛ نیا نعرہ، سکندری، دوم، ۴۶۳؛ سلیمانی، اول، ۶۱۳ ☆

لوح طلسم

اسی وقت ہدایت دے گی جب اس سے استفسار کیا جائے گا اور انھیں چیزوں کے بارے میں بتائے گی جن کے بارے میں استفسار ہوگا، نوشیرواں، اول، ۵۹۱؛ عام طور پر اس کا حصول بہت مشکل ہوتا ہے، لیکن بدیع الزماں کو آسانی سے مل جاتی ہے، ۶۸۴؛ علم نجوم یا علم رمل کے ذریعہ لوح کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہوسکتا کہ وہ کہاں پوشیدہ ہے، وغیرہ، بقیہ، اول، ۵۹؛ لوح کی نوعیت کا بیان، علم نجوم کی تفصیلات کی مدد سے، ہوش ربا، دوم، ۲۶۳ تا ۲۶۷؛ لوح طلسم ہوش ربا کی تفصیلات، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۰۰ ومابعد؛ لوح اسی طلسم میں اور اسی ساحر/ بادشاہ کے خلاف یا موافق کام کرے گی جس کے لئے وہ بنی ہو۔ شیخ تصدق حسین ایک مقام پر قمر کی شکایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوح کو افرسیاب کے خلاف موثر بتادیا، حالانکہ لوح افراسیاب کے نام پر بنی ہی نہ تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ جو ہوگیا وہ ہوگیا، اب کچھ تدارک

ممکن نہیں، سلیمانی، دوم، ۴۷۳ تا ۴۷۵: سہراب ثانی کو حضرت سلیمان ایک کاغذ عطا کرتے ہیں جو لوح کا کام کرے گا، آفتاب، سوم، ۵۳۰: ایک لوح ایسی ہے جو الٹی ہدایتیں دیتی ہے، لیکن پہلے سے بتا دیتی ہے کہ اب جو ہدایت آئے گی وہ معکوس ہوگی۔ نہایت دلچسپ خیال، گلستان، اول، ۳۵۷: بانیان طلسم اگر ساحروں کی نسبت اچھا خیال رکھتے ہوتے تو لوح طلسم جیسی شے نہ ایجاد کرتے، گلستان، اول، ۳۷۳: طلسم مرآت العدم کی لوح بھی الٹی ہدایتیں دیتی ہے، لعل، دوم، ۱۶۸ ☆

ماران زمیں کن

اسرار جادو، اور ماران زمیں کن، ہوش ربا کی دو زبردست ساحرائیں ہیں۔ ان کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے، لیکن یہ کہ اسد کی رہائی اسی وقت ہو سکے گی جب وہ اس مہم میں عمرو عیار کی امداد کریں گی، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۷۳ تا ۴۷۵: زبردست جادو اور معرکے، ان میں عمرو عیار، ماران، سمنکال، اور اسرار برسرِ عمل ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۲۷ و مابعد؛ سمنکال جادو (اسلام مخالف تھا، عمرو کے ہاتھ پر مسلمان ہوا) اسرار جادو کے سحر کو رفع کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۳۰ تا ۴۳۱: معلوم ہوتا ہے کہ اسرار اور ماران زمیں کن میں نانی اور نواسی کا رشتہ ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹۴: اسرار جادو بظاہر افراسیاب کی جانب سے سرگرم عمل لیکن درحقیقت وہ اسلامیوں سے مل گئی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۸۶ و مابعد؛ عمرو عیار ایک نازنین کے بھیس میں ماران زمیں کن کے ساتھ ہو لیتا ہے، ۴۸۹ و مابعد؛ ماران زمیں کن بزور سحر اژدہے کا روپ اختیار کرتی ہے اور عمرو عیار کو اسرار جادو کی شکل بنا کر اپنے اوپر سوار کر لیتی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۲۰ و مابعد؛ اسرار کا راز افراسیاب پر کھل جاتا ہے اور وہ اسرار اور ماران پر قیامت برپا کرتا ہے، لیکن بالآخر دونوں بچ نکلتی ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹۳ و مابعد ☆

مالاگرد فرنگی

داستان گو نے اسے انگریز لکھا ہے، ہومان، ۴۳۱ تا ۴۳۲: رستم علم شاہ سے اس کا مقابلہ، رستم اسے زیر کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم ۲۳۹: وہ علم شاہ کا حلقہ بگوش بن جاتا ہے، ہومان، ۳۹۵: اس کا بھائی سمجھتا ہے کہ مالاگرد کو اسلامیوں نے قید کر رکھا ہے۔ وہ اسے رہا کرانا چاہتا ہے لیکن مالاگرد انکار دیتا

ہے،نوشیرواں،دوم، ۲۵۴؛مزید دیکھئے ''آلا گردفرنگی'' ☆

مالک اژدر

کافر کی حیثیت سے نوشیرواں کی نوکری میں ہے،نوشیرواں،دوم، ۱۲۶؛چار شبانہ روز کی کشتی کے بعد امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں،وہ امیر کا مطیع ہو کر دست چپیوں میں داخل ہو جاتا ہے،نوشیرواں، دوم، ۱۵۸؛اس کی آنکھ میں کوئی پراسرار قوت ہے،نوشیرواں، دوم، ۴۷۴؛ آنکھ کی پراسرار قوت کا راز، بالا، ۳۳۲؛ایک مدت سے کرب غازی بارگاہ سلیمانی کا داروغہ تھا،اب امیر حمزہ اسے ہٹا کر مالک اژدر کو داروغگی عطا کر دیتے ہیں۔کرب خفا ہو کر لشکر حمزہ سے نکل جاتا ہے،نوشیرواں،دوم،۵۷۶، بالا، ۲۳۵؛ امیر حمزہ کا نیزہ بردار، ہومان، ۵۷۰؛ اس کے نعرے، ہومان، ۵۸۳، بالا، ۲۳۶،ہوش ربا، چہارم، ۸۰۸،بقیہ،دوم، ۲۴۷،سکندری،اول،۱۴۶،نیا نعرہ،سکندری،دوم، ۴۶۳،سلیمانی،اول، ۶۱۳ ☆

ماہ سیم بر

عمرو ثانی کی ایک معشوقہ،عمرو ثانی پر اس کی موت کا گہرا اثر ہوتا ہے اور وہ حمزۂ ثانی سے اپنا مناقشہ ختم کر لیتا ہے،تورج،دوم، ۲۴۴ ☆

ماہ قلندری

اپنے عاشقان مقتول کی قبروں پر روتی ہے، گلستان، اول، ۴۰؛اس کی مختصر سوانح گذشتہ،گلستان،اول،۴۸ ☆

ماہ مغربی

سکندر بن ہیکلان عاد مغربی کی بیٹی،اس کی شادی قباد کے ساتھ نہایت دھوم دھام سے ہوتی ہے،ہومان، ۶۷۴؛شادی کے رسوم کی تفصیلات،ہومان،۶۷۶ و مابعد ☆

ماہیان زمرد رنگ/ زمرد پوش/ ماہی زمرد رنگ

افراسیاب کی نانی،وہ زبردست ساحرہ ہے لیکن اس کا نام طرح طرح سے لکھا ملتا ہے۔پہلی

بار جب وہ سامنے آتی ہے تو داستان گو نے اسے ''ماہی زمرد رنگ'' کہا ہے۔ نہایت مستعدی سے افراسیاب کو اس وقت خطرے سے نکال لاتی ہے جب اس نے بران شمشیر زن پر حملہ کیا اور بران کا باپ کوکب اس کا بدلہ لینے کے لئے افراسیاب پر چڑھ دوڑا، ہوش ربا، اول، ۷۳۱ و مابعد؛ افراسیاب اور آفات چہار دست کو عمرو عیار کے پنجے سے چھڑاتی ہے، بقیہ، اول، ۱۰۳؛ عمرو عیار کو گرفتار کر کے پردۂ ظلمات میں ڈال دیتی ہے، بقیہ، دوم، ۵۸۱؛ نہایت چالاکی سے افراسیاب کو قید سے یا کوکب کے خلاف جنگ میں ہزیمت کے موقعے پر خطرے سے نکال کر چھڑا لاتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۶۳۵، ۶۵۵، ۶۶۲ و مابعد؛ دلچسپ مقابلۂ سحر اور موہنی کا سحر، جمشیدی، اول، ۲۷۸، ۶۰۷؛ عمدہ جنگ کے دوران کوکب کے ہاتھوں اس کی موت، ہوش ربا، ہفتم، ۶۸ ☆

ماہیان طوفان کش

سحران سیاہ پوش نامی ساحر کی بہن، آفتاب، اول، ۴۴۴؛ خضران شیشے کی مچھلی بناتا ہے اور اسے آبدوز کشتی کی طرح استعمال کرتا ہے۔ اس طرح اس کی رسائی ماہیان طوفان کش تک ہوتی ہے، آفتاب، اول، ۴۷۱؛ اس کی موت، موت کے نتائج اور دیگر معاملات، آفتاب، اول، ۷۹۰ ☆

ماہی پریزاد

کوکب کے لشکر میں ایک ساحرہ، اس کی گرفتاری کے لئے افراسیاب ایک ساحرہ کو تعینات کرتا ہے جو خود ایک ماہی سحر کی خادمہ ہے، بہت عمدہ تحریر، ہوش ربا، سوم، ۱۶۰ تا ۱۸۰؛ افراسیاب اسے گرفتار کر لیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۱۸۱ تا ۱۸۲؛ افراسیاب کے ایلچی کو مسحور کر کے کوکب اسے رہا کرا لیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۱۸۶ ☆

مبہوت جادو

حوت آئینہ پرست کی معشوقہ اور زبردست ساحرہ۔ اس کے ہاتھوں اسلامیوں کو پے بہ پے اور بھاری شکستیں اٹھانی پڑتی ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۶۸ تا ۶۷۸؛ ابوالفتح عیار اسے قتل کرتا ہے، آفتاب، چہارم، ۷۰۱ ☆

مجلس جادو

کوکب روشن ضمیر کی آٹھ سالہ بھانجی، وہ عام بچوں کی طرح بھولی بھالی ہے اور گڑیاں کھیلتی ہے، لیکن نہایت طرار ساحرہ بھی ہے۔ اس کا خاص سحر یہ ہے کہ مدمقابل کے سامنے کوئی کام کرنے لگتی ہے۔ پھر مدمقابل وہی کام کیے چلا جاتا ہے۔ ہوش ربا، دوم، ۳۳۴ تا ۳۳۶؛ احمد حسین قمر نے اسے براں کی بیٹی بتایا ہے، بقیہ، دوم، ۲۶۵؛ ملکۂ بہار کو عارضی طور پر غیر اسلامیوں نے مسحور کر لیا ہے اور وہ اسلامیوں کے خلاف برسر جنگ ہوتی ہے۔ مجلس اس سے نبرد آرا ہوتی ہے، بقیہ، دوم، ۳۸۲؛ اس کی شکل و صورت، وہ ہمیشہ پانچ سال کی لگتی ہے، یہ بھی اس کا سحر ہے، ہوش ربا، دوم، ۳۳۴؛ رعد جادو اور برق جادو، جو مہرخ کے بیٹے ہیں، مشکلوں میں پھنس جاتے ہیں، مجلس بڑا طاقتور سحر کر کے انھیں بچالاتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۷۲۴؛ صرصر عیارہ اسے گرفتار کر لیتی ہے، لیکن وہ بھاگ نکلتی ہے، ہوش ربا، سوم، ۷۲۵ تا ۷۳۲؛ افراسیاب اسے بڑے جتن سے قتل کرتا ہے، لیکن ایک بیان یہ ہے کہ وہ واقعی مری نہیں ہے، پھر سے جی اٹھے گی، ہوش ربا، چہارم، ۶۳۶؛ اس کا گھوڑا اور نیچہ دونوں مٹی کے کھلونے ہیں، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۲۸، ۳۵۴؛ اس کی عمدہ جنگ ہائے سحر، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۲۸؛ مشعل جادو اسے قتل کرتا ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۵۳؛ مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نور افشاں تین دن کی محنت کے بعد اس کی روح کو اس کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۷۱؛ جنگ میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۴۹۰؛ عمرو کو خوب تنگ کر کے اس سے گانا سنتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۵۰۰ تا ۵۰۲☆

محو جادو

ضحاک مسند نشین سامری اور مریخ آفتاب علم دو بھائی ہیں۔ اول الذکر غیر اسلامی ہے اور دوسرا حامی اسلام۔ ان دونوں کی زندگیاں محو جادو کے ساتھ گتھی ہوئی ہیں۔ جو اسے قابو میں کر لے وہ اسی کی ہو جائے گی۔ وہ اسلام لاتی ہے اور دونوں بھائیوں کے مابین غیر جانب دار رہتی ہے۔ محو جادو اور دونوں بھائی سحر و افسوں کے ایک غیر معمولی وقوعے کے دوران موت کے گھاٹ اترتے ہیں، آفتاب، پنجم،

اول،۳۰۹☆

محیط روشن ضمیر

داستان گو کے الفاظ میں وہ ایک صاحب کمال اور علوم نیر نجات سے آگاہ شخص ہے۔اس نے ایک آئینہ تیار کیا ہے جس میں وہ ہر جگہ کے حالات معلوم کر سکتا ہے اور جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ تصویر دھواں بن کر نگاہوں سے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔دوسرا وصف اس آئینے میں یہ ہے کہ وہ کسی شخص پر آئینے کا عکس ڈال کر جس جانور کا نام لیتا ہے، وہ شخص اسی جانور کی صورت بن جاتا ہے۔زلزال بن خلخال کو محیط روشن ضمیر (کہیں کہیں محیط روشن رائے بھی لکھا ہے)افواج اسلامی کے خلاف خروج کرنے پر آمادہ کرتا ہے،گلستان، اول، ۶۰۱ ومابعد؛خضران بہ عیاری اس سے آئینہ چھین لیتا ہے، گلستان، اول، ۶۵۳ ☆

مخمور سرخ چشم

مخمور سرخ چشم ،اور خمار جادو،نہایت حسین ساحرائیں اور آپس میں سگی بہنیں ہے۔افراسیاب دونوں پر نگاہ ہوس رکھتا ہے، ہوش ربا،اول، ۱۰۱ تا ۱۰۲؛افراسیاب انھیں عمرو کی گرفتاری کے لئے بھیجتا ہے۔وہ عمرو کو گرفتار تو کر لیتی ہیں لیکن مخمور کے دل میں طرح طرح کے خطرات گذرتے ہیں اور وہ عمرو کو رہا کر دیتی ہے، ہوش ربا،اول، ۳۶۲، ۳۸۵؛مخمور سرخ چشم بالکل اتفاقیہ لشکر اسلامیان پر سے گذرتی ہے اور نور الدہر پر عاشق ہو جاتی ہے، ہوش ربا،اول، ۴۱۱ تا ۴۱۳؛افراسیاب اسے نور الدہر سے عشق کے جرم میں کوڑوں سے پٹواتا ہے، ہوش ربا،اول، ۴۶۳؛نور الدہر سے اس کے عشق کا مزید حال، ہوش ربا، دوم، ۷۹۴؛ نور الدہر سے عشق کا کچھ اور حال، ہوش ربا،سوم، ۴۱۲؛سوفار آتشبار سے جنگ سحر میں شکست یاب ہوتی ہے، بقیہ، دوم، ۱۹۰؛ اسلامیوں کی طرف سے مصروف جنگ، ہوش ربا، چہارم، ۸۹،۱۱۸،۲۴۵؛مشعل جادو کے ہاتھوں کشتۂ سحر ہوتی ہے۔مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نور افشاں تین دن کی محنت کے بعد اس کی روح کو اس کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم ۱۲۸، ۱۷۱؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد اس کی شادی نور الدہر سے ہوتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا

۱۰۲۷☆

مذاہب

داستان میں اسلامی مخالف اقوام مختلف مذاہب کے ماننے والے ہیں اور اکثر مذاہب کا وجود صرف داستان میں ہے۔ ناخدا پرستی یا کسی غیر اللہ کی پرستش ان سب میں مشترک ہے۔ بت پرستی بھی کم و بیش سب میں مشترک ہے، لیکن انھیں ہندو کہہ کر کبھی نہیں پکارا گیا ہے۔ کہیں کہیں ہندو مذہب کا ذکر داستان میں ہے، لیکن ہندو مذہب کو اسلام کے خلاف صف آرا نہیں دکھایا گیا ہے۔ مجموعی حیثیت سے اسلام (خاص کر شیعی اسلام) کو برحق اور باقی ہر مذہب کو باطل ضرور قرار دیا گیا ہے، لیکن گیان چند جین کا یہ خیال غلط ہے کہ داستان میں اسلام اور ہندو مذہب کو ایک دوسرے کے مقابل جنگ آزما دکھایا گیا ہے۔ داستان میں ہندو مذہب اور اسلام کی جنگ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ داستان میں جگہ جگہ مذہب اسلام کے فروغ اور کہیں کہیں مندروں کے انہدام اور مساجد کے قیام کے ذکر کے باوجود داستان کی فضا مجموعی طور پر غیر مذہبی ہے اور اس کے کسی بھی ''اسلامی'' ہیرو کو کسی تاریخی اسلامی کردار پر مبنی نہیں قرار دیا جا سکتا۔

داستان میں جن مذاہب کا ذکر جگہ جگہ آیا ہے ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:

<u>آب پرستی</u>

آب پرستوں کے ملک کی شہزادی پر سکندر رستم خو عاشق ہوتا ہے، آفتاب، سوم، ۶۴۶ و مابعد؛

<u>آفتاب پرستی</u> (اول)

یہ جعلی مذہب عمرو عیار نے اپنے مقاصد کے لئے (امیر حمزہ کے خلاف محاذ قائم کرنا) ایجاد کیا ہے، ایرج، اول، ۱۰۴؛

<u>آفتاب پرستی</u> (دوم)

یہ ایک ''حقیقی'' مذہب ہے اس کا بانی برجیس ہے، آفتاب، سوم، ۲۹۹؛

<u>آئینہ پرستی</u>

آئینہ اندام جادو اس مذہب کا بانی ہے۔ اس کی تفصیلات اور رسوم، گلستان، دوم، ۷۴۴؛

حوت آئینہ پرست کے محاصرۂ قلعۂ ذوالامان کے باعث اسلامیان کے کئی بڑے سرداروں کی موت ہوتی ہے اور بہت سی بلند مرتبہ بیگمات خودکشی کرتی ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۸۴ تا ۷۴۴؛

ابلیس پرستی

کوہ قاف میں ایک قوم ابلیس پرست ہے، آفتاب، ۲۶۶؛ طلسم چہل چراغ سلیمانی کے بھی لوگ ابلیس پرست ہیں، آفتاب، سوم، ۵۳۵؛

تصویر پرستی

آفتاب، اول، ۳۶، آفتاب، سوم، ۹۳۰؛

تمثال پرستی

تورج، دوم، ۸۲؛

خود پرستی

اس مذہب کے ماننے والے آئینے میں اپنی شبیہ دیکھتے ہیں اور اس کی پرستش کرتے ہیں، آفتاب، اول، ۸۷۸، گلستان، سوم، ۱۸؛ شہر یقینیہ کا بادشاہ یقین خود پرست ہے، وہاں کے سارے باشندے خود پرست کہلاتے ہیں، آفتاب، اول ۹۰۰ و مابعد؛

زردہشت پرستی

بالا، ۷۹۸؛

ساریق پرستی

لندھور کا ایک بیٹا خود کو ساریق پرست کہتا ہے، گلستان، سوم، ۴۶۴؛

ستارہ پرستی

ایرج، دوم، ۱۵؛

شجر پرستی

نور افشاں، سوم، ۲۳۸، تورج، اول، ۷۶۷؛ تورج، دوم، ۴۱ و مابعد؛

شمشیر پرستی

کوچک، ۶۶۶؛

فہم سیمتن پرستی

تورج، دوم، ۴۶۰ و مابعد؛ کوچک، ۶۶۶؛

کوہ پرستی

یہ ایسا مذہب ہے جس کی پیروی صرف عورتیں کرتی ہیں۔ ان کے خدا کا نام خداوند حجر ہے، آفتاب، دوم، ۳۳۵؛

لقا پرستی

''کوچک باختر'' اور ''طلسم ہوش ربا'' میں تقریباً سارے غیر اسلامی فرقے لقا پرست ہیں۔ لقا کا ایک نام زمرد شاہ بھی ہے۔ اس کی اولادیں بھی خدائی کا دعویٰ رکھتی ہیں۔ ان سب خداؤں کے تمام ماننے والوں کو کو لقا پرست ہی کہنا مناسب ہے۔ دیکھیے ''جھوٹے خدا''؛

نصرانیت

تورج، دوم، ۵۱؛ پرسیسا ے فرنگی ان کا سردار ہے، تورج، دوم، ۵۳ و مابعد؛

ہندومت

اگر چہ داستان میں کسی قوم یا فرقے کو صاف صاف ہندو نہیں کہا گیا ہے، لیکن متفرق موقعوں پر اور مختلف داستانوں میں کہیں کہیں ایسی باتیں نظر آتی ہیں جو کسی خاص غیر اسلامی گروہ کو ہندوؤں سے مشابہ ظاہر کرتی ہیں۔ چند مثالیں: شادی کی رسوم پنڈت کے ذریعہ انجام پاتی ہیں، ہومان، ۲۴۶؛ ساحر جو منتر جپتے ہیں وہ ہندوؤں کے منتر سے کچھ دور کی مشابہت رکھتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۵۸۳؛ غیر اسلامیان اپنے مردوں کو نذر آتش کرتے ہیں، آفتاب، سوم، ۴۸۲؛ غیر اسلامیوں کا مذہب اختیار کرنے والے کو پانی میں گھولا ہوا گائے کا گوبر پینا پڑتا ہے، سلیمانی، اول، ۲۸۴ ☆

مراسلے

داستان میں مراسلوں کا رواج بہت ہے، بالخصوص ''طلسم ہوش ربا''، اور شروع کی کچھ

جلدوں میں کثرت سے طویل مراسلے ملتے ہیں جن میں سے بعض منظوم بھی ہیں۔ مراسلوں سے شغف زبانی بیانیہ کی صفات میں ہے۔ ذیل میں کچھ اہم مراسلوں کا ذکر ہے:

مالک اژدر بنام امیر حمزہ، بالا، ۱۵۰؛ گھرا اے اختر شناس بنام امیر حمزہ، بالا، ۱۸۶؛ افراسیاب کا محبت نامہ ملکہ بہار کے نام اور اس کا جواب خشک، ہوش ربا، اول، ۱۵۶؛ افراسیاب کی طرف سے کوکب کو طویل منظوم مراسلہ، افراسیاب کوکب سے کہتا ہے کہ تم امیر حمزہ کی حمایت نہ کرو، ہوش ربا، دوم، ۳۱۹؛ کوکب کا طویل جواب، افراسیاب کو، ہوش ربا، دوم، ۳۴۰؛ کوکب کے نام افراسیاب کا طویل مصالحانہ خط، ہوش ربا، دوم، ۳۴۴؛ مخمور سرخ چشم کا منظوم محبت نامہ، نور الدہر کے نام، ہوش ربا، دوم، ۷۹۴؛ براں کا طویل منظوم محبت نامہ، ایرج کے نام، ہوش ربا، دوم، ۷۹۵؛ ایرج کا منظوم جواب، براں کے نام، ہوش ربا، دوم، ۸۰۲؛ نور الدہر کا جواب براں کے نام، بڑی مرصع اور آراستہ نثر میں، ہوش ربا، دوم، ۸۰۳؛ افراسیاب اپنے ہم سبق طاق چشم کو مدد کے لئے لکھتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۸۵۸؛ تاریک شکل کش اور افراسیاب کے مابین مراسلت، ہوش ربا، سوم، ۹۵ ۴ تا ۹۶ ۴؛ ایرج کا خط براں کے نام، براں کا خط ایرج کے نام، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۶۴؛ لاجورد شاہ کا مکتوب بنام حمزۂ ثانی، تورج، دوم، ۸۰۵؛ غیر اسلامی ساحرہ ماہیان طوفان کش اور اس کے استاد کے مابین مراسلت، آفتاب، اول، ۴۵۲؛ زردمان اور زرنگار کے درمیان مراسلت، آفتاب، اول، ۵۱۲؛ شاہ اسلامیان کا مکتوب شاہ یقینیہ کے نام، آفتاب، اول، ۹۱۲؛ ارژنگ بنام برجیس، مکتوب میں مزاحیہ پہلو ہے لیکن غالباً بے ارادہ، آفتاب، دوم، ۱۶۵؛ برجیس کا جواب رکیک اور بیہودہ ہے، آفتاب، دوم، ۱۷۰؛ سمندر شاہ کا مکتوب، اس میں پرانے واقعات دہرائے گئے ہیں، آفتاب، سوم، ۲۵۴؛ ارژنگ اور برجیس کے نام بے لطف مراسلت، مکتوبات میں مزاحیہ رنگ غالباً بے ارادہ ہے، آفتاب، سوم، ۳۲۶؛ سمندر شاہ بنام بدیع الملک، بہت منصفانہ مراسلہ، آفتاب، سوم، ۷۴۵ ☆

مرزبان خراسانی

امیر حمزہ اسے تین دن کی انفرادی جنگ میں زیر کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۴۳۷؛ دست

راستیوں میں اس کا تقرر، نعرہ، نوشیرواں، اول، ۴۳۹؛ جب مہر نگار امیر حمزہ کا لشکر چھوڑ جاتی ہے تو مرزبان کے بیٹے گرگین اور میلاد اثنائے راہ میں مہر نگار کو بہت تنگ کرتے ہیں، ہومان، ۷۰۹ ☆

مرزبان کلہ زن آہنی

نوشیرواں کو خاصے فضیحتے کے ساتھ ایک جنگل میں گرفتار کرتا ہے اور اسے امیر حمزہ کے لشکر میں واپس چھوڑ دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۵۱ ☆

مرکزی خیال، داستان کا

دیکھئے، ''داستان کا مرکزی خیال'' ☆

مریخ آفتاب علم

ضحاک مسند نشین سامری کا بھائی، محو جادو پر دسترس حاصل کرنے کے لئے ضحاک سے زبردست جنگ کرتا ہے، آفتاب، اول، ۳۰۲ تا ۳۰۹؛ اسلامیوں کا حامی ہو جاتا ہے اور ایک زبردست ساحرہ عظمت سحر ساز کو نہایت تماشا آگیں جنگ سحر کے بعد قتل کرتا ہے، آفتاب، چہارم، ۳۹۴ تا ۴۰۰ ☆

مریخ آفتاب علم، ولد خدائے فیروز

اس کے پاس ایک شراب ہے جس کو پی کر انسان سچ بولنے پر مجبور ہو جاتا ہے، گویا وہ شراب نہیں Truth Drug ہے۔ اسلام قبول کر لیتا ہے، لعل، دوم، ۸۲ ☆

مزاح

دیکھئے ''ظرافت، سوقیانہ یا عمومی''؛ مزید دیکھئے ''برازیات (گوہ موت سے دلچسپی، Scatology)'' ☆

مصر الغرائب

سحر العجائب اور مصر الغرائب دو دغا باز جادوگر ہیں۔ کوکب انھیں وفادار سمجھتا ہے اور انھیں

طلسم نور افشاں کا انتظام سونپ دیتا ہے، نور افشاں، اول، ۴؛ ایک خدا/ ساحر جس کا نام نمونۂ قہر سامری ہے، مصر الغرائب کو کہا جائے گا، بشرطیکہ مصر الغرائب کی پرستش کرنے والا ایک ساحر ہر روز نمونۂ قہر سامری کا لقمہ بنے، نور افشاں، اول، ۴۶۰؛ امیر حمزہ کے ہاتھوں سحر العجائب بآسانی مارا جاتا ہے، مصر الغرائب طلسم ہفت پیکر کو بھاگ جاتا ہے۔ کوکب کو اپنے طلسم کی حکومت دوبارہ مل جاتی ہے، نور افشاں، سوم، ۸۳۱؛ دیکھئے، ''حکیم اشرف الحکمت (در نور افشاں)''؛ مزید دیکھئے، ''نمونۂ قہر سامری'' ☆

مصنف/ بیان کنندہ

دیکھئے، ''بیان کنندہ/ مصنف'' ☆

مصور جادو

حیرت (ملکۂ افراسیاب) کا ماموں اور ایک داشتہ کے بطن سے خداوند سامری کا بیٹا (کہیں کہیں اس کو سامری کا نواسہ بھی کہا گیا ہے)۔ صورت نگار اس کی بیوی ہے۔ اس کا جادو یہ ہے کہ غنیم کی تصویر کھینچ کر اسے ہلاک کر دیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۷۳۳؛ بہار پر اپنے سحر سے قابو پا لیتا ہے، ہوشربا، اول، ۷۸۴؛ امیر حمزہ کے تمام عیاروں سے مبارز طلب ہوتا ہے مگر بہار کے سحر میں گرفتار ہو جاتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۴۰۲ تا ۴۱۲؛ افراسیاب اسے سحر سے نکالتا ہے اور بہار کے لئے مشکلیں پیدا کرتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۴۱۲؛ اس کا جادوئی کرشمہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۹۹؛ ووڈو گڑیا (Voodoo Doll) جیسی گڑیا بنا کر جادو کرتا ہے (اسے جدید زبان میں sympathetic magic کہتے ہیں)، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۰۷ تا ۱۲۰۸؛ اسلامی لشکر گاہ کی سیر اور عمرو عیار کا گانا سننے کا اشتیاق اس قدر رکھتا ہے کہ وہ اور حیرت بھیس بدل کر اردوے حمزہ میں جاتے ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۷۵۳؛ صورت نگار کو عمرو گرفتار کر لیتا ہے تو مصور اسے چھڑانے جاتا ہے اور خود گرفتار ہو جاتا ہے۔ افراسیاب ان دونوں کو بڑے سحر اور جتن کے بعد رہا کراتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۱۷۶ تا ۱۸۳؛ عمرو کے ہاتھوں اس کی موت، ہوش ربا، ہفتم، ۳۸۴ ☆

مصوری کی اصطلاحات

لعل، دوم، ۳۶۸ ☆

مطیع اسلام ہونا

بہت سے ساحر اسلامیوں کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں، لیکن اس خیال سے ترک سحر نہیں کرتے کہ ابھی غیر اسلامی ساحروں سے لڑنے میں سحر کی ضرورت پڑے گی۔ ایسے ساحروں کو ''مطیع اسلام'' کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھیں، ''سہراب جادو''؛ ''مریخ آفتاب علم''، وغیرہ، آفتاب، اول، ۱۱۰ ☆

مظفر، ابن غضنفر

غضنفر بن کرب کا بیٹا، اردو میں نعرہ کرتا ہے، گلستان، دوم، ۱۰۲؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے کرب کے دنگل پر بٹھاتا ہے، گلستان، اول، ۵۳۹ ☆

مظفر شاہ

افواج حمزہ کا ایک پہلوان، اس کا نعرہ، ہوشربا، چہارم، ۹۶۸ ☆

معالجات

داستان میں بیماری، علاج اور دوا کا ذکر بہت کم ہے۔ داستان میں اگر بیماری کا ذکر نہ ہو تو بات سمجھ میں آتی ہے، کیونکہ زبانی بیانیے میں حرکت اور عمل کا مسلسل ہوتے رہنا ضروری ہے، اور ظاہر ہے کہ بیماری حرکت اور عمل کو روکتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ رزم چونکہ داستان کا ایک بنیادی عنصر ہے لہٰذا یہاں اکثر اموات بستر پر نہیں بلکہ اثنائے جنگ میں اسلحہ کے ذریعہ یا عیار کی مکاری سے ہوتی ہیں، لہٰذا علاج معالجے کا موقع یہاں کم ہی آتا ہے۔

لیکن جنگ میں زخم داری کے باعث مرہم پٹی، جراحی، ہڈیوں کی درستی وغیرہ کے مواقع اکثر آتے ہیں چنانچہ جراحوں اور ان کے سامانوں کا ذکر بہت ملتا ہے، لیکن طریقۂ علاج، یا دواؤں، یا قرابادین وغیرہ کے ذکر سے داستان بالکل خالی ہے۔ زخموں کی سلائی اور مرہم پٹی، جراح، ہڈیوں کی درستی کے لئے کمنگر، ان کا ذکر خوب ہے لیکن تفصیلات بالکل نہیں۔ صرف کبھی کبھی کچھ باتیں ایسی مل جاتی ہیں جو

خالی از دلچسپی نہیں۔ چند مثالیں یہاں مذکور کرتا ہوں۔

رستم علم شاہ اپنے زخموں پر بڑے بڑے چیونٹے لگا دیتا ہے، چیونٹے اپنے جبڑے زخموں کے دونوں طرف گاڑ دیتے ہیں، اس طرح زخم دوزی کا سامان ہو جاتا ہے۔ (ملحوظ رہے کہ یہ طریقہ افریقہ کے بعض قبائل میں اب بھی رائج ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ قبائلی طرز علاج میں چیونٹوں کو زخم پر لگا کر ان کا پچھلا حصہ کاٹ دیتے ہیں۔ چیونٹوں کے جبڑے وہیں کے وہیں لگے رہ جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب زخم بھر جاتا ہے تو جبڑے خود بہ خود باہر آ جاتے ہیں۔) بالا، ۴۰۸؛ حکمت مآب جادو کا مطلب جہاں کتاب سے زیادہ علم سینہ کا دور دورہ ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۵۸؛ زخم کی صفائی کے لئے شراب استعمال کی جاتی ہے، گویا شراب سے الکحل یا Surgical Spirit کا کام لیا جاتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۲۴ ☆

معرکہ ہائے جنگ

عیاروں کی جنگ، نوشیرواں، دوم، ۴۱۲؛ لندھور اپنے گرز کا زبردست استعمال کرتا ہے، ہرمز، ۷۴۳؛ عمرو کی گرفتاری، بالا، ۵۳۰؛ الچوب خاں شش گزی کا دلچسپ طریقۂ جنگ، لیکن بختیارک کا منصوبۂ جنگ بہتر ٹھہرتا ہے، بالا، ۵۵۰؛ اسلامیوں اور ساحروں کے مابین دلچسپ جنگ، کوچک، ۵۴۳؛ دلچسپ جنگیں، مقابلے، محیر العقول معاملات، ایرج، اول، ۲۷۸؛ جنگ، ہوش ربا، دوم، ۶۰۴، ۶۰۸؛ براں جادوئی جنگ میں خار خار سے مات کھا جاتی ہے، بقیہ، اول، ۴۳۲؛ جنگ، ہفت پیکر، سوم، ۵۹۴؛ براں اور حیرت کے مابین دلچسپ جادوئی معرکہ، ہوش ربا، چہارم، ۳۳۶؛ براں اور دوسروں کے دلچسپ جنگی معرکے، ہوش ربا، پنجم، دوم ۳۲۷ و ما بعد؛ نور افشاں کی سرحد پر دلچسپ جادوئی اور غیر جادوئی معرکے، نور افشاں، سوم، ۱۵؛ زبردست جنگ مغلوبہ، ہفت پیکر، سوم، ۱۱۶۱؛ باغبان کے خلاف جادوئی پتلیوں کی معرکہ آرائی، سکندری، اول، ۵۶۷ ☆

معظم خان، ولد بہرام گرد، ولد خاقان چین

اس کی ماں مہر افروز (شاہ اجرو کیہ کی بیٹی) کا ذکر، نوشیرواں، اول، ۶۸۱؛ پیدائش کا حال، بالا، ۷۴ ☆

مغرور

غیر اسلامی ساحر اور شاہ بنگالہ۔ چالاک کے مقابل ہو کر ملکۂ حیرت کے وصل کا دعویدار ہے۔ حیرت اسے نامنظور کر دیتی ہے، نورافشاں، دوم، ۷۶۲ تا ۸۰۰؛ حیرت کو گرفتار کرتا ہے، عقاب، جو خود اسلامیوں کے سامنے سے بھاگا ہوا ہے، مغرور کے مقابل آتا ہے۔ امیر حمزہ آ کر حیرت کو چھڑا لیتے ہیں اور مغرور کو شکست دیتے ہیں لیکن جنگ میں اس موت نہیں ہوتی، نورافشاں، دوم ۸۳۲ تا ۹۱۵ ☆

مقامات، داستان کے

دیکھئے، ''داستان کے مقامات'' ☆

مقبل وفادار

امیر حمزہ کا خاص خادم، زہرۂ مصری اس کی بیوی ہے۔ ملک عرب میں قابل کے یہاں پیدا ہوتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۶؛ حضرت جبرئیل اسے کوہ ابوقبیس پر تیر اندازی کی تعلیم دیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۳۳؛ تیر اندازی کی بدولت نوشیراں کے دربار میں فاختہ کو سانپ سے چھڑاتا ہے (اس وقوعے کا بیان اشک اور غالب لکھنوی کے ہاں بہت مختلف ہے)، نوشیرواں، اول، ۲۲۸؛ قلعۂ ہفت حصار کی کمان اس کے ہاتھوں میں ہے۔ مہر نگار وہاں پناہ گیر ہے۔ نوشیرواں قلعے کو فتح کرنے کی بہت کوشش کرتا ہے اور مرزوق کی بھی مدد لیتا ہے، لیکن مقبل اسے ہر بار ناکام کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۶؛ اس کے بیٹے قابل کی پیدائش، بالا، ۴۷؛ نعرہ، ہوشربا، چہارم، ۹۶۸؛ امیر حمزہ کے ساتھ مصروف جنگ، سکندری، سوم، ۱۰۳؛ عمرو عیار کا لالچی پن مقبل کو گرفتار کرا دیتا ہے، جمشیدی، دوم، ۶۶؛ مہر نگار کے مخلص خادم کی حیثیت سے مہر نگار کے ساتھ عازم مکہ ہوتا ہے اور اسے ژوپین کے ہاتھوں سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوا زخمی ہو جاتا ہے، ہومان، ۷۸۰؛ مزید دیکھئے، ''زہرۂ مصری'' ☆

مکلل خان

طلسم گوہر بار کا حاکم۔ وہ چراغ جمشیدی کا مالک ہے۔ اس چراغ کی صفت یہ ہے کہ جہاں

جہاں اس کی روشنی پھیلتی ہے، لوگ اندھے ہو جاتے ہیں۔ دمامہ جادو کے قتل میں امیر حمزہ اور برق کا شریک ہے، ایرج، دوم، ۱۹۱، ۲۰۷، ۲۱۳؛ اسلامیوں کی طرف سے ذوالامان کی جنگ میں شریک ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۹۷؛ ذوفنون عیار کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۷۰۳ ☆

مکمن

زبردست ساحر، اس کا بھائی اکمن بھی بڑا ساحر ہے۔ دونوں میں جنگ ہوتی ہے، اکمن کو فوقیت حاصل ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۹۷۴ ☆

ملک زادہ قمر زاد

امیر حمزہ کا بیٹا، اس کی ماں ایک پری ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۵۹؛ امیر حمزہ کو عقابین سے اتارنے کی کوشش کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۴۵۹ ☆

مملوک، بن مالک اژدر ثانی

عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے مالک اژدر کے دنگل پر بٹھاتا اور ''صاحب قران نیزہ'' کا خطاب دے کر سردار میسرہ مقرر کرتا ہے، گلستان، اول، ۵۳۹ ☆

مناظر قدرت

داستان میں مناظر قدرت بہت ہیں، لیکن وہ ''حقیقت نگاری'' یا ''نیچرل شاعری'' کے اصول پر نہیں ہیں۔ عموماً ایک ہی طرح کا بیان ہوتا ہے لیکن تقریباً ہر بار داستان گو ایک پھول کے مضمون کو سو رنگ سے باندھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مناظر کے بیان میں سحر و ساحری بھی کبھی کبھی دخل دیتی ہے، جیسے کسی ایسے منظر کا بیان جو دراصل کرشمۂ سحر ہو، یا کسی طلسم کا حصہ ہو۔ منظر نگاری کی مختلف مثالیں ذیل میں بطور نمونہ پیش ہیں:

افراسیاب کے دربار کی راہ میں نہایت خوبصورت مناظر، ہوش ربا، اول، ۴۰۵؛ خوبصورت منظر نگاری اور عمدہ تحریر، ہوش ربا، دوم، ۱۴۹؛ صبح کا عمدہ منظر، ہوش ربا، سوم، ۸۷؛ تورج دو دریاؤں کو فتح کر کے ایک غیر معمولی حسین مقام پر پہنچتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۱۴۶؛ متھرا، کاشی، اور بادلوں کا مضمون، کیا

محسن کاکوروی نے یہاں سے لیا تھا، یا داستان گو نے محسن سے استفادہ کیا ہے؟ ہوش ربا، سوم، ۲۵۳؛ جنگل اور چاندنی، ہوش ربا، ۳۵۷، ۷۵۱، ۸۳۵ و مابعد؛ منطقۂ حارہ کے جنگل (Tropical Forest) کا بیان، نرگس کا پھول سفید دکھلایا گیا ہے جو صحیح رنگ ہے، نورافشاں، دوم، ۹۴؛ جنگل کی رات، ہفت پیکر، سوم، ۳۰۷؛ باغ کا پرزور بیان، ہفت پیکر، سوم، ۴۰۶؛ ریگستان کا اچھا بیان، تورج، دوم، ۴۰۳ تا ۴۰۵؛ جنگل کا منظر، آفتاب، اول، ۱۲۳؛ ریگستان کا بہت عمدہ بیان، آفتاب، اول، ۱۵۱ تا ۱۵۴☆

منتر، جادوگروں کے

داستان میں سحر و ساحری کے وہ الفاظ اور منتر کہیں درج نہیں ہیں جو سحر کی کتابوں میں مذکور ہیں یا پیشہ ور ساحروں اور عمل سفلی کرنے والوں میں رائج ہیں۔ محمد حسین جاہ کی داستانوں میں بعض جگہ جو منتر ملتے ہیں وہ کچھ اس طرح کے ہیں جو کسی زمانے میں بچوں میں جادو کے کھیل وغیرہ کے موقعے پر مقبول تھے۔ ممکن ہے کہ داستان میں انھیں کچھ مزاحیہ لہجے میں بیان کیا گیا ہو۔ چار مثالیں حسب ذیل ہیں:

> بیر کھائے کلیجہ۔ چھوٗ کرے تو سر اڑ جائے۔ کی کرے تو دھوبی کی [کذا، صحیح، کے] گنڈ میں پڑے۔ پڑھو منتر دیوالی کا۔ ایسر باچا۔ (ہوش ربا، چہارم، ۵۵۲)۔
>
> چل دوڑ دوڑ کلوا کالی رات۔ بھیروں ہنسے کالی آئے۔ جیپال جوگی نے بوئی باڑی۔ ایک پھول ہم سے [تھے؟] ایک پھول میں بیر تھا۔ چل بیر کلیجہ بیری کا کھا۔ میرے ہاتھ سے جو بھینٹ پائے دشمن کا کلیجہ کھائے۔ پڑھو منتر دیوالی میں۔ اس پر [کذا، صحیح، ایسر] باجا [کذا، صحیح، باچا]۔ (ہوش ربا، چہارم، ۶۴۸)۔
>
> کالی کالی مہا کالی کلکتے والی۔ بیتال کا پانی پیتی، دشمن کی جان لیتی۔ آگ لگائے سرگ کو جائے۔ جو بیری ہو مارا جائے۔ پڑھو دیوالی میں ایسر باچا۔ جو ہمارا کام نہ کرے وہ دھوبی کے گنڈ میں پڑے۔ (ہوش ربا، چہارم، ۷۸۱)۔

چل دور [دوڑ؟] کلوا بیر۔لہو چاٹ، جان مانگ دشمن کا۔نکسے پران تو کھاوے کلیجہ، لیوے جان۔ پڑھ منتر دیوالی میں۔ایسر باچا۔جو ہمارا کام نہ کرے دھوبی کے گنڈ میں پڑے۔(ہوش ربا، چہارم، ۹۰۳)۔

بیر، دیکھئے "بیر"؛ گنڈ، (اول مفتوح؟، کھیت؟، پتھر؟)؛ایسر (یاے معروف) ایشور؛ نکسے، نکلے؛ پتال، پاتال؛ باچا، بات؛ سرگ، سورگ/جنت ☆

منشیات کی اصطلاحات

بھنگ، ہوش ربا، اول، ۹۴۶، دوم، ۹۹۱، ششم، ۸۷۷، ۸۷۸؛ چرس، بالا، ۱۲، ۱۳؛ مدک، ہوش ربا، اول، ۹۴۶ ☆

منظر شاہ یمنی

امیر حمزہ اسے جنگ میں شکست دیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۳۵ تا ۱۴۸؛ شکست کھا کر امیر حمزہ کا مطیع ہو جاتا ہے۔ وہ امیر حمزہ کے اولین سرداروں میں سے ایک ہے، ہومان، ۵۷۱؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ نہایت بہادری سے لڑتا ہوا جان دیتا ہے، آفتاب، چہارم، ۷۰۷ ☆

منورہ جادو

آفاق جادو کی بیوی اور نوعمر ساحرہ، اس کا نام منور جادو بھی ہے۔ بڑے کارنامے انجام دیتی ہے، آفتاب، دوم، ۱۲۶۹ و مابعد؛ آفتاب، سوم، ۱۷؛ مزید دیکھئے "نوعمر ساحر اور ساحرائیں ☆

منہ کی بدبو

امیر حمزہ ایک عورت کو پہچان لیتے ہیں کہ ساحرہ ہے، کیونکہ اس کے منہ سے بوے بد آتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۳۶؛ تمام ساحراؤں کے منہ سے بدبو آتی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۲۶، ۷۳۲، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۶۸؛ قاسم سے ایک عورت اظہار عشق کرتی ہے، اس کے منہ کی بدبو اس کا راز کھول دیتی ہے کہ وہ ساحرہ ہے۔ قاسم مباشرت کے وقت بیدردی سے اسے مار ڈالتا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۷۲۶ ☆

مواج

غیر اسلامی ساحر، بڑی سنسنی خیز موت مرتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۲۳۶ ☆

موسیقار

غیر اسلامی ساحر، موسیقی پر مبنی دلچسپ سحر کرتا ہے، ہفت پیکر، دوم، ۴۸۸ ☆

موسیقی کی اصطلاحات

گاتے وقت ''بتانا''، عمرو کے کمالات، نور افشاں، اول، ۳۸۸؛ ''بتانا'' کسے کہتے ہیں، نور افشاں، دوم، ۷۶۳؛ مقامات موسیقی، ہفت پیکر، سوم، ۱۰۰۳؛ ''بتانا'' کسے کہتے ہیں، لعل، دوم، ۵۰۸ ☆

مہ جبین الماس پوش

افراسیاب کی بھانجی اور مہرخ سحر چشم کی نواسی، ہوش ربا کے ایک ذیلی طلسم میں رہتی ہے جس کا نام طلسم گلشن ہے، ہوش ربا، اول، ۶۳ تا ۶۴؛ اسد بن کرب کے عشق میں مبتلا ہو کر افراسیاب سے الگ ہو جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۸۷؛ مہ رخ کے لشکر میں شاہ طلسم ہوش ربا کی حیثیت سے اس کی تاج پوشی، ہوش ربا، اول، ۱۰۵؛ صرصر عیارہ اسے گرفتار کرتی ہے اور افراسیاب اسے گنبد نور میں قید کر دیتا ہے، ہوش ربا، اول، ۲۶۳ تا ۲۶۶؛ بالآخر اسے آزادی نصیب ہوتی ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۰۱ تا ۵۰۲؛ ہوش ربا کی فتح کے بعد اس کا نکاح اسد سے ہوتا ہے۔ لیکن داستان گو نے یہاں اسے سہواً افراسیاب کی بیٹی بتایا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷ ☆

مہران جواں بخت

مخمور کے بطن سے نور الدہر کا بیٹا، کافور خنجر باز بن شبرنگ بن عمرو اس کا عیار ہے، نور افشاں، اول، ۳، ۱۱ تا ۱۳؛ وہ طلسم نور افشاں میں قید ہے اور بدیع الزماں اسے رہا کرانے نکلتا ہے، نور افشاں، دوم، ۴۱۱ ☆

مہران فیل زور

سکندر بن ہیکلان عاد مغربی کی معشوقہ راے اعظم کی بیٹی، ہومان کو انفرادی جنگ میں شکست دیتی ہے، ہومان، ۴ تا ۸؛ لندھور اس پر عاشق ہو جاتا ہے اور اس معاملے میں کچھ ایسے پیچ پڑتے ہیں کہ اسے قباد، امیر حمزہ، اور تمام اسلامی سرداروں سے لوہا لینا پڑتا ہے، ہومان، ۱۱ و مابعد؛ بالآخر اس کی شادی لندھور سے ہو جاتی ہے اور بڑی دھوم دھام مچتی ہے، ہومان، ۶۷۳ و مابعد؛ مزید دیکھیے، ''لندھور بن سعدان، خسرو ہندوستان'' ☆

مہر انگیز

زرانگیز، زوجۂ نوشیرواں کا دوسرا نام، ملاحظہ ہو، ''زرانگیز''؛ ''فرامرز'' ☆

مہرخ سحر چشم

افراسیاب کی خالہ زاد اور مہ جبیں کی نانی، کاہنۂ طلسم کی حیثیت سے وہ بڑے رتبے کی مالک ہے۔ بارہ ہزار ساحر اس کے قبضے میں ہیں۔ پشتۂ رنگیں حصار یا قلعۂ رنگیں حصار پر اس کی عملداری ہے، ہوش ربا، اول، ۶۹؛ اس کے بیٹے شکیل کو خوبصورت بنت حیرت سے عشق ہو جاتا ہے، افراسیاب اسے پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا مہرخ بھی افراسیاب کو چھوڑ کر اسلامیوں میں شامل ہو جاتی ہے، ہوش ربا، اول، ۸۷ و ما بعد؛ مصور جادو کے خلاف عمدہ سحر کرتی ہے لیکن افراسیاب اسے رد کر دیتا ہے، پھر باغبان بھی افراسیاب کی طرف سے جنگ کرتا ہے ہوش ربا، دوم، ۴۲۲ تا ۴۳۰؛ شکیل مشورہ دیتا ہے کہ عمرو عیار کو چاہیے کہ کوکب روشن ضمیر سے طالب مدد ہو، ہوش ربا، اول، ۷۰۴؛ سامری سے دعا کرتی ہے کہ میری ساحرانہ قوتوں میں اضافہ کر دے، ہوش ربا، اول، ۸۶۳ تا ۸۶۴؛ مہرخ سحر چشم کو افراسیاب اٹھوا منگاتا ہے، اس کا ارادہ ہے کہ مہ رخ کو پابزنجیر کر کے سارے طلسم میں اس کی تشہیر کرے، ہوش ربا، دوم، ۷۷۵؛ کوکب انتہائی ہوشیاری اور ہمت سے کام لے کر مہ رخ کو رہا کراتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۸۲۴ ☆

مہر گوہر تاج دار

زرانگیز کے بطن سے نوشیرواں کی بیٹی، اس کا نام فیروزۂ گوہر تاج دار بھی ہے۔ زرانگیز اس کی

پیدائش کو چھپاتی اور اس کی خفیہ پرورش کرتی ہے کیونکہ نوشیرواں کا حکم تھا کہ اگر بیٹی پیدا ہو تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے، نوشیرواں، دوم، ۱۸۱؛ نوشیرواں اتفاقیہ اس کی جھلک دیکھ لیتا ہے اور اس سے شادی کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔ حقیقت اس پر ظاہر کردی جاتی ہے تب بھی وہ اپنا ارادہ ترک نہیں کرتا، نوشیرواں، دوم، ۱۸۲؛ علم شاہ اس شادی کو رکواتا ہے، نوشیرواں کو ذلیل کرتا ہے، پھر وہ قباد سے گستاخانہ گفتگو کرتا ہے اور لشکر چھوڑ دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۸۲ تا ۱۸۴؛ مہر نگار کی موت کے بعد شاید اس کی شادی امیر حمزہ سے ہو جاتی ہے، بقیہ، دوم، ۷۴۳؛ قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں ہزیمت کے بعد خودکشی کر لیتی ہے، آفتاب، چہارم، ۷۴۲ ☆

مہرناز پرور

شہریار کی بہن اور گوہر کلاہ کی معشوقہ، کئی گروہ اس کی خاطر باہم اور اسلامیوں سے جنگ کرتے ہیں۔ نورالدہر گوہر پوش کا لقب اختیار کر کے ہاجرہ اسے بچاتی ہے، تورج، دوم، ۱۳۵ تا ۱۳۷ ☆

مہر نگار، بنت نوشیرواں

امیر حمزہ کی محبوب ترین بیوی اور بڑی حد تک المیاتی کردار، زرانگیز/مہرانگیز کے بطن سے پیدائش، اشک، ۲۶، بلگرامی، ۷۴، نوشیرواں، اول، ۱۰۵؛ امیر حمزہ سے پہلی ملاقات، دونوں بیہوش ہو جاتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۲۵۶ تا ۲۶۳؛ اس کی خاص خادماؤں کے نام: نگارین رومی، خورشید خاوری، خورشید چینی، شیرین مشرقی، نوشیرواں، اول، ۲۶۳، فتانہ اور زہرۂ مصری، نوشیرواں، اول، ۲۶۴، ۲۷۰ ☆ امیر حمزہ سے پہلی باقاعدہ ملاقات پر اسلام قبول کر لیتی ہے، نوشیرواں، اول، ۲۹۲؛ ایک بار امیر حمزہ بھیس بدل کر آئے تو مہر نگار ان پر خندہ زن ہوئی۔ امیر بہت خفا ہوئے، نوشیرواں، اول، ۴۴۴؛ مدائن میں ژوپین اس پر حملہ آور ہوتا ہے، طوق حراں گرد اس کی حفاظت کرتا ہے۔ امیر حمزہ آ کر اسے چھڑاتے ہیں اور نوشیروانی عورتوں پر تعدی کرتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۴۵۷؛ ژوپین کی حفاظت میں اسے مکہ معظمہ بھجوایا جاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۴۵۸؛ ژوپین اس پر قابض ہونے کی اور عمرو عیار اس کی حفاظت کی سعی کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۴۸۰ تا ۵۰۰؛ سخت جنگ کے بعد قلعۂ تنگ رواحل میں

داخل ہوتی ہے، نوشیرواں، اول، ۵۰۴؛ عمرو عیار اسے چھوڑ کر عازم قاف ہوتا ہے، آسمان پری سے امیر حمزہ کی شادی کو راز میں رکھتا ہے، نوشیرواں، اول، ۶۹۱؛ بزرجمہر اور عمرو عیار مل کر امیر حمزہ کی طرف سے کئی جعلی خط بناتے ہیں جو ہر چھ مہینے پر مہر نگار کو بھیجے جائیں گے، نوشیرواں، اول، ۷۰۴؛ اس کا رنگ سانولا ہے، امیر اس کے حسن کو ملیح اور دلفریب بتاتے ہیں اور آسمان پری سے کہتے ہیں کہ تمھاری گوری صورت اس کے مقابلے میں کچھ نہیں، نوشیرواں، اول، ۷۱۲؛ امیر حمزہ کی راہ تکنے کے لئے زہرۂ مصری کے ساتھ قلعے کی چھت پر چلی جاتی ہے۔ آسمان پری کے دیو غلطی سے زہرۂ مصری کو مہر نگار سمجھ لیتے ہیں اور زہرۂ مصری کو اٹھا لے جاتے ہیں۔ اس ''جرم'' پر عمرو مہر نگار کو کوڑے لگاتا ہے، وہ قلعہ چھوڑ دیتی ہے اور مصیبتیں اٹھاتی ہے۔ عمرو اسے ڈھونڈ کر واپس لاتا ہے، نوشیرواں، اول، ۷۵۴؛ امیر حمزہ سے اس کی شادی اور آسمان پری کی اس میں شرکت، نوشیرواں، دوم، ۱۲ تا ۱۷؛ آسمان پری کی طرف سے مہر نگار کے جہیز میں من جملہ اور اشیا کے، بارگاہ سلیمانی، نقار خانۂ سلیمانی، اور چار بازار بلقیس کا تحفہ، غالب، ۳۸۴؛ امیر حمزہ سے ایک ملاقات کے دوران انھیں یاد دلاتے ہیں کہ امیر سے ملاقات سے پہلے اس کی منگنی کہیں اور ہو چکی تھی، امیر اس بات پر خفا ہو کر اسے اپنے سامنے سے دور کر دیتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۰؛ علم شاہ بن حمزہ قباد کی توہین کرتا ہے، قباد آزردہ ہو کر لشکر حمزہ سے چلا جاتا ہے۔ امیر حمزہ اس معاملے میں علم شاہ کی طرف داری کرتے ہیں، قباد اور مہر نگار کی نہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۸۴ تا ۲۰۰؛ قباد کی موت کے بارے میں خواب دیکھتی ہے، قباد کی موت پر اس کی ماتم داریاں، ہومان، ۶۹۱ و مابعد؛ قباد کے قتل پر ماتم کے جوش میں لشکر چھوڑ دیتی ہے، ژوپین پھر اس پر لاگو ہو جاتا ہے، اپنی گرفتاری قریب دیکھ کر خودکشی کر لیتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۳۵۱؛ ''طلسم ہفت پیکر'' میں اس کی موت کا بیان اشک وغیرہ کے مطابق، اور نوشیرواں سے کچھ مختلف ہے، ہفت پیکر، دوم، ۴۲۷؛ ''ہومان نامہ'' میں بھی اس کی موت کا حال کچھ مختلف ہے۔ درج ہے کہ وہ قباد کے ماتم میں مکۂ معظمہ کی طرف روانہ ہوتی ہے؛ مقبل اس کے ساتھ ہے۔ مرزبان کے بیٹے گرگین اور میلا داس کی راہ روکتے ہیں۔ فتنہ بانو عیاری کر کے ان سے نجات حاصل کرتی ہے، ہومان، ۷۶۰ و مابعد؛ ژوپین اور اس کے ساتھ پشت سے حملہ کرتے ہیں، مہر نگار کو موت کی پیش آمد محسوس ہوتی ہے، ہومان، ۷۶۷؛ شکست اور گرفتاری کو یقینی جان کر اپنی چار سو خواصوں کے ساتھ ہیرا کھا لیتی ہے،

ہومان، ۷۸۸؛ امیر حمزہ آتے ہیں لیکن مہر نگار کی جان نہیں بچا سکتے۔ مہر نگار ان سے کہتی ہے کہ میرے بعد مہر گوہر تاج دار سے نکاح کر لیجئے گا، ہومان، ۷۹۰ تا ۷۹۹؛ مہر نگار کو گوارا نہیں کہ کوئی نامحرم اسے دیکھے، چاہے خود مہر نگار کو نامحرم کی دیدہ درائی کی خبر نہ ہو، ہومان، ۸۰۳ تا ۸۰۴؛ مہر نگار کی تدفین مکۂ معظمہ میں ہوتی ہے، ہومان، ۸۰۵؛ امیر حمزہ کو خواب میں دکھائی دیتی ہے۔ اس کے ساتھ قباد بھی ہے۔ وہ امیر حمزہ کو سعد کی عنقریب پیدائش کی نوید سناتا ہے، ہومان، ۸۱۲ ☆

مہمیز

غیر اسلامیوں میں ایک اہم عیار، وہ عمرو عیار سے جنگ کرتا ہے، پھر عیاروں کی ایک بڑی جنگ چھڑ جاتی ہے، ہفت پیکر، سوم، ۵۹۴ ☆

مہمیز سبزہ رنگ

ہم سردار و ہم عیار، نوشیرواں اور لندھور کی طرف سے مصروف عمل ہوتا ہے، ہومان، ۳۴۰ تا ۳۴۵ ☆

میر احمد علی، داستان گو

محمد حسین جاہ نے ان کا ذکر اچھے الفاظ میں کیا ہے، کہ میر موصوف نے اس داستان کو "پتے وار" (یعنی محض اشاروں کی صورت میں) لکھا تھا، ہوش ربا، دوم، ۹۶۰؛ جاہ اپنی جلد پنجم کے آخر میں انھیں "سر آمد داستان گویاں" کہتے ہیں، جاہ، پنجم، ۲۴۰؛ ان کے برخلاف احمد حسین ڈینگیں ہانکتے ہیں کہ سارا طلسم گویا میرا ہی لکھا ہوا ہے اور دعوی کرتے ہیں کہ "طلسم ہوش ربا" دراصل میری تصنیف ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴؛ ہوش ربا، پنجم، دوم، ۳۱ ☆

میلے اور بازار

میلوں، بازاروں، اور عبادت یا تفریح کے لئے مجتمع ہجوم کا تفصیلی ذکر اور بیان داستان کا خاص عنصر ہے۔ داستان امیر حمزہ (طویل) کی ہر جلد میں ایک دو، بلکہ اس سے بھی زیادہ میلوں اور متعدد

بازاروں کا دلچسپ، مفصل اور رنگا رنگ بیان ملتا ہے۔ کھیل کود، بازیگری، نٹوں کے تماشے، مختلف اجناس و انواع کے تاجر (جوہری، صراف، میوہ فروش، ترکاری فروش، بزاز، ساقنیں، بھنگ اور چانڈو فروش، حسینان بازاری)، اور ہر طرح کے لوگوں اور اشیا کی نہایت مفصل، زندگی اور تحرک سے بھرپور تصویر کشی سے داستان میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ بازار یا میلے کا حال بیان کرنے کے لئے داستان گو ہمیشہ مستعد رہتا ہے۔ جہاں کہیں خلقت کسی مقصد سے جمع ہوتی ہے، وہاں بازار یا میلہ ضرور لگ جاتا ہے۔ بعض اوقات تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی میلے کا منعقد ہونا وہ مقصود ہے جس کی طرف داستان گو ہمیں لئے جا رہا ہے۔ ''طلسم ہوش ربا''، جلد اول، کے آخر میں چاہ زمرد پر میلے کا غیر معمولی بیان ملتا ہے اور اس کے قائم ہونے کی خبر اور پیش آمد ہمیں بہت پہلے سے ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ چند اہم میلوں / بازاروں کی فہرست ملاحظہ ہو:

میلے میں ایسی چیزوں کا بیان جو تکلیف دہ یا گھبراہٹ پیدا کرنے والی، یعنی Horrible ہیں، کوچک، ۲۲۳؛ چاہ زمرد پر میلے کا مسحور کن بیان، ہوش ربا، اول، ۹۴۴ تا ۹۵۵؛ عمرو عیار میلے کو لوٹ لیتا ہے، ہوش ربا، سوم، ۹۶۳؛ ہوش ربا، سوم، ۴۰۶؛ ہوش ربا، سوم، ۸۳۵ و مابعد؛ ہفت پیکر، سوم، ۹۲۹؛ کوہ تصویر پر نہایت عمدہ میلہ، جمشیدی، سوم، ۳۱۹؛ میلے میں آنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے، تورج، دوم، ۵۰۲؛ عمرو میلے کو لوٹ لیتا ہے، تورج، دوم، ۵۱۵ تا ۵۲۰؛ بازار کا تفصیلی بیان، تورج، دوم، ۹۹۰؛ میلہ اور کشتی کا مقابلہ، آفتاب، اول، ۱۶۱ تا ۱۶۴ ☆

نابکار جنی

عبدالرحمٰن جنی کا بھتیجا، جادو کے ذریعہ مرسلہ بنت عمرو عیار، اور پھر عبدالرحمٰن جنی کو قتل کر ڈالتا ہے۔ پھر شمس ابن عبدالرحمٰن جنی کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۸۲ ☆ لیکن کشتگان سحر در حقیقت مرتے نہیں ہیں، بہر حال، عبدالرحمٰن جنی کی جگہ اس کے بیٹے شمس کو مل جاتی ہے، آفتاب، پنجم، ۲۷ ☆

نارنج دریا پرست

وہ دریا پرست ہے، سامری پرست نہیں، اس کے گل حیات کو حاصل کرنے کے لئے

زبردست جادو اور جادوئی جنگیں واقع ہوتی ہیں، لعل، اول، ۴۹۹ تا ۵۰۸؛ بہادرانہ موت مرتا ہے اور ایرج کے ذمے ایک پراسرار مہم کی تکمیل کا کام سونپ جاتا ہے، لعل، اول، ۵۰۸ ☆

نازک اندام غنچہ دہن

ارسطوے ثانی ایک حکیم ہے جو حکیم بقراط ثانی کا مخالف ہے، نازک اندام اسی ارسطوے ثانی کی بیٹی ہے۔ نورالدہر اسے بہزار دقت اپنے لئے حاصل کرتا ہے، سکندری، اول، ۸۴۹ ☆

نام، داستانی کرداروں کے

دیکھئے، ''داستانی کرداروں کے نام'' ☆

نامیان خیبری

امیر حمزہ کا ہرکارہ اور جاسوس، اور تو میان خیبری کا جوڑی دار، ہومان، ۲۷۵؛ ہوش ربا، پنجم، اول، ۶۱۲؛ ہفت پیکر، سوم، ۴۴۴ ☆

ناہید اختر

عمرو بن حمزۂ یونانی کی ماں گلشن آرا کا نام ناہید اختر بھی بتایا گیا ہے، دیکھئے، ''گلشن آرا'' ☆

ناہید مرصع پوش

کوکب روشن ضمیر کی بیوی، کوکب نے اسے چھوڑ کر حنائے گلگوں پوش کو اپنی معشوقہ قرار دیا ہے۔ نور افشاں میں خانہ جنگی کے دوران ناہید مرصع پوش باغیوں کی قیادت کرتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۷۷۹؛ کوکب اس کی تذلیل کرتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۷۸۳؛ لیکن وہ بالآخر حنائے گلگوں پوش کو قتل کر ڈالتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۷۸۳ ☆

نخل بدعت

طلسم باطن میں ایک درخت اس نام کا ہے، اور ایک ساحر بھی اسی نام کا ہے جو اس درخت کا نگہبان ہے۔ عمرو عیار کے ہاتھوں نخل بدعت قتل ہوتا ہے تو وہ درخت جل کر خاک ہو جاتا ہے اور افراسیاب

کو خبر ہو جاتی ہے کہ نخل بدعت کا قتل ہو گیا۔ وہ خشمگیں ہو کر اسرار جادو اور ماران زمیں کن پر اپنا غضب نازل کرتا ہے لیکن دونوں بچ نکلتی ہیں، ہوش ربا، پنجم، اول، ۴۹۴ تا ۵۰۴ ☆

نریمان، ابن رستم خاں، ابن گاو لنگی

لعل ابن تورج اس کا خون پی جاتا ہے، تورج، اول، ۶۷۴ ☆

نسیم بن عمرو

اس کی ماں کا نام دلربا ہے۔ وہ شہزادی مشکبوے کاکل کشا کی وزیرزادی ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۴۲؛ بعد میں وہ فرخ شہسوار ابن حمزہ کا عیار بن جاتا ہے، ہومان، ۲۳۹ ☆

نشواط ہندی

لندھور کے دو خاص ساتھیوں میں ایک۔ دوسرا اچپور ہندی ہے، ہومان، ۲۳ ☆

نظر کردہ

کئی اسلامی سرداروں اور عیاروں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ فلاں بزرگ، یا پیغمبر کے نظر کردہ ہیں۔ جو شخص نظر کردہ ہوتا ہے اسے اس بزرگ سے کچھ خاص قوت یا برکت حاصل ہوتی ہے۔ نظر کردہ کس طرح کرتے ہیں، اس کا کچھ حال، نوشیرواں، اول، ۳۵۴؛ نوشیرواں، دوم، ۳۱۶، ایرج، اول، ۲۴۵ ☆

نعرے

نعروں پر کچھ گفتگو جلد اول میں ہو چکی ہے اور کچھ نعروں کے نمونے بھی پیش کئے گئے ہیں۔ ذیل میں بعض اور نعروں کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں کوئی خاص بات ہے۔

اسد، ہوش ربا، اول، ۱۶۶؛ افراسیاب، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۲۵؛ رستم علم شاہ، ہوش ربا، اول، ۲۸۴؛ سعد بن قباد، ہوش ربا، اول، ۲۸۱؛ شیران شیر سوار، ہومان، ۳۶۹؛ ضیغم شیر دل، نور افشاں، اول، ۳۷۴؛ عمرو عیار اور اس کے ساتھیوں کے نعرے، فارسی میں بھی، ہوش ربا، چہارم، ۸۸۲،

۱۰۴۳ تا ۱۰۴۵؛ قاسم، ہوش ربا، اول، ۴۵۱؛ کوکب روشن ضمیر، ہوش ربا، پنجم، اول، ۵۲۵؛ مالک اژدر، ہوش ربا، اول، ۵۱؛ مختلف سرداروں کے نعرے، بالا، ۶۸۱؛ نعروں کی جنگ، عادل کیواں شکوہ اور افلاک کے درمیان، گلستان، دوم، ۶۰۰؛ نقاب دار ببر پوش بن اسد، نور افشاں، اول، ۶۰؛ نقاب دار سبز پوش کا نعرہ، فارسی نثر میں، آفتاب، دوم، ۴۰۷؛ نور الدہر، ہوش ربا، اول، ۴۵۱ ☆

نعمان

منظر شاہ یمنی کا بیٹا، نوشیرواں، اول، ۱۴۸؛ امیر حمزہ سے دو دن رات کی کشتی کے بعد زیر ہوتا ہے اور قبول اسلام کرتا ہے، نوشیروان، اول، ۱۹۳ ☆

نعمان ہزارہ

لندھور کا عیار، نوشیرواں، اول، ۶۷۴ تا ۶۷۶ ☆

نقاب دار، اسلامی، و غیر اسلامی

جہاں تک میرے علم میں ہے، ''نقاب دار'' کی نوع (category) سراسر ہندوستانی اختراع ہے اور داستان امیر حمزہ کی کسی دوسری روایت، حتیٰ کہ داستان (مختصر) کی کسی روایت میں نہیں ملتی۔ نقاب دار عموماً دو طرح کے ہیں:

(۱) امیر حمزہ کی کوئی اولاد، یا ان کے اخلاف میں سے کوئی، کسی ذاتی وجہ یا عملی مصلحت کی بنا پر نقاب پوشی اختیار کرتا ہے۔ اس میں عورت مرد کی تخصیص نہیں، لیکن یہ نقاب دار عموماً مرد ہوتے ہیں۔

(۲) کوئی غیر متعلق شخص، خصوصاً کوئی شہزادی، یا کسی ممتاز شخصیت کی لڑکی، اپنی مصلحتوں کے پیش نظر نقاب پوشی اختیار کرتی ہے۔

(۳) کچھ ایسے نقاب دار بھی ہیں جو عموماً امیر حمزہ یا ان کے کسی خلف کی مشکل میں کام آتے ہیں۔ ایسے نقاب داروں کو موقع جنگ یا کشمکش کے قریب کہیں شکار کھیلتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ اس طرح وہ شخص متعلق کی امداد کرنے یا اس کی جان بچانے بر وقت پہنچ جاتا ہے۔

عام طور پر نقاب داروں کی نقاب کشائی امیر حمزہ، یا صاحب قران وقت، یا امیر کے کسی خلف

سے جنگ میں شکست کھانے کے بعد ہوتی ہے۔ کبھی کبھی نقاب دار کی اصل شخصیت بہت دیر تک صیغۂ راز میں رہتی ہے۔ بعض اوقات تو نقاب دار کا اصل نام بھی ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا مقصد تجسس پیدا کرنا نہیں، بلکہ داستان میں ایک کارآمد، اور حل مشکلات کرنے والے کردار کا اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ تجسس انگیزی، یا suspense پیدا کرنا داستان کی شعریات کا حصہ نہیں ہے۔ لیکن حل مشکلات کرنے والے کرداروں کو زبانی بیانیہ میں بہت اہم جگہ حاصل ہے۔

ذیل میں چند اہم نقاب داروں کا مختصر احوال درج کیا جاتا ہے۔

نوشیرواں، اول، ۴۱۳، پر ہم نقاب دار سے پہلی بار دوچار ہوتے ہیں۔ بعد میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بہرام گرد، خاقان چین ہے؛ ایک جن بشکل نقاب دار نمودار ہوتا ہے۔ بعد میں پتہ لگتا ہے کہ وہ شہپال بن شاہرخ، بادشاہ قاف کا بھائی ہے، نوشیرواں، اول، ۶۵۸؛ نقاب دار نارنجی پوش (دراصل عمرو بن حمزہ) مہر نگار اور عمرو عیار کی مدد کو چوتھی بار نمودار ہوتا ہے، نوشیرواں، اول ۶۷۷ تا ۶۷۷؛ کئی نقاب دار میدان عمل میں ہیں۔ ایک کے بارے میں انکشاف ہوتا ہے کہ وہ سعد طوقی ابن امیر حمزہ ہے۔ ایک جو یاقوت پوش ہے، وہ بدیع الزماں کا معتقد ہے، دوسرا، جو زمرد پوش ہے، قاسم کا معتقد ہے، ہومان، ۳۰، ۴۷، ومابعد؛ نقاب دار پلنگینہ پوش قاسم اور بدیع الزماں دونوں کو زیر کرنے کے بعد امیر حمزہ سے مبارز طلب ہوتا ہے، کوچک، ۶۹۰؛ ایک نقاب دار جس نے طہماس کو زیر کیا، صرف گیارہ سال کا ہے، ایرج، اول، ۲۵؛ نقاب دار مسمی قلندر قہقہہ، بہت طرفہ اور ڈراؤنا ہے، ایرج، اول، ۵۲، ۵۶؛ ایسے نقاب دار جو بظاہر کسی سے تسخیر نہیں ہو سکتے، ایک عورت نقاب داران کی سردار ہے، ایرج، اول، ۹۲؛ ایک نقاب دار امیر حمزہ کو عالم آرائے جادو کی دنیائے سحر سے رہائی دلاتا ہے، ایرج، دوم، ۳۱۴؛ ایرج کا بھیجا ہوا نقاب دار عمرو عیار کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، ایرج، دوم، ۴۸۹؛ نقاب دار زریں پوش اس قدر جری ہے کہ امیر حمزہ کو بھی زک دیتا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۵؛ نقاب دار اشاروں کنایوں میں کہتا ہے کہ امیر حمزہ اپنے قول کے پکے نہیں ہیں، ہوشربا، پنجم، دوم، ۵۴۱؛ نقاب دار پلنگینہ پوش سعد کی معشوقہ ماہ عالم افروز کی جان بچاتا ہے۔ وہ اپنے باپ کے خوف سے گھر چھوڑ کر بھاگتی پھر رہی ہے۔ پلنگینہ پوش کہتا ہے کہ میں سعد کا خادم ہوں، نور افشاں، اول، ۱۸۲؛ نقاب دار زریں پوش قاسم کی مدد کو آتا ہے، لیکن صاحب قرانی کا بھی

دعویٰ کرتا ہے، نورافشاں، اول، ۲۶۱ و مابعد؛ زریں پوش دعویٰ کرتا ہے کہ میرے قبضے میں اسم اعظم ہے اور امیر حمزہ سے کہتا ہے کہ صاحب قرانی کا حق دار میں ہوں۔ امیر جواب دیتے ہیں کہ مجھے جنگ میں زیر کرو، پھر بانہ ہائے صاحب قرانی تمھیں دے دوں گا، نورافشاں، دوم، ۴۴؛ ایسا ہی ایک وقوعہ ہوش ربا، پنجم، دوم، ۵۳۶ پر ہو چکا ہے؛ عفریت نے امیر حمزہ کو زخمدار کر دیا تھا۔ عفریت کو نقاب دار زریں پوش مار ڈالتا ہے لیکن اپنا پتہ نشان پھر بھی ظاہر نہیں کرتا، نورافشاں، دوم، ۲۵۸؛ زریں پوش کے ہاتھوں بدیع الزماں کی جان بچ جاتی ہے، نورافشاں، دوم، ۶۹۷؛ امیر حمزہ ایک سخت مشکل میں پڑ جاتے ہیں، زریں پوش انھیں بچالاتا ہے اور دعوے دار صاحب قرانی ہوتا ہے۔ امیر انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں تم نے مجھے جنگ میں کہاں شکست دی؟ اور نورالدہر اور ایرج تم سے بہتر امیدوار ہیں، نورافشاں، سوم، ۴۶؛ امیر حمزہ کو مخاطب کر کے نقاب دار کہتا ہے کہ میں نے سب پہلے ''ایرج نامہ'' میں ظہور کیا تھا اور طلسم تورج میں آپ سے مبارز طلب ہوا تھا، نورافشاں، سوم، ۸۴۶؛ غنیم کے سحر کو نقاب دار کا باز اس طرح رفع کرتا ہے گویا وہ سحر نہ ہو کوئی طبیعی اور مرئی شے ہو، ہفت پیکر، سوم، ۳۰۲؛ نقاب دار گلگوں پوش کے جسم کی گرمی سے رستم کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں، ہفت پیکر، سوم، ۹۹۴؛ ایک اور نقاب دار جو دعواے صاحب قرانی رکھتا ہے۔ بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ امیر حمزہ کا ایک بیٹا ہے، صندلی، ۸۷؛ ایک اور نقاب دار یہی دعویٰ کرتا ہے، صندلی، ۹۹؛ ایک اور، صندلی، ۱۲۱؛ ایک اور، صندلی، ۱۶۱؛ نقاب دار سبز پوش اور امیر حمزہ کی جنگ بے فیصلہ رہ جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم تشریف لاتے ہیں اور دونوں کو صاحب قراں قرار دیتے ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ نقاب دار کوئی غیر نہیں، امیر حمزہ کا ایک فرزند ہے، صندلی، ۲۱۲؛ ایک اور نقاب دار، وہ بھی دعواے صاحب قرانی کرتا ہے، صندلی، ۲۶۱؛ نقاب دار قنطورہ پوش (غیر اسلامی) دراصل عورت ہے۔ وہ فرعون کی عم زاد اور امیر حمزہ کے ایک بیٹے خورشید کی معشوقہ ہے، تورج، اول، ۳۲۱؛ اسلامی عیاران مل کر بھی چار غیر اسلامی نقاب داروں پر قابو نہیں پا سکتے، تورج، دوم، ۵۲۵؛ دو غیر اسلامی نقابدار، جن کی اصل شکل اگر انسان دیکھ لیں تو ان کا بدن مثل موم پگھل جائے۔ بہرام گرد کی موت ان کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر وہ سات سو اسلامیوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں، تورج، دوم، ۱۰۹۸ تا ۱۱۰۳؛ بارگاہ سلیمانی پر نقاب دار سبز پوش کا قبضہ ہو گیا ہے، وہ اسے شہنشاہ گوہر کلاہ کو واپس دینے سے انکار کرتا ہے کیونکہ

اس نے یہ بارگاہ غیر اسلامیان سے حاصل کی تھی۔ صاحب قران وقت (بدیع الملک) اس کی تائید کرتے ہیں۔ یہ نقاب دار دراصل نور الدہر بن بدیع الزماں ہے، آفتاب، دوم، ۴۹۸ تا ۴۹۴؛ نقاب دار یاقوت پوش آڑے وقت میں اسلامیوں کے کام آتا ہے اور صاحبقرانی کا مدعی ہوتا ہے، آفتاب، دوم، ۶۰۶؛ نقاب دار یاقوت پوش کو اس کی تقدیر سے باخبر کیا جاتا ہے کہ تم طلسم آفتاب سلیمانی کے فتاح ہو، آفتاب، سوم، ۱۰۵۱؛ ایک نقاب دار اسلامیوں کے آڑے وقت میں ان کے کام آتا ہے، لیکن صاحب قراں (بدیع الملک) پر معترض ہوتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ حمزۂ ثانی نے صاحب قرانی مجھے نہ دے کر انصاف سے بعید بات کی، آفتاب، چہارم، ۱۲۵؛ نقاب دار ابلق سوار اسلامیوں کے آپسی تفرقوں اور رقابتوں پر انھیں برا بھلا کہتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۳۸۱؛ ایک نقاب دار نمودار ہوتا ہے جس کی نقاب نصف سرخ اور نصف سبز ہے۔ اس طرح وہ دست چپی اور دست راستی دونوں فرقوں سے اپنی برأت کا اظہار کرتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۸۲۵؛ نقاب دار ابلق سوار فتاح طلسم نہ طاق باطن ہوگا اور اگلا صاحب قراں ہوگا، آفتاب، پنجم، اول، ۹۰۲؛ چار پر اسرار نقاب دار، ان کے ستائیس سرداروں کو جاموش زہر خوار نامی ساحر ستائیس مختلف جانوروں میں بدل دیتا ہے، گلستان، اول، ۱۵۸؛ ان نقاب داروں کے نام ہیں: رفیع البخت، رستم ثانی، سہراب ثانی، اور شہریار، یہ سب بدیع الملک کو برا بھلا کہتے ہیں کہ آپ ڈینگیں ہانکتے ہیں، گلستان، اول، ۱۷۱؛ ایک نقاب دار ایرج پر قابو پالیتا ہے لیکن اور کوئی کامیاب نہیں ہوتا۔ بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عادل کیواں شکوہ ہے، اور وہ ایرج کا پوتا ہے۔ اس کے باپ کا نام ظاہر نہیں کیا جاتا، گلستان، اول، ۱۸۶؛ متعدد نقاب دار، گلابی پوش، ببر پوش، ابلق پوش، نیلی پوش، وغیرہ ایک ہی جگہ مصروف کار ہیں، یہ کثرت الجھن پیدا کرتی ہے، گلستان، ۱۸۳ تا ۱۸۸؛ ایک نقاب دار جو بعد میں حمزۂ ثانی کا ایک بیٹا ثابت ہوتا ہے، لعل، دوم، ۹۰۶ ☆

نمونہ قہر سامری

ایک عجیب وغریب ساحر/خدا۔ ساحر اس کی پرستش کرتے ہیں اور ساحر اس کی خوراک بھی ہیں۔ اگر اسے روزانہ ایک ساحر کھانے کے لئے نہ ملے تو وہ مصر الغرائب اور سحر العجائب کو کھا جائے، نور

افشاں، اول، ۴۶۰ ☆

نورافشاں جادو

طلسم نورافشاں کا قطب اور ساحر خاص، وہ لاچین اور افراسیاب کا استاد بھی رہ چکا ہے۔ سحرو ساحری کے ذریعہ لاچین کو شوکت و شان عطا کرتا ہے، بقیہ، ۲۴۷، ۲۵۰؛ اعلیٰ درجے کا سحر کر کے افراسیاب کو گرفتار کرتا ہے، بقیہ، دوم، ۸۰۰؛ لمبا چوڑا باغ سحر تیار کرتا ہے، بقیہ، دوم، ۸۵۰؛ اس کی صورت شکل اسلامیوں جیسی ہے، ہوش ربا، چہارم، ۱۳۱۹؛ مشعل جادو کی موت کے بعد برہمن اور کوکب اور نورافشاں تین دن کی محنت کے بعد تمام کشتگان سحر کی روحوں کو ان کے بدن میں واپس لاتے ہیں، ہوش ربا، ششم، ۱۷۱؛ برہمن کو تاریک شکل کش کے پنجے سے رہا کراتا ہے۔ بہت عمدہ بیان، ہوش ربا، ششم، ۳۶۹ تا ۳۷۰؛ دام جمشیدی کی مدد سے تاریک شکل کش کو قابو میں رکھتا ہے تا کہ قران اسے قتل کر سکے، ہوش ربا، ششم، ۴۹۰ تا ۴۹۵؛ موت کے وقت کئی پیشین گوئیاں کرتا ہے جن میں آئندہ کے واقعات کی خبر ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۶۰۲ ☆

نورالدہر، بن بدیع الزماں از بطن گوہر ملک بنت گنجاب

پیدائش کی پیش آمد، کوچک، ۶۳۶؛ ہارون کی فوج سے یکہ و تنہا لڑتا ہے، دیو کو تنہا مار ڈالتا ہے، بالا، ۵۱۲؛ اسد کے ساتھ مقابلوں میں اخلاق بہادرانہ کا مظاہرہ کرتا ہے، ایرج، اول، ۱۲۶؛ مخمور سرخ چشم پر عاشق ہوتا ہے، ہوش ربا، دوم، ۹۴۷ و مابعد؛ تحفہ جات سحر، بالخصوص ایک موزوں کی جوڑی حاصل کرتا ہے، ہوش ربا، پنجم، اول، ۳۴۳؛ خورشید روشن تن کے ساتھ ہو جاتا ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۸۸۷؛ مخمور سے اس کی شادی ہوش ربا کی فتح کے بعد ہوتی ہے، ہوش ربا، ہفتم، ۱۰۱۵ تا ۱۰۲۷؛ سہراب زنگی اس کے ساتھ اخلاق بہادرانہ کا مظاہرہ کرتا ہے، نورافشاں، اول، ۳۴۵؛ خاور انجم سپاہ کو زیر کرتا ہے۔ اب طلسم نورافشاں کی لوح کے حصول کی راہ ہموار ہو جاتی ہے، نورافشاں، اول، ۳۵۲؛ امیر حمزہ اسے صاحب قرانی کے لئے نقاب دار سے موزوں تر خیال کرتے ہیں، نورافشاں، سوم، ۴۶؛ امیر حمزہ مہمات غروبیہ میں مصروف ہیں، ادھر دیو کریت نے آسمان پری اور قریشیہ سلطان کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ قریشیہ زخمی ہو

جاتی ہے۔آسمان پری دیو تندک کو بھیجتی ہے کہ امیر حمزہ کے کسی فرزند کو اٹھالا کہ وہ ہماری مدد کرے۔تندک پردۂ دنیا سے نورالدہ کو لے آتا ہے، جمشیدی، اول، ۱۶؛ نورالدہر دشمنان آسمان پری کو شکست دیتا ہے، جمشیدی، اول، ۱۹؛ مصلحتاً زنانہ لباس پہنتا ہے، جمشیدی، اول، ۶۷۷؛ بدیع الملک کے لشکر سے غائب ہوجاتا ہے، آفتاب، چہارم، ۴۲۰؛ نعرے، بالا، ۵۱۲، بقیہ، اول، ۵۲۸، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸ نور افشاں، اول، ۳۰۳، ۳۵۶، ۳۷۰، ہفت پیکر، سوم، ۶۱۳، سکندری، اول، ۴۹، ۵۸، سوم، ۳۳، جمشیدی، اول، ۴۹، ۶۴، سلیمانی، اول، ۶۱۳☆

نورالزماں

بدیع الملک کا ایک ساتھی، آفتاب، اول، ۸☆

نوشیرواں

بادشاہ قباد کی چینی بیوی دل آرام چنگی کے بطن سے پیدا ہوتا ہے، نوشیرواں، اول، ۳۵؛ زر انگیز (نہ کہ مہر انگیز، جیسا کہ مشہور ہے) سے شادی، نوشیرواں، اول، ۹۳، ۱۰۶؛ ذلت و خواری، نوشیرواں، اول، ۹۶؛ داستان گو اسے "نوشیروان عادل" کے نام سے پکارتا ہے، نوشیرواں، اول، ۱۵۲، ۲۴۰؛ امیر حمزہ اور بزرجمہر کو زہر دے کر دھوکے سے قتل کرنا چاہتا ہے، نوشیرواں، اول، ۲۵۵؛ اس کی فوج کی تعداد ایک کروڑ ستر لاکھ ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۶۸؛ امیر حمزہ اور مہر نگار کی شادی کا تماشا چھپ کر دیکھتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۵؛ عمرو بن شداد حبشی اسے گرفتار کرتا ہے اور بطور سزا اسے داستان امیر حمزہ سنانے پر مجبور کرتا ہے! نوشیرواں، دوم، ۵۱؛ ایک بار پھر زک کھا کر مرزبان کلہ زن آہنی کے ہاتھ گرفتار ہوتا ہے، وہ اسے امیر حمزہ کے حوالے کر دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۸۳ تا ۸۶؛ شکست کھا کر اصفہان بھاگ جاتا ہے، اس کا ایک سردار مندویل اصفہانی اسے گدھے کی مادہ یا زن احمق سے زیادہ نہیں گردانتا، نوشیرواں، دوم، ۱۰۲ تا ۱۳۶؛ اپنی بیٹی مہر گوہر تاجدار سے شادی کرنے کا مدعی ہوتا ہے، بقیہ، دوم، ۴۳، ۷، نوشیرواں، دوم، ۱۸۲؛ رستم علم شاہ اس شادی کو رکواتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۱۸۴؛ نوشیرواں عہد کرتا ہے کہ اب حمزہ سے جنگ نہ کروں گا، نوشیرواں، دوم، ۳۰۲؛ لیکن پھر صلصال کی فوج اور شامہ کے سحر کے

سہارے اسلامیوں پر تاخت کراتا ہے۔ اسلامیوں کی لاشوں اور سروں کو کچل کر نو میل لمبی سڑک تعمیر کی جاتی ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۸۶؛ پھر جب جنگ کا تختہ پلٹ جاتا ہے تو امیر حمزہ سے طالب عفو ہوتا ہے۔ امیر اسے معاف کر کے اس کا تاج وتخت اسے واپس کر دیتے ہیں۔ نوشیرواں وعدہ کرتا ہے کہ مدائن پہنچ کر اسلام قبول کر لوں گا، نوشیرواں، دوم، ۶۹۵ تا ۷۰۳؛ ہرمز اور فرامرز اسے تخت سے اتار کر خود بادشاہ بن بیٹھتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۷۹۸؛ امیر حمزہ سے لندھور کی خفگی، کیونکہ امیر حمزہ کو مہران فیل زور سے لندھور کا عشق پسند نہیں۔ لندھور بگڑ کر لشکر حمزہ سے نکل جاتا ہے۔ نوشیرواں اس کی حمایت کرتا ہے، ہومان، ۶۰ ومابعد؛ نوشیرواں کی موت نہایت غیر شاہانہ طور پر دیوار سے دب کر ہوتی ہے، ہرمز، ۹ تا ۱۰ ☆

نوشیرواں کے خاص سردار اور پہلوان

کیموس کرمانی، گستہم زرین کفش، محمل جنگ آور اصفہانی، مرد شیر، معیار تیرہ رنگ، معیار فیل پیکر، نوشیرواں، اول، ۶۱؛ اردشیر، اسعد زریں کمر، امان بن بہزاد، بہزاد طوسی، سعید زریں ترکش، شعار تیرہ رنگ، طغرا ابن کعب کرمانی، کاؤس کاشانی، کرتیت سپہر گرداں (بعد میں اسلام قبول کر لیتا ہے)، نوشیرواں، اول، ۱۶۸؛ مندرجہ ذیل قبول اسلام کر لیتے ہیں، طول مشجر زنگی، کندر کوہ کرمانی، لدائم شاہ، مسلسل شاہ یزدی، نجم کاسہ فروش، ہزبر تی، نوشیرواں، دوم، ۱۶، ۱۴۸؛ مندرجہ ذیل بلا جنگ داخل اسلام ہوتے ہیں، مندویل اصفہانی، اس کا بھائی بہلبل اصفہانی، نوشیرواں، دوم، ۱۴۶، ۱۴۷ ☆

نوعمر ساحر اور ساحرائیں

داستان میں جس طرح عورتوں کا کردار عام سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اسی طرح یہاں بچوں، خاص کر ساحر بچوں کو بھی کئی اہم مراتب میں دکھایا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عشق و عاشقی اور رزم کی دنیا میں بچے اور جوان میں کوئی فرق نہیں، اسی طرح ساحری کی دنیا میں بھی بچہ اور جوان ایک ہی حکم رکھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نوعمر ساحروں اور ساحراؤں کی تعداد جوان العمر اور عمر رسیدہ ساحروں اور ساحراؤں سے بہت کم ہے۔

مزید دیکھئے، ''اسلم شیطان بچہ''؛ ''بہار اعجاز''؛ ''ساقی برق مزاج''؛ ''مجلس جادو''؛ ''منورہ

جادو“ ☆

نہروان، بن عمرو

آصف انجم طلعت کا عیار، اس کے پاس بزرگوں کا ایک تحفہ ہے لیکن وہ قتل و غارت میں اس کا استعمال نہیں کرتا، آفتاب، پنجم، اول، ۶۹۰ ☆

نہنگ بچۂ دریانشین

مخلوق آبی کا بادشاہ۔ نہنگ بچۂ دریانشین کی دخترِ صدف مراد سے عادل کیواں شکوہ کی شادی ہوتی ہے۔ اس شادی سے ایک بیٹا امیر البحر پیدا ہوگا۔ صدف مراد کی وزیرزادی دردانۂ ماہی نژاد سے طیفور کی شادی ہوتی ہے۔ طیفور کے یہاں بھی ایک بیٹا ہوگا جو امیر البحر کا عیار ہوگا، گلستان، دوم، ۱۹۱ ☆

نہنگ بچۂ دریائی

رستم علم شاہ کا ساتھی، ہومان، ۳۹۵ ☆

نیرنج / نیرنگ

دیکھئے، ”سحر، جادو، نیرنج“؛ مزید دیکھئے، ”طلسم“ ☆

نیرنگ صبا رفتار

ضرغام شیر دل کا بیٹا اور ضیغم شیر شکار بن اسد کا عیار، نور افشاں، اول، ۳ ☆

والا گہر

دریادل ابن بزرجمہر کا ایک نام۔ دیکھئے، ”دریادل“ ☆

وحید الملک، بن بدیع الملک

بدیع الملک (صاحبقران وقت) کا بیٹا، اردو میں نعرہ کرتا ہے، گلستان، اول، ۱۰۲؛ عادل کیواں شکوہ کی صاحبقرانی کے وقت بدیع الملک اسے اپنا دنگل بیٹھنے کے لئے عطا کرتا ہے۔ داستان گو کے

بقول وہ دنگل نہیں بلکہ فیل صاحبقرانی تھا، گلستان، اول، ۵۳۹؛ آئینہ پرست لڑکی سے شادی کرتا ہے اور نکاح بطور آئینہ پرستاں اور بطور اسلامیاں دونوں طرح پڑھواتا ہے، گلستان، دوم، ۴۴۲ ☆

ورقائے زنجیر خوار

بدیع الزماں کا ساتھی، نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸؛ ہفت پیکر، اول، ۱۰۵ ☆

ویلم، بن تورج

ویلم بن تورج کا بھائی۔ دیکھیے، ''دیلم، بن تورج بدرگ حرامی''؛ مزید دیکھیے، ''سیلم، بن تورج بدرگ حرامی'' ☆

ہاتھی

جنگلی ہاتھیوں سے جنگ، آفتاب، پنجم، اول، ۲۰۵ تا ۲۰۷؛ ایک دیو ایک نہات فسادی ہاتھی پر قابو پاتا ہے، آفتاب، پنجم، اول، ۳۶۱؛ آدم خور ہاتھی، نورالدہر اس پر غالب آتا ہے، آفتاب، پنجم، دوم، ۱۱۶ ☆

ہاجرہ، بنت حمزۂ ثانی

نقاب دار گوہر پوش کی شکل میں ظہور، پھر راز کھلتا ہے کہ وہ ہاجرہ بنت حمزۂ ثانی ہے، تورج، دوم، ۳۶ تا ۳۸، ۸۴؛ نقاب دار گوہر پوش کے روپ میں مہر نازؔ پرور کی جان بچاتی ہے، تورج، دوم، ۳۵ تا ۱۳۷؛ اس کی شادی شہریار بن ایرج سے ہوتی ہے، آفتاب، چہارم، ۶۹۴؛ اس کا بیٹا سکندر رستم خو پیدا ہوتا ہے، آفتاب، سوم، ۶۴۵ ☆

ہاشم تیغ زن، ابن حمزہ

اس کی ماں ایک دیوانہ ہردم بردئی کی بہن ہے۔ ہردم کو زیر کرنے کے بعد امیر حمزہ اس کی بہن مہینہ بانو سے شادی کرتے ہیں۔ پیدائش کا ذکر، نوشیرواں، دوم، ۷۹۳؛ ایک دلچسپ وقوعہ، بالا، ۴۵۱؛ نعرہ، ہوش ربا، چہارم، ۹۶۸، ہفت پیکر، سوم، ۶۱۳ ☆

ہامان

کوہ قاف کا ایک دیو، اسلامی شہزادی سے شادی کا خواہاں ہے، وہاں سے انکار ہونے پر اسلام چھوڑ کر ابلیس پرستی اختیار کرتا ہے، آفتاب، اول، ۲۶۶؛ شاہ قاف کو شکست دیتا ہے، آفتاب، اول، ۲۷۸؛ رستم ثانی سے مقابلے میں اس کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں، آفتاب، اول، ۳۳۹؛ رستم ثانی سے ایک دن اور ایک رات تک کشتی لڑتا ہے، آفتاب، اول، ۶۸۱ ☆

ہدہد پری زاد

عیار، چونکہ وہ پری زاد ہے اس لئے اس کے پر بھی ہیں، حالانکہ وہ عمرو عیار کا بھانجا ہے۔ بدیع الملک کی خدمت میں عیاری کرنے کی خاطر اپنے پر کٹوا ڈالتا ہے۔ ایک مہم میں تقریباً جان دے ڈالتا ہے اور بدیع الملک کی دعاؤں کے نتیجے میں صحت یاب ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان پیشین گوئی کرتے ہیں کہ وہ عمرو عیار کی جگہ لے گا، تورج، دوم، ۳۳۳☆

ہردم بردعی

اول مفتوح، ایک دیوانہ۔ عمرو عیار سے اس کی دلچسپ لڑائیاں، نوشیرواں، دوم، ۷۰۶؛ امیر حمزہ اسے زیر کرتے ہیں اور اس کی بہن مہینہ بانو سے اپنا رشتہ استوار کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۷۱۰ تا ۷۱۱؛ امیر حمزہ کے ساتھ جنگوں میں شریک، ہرمز، ۵۵۷ ☆

ہرمز، بن نوشیرواں، از بطن مہر انگیز

کہیں کہیں اس کی ماں کا نام زر انگیز بھی درج ہے، پیدائش، نوشیرواں، اول، ۱۰۵؛ نوشیرواں کو تخت سے اتار دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۷۹۸؛ قباد کے قاتل گلیم گوش پر خفا ہوتا ہے، عمرو کے ہاتھوں گلیم گوش کا قتل، ہومان، ۷۰۰؛ اسلام قبول کر لیتا ہے اور سعد کے غیاب میں اسلامیوں کا بادشاہ بنتا ہے۔ لیکن اس کا بیٹا پرویز اب بھی غیر اسلامی ہے، وہ ہرمز کو قتل کر دیتا ہے، ایرج، دوم، ۶۹۶؛ سیارۂ ثانی اس کے ساتھ دلچسپ عیاری کرتا ہے لیکن اس کا انجام اور بھی دلچسپ نکلتا ہے۔ ایک دیو ہرمز کو اٹھا کر اپنے

نتھنے میں ڈال لیتا ہے، دیو جب چھینکتا ہے تو ہرمز باہر نکل آتا ہے، آفتاب، اول، ۱۱۳۰ تا ۱۱۳۹؛ دلچسپ مزاحیہ وقوعہ، گلستان، دوم، ۲۸۴ ☆

ہزبر خوارزمی

عمرو بن حمزہ کے لشکر کا ایک سردار، ہومان، ۲۷۹ ☆

ہشام خیبری

علقمہ خیبری کا بیٹا، اس کی پیدائش، نوعمری ہی میں ایک دیو کو مار کر حیفۂ ہشامی اور بارگاہ ہشامی حاصل کرتا ہے، پھر نوشیراں کے کچھ ممالک، خاص کر خاور کو تسخیر کرتا ہے، نوشیرواں، اول، ۴۳ تا ۷۷؛ مزید دیکھیے، ''علقمہ خیبری'' ☆

ہشام کوہی

غیر اسلامی سردار، اس کی صورت شکل، ہوش ربا، چہارم، ۸۷۷؛ رستم علم شاہ سے اس کی جنگ، ہوشربا، چہارم، ۸۸۰ ☆

ہفت پیکر

ایک ساحر جسے دعوائے خداوندی ہے۔ سحر العجائب مجبور ہو کر امیر حمزہ کے خلاف ہفت پیکر سے مدد کا طالب ہوتا ہے، نورافشاں، اول، ۶۷۷؛ امیر حمزہ اور عمرو عیار گرفتار ہیں، لندھور بے صبر ہو کر افواج امیر کے آگے نکل کر انھیں رہا کرانے جاتا ہے، لیکن ہفت پیکر اسے چشم زدن میں گرفتار کر کے ایک کنویں میں کودنے پر مجبور کر دیتا ہے، نورافشاں، اول، ۷۹۸؛ اسلامی سرداروں کی گرفتاری میں عمدہ ساحرانہ قوتوں کا مظاہرہ کرتا ہے، نورافشاں، سوم، ۸۳۷ تا ۸۴۵؛ اپنی شبیہ کے توسط سے گفتگو کرتا ہے، دعویٰ کرتا ہے کہ ہوش ربا میں اس نے امیر حمزہ کی مدد کی تھی، ہفت پیکر، اول، ۲۱۳؛ اس کی صورت شکل، ہفت پیکر، اول، ۲۷۰؛ اس میں وقار اور رعب کی کمی ہے، ہفت پیکر، اول، ۳۰۴، ۳۶۰؛ لگتا ہے کوڑے کھانے میں اسے جنسی تلذذ حاصل ہوتا ہے، ہفت پیکر، اول، ۶۷۴؛ پیشین گوئی کرتا ہے کہ طلسم کشا کے ہاتھوں اس کی موت ہے، ہفت پیکر، دوم، ۱۸۳؛ لوگ اس کا مذہب اختیار کرنے کے پہلے گائے کا پیشاب

پلائے جاتے ہیں، ہفت پیکر، دوم، ۵۷۱؛ اس کا ابتدائی احوال، ہفت پیکر، سوم، ۴۱۹؛ شکست کھا کر فرار ہوتا ہے، ہفت پیکر، ۱۲۲۳؛ رستم علم شاہ بن حمزہ کے ہاتھوں اس کی غیر دلچسپ موت، ہفت پیکر، سوم، ۱۲۵۴☆

ہلال زریں تاج

فرامرز عاد مغربی کا باپ، وہ ملک مغرب کا بادشاہ ہے، اپنے بیٹے کی سفارش میں امیر حمزہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نکلتا ہے۔ ہرمز اور فرامرز (پسران نوشیرواں) اسے راستے میں روک لیتے ہیں۔ کرب اسے چھڑا لاتا ہے، عمدہ تحریر، ہومان، ۵۹۰☆

ہلال گوہر دنداں

نور افشاں جادو کی بیٹی، اپنی بہن آفتاب گوہر دنداں کے ساتھ اسلامیوں کی حمایت میں جنگ کرتی ہے، ہوش ربا، ششم، ۱۵۴ و مابعد☆

ہمائے تیز پا

صبیحۂ خوش رو کے بطن سے عمرو عیار کا بیٹا، ہومان، ۲۲۰☆

ہمائے طاقی

فریدوں شاہ کی بیٹی، اسے قارن بخت مغربی اور اس کے ساتھی راستے میں اٹھا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ امیر حمزہ اسے بچا لیتے ہیں، نوشیرواں، اول، ۱۷۷؛ اپنے باپ کے برخلاف امیر حمزہ کی طرف سے جنگ کرتی ہے، نوشیرواں، اول، ۱۸۰؛ قارن بخت مغربی سے اس کی شادی، نوشیرواں، اول، ۱۸۳☆

ہم بستری بے نکاح

لندھور کو شادی کے بغیر ہم بستری منظور نہیں، نوشیرواں، دوم، ۱۴۶؛ امیر حمزہ کو ایسا کچھ تکلف نہیں، وہ ایک پری سے بے نکاح ہم بستر ہوتے ہیں، کوکب، ۵۰۷؛ غیر اسلامی ساحر، جادو کے ذریعہ

لڑکی کو رام کر کے اس سے ہم بستر ہوتا ہے، لیکن لڑکی کی ماں ساحر کا کام تمام کر دیتی ہے، جمشیدی، سوم، ۱۴۳؛ سلیمان صاحبقران قاف کہتا ہے کہ باپ کی مرضی کے بغیر شادی بھی نہ کروں گا، گلستان، اول، ۵۷۰؛ شادی سے پہلے غیر اسلامی معشوقہ سے ''اختلاط ظاہری'' روا ہے۔ شادی اسی وقت روا ہے جب معشوقہ کا باپ اسلام قبول کر لے یا جنگ میں اس کی موت ہو جائے، آفتاب، سوم، ۶۷۸ ☆

ہم جنسی، امرد پرستی

ایک اسلامی سردار ابرہہ کو زیور شاہ سے عشق ہو جاتا ہے، زیور شاہ کو دعوائے خدائی ہے۔ امیر حمزہ اجازت دیتے ہیں کہ ابرہہ اور زیور شاہ ''یکجا رہ سکتے ہیں''، بالا، ۵۷۷؛ لندھور کو شاید ایرج سے عشق ہے، ایرج، دوم، ۵۳، ۶۷، ۸۹، ۱۰۷، ۱۰۸، ۳۷۶؛ افراسیاب بارہ سال تک ملک اطلس کا معشوق رہا تھا، ہوش ربا، چہارم، ۲۱۸؛ افراسیاب اپنے استاد عشاق سبزہ رنگ کا بھی شاید معشوق رہا ہے، ہوش ربا، چہارم، ۹۵۱؛ افراسیاب کو امرد پرست بتایا گیا ہے، ہوش ربا، پنجم، دوم، ۲۱۳؛ نوجوان امرد کا لباس اور طرز گفتگو، ہوش ربا، ششم، ۱۱۴؛ سعد اور ایک امرد پرست کا دلچسپ وقوعہ، ہفت پیکر، دوم، ۸۱۴؛ افراسیاب پر قران کی دلچسپ عیاری، وہ افراسیاب کو ایک گھسیارے کے بارے میں اس دھوکے میں ڈال دیتا ہے کہ وہ ملکۂ بہار ہے۔ افراسیاب اس سے مختلط ہونا چاہتا ہے تو وہ گھسیارا گمان کرتا ہے کہ افراسیاب کوئی امرد ہے، ہوش ربا، دوم، ۶۵۹؛ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے ''خدا'' عموماً امرد پرست ہیں۔ عشاق صحرانشین، جو سمندر شاہ کا استاد ہے، سامری اور جمشید دونوں کا معشوق رہا ہے، آفتاب، سوم، ۷۹۲؛ امرد پرستی پر مختصر مگر دلچسپ ذیلی وقوعہ، آفتاب، پنجم، دوم، ۸۰۸؛ امرد پرستی (مفعولیت) کے بارے میں ذرا عریاں مگر پر لطف بات، سلیمانی، اول، ۶۳۲؛ امرد پرستی اور مقعدیت (Anality) کے پیکر، سلیمانی، اول، ۶۳۲، ۶۳۶ تا ۶۴۷؛ مزید دیکھئے، ''زنانہ ہم جنس پسندی'' ☆

ہمزاد

ہمزادوں کے بارے میں تفصیلات، آفتاب، سوم، ۸۲۵؛ اگر کسی مردہ شخص کو زندہ کرنے کے لئے اس کے ہمزاد کو اس کے جسد مردہ میں داخل کریں تو وہ شخص زندہ ہو کر یہ بتا سکتا ہے کہ اس کی موت کن

حالات میں ہوئی۔(اس کا مطلب یہ بھی نکلتا ہے کہ داستان کے قاعدے کے اعتبار سے کسی شخص کا ہمزاد اس کی موت کے ساتھ نہیں مرتا۔ ہمزاد کی زندگی الگ ہے، انسان کی زندگی الگ)، آفتاب، چہارم، ۳۵۸☆

ہم عصر سامری

غیر اسلامی ہے لیکن سامری پرست نہیں۔ سب کچھ کھالیتا ہے، سات دن جاگتا اور سات دن سوتا ہے، کہتا ہے خداوندی کسی کا حصہ نہیں، قدرت البتہ بعضوں کو ملتی ہے، لعل، دوم، ۸۶؛ اس کی تقدیر میں نہ زندانی ہونا لکھا ہے نہ مرنا۔ عمرو ثانی اسے پکڑ کر زنبیل میں ڈال لیتا ہے، لعل، دوم، ۱۱۹ تا ۱۲۳☆

ہنر فیض آبادی، جعفر علی

''طلسم ہوش ربا''، جلد دوم، پر ان کی تقریظ میں جاہ کے بارے میں معلومات ہیں، ہوش ربا، دوم، ۹۶۰☆

ہومان، بن ہام

امیر حمزہ اس کی جان بخشی کرتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۲۰؛ اس کی حیات معاشقہ اور جرأت بہادرانہ، مہلہل نامی ایک ساحرہ اس کی حمایتی ہے، ہومان، ۶؛ مہران فیل زور نامی ایک عورت پہلوان کو زیر کرنے میں ناکام رہتا ہے، ہومان، ۱۱؛ مہلہل اپنے جادو سے امیر حمزہ اور عمرو عیار کو کشتۂ سحر کردیتی ہے، اس کا عیار شب آہنگ میدان عمل میں، ہومان، ۲۵؛ کرب کے ہاتھوں اس کا قتل، ہومان، ۲۹☆

ہیکل بن صلصال

صلصال بن دال کا بیٹا، اسلامیوں کے خلاف لڑتا ہوا قلعۂ ذوالامان کی جنگ میں اپنے اسلامی بھائی صعب خان کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے، آفتاب، چہارم، ۶۷۴ تا ۶۷۷☆

یاقوت

ایک نہایت زبردست افراسیابی ساحر، ہوش ربا، چہارم، ۱۲۲۷☆

یاقوت ملک(۱)

فرامرز عاد مغربی کی بیٹی۔کرب اس پر عاشق ہے لیکن دونوں کی شادی کی راہ میں کئی رکاوٹیں آتی ہیں۔شادی بالآخر ہو جاتی ہے اور رستم ثانی اس کا ثمرہ ہوگا، ہومان، ۶۷۴ ☆

یاقوت ملک(۲)

نہایت شاطر عیارہ، اس کے ہاتھوں عمرو کو زک پہنچتی ہے لیکن قران حبشی یاقوت ملک پر قابو پالیتا ہے۔الماس باد نامی عیارہ جو یاقوت کی ساتھی ہے، قران کے ہاتھوں نیچا دیکھنے پر مجبور ہوتی ہے، ایرج، دوم، ۴۰۳ ☆

یزک خطائی

صلصال بن دال کا عیار، اس کی کلاہ کے موتی کے برابر موتی پردۂ قاف پر بھی نہیں ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۸۳؛ اس کی لڑکی فتانہ بے حد حسین ہے اور سارے عیار اس پر عاشق ہو جاتے ہیں، نوشیرواں، دوم، ۵۸۳ و مابعد؛ عمرو اس پر قابو پا کر اس کی کلاہ چھین لیتا اور اس کے سارے بال مونڈ دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۰۱ تا ۶۰۹؛ صلصال اسے بھیجتا ہے کہ جا کر حمزہ کو پکڑ لا، نوشیرواں، دوم، ۶۵۱ تا ۶۵۲؛ عمرو عیار اسے پھر چرکا دیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۵۶؛ سحر کی امداد سے عمرو عیار کو گرفتار کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۵۷؛ عمرو آزاد ہو کر قران کی مدد سے یزک ہی کو پکڑ لیتا ہے۔ پھر یزک اسلام قبول کر لیتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۷۳ تا ۶۷۵ ☆

یعقوب شاہ ختنی

ختن کا بادشاہ۔زردہنگ اس کا عیار ہے جس کے ذریعہ وہ امیر حمزہ کو پکڑوا لیتا ہے اور انھیں قتل کرانے کا انتظام کرتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۲۶ و مابعد؛ بعض وجوہ سے ارادۂ قتل امیر سے باز رہ کر وہ انھیں ایک قفس میں بند کرا کے اونچائی پر آویزاں کر دیتا ہے،، نوشیرواں، دوم، ۶۲۸؛ عمرو عیار اچانک پہنچ کر امیر حمزہ کو قفس سے رہائی دلاتا ہے۔یعقوب شاہ اسلام قبول کر کے امیر کے ساتھیوں میں شامل ہو جاتا ہے، نوشیرواں، دوم، ۶۳۱ تا ۶۳۲؛ غیر اسلامیان، خاص کر حوت آئینہ پرست کی افواج کے خلاف شہر

فغتن کا ناکام دفاع کرتا ہے۔ مبہوت جادو اور زر نگار جادو کے سحر سے سب جل کر خاک ہو جاتے ہیں، آفتاب، چہارم، ۶۷۰ تا ۶۷۲ ☆

یقین خود پرست

ملک یقینیہ کا بادشاہ، یہاں خود پرست رہتے ہیں، آفتاب، اول، ۸۷۸؛ بدیع الملک کو امتحان آتش سے گذارتا ہے، آفتاب، اول، ۱۰۲۷؛ مزید دیکھئے، ''مذاہب'' ☆

یک یکی

میدان کارزار میں دو شخصوں کی جنگ، اس طرح کہ جنگ آزماؤں کے عیاروں کے سوا کوئی ساتھ نہیں ہوتا، اور عیار بھی عملی طور پر جنگ میں کوئی مدد نہیں کرتے۔ بعض حالات میں صرف تھوڑی بہت اخلاقی مدد یا ہمت افزائی کر دیتے ہیں۔ اسے انگریزی میں Single Combat کہتے ہیں۔ بسا اوقات یہ جنگ کئی دن تک چلتی ہے۔ عموماً سب سے پہلے نیزہ بازی ہوتی ہے، پھر گرز بازی، پھر تیغ بازی، اور سب سے آخر میں کشتی ہوتی ہے۔ تیغ بازی کے پہلے کبھی کبھی یہ فقرہ بھی کہا جاتا ہے: ''نیزہ بازی خلال بازی، گرز بازی حمال بازی، تیغ بازی راست بازی جس کو حل مشکلات جہاں کہتے ہیں'' (گلستان، اول، ۲۲)۔ آفتاب، پنجم، اول، ۲۴۷، میں ''حلال مشکلات جہاں'' درج ہے۔ کہیں کہیں حسب ذیل فقرہ ملتا ہے: ''نیزہ بازی، خلال بازی، تیر بازی راست بازی کہ جس سے نخل حیات پر خزاں آتی ہے'' (تورج، دوم، ۵۸)۔ لیکن اکثر تیغ بازی سے بھی یک یکی اپنے انجام کو نہیں پہنچتی تو کشتی کی نوبت آتی ہے۔ اور یہ کشتی کبھی کبھی ایک ہفتہ شبانہ روز چلتی ہے۔ کبھی کبھی دونوں تھوڑی دیر ٹھہر کر تازہ دم ہوتے ہیں، یا دودھ وغیرہ نوش کرتے ہیں۔ کشتی عموماً اسلامیوں کے حق میں فیصل ہوتی ہے، لیکن کبھی کبھی برابر بھی رہتی ہے۔

ہر چند کہ انفرادی جنگ یا Single Combat کا رواج عرب و ایران میں قدیم الایام سے ہے، مجھے اس کے لئے کوئی لفظ عربی، فارسی، یا اردو میں نہ ملا۔ عربی لغت ''المورد'' میں Single Combat کے معنی ''قتال فردی (بین شخصین فقط)'' درج ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ معنی تو ہیں، لیکن اصطلاح نہیں، یعنی یہ Single Combat کی محض لغوی تعریف (definition) ہے۔ انگریزی-فارسی، اور

انگریزی-اردو لغات جو میں نے دیکھے، ان میں Single Combat درج ہی نہیں ہے۔ شان الحق حقی نے اپنے انگریزی اردو لغت میں Single Combat کے معنی ''یک یکی'' لکھے ہیں۔ یہ لفظ مجھے کسی فارسی یا اردو لغت میں نہیں ملا۔ بہر حال، چونکہ لفظ ایک حد تک مناسب ہے، لہٰذا میں نے اسے یہاں اختیار کر لیا ہے۔ لیکن Single Combat پر تفصیلی فقرہ میں نے ''انفرادی جنگ'' کے تحت ہی درج کیا ہے، اس خیال سے کہ جب میں ''یک یکی'' سے واقف نہیں تو اس کتاب کے اکثر پڑھنے والے بھی اس سے ناواقف ہوں گے۔ مزید دیکھئے، ''انفرادی جنگ''۔☆

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم خیر الانام کہ فخر موجودات ووجہ تکوین کائنات است کہ سومیں جلد ایں نسخۂ عجیب ونظیف کہ موسوم بہ ''ساحری، شاہی، صاحبقرانی'' است ومن تصنیفات انیق و دقیق بندۂ احقر من عباد الرحمٰن و جاروب کش بارگاہ کائنات پناہ حضرت رسول آخر الزمانی کہ نامش شمس الرحمٰن فاروقی است از توجہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، در ماہ اکتوبر ۲۰۰۶ مزین بزیور انطباع شدو مقبول جہاں گردید وخیر جلیس فی الزمان کتاب والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً۔

من نوشتم صرف کردم روزگار

من نمانم ایں بماند یادگار

فقط تم کلام ☆

اشاریہ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

نوٹ: طلبہ واساتذہ کے لیے خصوصی رعایت۔ تاجران کتب کو حسب ضوابط کمیشن دیا جائے گا۔

شعر شور انگیز (جلد اوّل)

مصنف: شمس الرحمٰن فاروقی

صفحات : 650

قیمت : -/238 روپے

شعر شور انگیز (جلد دوم)

مصنف : شمس الرحمٰن فاروقی

صفحات : 517

قیمت : -/130 روپے

شعر شور انگیز (جلد سوم)

مصنف: شمس الرحمٰن فاروقی

صفحات : 697

قیمت : -/64 روپے

شعر شور انگیز (جلد چہارم)

مصنف : شمس الرحمٰن فاروقی

صفحات : 810

قیمت : -/170 روپے

عروض آہنگ اور بیان

مصنف : شمس الرحمٰن فاروقی

صفحات : 340

قیمت : -/144 روپے

تنقیدی افکار

مصنف : شمس الرحمٰن فاروقی

صفحات : 347

قیمت : -/148 روپے

ISBN: 81-7587-185-7 (Set)
81-7587-187-3

कौमी काउन्सिल बराए फ़रोग़-ए-उर्दू ज़बान

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

National Council for Promotion of Urdu Language
West Block-1, R.K. Puram, New Delhi-110066